



فیضانِ سنت جلد 3 کا ایک باب

فیضانِ نماز

- 137 ♦ جماعت کے فضائل
- 281 ♦ خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل
- 421 ♦ نماز نہ پڑھنے کے عذابات
- 465 ♦ عاشقانِ نماز کی 86 حکایات

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، ہائی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو ہاشم

محمد الیاس عطار قادری رضوی

تاسیس 1980ء
انتشار 1985ء

| صَفْحَهٗ | عُنْوَان | صَفْحَهٗ | عُنْوَان |
|----------|----------|----------|----------|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |

نماز مومن کی معراج ہے۔ (مراقات ج ۱ ص ۵۵)

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے
پڑھتا نہیں نماز وہ جنت سے دور ہے



فِیضَانِ نَمَاز

- ◆ نماز پڑھنے کے ثوابات 07
- ◆ پانچ نمازوں کے فضائل 85
- ◆ جماعت کے فضائل 137
- ◆ مسجد کے فضائل 231
- ◆ سجدے کے فضائل 255
- ◆ حُشُوعُ وَخُضُوعُ سے نماز پڑھنے کے فضائل 281
- ◆ نماز نہ پڑھنے کے عذابات 421
- ◆ عاشقانِ نماز کی 86 حکایات 465

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ
الْعَشْرَ اَلْاَیْمَہ

مُحَمَّدُ الْیَاسِیْنُ عَطَّارُ قَادِرِی رَضَوِی

ناشر مکتبۃ المدینہ کراچی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نام کتاب : فیضانِ نماز

مؤلف : شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ

پہلی بار : محرم الحرام ۱۴۴۱ھ، ستمبر 2019ء

تعداد : 100000 (ایک لاکھ)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی بعض شاخیں

| | |
|----------------------------------|---|
| فون: 92 21 111 25 26 92 UAN: +92 | 01 کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی |
| فون: 92 312 4968726 | 02 لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ |
| فون: 041-2632625 | 03 فیصل آباد: امین پور بازار |
| فون: 05827-437212 | 04 میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور |
| فون: 022-2620123 | 05 حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن |
| فون: 061-4511192 | 06 ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ |
| فون: 051-5553765 | 07 راولپنڈی: فضل داو پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ |
| فون: 0244-4362145 | 08 نواب شاہ: چکر بازار نزد MCB بینک |
| فون: 0310-3471026 | 09 سکھر: فیضانِ مدینہ، مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ |
| فون: 055-4441616 | 10 گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ |
| فون: 0333-6261212 053-3512226 | 11 گجرات: مکتبۃ المدینہ نوارہ چوک |

التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

مختصر فہرست

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 255 | سجڑے کے فضائل | 7 | نماز پڑھنے کے ثوابات |
| 269 | اعضائے مجذوبہ جنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے | 7 | آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریباً 20 ہزار نمازیں ادا فرمائیں |
| 271 | جو بھی مانگو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں | 14 | زمین سے دینار نکالنے والا نمازی (دکایت) |
| 273 | خوش خبری سن کر سجدہ شکر کرنا سنتِ مستحبہ ہے | 28 | نماز سے ملنے والی جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفا وغیرہ کے متعلق 21 مدنی پھول |
| 281 | خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل | 58 | بالغ اولاد کی اصلاح کب واجب ہے؟ |
| 283 | نماز میں ظاہری و باطنی خشوع کسے کہتے ہیں؟ | 67 | آسمان و زمین کیوں روتے ہیں؟ |
| 321 | خشوع و خضوع سے نماز نہ پڑھنے کے نقصانات | 85 | پانچ نمازوں کے فضائل |
| 329 | صحابہ کی عظمت و شان قرآن سے | 91 | تہجد یا فجر کے لئے اٹھنے کا نسنہ |
| 370 | ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں | 107 | میت کو قبر میں سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے |
| 402 | سورہ زلزال مع ترجمہ و تفسیر | 108 | تقسیم رزق کے اوقات |
| 417 | نماز میں خشوع لانے کے 27 مدنی پھول | 114 | نمازوں کے ناموں کی وجہ |
| 421 | نماز نہ پڑھنے کے عذابات | 134 | پہلی آذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز |
| 426 | بے نمازی کی 15 سزائیں | 134 | خطبے کے 7 مدنی پھول |
| 434 | کالا سانپ منہ کاٹ رہا تھا! (دکایت) | 137 | جماعت کے فضائل |
| 443 | نماز نہ پڑھنا بے برکتی کا سبب ہے | 139 | باجماعت فرض نماز ایک نظر میں |
| 460 | جو ذن نہ ہو، کیا اُس کو بھی عذاب وغیرہ ہوگا؟ | 156 | جماعت سے نماز پڑھنے کی 11 حکمتیں |
| 462 | جوانی میں توبہ کا انعام | 163 | جماعت کے بعد انجدا 30 مدنی پھول |
| 465 | عاشقانِ نماز کی 86 دکھائیاں | 169 | نماز باجماعت کیلئے مسجد کو جانے کی 30 باتیں |
| 466 | شادی کی پہلی صبح بھی جماعت میں حاضری (دکایت) | 171 | نظریں نیچی رکھنے سے دل پاک ہوتا ہے |
| 492 | نیکیاں چھپانے میں عافیت ہے | 193 | پہلی صف کی فضیلت |
| 496 | چالیس سال سے جماعت فوت نہیں ہوئی (دکایت) | 231 | مسجد کے فضائل |
| 509 | شیر بول اٹھا! (دکایت) | 238 | مسجد میں بیٹھنے کی 5 باتیں |
| 544 | خوش متناہوں یا غم؟ | 241 | مسجد میں چندہ دینے والے جنت میں گھر پائیں گے |
| 565 | دُرس دینے کا طریقہ | 249 | مسجدوں میں دوسروں کی تکلیف کا سبب بننے والی 40 حرکتوں کی نشاندہی |

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”پیارے احمد رضاؑ کے بارہ حروف کی نسبت پڑھے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم: رِبِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ. مُسْلِمَانِ كِي نِيَّتِ اس كے عمل سے بہتر ہے۔

(مُعْجَم كَبِيْر ج 6 ص 180 حَدِيْث 0942)

﴿1﴾ اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

دو مدنی پھول:

﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوة اور ﴿3﴾ تَعُوْذُ و ﴿4﴾ تَسْبِيْح سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُپر دی ہوئی دو عربی عبارات

پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قرآنی آیات و ﴿6﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا اور ان میں بیان

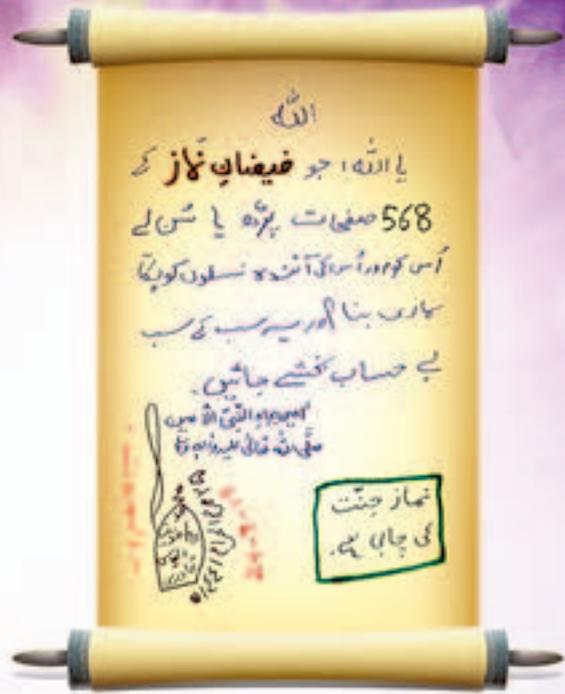
کردہ احکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”اللہ پاک“ کا ذاتی یا صفاتی نام پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا

”کریم“ وغیرہ کلمات ثنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سُرْكَارَ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صفاتی نام مبارک

آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ دوسروں کو

یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿11﴾ اچھی نیتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصل ہوگا وہ ساری اُمت کو

ایصال کروں گا ﴿12﴾ اس کتاب میں دیئے ہوئے طریقے کے مطابق اس کتاب سے درس دوں گا۔



نماز پڑھنے کے ثوابات





(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْ بَرُّوْزِ جَمُوْدُوْزِ وَوَشْرِيفِ بَرِّهَيْ كَاثِلِ قِيَامَتِ كَعْنِ اَسْ كِي شَفَاعَتِ كَرُوْلِ كَا.

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز پڑھنے کے ثوابات

مولائے کریم! جو کوئی ”نماز پڑھنے کے ثوابات“ کے 78 صفحات پڑھے یا سن لے اُسے مکہ مدینے میں خوب نمازیں پڑھنے اور جنت الفردوس میں بے حساب داخلے کی سعادت عنایت فرما۔ آمین۔

مُصْطَفَى جَانِ رَحْمَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمَا لَكَ كَقَوْلِ كِي كَا جَانِ كِي، سَوَالِ كَر، دِيَا جَانِ كَا۔
دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَاتِ

(نسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

شبِ مَعْرَاجِ پَانچُوْلِ نَمَازِيْنَ فَرَضِ هُوْنِ كَعْبَعْدِ هَمَارِے پِيَارِے پِيَارِے
آقَا، كَلِي مَدَنِي مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمَا لَكَ حَيَاتِ طَاهِرِي (يعني دُنْيُوِي
زِنْدَگِي) كَعْبِيَارِ هَسَالِ چِه مَاهِ مِيْلِ تَقْرِيْبًا 20 هَزَارِ نَمَازِيْنَ اِدَا فَرَمَائِيْلِ، تَقْرِيْبًا
500 مَجْمَعِ اِدَا كُنْے اَوْرِ عِيْدِ كِي 9 نَمَازِيْنَ پَرِھِيْنِ۔ قُرْآنِ كَرِيْمِ مِيْلِ نَمَازِ كَا ذِكْرِ سِيكِنُطْرُوْلِ جَلَدِ آيَا هِے۔

دینیہ

۱۔ ماخوذ از در مختار ج ۲ ص ۶ وغیرہ ۲۔ مرآة المناجیح ج ۲ ص ۳۴۶ ۳۔ تلخیص از سیرت مصطفیٰ ص ۲۹۹



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

اے خوش نصیب عاشقانِ نماز! میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: نمازِ پنجگانہ (یعنی پانچ وقت کی نمازیں) اللہ پاک کی وہ نعمتِ عَظْمَى ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ہم سے پہلے کسی اُمَّت کو نہ ملی۔
(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۳)

ہر مسلمان عاقل بالغ عزود و عورت پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت (یعنی فرض ہونے) کا انکار کفر ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرے وہ فاسقِ سخت گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔

جنت اے بے نمازیو! کس طرح پاؤ گے؟

ناراض رب ہوا تو جہنم میں جاؤ گے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

نماز ہمارے لئے اربعاً ہے! صد کروڑ افسوس! آج اکثر مسلمانوں کو نماز کی بالکل پروا نہیں رہی، ہماری مسجدیں نمازیوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ اللہ پاک نے نماز فرض کر کے ہم پر یقیناً احسانِ عظیم فرمایا ہے، ہم تھوڑی سی کوشش کریں، نماز پڑھیں تو اللہ کریم ہمیں بہت سارا اجر و ثواب عنایت فرماتا ہے۔

فرض نماز کے سبب حروف کی نسبت
ماتے نماز کے بارے میں ۷ آیات

﴿۱﴾ پارہ 18 سُورَةُ التَّوْبَةِ کی آیت 9، 10، 11 میں ارشاد ہوتا ہے:



فَرَمَانَ فُصِّلَتْ فَرَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر روز و پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر روز و پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یوسف)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩﴾
أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَرْتُونَ
الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١﴾

﴿۲﴾ اللہ پاک نے قرآن کریم میں جا بجا نماز کی تاکید فرمائی ہے، پارہ 16 سُورَةُ طه آیت 14 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴿١٢﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

﴿۳﴾ اور اللہ کریم پارہ 5 سُورَةُ النَّسَاء آیت 103 میں ارشاد فرماتا ہے:
إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿١٣﴾
ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

﴿۴﴾ اللہ پاک پارہ 2 سُورَةُ هُود آیت 114 میں ارشاد فرماتا ہے:
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفُلًا
مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ
السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ
رَبِّ غَفُورٍ پارہ 18 سُورَةُ التَّوْر آیت 56 میں فرماتا ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَ
اطِيعُوا الرُّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

﴿۶﴾ پاک پروردگار پارہ 21 سُورَةُ الْعَنْكَبُوت آیت 45 میں فرماتا ہے:



(مستادم)

فُتْرَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھس ترین شخص ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بڑی بات سے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ ۗ

﴿۷﴾ اللهُ رَبُّ الْعِزَّةِ نے پارہ 29 سُورَةُ الْمَعَارِجِ آیت 34 اور 35 میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں، یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اللہ پاک کی خوش نودی کا سبب نماز ہے^۱ ❀ کئی مدنی آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے^۲ ❀ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی سنت نماز ہے^۳ ❀ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے^۴ ❀ نماز عذاب قبر سے

نماز کے مختلف فضائل
25 فضائل

بچاتی ہے^۵ ❀ نماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے^۶ ❀ نماز پل صراط کے لیے آسانی ہے^۷ ❀ نماز نور ہے^۸ ❀ نماز جنت کی گنجی ہے^۹ ❀ نماز جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے^{۱۰} ❀ نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے^{۱۱} ❀ اللہ پاک بروز قیامت نمازی سے راضی ہوگا^{۱۲} ❀ نماز دین کا ستون ہے^{۱۳} ❀ نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں^{۱۴} ❀ نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے^{۱۵} ❀ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے^{۱۶} ❀ نماز سے بدن کو راحت ملتی ہے^{۱۷} ❀ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے^{۱۸} ❀ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے^{۱۹} ❀ نماز شیطان کو ناپسند ہے^{۲۰} ❀ نماز قبر کے اندھیرے میں تنہائی کی ساتھی ہے^{۲۱} ❀ نماز نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنا دیتی ہے^{۲۲} ❀ نماز مومن کی مخرج ہے^{۲۳}

۱- تنبیہ الغافلین ص ۱۰۰- ۱۲ سنن کبریٰ للسنائی ج ۵ ص ۲۸۰ حدیث ۸۸۸۸-۳۳۳۳: تنبیہ الغافلین ص ۱۰۱- ۱۵ الزواجر ج ۱ ص ۲۹۵- ۱۳۳۳: تنبیہ الغافلین ص ۱۰۱- ۱۵ مسلم ص ۱۴۰ حدیث ۲۲۳- ۹: مسند امام احمد ج ۵ ص ۱۰۳ حدیث ۱۴۶۶۸- ۱۵: شعب الایمان ج ۳ ص ۳۹ حدیث ۲۸۰۷- ۱۱: معجم کبیر ج ۶ ص ۲۵۰ حدیث ۶۱۲۵- ۱۲: تنبیہ الغافلین ص ۱۰۱- ۱۱: مرقاة المفاتیح ج ۱ ص ۱۱۶-

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈرو و پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

✽ نماز کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے ✽ نماز کے لیے سب سے بڑی نعت یہ ہے کہ اُسے بروز قیامت اللہ پاک کا دیدار ہوگا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ عَدُوْبِهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کے گھراتے وقت کے ایک چور داخل ہوا، اُس نے ہر طرف تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے

چور نے جت نماز پڑھی (حکایت)

کے کوئی چیز نہ پائی۔ جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چور ہو تو

خالی نہیں جاؤ گے۔ اُس نے کہا: مجھے تو کوئی شے نہیں ملی۔ فرمایا: ”اے غریب! اس لوٹے سے وُضُو کر کے کمرے میں

داخل ہو جا اور دو رکعت نماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جائے گا۔“ اُس نے وُضُو کیا اور جب نماز کے لیے کھڑا

ہوا تو حضرت سیدتنا رابعہ عَدُوْبِهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے دُعا کی: ”اے میرے پیارے پیارے اللہ! یہ شخص میرے پاس آیا

لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے اپنے فَضْل و کرم سے محروم نہ کرنا۔“ اس چور

کو عبادت کی ایسی لُذَّت نصیب ہوئی کہ رات کے آخری حصے تک وہ نماز میں مشغول رہا۔ سحری کے وقت آپ اس کے

پاس تشریف لے گئیں تو وہ حالت سجدہ میں اپنے نَفْس کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا: ”اے نَفْس! جب میرا رب کریم مجھ سے

پوچھے گا میری نافرمانیاں کرتے ہوئے تجھے حیاء نہ آئی! تو اگرچہ میری مخلوق سے گناہ چھپاتا رہا، مگر اب گناہوں کی گٹھڑی

لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے! اے نَفْس! اگر رب العزت مجھے عتاب (یعنی تلامت) کرے گا اور اپنی بارگاہِ رحمت سے

دُور کر دے گا تو میں کیا کروں گا؟“ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ نے پوچھا: اے بھائی! رات کیسی گزری؟ بولا: ”میں

عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنے رب باری کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اُس نے میرا ٹیڑھا جن دُرست کر دیا، میری معذرت

قبول فرمائی اور میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے میرے مقصد تک پہنچا دیا۔“ پھر وہ شخص چہرے پر حیرانی و پریشانی کے آثار



فَرَمَانَ قُصِّطَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پڑھو و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

لیے چلا گیا۔ حضرت سیدنا رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے بارگاہِ الہی میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی: اے میرے پیارے پیارے اللہ! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تو نے اسے قبول کر لیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، کیا تو نے مجھے بھی قبول فرمایا ہے؟ اچانک آپ نے دل کے کانوں سے یہ آواز سنی: اے رابعہ! ہم نے اسے تیری ہی وجہ سے قبول کیا اور تیری ہی وجہ سے اپنی نزدیکی عنایت فرمائی۔ (کاہنیں اور نصیحیں ص ۳۰۶) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ كَسَىٰ اِن پَر رَحْمَتِ هُو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حُضُور تاجدارِ مدینۃ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”اگر بندہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اُسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔“

(الفردوس بما ثور الخطاب ج ۳ ص ۱۷۱ حدیث ۴۴۵۵)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے احباب (یعنی دوستوں) سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں ضرور قسم کھاؤں گا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود (یعنی عبادت کے لائق) نہیں، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں سب بندوں سے زیادہ عظمت والے لوگ وہ ہیں جو رات دن سورج اور چاند کا دھیان رکھتے ہیں۔ احباب نے عرض کیا: اے ابو ذر! کیا اس سے مؤذِن مُرَاد ہیں؟ فرمایا: ”بلکہ جو بھی مسلمان نماز کے وقت کا خیال رکھتا ہے۔“

(کتاب الفقات ج ۴ ص ۳۳۰ حدیث ۴۷۹۹)



(جمع الاحزاب)

فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاسْمُ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سو بار دُور و دُوباک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اے عاشقانِ رسول! ابھی آپ نے نمازوں کے اوقات کا خیال رکھنے کی فضیلت سنی، ہر ایک کو نمازوں کے وثنوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

بعض نمازی اس کی بالکل پروا نہیں کرتے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا، فجر کا وقت نکل جاتا ہے پھر بھی نمازِ فجر ادا کر رہے ہوتے ہیں! حالانکہ نمازِ فجر کا سلام پھیرنے سے قبل اگر سورج کی ایک کرن بھی نکل آئے تو نماز نہیں ہوتی۔ میرے آقا علیؑ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”وقت پہچاننا (یعنی نماز، روزے وغیرہ کے اوقات کی معلومات رکھنا) تو ہر مسلمان پر فرضِ عین (یعنی ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری) ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۶۹)

اب اوقات کی معلومات زیادہ مشکل نہیں رہی اے عاشقانِ رسول! آج کل ترقی کا دور ہے، اب اوقات کی معلومات زیادہ مشکل نہیں رہی، وقت معلوم کرنے کے لیے گھڑیاں موجود ہیں۔ پہلے لوگ سورج، چاند اور ستارے دیکھ کر وقت معلوم کرتے تھے۔ اب بھی انہیں ذرائع سے معلوم کر کے تو قیّت (تو۔ قیّت) دان علما ہماری سہولت کے لیے اوقاتِ نماز و سحر و

افطار کا نقشہ تیار کرتے ہیں اور عموماً ہماری مساجد میں یہ نقشے آویزاں بھی ہوتے ہیں۔

دینہ

۱۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَاشِقَانِ رَسُولِ كِى مَدَنِى تَحْرِيكٍ، ”دعوتِ اسلامی“ کے زیرِ اہتمام ”مجلسِ توفیق“، گزشتہ کئی سالوں سے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تحقیق کے مطابق دنیا بھر کے مسلمانوں کی دُرسّت اوقاتِ نماز و سَمْتِ قِبْلَةِ سے متعلق رہنمائی کیلئے کوشاں ہے۔ (تادم تحریر) پاکستان کے درجنوں بڑے شہروں کے نظامِ الاوقات (Time table) شائع ہو چکے جو ”مکتبۃ المدینہ“ کی متعلقہ شاخوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مزید ملک و بیرون ملک کے کثیر شہروں کے ”نظامِ الاوقات“ کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان نظامِ الاوقات میں شہروں کے پھیلاؤ اور بلند عمارات کا لحاظ رکھنے کے ساتھ ساتھ آئندہ 26 سالوں کا ممکنہ فرق بھی شرعی احتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ہر سال اوقاتِ نماز میں کچھ فرق آ جاتا ہے جو ہر چوتھے سال تقریباً دُرسّت ہو جاتا ہے لہذا مزید درستی کیلئے آئندہ 26 سالوں کا ممکنہ فرق بھی شرعی احتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا نیز مجلس کے تحت تیار ہونے والی مختلف موبائل ایپلیکیشنز، آن لائن نظامِ الاوقات کے علاوہ اوقاتِ الصلوة سافٹ ویئر کے ذریعے بھی دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کیلئے نظامِ الاوقات و سَمْتِ قِبْلَةِ معلوم کیے جاسکتے ہیں۔



(از: سنن)

فَرَمَانَ قُصْطَافَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ بِلَهْوِ، اللهُ بَاكٍ تَمَّ بِرَحْمَتِ يَحْيَى كَا۔

زمین سے دینار نکالنے والانمازی (حکایت)

حضرت سیدنا ابو بکر بن فضل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں نے جب اضرار کر کے اپنے ایک رومی دوست سے اسلام لانے کا

سبب پوچھا تو اُس نے بیان کیا: ہمارے ملک پر مسلمانوں کا لشکر حملہ

آرہوا، جنگ ہوئی، کچھ لوگ ہمارے قتل ہوئے اور کچھ اُن کے۔ میں نے اکیلے دس مسلمانوں کو قیدی بنا لیا۔ مُلکِ رُوم میں میرا بہت بڑا گھر تھا، میں نے ان سب کو اپنے خادین کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے ان کو بیڑیوں (Chains) میں جکڑ

کر خچروں (Mules) پر سامان لادنے کے کام پر لگا دیا۔ ایک دن میں نے ان قیدیوں پر مقرر ایک خادم کو دیکھا کہ

اُس نے ایک قیدی سے کچھ لیا اور اُس کو نماز پڑھنے کے لیے چھوڑ دیا، میں نے اس خادم کو پکڑ کر مارا اور پوچھا: بتاؤ! تم اس قیدی سے کیا لیتے ہو؟ تو اُس نے بتایا: یہ ہر نماز کے وقت مجھے ایک دینار (یعنی سونے کا سکہ) دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا

اُس کے پاس دینار ہیں؟ تو اُس نے بتایا: نہیں، مگر جب یہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اپنا ہاتھ زمین پر مارتا ہے

اور اس سے ایک دینار نکال کر مجھے دے دیتا ہے! (خادم کا بیان سُن کر) مجھے شوق ہوا کہ میں اس کی حقیقت جانوں۔

لہذا جب دوسرا دن ہوا تو میں اُس خادم کا یونین فارم پہن کر اُس کی جگہ کھڑا ہو گیا۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو اُس نے مجھے اشارہ

کیا کہ مجھے نماز پڑھنے دے تو میں تجھے ایک دینار دوں گا۔ میں نے کہا: میں دو دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک

ہے۔ میں نے اسے کھول دیا، اس نے نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور

وہاں سے نئے دو دینار نکال کر مجھے دے دیئے۔ جب غُھر کا وقت ہوا تو اس نے مجھے پہلی مرتبہ کی طرح اشارہ کیا۔

میں نے اسے اشارہ کیا کہ میں پانچ دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے مان لیا۔ پھر جب مُغْرَب کا وقت ہوا تو حسبِ معمول

مجھے اشارہ کیا تو میں نے کہا: میں دس دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے میری بات مان لی۔ اور جب نماز سے فارغ ہوا تو

زمین سے دس دینار نکال کر مجھے دے دیئے اور پھر جب عشا کی نماز کا وقت ہوا تو حسبِ عادت اس نے مجھے اشارہ کیا،



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ قُصَافَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ بِكَرْتِ سَعْدِ وَوَيْكَ بِرَحْمَةِ جَنَابِ مُحَمَّدٍ رَأَى رُؤُوسَ دِيَارِ بَدَاكَ بِرَهْنِ تَهَارِ لَمَّا هُوَ كَيْلُكَ مَغْفِرَتِ سَعْدِ.

میں نے کہا: میں بیس دینار سے کم نہیں لوں گا۔ پھر بھی اس نے میری بات تسلیم کر لی اور نماز سے فراغت پا کر اس نے زمین سے بیس دینار نکالے اور مجھے تھا کر کہنے لگا: جو مانگنا ہے مانگو! میرا مولیٰ بہت غنی و کریم ہے، میں اُس سے جو مانگوں گا وہ عطا کرے گا۔ اُس کا یہ معاملہ دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ولیُّ اللہ ہے، مجھ پر اس کا رُعب طاری ہو گیا اور میں نے اس کو زنجیروں سے آزاد کر دیا اور وہ رات میں نے رو کر گزاری۔

جب صُبح ہوئی تو میں نے اُسے بلا کر اس کی تعظیم و تکریم کی، اسے اپنا پسندیدہ نیا لباس پہنایا اور اختیار دیا کہ وہ چاہے تو ہمارے شہر میں عَزَّت والے مکان یا مَحَل میں رہے اور چاہے تو اپنے شہر چلا جائے۔ اُس نے اپنے شہر جانا پسند کیا۔ میں نے ایک خُجَّو منگوایا اور زادِ راہ (یعنی راستے کے اخراجات) دے کر اسے خُجَّر پر خود سوار کیا۔ اس نے مجھے دُعَا دیا: ”اللہ پاک اپنے پسندیدہ دین پر تیرا خاتمہ فرمائے۔“ اُس کا یہ جملہ مکمل نہ ہوا تھا کہ میرے دل میں دینِ اسلام کی مَحَبَّت گھر کر گئی، پھر میں نے اپنے دس غلام اُس کے ہمراہ بھیجے۔ انہیں حَلْم دیا کہ اسے نہایت احترام کے ساتھ لے جاؤ۔ پھر اس کو ایک دوات (Ink-pot) اور کاغذ دیا اور ایک نشانی مقرر کر لی کہ جب وہ بحفاظت تمام اپنے مقام پر پہنچ جائے تو وہ نشانی لکھ کر میری طرف بھیج دے۔ ہمارے اور اس کے شہر کے درمیان پانچ دن کا فاصلہ تھا۔ جب چھٹا دن آیا تو میرے خُدام میرے پاس آئے، ان کے پاس رُثْعہ بھی تھا جس میں اس کا خط اور وہ علامت موجود تھی۔ میں نے اپنے غلاموں سے جلدی پہنچنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ جب ہم اس کے ساتھ یہاں سے نکلے تو ہم کسی تھکاوٹ اور مَشَقَّت کے بغیر گھڑی بھر میں وہاں پہنچ گئے، لیکن واپسی پر وہی سَفَر پانچ دنوں میں طے ہوا۔ ان کی یہ بات سنتے ہی میں نے پڑھا: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ دِينَ الْإِسْلَامِ حَقٌّ**۔

(ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً حضرت محمد (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اللہ پاک کے رسول ہیں اور بے شک دینِ اسلام حق ہے) پھر میں رُوم سے نکل کر مسلمانوں کے شہر آ گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۷۹)



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو، پاک نماز پڑھ کر میرا نام اس میں لکھو، اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَىٰ انْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اُنْ كَقِ صَدَقَةِ هَمَارَىٰ بَعِ حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کیوں کر نہ میرے کام میں غیب سے حسن

بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا (ذوق نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور (۲)

(بخاری ج ۱ ص ۱۴ حدیث ۸)

نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

اے عاشقانِ رسول! کلمہ اسلام کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن نماز

ہے، یہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض عین (یعنی جس کا ادا کرنا ہر عاقل

و بالغ مسلمان پر ضروری) ہے کہ دو صورتوں کے علاوہ کسی حال میں بھی مُعَاف

نہیں۔ ﴿۱﴾ جُنُونُ یَا بے ہوشی مُسْتَسَلْسِلُ اتنی لمبی ہو جائے کہ چھ نمازوں کا وقت گزر جائے مگر ہوش نہ آئے تو یہ نمازیں

مُعَاف ہو جائیں گی اور ان کی قضا بھی لازم نہیں ﴿۲﴾ عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو ایسی حالت میں نماز مُعَاف

ہو جاتی ہے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ کسی حالت میں بھی نماز مُعَاف نہیں، بیماری اگرچہ کتنی ہی شدید ہو مگر نماز مُعَاف

نہیں، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، اگر رُکوع و سجدہ نہ کر سکتا ہو تو سر کے اشارے سے رُکوع و سجدہ

دینے

۱: جنتی زیور ص ۲۰۹



(ابن ماجہ)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرَأْسِ يَوْمٍ فِي 50 بَارًا زُوْدًا يَكْبُرُ مِنْ قِيَامَتِ يَوْمِ تَقِيَامَتِ كَرْمَلِ (بَعْنِي بَاهْمَلَاؤُنْ) كَا - (ابن ماجہ)

کرے، اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے، اگر لیٹ کر سر سے بھی اشارہ نہ کر سکتا ہو تو اُس وقت بھی نماز مُعَاف نہیں ہوگی، اَلْبَيْتَةُ وَهِيَ فِي الْحَالِ نَمَازٌ نَهْ يَضَعُ جَبْ شَدْرُ رُسْتِ هُوَ جَاءَ تُوَانِ نَمَازُوْنَ كِي قَضَا پڑھے گا۔ ہاں، اگر چھ نمازوں کا وقت اسی حالت میں گزر جائے تو ان کی قضا ساقِط (یعنی مُعَاف) ہو جائے گی۔ عین جنگ میں بھی مجاہد نماز پڑھے گا، اگر گھوڑے پر سوار ہو اور اترنے کی مُہلکت نہ ہو تو ممکن ہونے کی صورت میں گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اشارے سے نماز پڑھے گا، اسی طرح گھمسان کی لڑائی میں بھی ممکن ہونے کی صورت میں اشارے سے رُكُوع و سجدہ کر کے نماز ادا کرے گا۔ قرآن کریم میں جس قدر نماز کے تاکیدِ احکام اور نماز چھوڑنے پر سخت وعیدیں آئی ہیں اتنی تاکید اور وعید کسی دوسری عبادت کے لیے نہیں آئی۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا بلکہ اس کی فرضیت میں شک کرنے والا بھی کافر اور اسلام سے خارج ہے اور جان بوجھ کر ایک وقت کی نماز بھی چھوڑنے والا فاسق، سخت گناہ گار اور عذابِ نار کا حق دار ہے۔ افسوس! آج کل بعض مسلمان جو نمازی کہلاتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ ذرا انہیں بخاریا در دوسرہا تو نماز چھوڑ دیتے ہیں، انہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ جب تک اشارے سے بھی نماز پڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں، نماز پڑھنی ہوگی ورنہ عذابِ نار کے حق دار ہوں گے۔ اَللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ هَمْ سَبْ كُوْرُوْرَانِهْ پَانچُوْنِ وَفْتِ بَا جَمَاعَتِ نَمَازَا دَا كَرْنِهْ كِي سَعَادَتِ عِنَايَتِ فَرَمَائِهْ - اِهْمِيْنِ بِجَا اَلنَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینے کے تاجدار صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بارہا نماز کی اہمیت پر زور دیا ہے اور ہماری ترغیب کیلئے بے شمار فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ پڑھئے اور چھو مئے:

شہنشاہِ مدینہ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ پاک نے میری اُمت پر پچاس (50) نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں مُوسَى (عَلَيْهِ السَّلَام) کے پاس لوٹ کر آیا تو مُوسَى (عَلَيْهِ السَّلَام) نے دریافت کیا کہ اللہ پاک نے آپ (صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ اللہ پاک نے

اُمّتِ مُصْطَفَى
سے مُوسَى عَلَيْهِ
السلام
کی ہتھ لادی



فَرَمَانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ تو آپ کہنے لگے: اپنے رب کے پاس لوٹ کر جائیے، آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ) کی اُمت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر اللہ پاک کے پاس گیا، ان (یعنی 50) سے کچھ حصہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) کے پاس لوٹ کر آیا، تو انہوں نے مجھے پھر لوٹا دیا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اچھا پانچ (5) ہیں اور پچاس (50) کے قائم مقام ہیں کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) کے پاس لوٹ کر آیا۔ انہوں نے کہا: پھر اللہ پاک کے پاس لوٹ جائیے۔ میں نے جواب دیا مجھے تو اپنے رب سے شرم محسوس ہونے لگی ہے۔

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۶ حدیث ۱۳۹۹)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سرور کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر کم کی گئیں، یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں، پھر آواز دی گئی: اے محبوب (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ)! ہماری بات نہیں بدلتی

پانچ نمازیں پڑھنے
پچاس کا ثواب کمانے

اور آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ) کے لیے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۲۰۴ حدیث ۲۱۲)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَيْهِ السَّلَام

نے اپنی وفاتِ طاہری کے ڈھائی ہزار برس بعد اُمتِ مُصْطَفَىٰ کی یہ مدد فرمائی کہ شبِ معراج میں پچاس نمازوں کے بجائے پانچ کرادیں۔ اللہ پاک جانتا تھا کہ

نمازیں پانچ رہیں گی مگر پچاس مُقَرَّر فرما کر پھر دو پیاروں کے ذریعے سے پانچ مُقَرَّر فرمائیں۔ یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ جو لوگ شیطان کے وسوسوں میں آ کر انتقال کر جانے والوں کی مدد اور تعاون کا انکار کر دیتے ہیں وہ بھی 50 نہیں پانچ نمازیں ہی پڑھتے ہیں حالانکہ پانچ نمازوں کے تَقَرُّر (یعنی مُقَرَّر (Fix) کیے جانے) میں یقینی طور پر غیر اللہ (یعنی اللہ کے سوا) کی اور وہ بھی انتقال کے بعد کی جانے والی مدد شامل ہے۔



(ترجمہ)

قرآنِ فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

کھیلوں کا شوقین

اپنے آپ کو نمازوں کا پابند بنانے، شیطانی وسوسوں سے بچانے اور ایمان کی حفاظت کی سوچ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آئیے! ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: پنڈی گھیب (ضلع اٹک، پنجاب) کے اسلامی بھائی

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مُشک بار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ سارا دن کرکٹ کھیلنا اور گھنٹوں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر فلمیں ڈرامے دیکھنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

مَعَاذَ اللَّهِ نماز پڑھنا تو ذکرِ کتنا کوئی نماز پڑھنے کا کہتا تو اس کی بات ماننے کی بجائے کبھی تو اُس پر برس پڑتے۔ والدین

کے ساتھ بدگلامی سے پیش آتے اور بہن بھائیوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا کرتے۔ ان کے مَحَلَّے کے کچھ اسلامی بھائی

جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، وہ انفرادی کوشش کے ذریعے ان کو نماز پڑھنے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ

وارستوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے مگر وہ ہر بار ٹال دیتے۔ پھر ایک اسلامی بھائی نے ان کا ذہن

بنایا کہ آپ کم از کم مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں ہی شرکت کر لیا کریں اس کی برکت سے قرآنِ کریم تو دُرُست پڑھنا سیکھ

جائیں گے۔ اسلامی بھائی کی بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اپنے علاقے کی مسجد میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے

لگے۔ وہاں کا ماحول انہیں اچھا لگنے لگا اور وہ باقاعدگی سے آنے لگے۔ اللہ پاک کا ان پر فَضْل و کرم ہوا کہ انہوں نے

مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکت سے نمازیں پڑھنا شروع کر دیں اور بے شمار سنتیں اور دینی مسائل سیکھنے کا موقع بھی

ہاتھ آیا۔ کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد وہ ہی مدنی ماحول جس سے وہ دُور بھاگتے تھے، اسی کے ہو کر رہ گئے۔

تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا

قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرنم) ص ۱۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



قرآن فصطی اللہ علیہ والہ وسلم : شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اس کا شفقِ گواہی ہوگا۔ (عقب الایمان)

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کے ترجمے والے قرآن، ”کَنْزُ الْإِيمَانِ“ مع خَزَائِنِ الْعِرْفَانِ “ صَفْحَہ 17 پر پارہ 1 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت 45 میں ارشاد ہوتا ہے:

صَبْرٌ وَمَنْزِلَةٌ
مَدْرَجَةٌ جَاهِدٌ

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

ترجمہ کنز الایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو، اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو (مزید فرماتے ہیں): اس آیت میں مُصِيبَتِ کے وقت نماز کے ساتھ اِسْتِعَانَتِ (یعنی مدد چاہنے) کی تعلیم بھی فرمائی، کیونکہ وہ عبادتِ بَدَنِيَّةٌ وَنَفْسَانِيَّةٌ کی جامع ہے اور اس میں قُرْبِ الْاِلهِيِّ حَاصِل ہوتا ہے۔

حُضُورِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اہم امور کے پیش آنے پر مَشْغُولِ نماز ہو جاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مُؤْمِنِينَ صَادِقِينَ (یعنی سچے مسلمانوں) کے سوا اوروں پر نماز گراں (یعنی بھاری) ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: یہاں ”صَلَاةٌ“ سے یا تو بچ گانا (یعنی پانچ وقت کی) نماز مُرَاد ہے یا خاص نماز۔ یعنی بچ گانا نمازوں کے

جَبْتُ بَارِكًا رَسَالَتِ مِينِ
بُھوکِ حَاضِرِي ہوتی ہے

ذریعے مدد حاصل کرنا، ہر مُصِيبَتِ کے وقت خاص نمازوں سے، قحطِ سالی میں نمازِ اِسْتِئْتِقَا سے اور خاص مُصِيبَتِ کے وقت نمازِ حَاجَتِ وغیرہ سے۔ چونکہ نماز انسان کو دنیا سے بے خبر کر کے اللہ کی طرف مُتَوَجِّہ کر دیتی ہے اس لیے اس کی بَرَکَتِ سے دنیا کی مُشْکَلِیں دل سے فراموش ہو (یعنی بھلا دی) جاتی ہیں۔ ”(صاحبِ تفسیرِ عزیزِی“ نے اس جگہ بیان فرمایا کہ نبی کریم



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرَأْسِ بَرٍّ وَوَدَّ يَهْتَمُّ بِاللهِ بِأَكْ اس كَلَيْتَ أَكْبَرُ إِطْرَا جَرُ كَلَيْتَ بِهٖ اَوْرَقِيْرَا خُدَّ بِهٖ اَزْهَتَا بِهٖ -

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے گھر میں فاتحہ ہوتا تھا اور رات میں کچھ ملاحظہ نہ فرماتے (یعنی کچھ نہ کھاتے) تھے اور بھوک غلبہ کرتی تھی تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد میں تشریف لا کر نماز میں مشغول ہوتے تھے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۹۹-۳۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرزند (یعنی بیٹے) کی وفات کی خبر سن کر نماز میں مشغول ہو گئے اور اس کو اتنا دراز (یعنی طویل) کیا کہ جب لوگ دفن کر کے لوٹے تب آپ فارغ ہوئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ

جنت بیٹے کی وفات
مکہ کی خبر ملی (حکایت)

پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس فرزند (یعنی بیٹے) سے بہت محبت تھی، میں اس کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتا تھا، لہذا نماز میں مشغول ہو کر اس صدمے سے بے خبر ہو گیا اور آپ نے یہی آیت (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط تَرَ جَمَّةً كَثْرًا اِلَيْمَانٍ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو) پڑھی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۹۹-۳۰۰)

جنت میں نرم نرم پتھروں کے تخت پر

آرام سے بٹھائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

مفتی احمد یار خان صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں: نماز مصیبتوں کا بہترین علاج اور رشتہیں حاصل کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے، نماز سے بدن کی صفائی، لباس کی پاکی، اخلاق پاکیزہ، آخرت کی اُلُفَّت، دُنیا

مسجد کی ہوا ایمان کی دُستی کے لئے فائدہ مند ہے

سے بے رغبتی، رب سے مَحَبَّت حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ حُضُوْرِ قَلْب (یعنی دلی توجہ) کے ساتھ ادا ہو۔ جیسے کہ مختلف دواؤں میں مختلف تاثیریں ہیں، ایسے ہی نماز میں یہ تاثیر ہے کہ وہ بُرائیوں اور بدکاریوں سے بچاتی ہے اور جیسے کہ پہاڑوں کی ہوا تندرستی کے لیے مفید ایسے ہی مسجد کی ہوا ایمان کی دُستی کے لیے فائدہ مند، نماز میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ



(فتح الباری)

فَرِحْنَا بِفِطْرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

انسان کے دھیان کو بٹا دیتی ہے یعنی دنیا سے ایک دم غافل کر کے رب (پاک) کی طرف متوجہ کرتی ہے جس سے انسان دنیوی غم بھول جاتا ہے اور فارغ ہو کر ایسا مسرور (یعنی خوش) ہوتا ہے کہ پھر قلب میں مصیبت کا زیادہ احساس نہیں ہوتا، دیکھو! مہری عورتوں نے جمال یوسفی (یعنی حسن یوسف) میں محو (یعنی غم) ہو کر انگلیاں کاٹ لیں اور انہیں بالکل تکلیف محسوس نہ ہوئی، بجائے ہائے! وائے! کرنے کے یہ کہتی رہیں کہ **مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ** (تو رحمتہ

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۷۸)

کثرتاً لإيمان: یہ تو جس بشر سے نہیں یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔ [پ ۱۲، یوسف: ۳۱])

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ

ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

رب کی قسم! اگر نزع کی حالت میں جمالِ مُصْطَفَايَ نصیب ہو جائے تو اُس وقت

بھی کوئی تکلیف محسوس نہ ہو بلکہ کیفیت یہ ہو کہ جان تو رکھ رہی ہو اور زبان پر یہ

جاری ہو کہ مولیٰ! تمہارے خدو خال (یعنی شکل و صورت) پر قربان! تمہارے بال

کے قربان! تمہاری چال کے صدقے! تمہارے تہنم کے ثنار! **صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا**

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۷۸)

حُكْمِدٍ وَاللَّهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سکرات میں گر زوئے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ نظر ہو

ہر موت کا جھکا بھی مجھے پھر تو مزہ دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ



(فردوس الاخير)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ : مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کر کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

مُصَنِّبَاتِ مَدِينَةِ نَمَازِ سَيِّدِ بَرَكَاتِهِ فِي تَمِينِ حِكَايَاتِ

حضرت سیدنا ابوالحسن سرری سَقَطِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی خدمتِ بابرکت میں آپ کی پڑوسن نے حاضر ہو کر عرض کی: اے ابوالحسن! رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہ کرم!

میرے بیٹے کی سفارش فرما دیجئے یا کسی کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ پڑوسن کی فریاد سن کر آپ کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ جب کافی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: اے ابوالحسن! جلدی کیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے! آپ نماز میں مشغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: ”اے اللہ پاک کی بندی! میں تیرا معاملہ ہی تو حل کر رہا ہوں۔“ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادمہ آئی اور کہنے لگی: بی بی جی! گھر چلے! آپ کا بیٹا گھر آ گیا ہے۔ یہ سن کر وہ پڑوسن بہت خوش ہوئی اور آپ کو دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے رخصت ہو گئی۔ (عیون الحکایات ص ۱۶۴ ملخصاً) (عیون الحکایات (اردو) ج ۱ ص ۲۶۶) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ اَنْ سَبَّ بِرَحْمَتِ هُو**

اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قید یو! چاہو براءت، تم پڑھو دل سے نماز

دُور ہو جائے گی آفت، تم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

خادمِ نبی حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے باغبان (یعنی ہتھی) نے ایک بار حاضر ہو کر شدید قحط سالی (یعنی بارشیں نہ ہونے) کی



فَرَمَانَ قُصَافَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْعُ أَرُورٍ وَجَمْعُ جَهْرٍ كَثْرَتٌ مِنْ دَرٍ وَدِرَاهِمٌ كَيُكْتَبُ تَمَارٌ أَوْ دُرٌّ وَجَهْرٌ بِرَيْشٍ كَمَا جَاءَتْ أَسَـ

شکایت کی۔ آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر فرمایا: اے باغبان! آسمان کی طرف دیکھ! کیا تجھے کچھ نظر آ رہا ہے؟ اُس نے عرض کی: حضور! مجھے تو آسمان میں کچھ بھی نظر نہیں آ رہا! آپ نے دوبارہ نماز پڑھ کر یہی سوال فرمایا اور باغبان نے وہی جواب دیا۔ پھر تیسری یا چوتھی بار نماز پڑھ کر وہی سوال کیا تو باغبان نے جواب دیا: ایک پرندے کے پر کے برابر بدلی کا ٹکڑا نظر آ رہا ہے۔ آپ نماز و دعا میں برابر مشغول رہے یہاں تک کہ آسمان میں ہر طرف اُبڑ (یعنی بادل) چھا گیا اور مومسلا دھار بارش ہوئی۔ حضرت سیدنا اَس بن مالک رضی اللہ عنہ نے باغبان کو حکم دیا: گھوڑے پر سوار ہو کر دیکھو کہ بارش کہاں تک پہنچی ہے؟ اس نے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھا اور آ کر کہا کہ یہ بارش ”مُئسِرین“ اور ”عُغْضبان“ کے محلوں سے آگے نہیں بڑھی۔ (کرامت صحابہ ص ۱۹۵) (طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۱۰)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَي ان سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اَبْرَ رَحْمَتٍ نُجُومٌ كَرَبْرَسٌ كَا بُوَجَاةً كِي دُوْر

نَجْمٌ سَالِي كِي مُصِيْبَتٌ تُثْمُ بِرَهْوٍ وِلْ سِي نَمَاذ

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

حضرت سیدنا عُقبہ بن نافع فہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا لشکر افریقہ کے جہادوں میں ایک بار کسی ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں پانی کا دُور دُور تک نام و نشان نہیں تھا، اور اسلامی لشکر شہادتِ پیاس سے لے تا ب ہو گیا۔ حضرت سیدنا عُقبہ بن نافع فہری

(۳) چشمہ جاری
ہو گیا (حکایت)

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے دوزکعت نماز پڑھ کر دعا کیلئے ہاتھ اٹھادیئے، ابھی دعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ آپ کا گھوڑا اپنے سُم (یعنی پاؤں) سے زمین گریڈنے لگا۔ آپ نے اُٹھ کر دیکھا تو مٹی بہت چکی تھی اور ایک پتھر نظر آ رہا تھا! آپ نے جیسے ہی پتھر ہٹایا ایک دم اُس کے نیچے سے پانی کا چشمہ اُبلنے لگا اور اس قدر پانی نکلا کہ سارا لشکر سیراب ہو گیا، تمام جانوروں نے بھی



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خوب پانی پیا اور لشکریوں نے اپنی اپنی مشکوں میں بھی بھر لیا، پھر اس چشمے کو بہتا چھوڑ کر لشکر آگے روانہ ہو گیا۔ (الکامل فی التاریخ ج ۳ ص ۴۰۱) اللہ رب العزت کسی ان سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تَطْعَةُ بے آب ہو، بے پھین ہو بے تاب ہو

پیس کی ہو دُور شدت، تم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ نماز! جب کوئی مُصِیبت آجائے یا بلا نازل ہو یا کوئی نازک مُعاملہ درپیش ہو تو فوراً نماز کا سہارا لے لینا چاہیے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہم مُعاملہ پیش آنے پر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے

کیونکہ نماز تمام اذکار و دُعاؤں کی جامع (یعنی پورا کرنے والی) ہے، اس کی بَرَکت سے رَج و غم سے راحَت ملتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے: ”اے بلال! ہمیں نماز سے راحَت

پہنچاؤ“ (یعنی اے بلال! اذان دو تاکہ ہم نماز میں مشغول ہوں اور ہمیں راحَت ملے)۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم آسمان سے کوئی گڑ گڑاہٹ وغیرہ کی ڈراؤنی آواز سُنو تو نماز کی طرف مُتوجّہ ہو جاؤ۔ ”وَمَبْهُوْطٌ“ میں

ہے: جب تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا شدید ہوا آئیں چلنے لگیں تو اُس وقت نماز پڑھنا بہتر ہے، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ بصرہ میں دُکڑ کہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

(مرقاة المفاتیح ج ۳ ص ۵۹۸)

دینہ

۱: معجم کبیر ج ۶ ص ۲۷۷ حدیث ۶۲۱۰ ۲: شرح البُخاری لابن بَطَّال ج ۳ ص ۲۶



(۲۶)

فَرِحَ فَرِحَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

دورِ کعت نماز مستحب ہونے کے بعض مواقع

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا گاتار کثرت سے مینہ (یعنی بارش) برسے یا بکثرت اولے (Hail) پڑیں یا آسمان نترخ

ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ واپھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی ذہشت ناک آثر (یعنی خوفناک معاملہ) پایا جائے ان سب کے لیے دورِ کعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۳) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۸۸)

تخریر کے دوران چپ باز کرنا یا (حکایت)

امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: آج صُحُح پہلی مُحْرَم الحرام 602 ہجری کو میں اس کتاب (یعنی تفسیر کبیر) کے اوراق (Pages) لکھ رہا تھا کہ اچانک زلزلے کے جھٹکے آئے اور زوردار آواز آئی! میں نے لوگوں کو

دیکھا کہ وہ چیخ چیخ کر اور گڑ گڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے۔ پھر جب زمین پرسکون ہوگئی، خوش گوار ہوا چلنے لگی اور حالات معمول پر آگئے تو لوگ پھر اپنی حرکتوں کی طرف لوٹ گئے اور اسی طرح فضول اور بے ہودہ کاموں میں مشغول ہو گئے اور بھول گئے کہ ابھی وہ تھوڑی دیر پہلے چیخ پکار کر رہے تھے، اللہ پاک کے نام کی دُہائی دے رہے تھے اور اس سے گڑ گڑا کر دعائیں کر رہے تھے۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۲۲۳)

بندہ صِدِّيقِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ کثرتُ الإیمان: اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا، پھر جب اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارتا تھا۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جوجھ پر دس مرتبہ دُعا پکڑھے اللہ پاک اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

نیز پارہ 11 سُورَةُ يُوسُفِ کی آیت 12 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا
لِجَنَّتِيهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَالِيًا فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَانُ لَمْ
يَدْعُنَا إِلَى ضُرِّ مَسَّهُ

ترجمہ کنز الایمان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے
ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے، پھر جب ہم اُس
کی تکلیف دُور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف
کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

صَدْرُ الْفَاضِلِ حَضْرَتِ عَلَّامِہِ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبر ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکر، جب تکلیف پہنچتی ہے تو
کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دُعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دُور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ (یعنی
بچھلی حالت) کی طرف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافل کا ہے، مومن عاقل (یعنی عقل مند مسلمان) کا حال اس کے خلاف ہے،
وہ مُصِيبَتِ و بلا پر صبر کرتا ہے، راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ احوال (یعنی تمام حالتوں) میں
اللہ پاک کے حضور تَضَرُّع و زاری (یعنی روتا گڑ گڑاتا) اور دُعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی
مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مُصِيبَتِ و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، قضاء الہی پر دل سے راضی رہتے ہیں
اور جمع احوال پر (یعنی تمام حالتوں میں) شکر کرتے ہیں۔

(خزائن العرفان ص ۳۹۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز میں جس طرح مُصِيبَتوں کا
علاج ہے اسی طرح اس میں بیماریوں کا بھی علاج ہے، خود طیبیوں
کو اعتراف ہے کہ وُضُو کرنے والا شَخْصِ دماغی امراض میں بہت کم مبتلا

وَضُو نماز بیمار یوں
میں سے بچا کرتے ہیں

ہوتا ہے، نمازی جُون (یعنی پاگل پن) اور تلی (Spleen) کی بیماریوں سے اکثر محفوظ رہتا ہے، نماز پڑھنے کے لیے دن



(ابن سنی)

فَرَمَانَ صَلَّيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پڑھو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

میں کئی بار وضو کرنے سے اعضاء دھلتے رہتے ہیں اور نمازی کپڑے بھی پاک صاف رکھتا ہے، اس لیے گنڈگیوں اور ناپاکیوں سے حفاظت رہتی ہے اور ظاہر ہے کہ گنڈگی بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔

نماز میں شفا ہے! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھ گیا، آپ صَلَّيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً۔

یعنی ”اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شفا ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۹۸ حدیث ۲۴۵۸)

بے عدد امراض سے محفوظ رکھے گی تمہیں

حق سے دلوائے گی سحت، تم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نماز سے ملنے والی جسمانی اور روحانی بیماریوں
سے شفا وغیرہ کے متعلق 21 مدنی پھول

(ابتدائی 7 مدنی پھول ”ابن ماجہ شیعہ سندھی“ جلد 4 صفحہ 98 سے اور بقیہ ”فیض القدر“ جلد 4 صفحہ 689 سے پیش کئے گئے ہیں)

﴿۱﴾ نماز دل، معدہ اور آنتوں وغیرہ کے مرض میں شفا دیتی ہے ﴿۲﴾ نماز درد و غم کا احساس بھلا دیتی یا کم کر دیتی

ہے ﴿۳﴾ نماز میں بہترین ورزش ہے کہ اس کے قیام میں، رکوع اور سجدے وغیرہ کرنے سے بدن کے اکثر جوڑے

(Joints) حرکت کرتے ہیں ﴿۴﴾ نزولہ زکام کے مریض کیلئے طویل (یعنی لمبا) سجده نہایت مفید ہے ﴿۵﴾ سجده سے

سے بند ناک کھلتی ہے ﴿۶﴾ آنتوں میں جمع ہونے والے غیر ضروری مواد کو حرکت دے کر نکلانے میں سجده کافی مددگار ثابت



(مجمع الزوائد)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُور و دو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہوتا ہے ﴿۷﴾ نماز سے ذمہ ن صاف ہوتا اور غُصے کی آگ بجھ جاتی ہے ﴿۸﴾ نماز رِزق لاتی ﴿۹﴾ صحت کی حفاظت کرتی ﴿۱۰﴾ اذیت (یعنی تکلیف) دُور کرتی ﴿۱۱﴾ بیماری بھگاتی ﴿۱۲﴾ دل کی قوت بڑھاتی ﴿۱۳﴾ فرحت (یعنی خوشی) کا سامان بنتی ﴿۱۴﴾ سُستی دُور کرتی ﴿۱۵﴾ شہرِ صدر کرتی یعنی سینہ کھولتی ﴿۱۶﴾ روح کو غذا فراہم کرتی ﴿۱۷﴾ دل مُنَوَّر (یعنی روشن) کرتی ﴿۱۸﴾ چہرہ چمکاتی ﴿۱۹﴾ بَرَکت لاتی ﴿۲۰﴾ خدائے رَحْمَن سے قریب پہنچاتی اور ﴿۲۱﴾ شیطان کو دُور بھگاتی ہے۔ (یہ فوائد اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب نماز اطمینان سے دُست طریقے پر ادا کی جائے)

دُور ہوں بیماریاں بے کاریاں ناکامیاں

دل میں داخل ہو مسرت، تم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

بعض اَنْبِیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام نے مُخْتَلَف اوقات کی نمازیں جُدا جُدا مواقع پر ادا فرمائیں۔ اللہ پاک نے اپنے ان پیاروں کی پیاری پیاری آداؤں کو ہم غلامانِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ پر فَرَض کر دیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ نے چند روایات بیان کرنے کے بعد جس روایت کو بہتر قرار دیا اُس کے مُطَابِق نمازِ فَجْرِ حضرت سَیِّدِنا آدم، نمازِ ظہر حضرت سَیِّدِنا داؤد، نمازِ عَصْر حضرت سَیِّدِنا سُلَیْمٰن، نمازِ مَغْرِب حضرت سَیِّدِنا یَعْقُوب اور نمازِ عِشَاء حضرت سَیِّدِنا یُوْنُس عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام نے سب سے پہلے ادا فرمائیں۔

(نہادی رضویہ ص ۵ تا ۳ ص ۷۳ ملخصاً)

”فتاویٰ شامی“ میں ہے: حضرت سَیِّدِنا آدم صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَالسَّلَام نے صُحْح ہونے کے شُکْرِ یہ میں دو رُکعتیں سب سے پہلے ادا کیں تو یہ نمازِ فَجْرِ ہوگی۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۶)



(مبارزاتی)

فِرْمَانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر نُوْر و شَرِيف نہ پڑھا اُس نے جَنائی۔

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي رَحْمَتٍ سِے جَنَّتِ مِیں اُجَالَا هِي اُجَالَا، نُورِ هِي نُورِ هِے۔ جِب حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِے اِپنِے مُبَارَكِ قَدَمُوں سِے زَمِینِ كُو نُوَازِ اَتُو شَب (Night) دِكْھِی اُور پُھَرُجِ اُئی تُو خُوشِ هُو گئے اُور شُكْر اِنِے مِیں نَمَازِ فَجْرِ اَدَا كِی۔

مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اور اُمّتوں كُو نَمَازِ پَنجِ گَانَه (یعنی پانچ وَقْتِ كِي نَمَازِیں) نِہِیں مِلی یِہ اِس اُمَّتِ كِي خُصُوصِیَّتِ هِے (یعنی اُمَّتِ مُصْطَفَى كُو مِلی هِے)۔ ہَاں یِہ نَمَازِیں عَلِیْھِہ عَلِیْھِہ عَلِیْھِہ اَنْبِیَاِے كِرَامِ عَلَیْھِہمُ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ نِے اَدَا كِیں۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا بِیَانِ فرماتی ہِیں كہ نَبِی كَرِیْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِپنِے مَرَضِ وَ صَالِ (یعنی جِس بِنَارِی مِیں ظَاھِرِی مِیں وَفَاتِ شَرِيفِ هُوئی اُس) مِیں فرماتے تھے: ”نَمَازِ كُو پَابندی سِے اَدَا كرتے رِھو اُور اِپنِے غُلامُوں كَا خِیَالِ رِھو۔“

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۸۲ حدیث ۱۶۲۵)

حَضْرَتِ عَلَامَہ مَوْلَانَا مَفْتِی اَحْمَدِ یَار خَانِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِس حَدِیثِ پَاكِ كِے مَحْتِ فرماتے ہِیں: یعنی نَمَازِ كِي پَابندی وَ حِفَاظَتِ كَرُو مَرْتِے دَمِ تَكِ نہ چھوڑُو۔ مَعْلُومِ هُو اَكہ نَمَازِ بڑا ہِی اِہْمِ فریضہ هِے كہ حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِے خُصُوصِیَّتِ سِے اِس كِي وَصِیَّتِ فرمائی، سَعَادَتِ مَنَدِ اَوْلَادِ بَاپِ كِي وَصِیَّتِ سِخْتِ سِے پُورِی كرتی هِے۔ سَعَادَتِ مَنَدِ اُمَّتِی وَ هِے جُو حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي اِس وَصِیَّتِ پَرِخْتِ سِے پَابندی كَرِے، اللهُ پَاكِ تُو فِیْقِ دِے۔

(امراۃ المناجیح ج ۵ ص ۱۶۶ مختصراً)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ



(تبع الابعاد)

فَرَضَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْ بَرُوزْ جَمُودُزْ وَوَشْرِيفْ بُرْهَسْ كَاشِ قِيَامَتِ كَونِ اَسْ كِي شَفَاعَتِ كَرُونِ كَاوْ

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی

(ترمذی ج ۱ ص ۸۵ حدیث ۴)

وَصُوْ

نماز جنت کی چابی (KEY)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جنت کے درجات (Ranks) کی چابی نماز ہے لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ جنت کی چابی کلمہ طیبہ ہے کہ (اس سے مراد) وہاں نفس جنت (یعنی خود جنت ہی) کی چابی مراد ہے۔ اگرچہ نماز کی شرائط بہت ہیں، وقت، قبلہ کو منہ ہونا وغیرہ، لیکن طہارت بہت اہم ہے اس لیے اسے نماز کی چابی فرمایا گیا۔ (مراۃ الناجح ص ۱۳۰-۱۳۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جس طرح دروازہ چابی (Key) کے بغیر نہیں کھل سکتا، اسی طرح جنت کا دروازہ بھی نماز کے بغیر نہ کھلے گا، اس لیے نماز کو ”ایمان“ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔“

(اختصاصات اردو ج ۱ ص ۵۴۲)

تابعی بزرگ حضرت سیدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جنت کی چابی نہیں؟ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے دندانے (Teeth) ہوتے ہیں، اگر تم دندانے والی چابی لائے تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۱۹) صحابی ابن

صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب (تابعی بزرگ) حضرت سیدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہب نے سچ کہا، کیا میں تمہیں ان دندانوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کیا ہیں؟ پھر آپ نے نماز، زکوٰۃ اور احکام اسلام بیان فرمائے۔ (الروض الانفج ۴ ص ۳۹۱) ”عمدۃ القاری“ میں ہے: اس

(عمدۃ القاری ج ۶ ص ۴ ملخصاً)

(یعنی جنت کی) چابی کے دندانے فرائض و واجبات کا ادا کرنا اور گناہوں سے بچنا ہے۔



(الجزان)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

اے عاشقانِ رسول! اگر کسی نے فرائض و واجبات میں کوتاہی (یعنی کمی) کی اور گناہوں سے نہ بچا مگر ایمان کے ساتھ اس دُنیا سے رخصت ہونے میں کامیاب ہو گیا

تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اللہ چاہے تو اپنی رحمت سے بے حساب ہی جنت میں داخل فرمادے اور اگر مَعَاذَ اللَّهِ گناہوں کے سبب عذاب فرمائے تو بالآخر جنتِ عنایت فرمادے گا۔ مگر ہم جہنم سے پناہ مانگتے ہیں، خدا کی قسم! ایک لمحے کا کروڑوں حصّہ بھی کوئی جہنم کا عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا

عذابِ نار سے عطار کو بچا یارب (وسائلِ بخشش، فرم، ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نیز حدیثِ پاک کے حصّے ”نماز کی چابی وُضُوْءِ“ سے وُضُوْءِ کی اہمیت کا اندازہ

لگایا جاسکتا ہے۔ وُضُوْءِ توجّہ سے کرنا چاہئے تاکہ اس کا کوئی فرض بلکہ سنت بھی نہ

رہ جائے۔ دیکھئے نا! اگر کوئی صرف 250 گرام دُودھ بھی گرم کرنے کے لیے

چولہے پر رکھتا ہے تو چوکٹا رہتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے غفلت کی تو دُودھ اُبل کر ضائع ہو سکتا ہے۔ معمولی

سے نقصان سے بچنے کے لیے تو انسان برابر دھیان رکھتا ہے مگر افسوس! آج کل جلد بازی اور غفلت کے سبب، اکثر لوگ

وُضُوْءِ کی سنتوں کا کوئی خیال نہیں رکھتے بلکہ بعض اوقات تو فرائض کی بھی پروا نہیں کرتے! مثال کے طور پر کُھلی میں منہ کے

تمام اندرونی حصوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں وغیرہ میں پانی پینچ جائے اور ناک میں پانی چڑھانے میں ترم بانسے

(یعنی ترم ہڈی) تک پینچ جائے۔ وُضُوْءِ میں اس طرح کُھلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنتِ مؤکدہ اور عُسْل میں فرض ہے لیکن

اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ کُھلی میں جلدی جلدی تین بار پینچ پینچ کر لیتے ہیں یا ناک کی نوک پر تین مرتبہ پانی لگا لیتے ہیں۔



فُتْرَانُ فَصَلَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک بڑھاتا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یسٰ)

وُضُو میں ایک آدھ بار ایسا کرنا بُرا اور اس کی عادت بنانا گناہ ہے۔ اور اگر غسل میں ایسا کیا تو غسل ہوا ہی نہیں۔ یونہی دونوں ہاتھ گھینوں تک اس طرح دھونے چاہئیں کہ پانی کی دھار کنبی تک برابر بہتی چلی جائے لیکن ایک تعداد ایسی بھی ہے جو چلو میں پانی لے کر پینچے (یعنی کلائی) سے تینوں بار چھوڑ دیتی ہے، اس طرح دھونے سے کنبی بلکہ کلائی کی کڑوٹوں پر پانی نہ بہنے کا امکان رہتا ہے، یونہی یہ لحاظ بھی ضروری ہے کہ ایک رُونگٹا بھی (یعنی دو چھوٹے چھوٹے نرم بال جو انسان کے بدن پر ہوتے ہیں وہ بھی) خشک نہ رہے، اگر پانی کسی بال کی جڑ کو ٹر کرتا ہوا بہ گیا اور بالائی (یعنی بال کا اوپری) حصہ خشک رہ گیا تو وُضُو نہ ہوگا۔ غور کیجئے وُضُو کی بے احتیاطیاں کتنے بڑے اُخروی نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ وُضُو کی ضروری مصلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نماز کے احکام“ میں شامل رسالہ ”وُضُو کا طریقہ“ ضرور پڑھئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وُضُو، غسل و نماز کا دُرست طریقہ سیکھنے اور دنیا و آخرت کی بہت ساری بھلائیاں سمیٹنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک

”مدنی بہار“ پیش کی جاتی ہے: ڈیرہ اسماعیل خان میں مُقیم ایک شخص نے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ علمِ دین سے ڈوری کی وجہ سے گناہوں میں گزار دیا۔ ایک دن قریبی گاؤں کے رہائشی ایک مُبلغِ دعوتِ اسلامی ان کے گاؤں میں تشریف لائے انہوں نے بعدِ عصر علاقائی دورہ کیا، نمازِ مغرب کے بعد سنتوں بھرا بیان کیا اور بیان کے آخر میں انہوں نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ اس اسلامی بھائی نے اجتماع میں شرکت کی نیت تو کر لی لیکن دعوتِ اسلامی کامدنی مرکز گاؤں سے کافی دُور ہونے کی وجہ سے اجتماع میں شریک نہ ہو سکے۔ اگلے ہفتے وہی اسلامی بھائی پھر تشریف لائے، علاقائی دورہ کیا اور بعدِ مغرب سنتوں بھرا بیان کیا اسی طرح ایک ماہ گزر گیا لیکن وہ اجتماع میں شرکت نہ کر سکے۔ تیسری بار وہی اسلامی بھائی مدنی قافلے کے ہمراہ گاؤں میں تشریف



لائے اور انفرادی کوشش کے ذریعے ان سمیٹ تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیار کر لیا۔ اس مرتبہ وہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ سنتوں بھرے بیان کے بعد ذکر و دعا کی، دورانِ دعا گریہ وزاری کے رقت انگیز مناظر دیکھ کر انہیں بھی رونا آ گیا۔ اجتماع کی برکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں اور انہوں نے یہ عزمِ مصمم کر لیا کہ ان شاء اللہ میں مدنی قافلے میں ضرور سفر کروں گا۔ اگلے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں وہ اکیلے ہی پہنچ گئے اور اجتماع کے اگلے ہی روز مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَدَنِی قافلے میں سفر کرنے کی برکت سے ان کی نماز، وُضُو، عَشَل میں پائی جانے والی غلطیاں دُور ہوئیں اور انہوں نے کئی دعائیں بھی سیکھ لیں۔ انہوں نے گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو مدنی رنگ میں رنگ لیا۔ جب مدنی قافلے سے گھر نکلے تو سر پر عمامے کا تاج جگمگا رہا تھا یہ سب دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ اس کے اندر یہ تبدیلی کیسے آگئی؟ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے ہمت کر کے مسجد میں ”فیضانِ سنت“ کا درس بھی شروع کر دیا، درسِ فیضانِ سنت کی برکت سے مزید تین اسلامی بھائیوں نے عمامہ شریف کا تاج سجالیا، اس کے بعد وہ تمام باقاعدگی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے لگے اور رفتہ رفتہ ان کے گاؤں میں بھی مدنی کاموں کی مدنی بہار آ گئی۔

اَوْ مَدَنِی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر

سنتیں سیکھیں گے اس میں ان شاء اللہ سر بسر (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: الصَّلَاةُ نُورٌ۔ یعنی نماز نور ہے۔

(مسلم ص ۱۱۵ حدیث ۵۳)



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ مَجْهُودٌ وَرُؤُوسٌ يَرْتَدُّونَ كَمَا تَرْتَدُّونَ مَا تَجْتَنِبُونَ تَكُنَّ مَجْتَنِبَةً.

حضرت سیدنا امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ نماز کے نور ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ﴿اس کا معنی یہ ہے کہ جس طرح نور کے ذریعے روشنی حاصل کی جاتی ہے اسی طرح نماز بھی گناہوں سے باز رکھتی (یعنی روکتی) ہے اور بے حیائی اور بُری باتوں سے روک کر صحیح راہ دکھاتی ہے ﴿اس کا معنی یہ ہے کہ بروز قیامت نماز کا اجر و ثواب بروز قیامت نمازی کے لیے نور ہوگا ﴿اس کا معنی یہ ہے کہ بروز قیامت نمازی کے چہرے پر نماز نور بن کر ظاہر ہوگی نیز دُنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر رونق ہوگی۔

نماز کے نور ہونے کا مطلب

﴿اس کا معنی یہ ہے کہ بروز قیامت نمازی کے لیے نور ہوگا ﴿اس کا معنی یہ ہے کہ بروز قیامت نمازی کے چہرے پر نماز نور بن کر ظاہر ہوگی نیز دُنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر رونق ہوگی۔

(شرح مسلم ج ۲ ص ۱۰۱ ملخصاً)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی نماز مسلمان کے دل کی، چہرے کی، قبر کی، قیامت کی روشنی ہے۔ پل صراط پر سجدے کا نشان بیٹری

پہنچنے کا نشان پل صراط پر طاری کا کام دے گا

(نارج) کا کام دے گا۔ رب (پاک) فرماتا ہے:

نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

(پ ۲۸، التحريم: ۸)

(ترجمہ کنز الایمان: ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے)

(مرآة المناجیح ج ۱ ص ۲۳۲)

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے

پڑھتا نہیں نماز وہ جنت سے دور ہے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



فَرَمَانَ مُصَلِّى الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْهُ جَلَسًا مِنْ جَلَسَاتِ الْجَنَّةِ (بخش ایمان)

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا سُتون ہے، جس نے اسے قائم رکھا، دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اُس نے دین کو ڈھا (یعنی گرا) دیا۔

(منیة المصلی ص ۱۳)

نماز دین کا
سُنُونِ دین کا

منقول ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو نمازیوں کو گروہ درگروہ (یعنی گروپس کی صورت میں) جَنَّت کی طرف جانے کا حکم ہوگا، جب پہلا گروہ (Group) جَنَّت

چمکنے چمکنے

میں داخل کے لیے لایا جائے گا تو اُن کے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے دکھتے ہوں گے، فرشتے ان کا استقبال کریں

گے اور ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے نمازی ہیں، پھر پوچھا

جائے گا: تمہارے اعمال (نمازوں) کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان سنتے ہی وُضُو کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے

اور دُنیا کی کوئی چیز ہمیں اس سے روک نہیں سکتی تھی۔ فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مُسْتَحِق ہو (کہ تمہیں جَنَّت میں داخل کیا

جائے)۔ پھر دوسرا گروہ (Group) جَنَّت میں داخل کے لیے لایا جائے گا جن کا حُسن وجمال (یعنی خوب صورتی) پہلے

گروہ سے زیادہ ہوگا، ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے:

ہم نماز پڑھنے والے تھے، پھر پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز کے وقت سے پہلے ہی

نماز کے لیے وُضُو کر لیتے تھے (اور جب اذان سنتے تھے فوراً مسجد میں حاضر ہو جاتے)۔ فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مُسْتَحِق ہو۔

پھر تیسرا گروہ جَنَّت میں داخل کے لیے لایا جائے گا جن کا مقام و مرتبہ اور حُسن وجمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہوں

سے کہیں زیادہ ہوگا، اُن کے چہرے آفتاب (یعنی سورج) کی طرح روشن ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم اتنے

خوب صورت اور اتنے اعلیٰ مقام والے کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہمیشہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری

نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان ہونے سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتے تھے اور اذان مسجد میں ہی سنتے



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ذُر و دِیَاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

تھے، فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مُسْتَحِق ہو۔

(قوت القلوب ج ۲ ص ۱۶۸)

اک روز مومنو! تمہیں مرنا ضرور ہے

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اللَّهُ أَكْبَرُ! نماز کتنی پیاری عبادت ہے کہ شروع کرتے ہی جنتوں کے

دروازے کھل جاتے ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، شہنشاہِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ”بندہ جب نماز کے

لیے کھڑا ہوتا ہے اُس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اُس کے اور پڑو رُذْ گار کے درمیان حجابات (یعنی پردے) پٹنا

دیئے جاتے ہیں۔ اور حورِ عین (یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں) اُس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سٹکے نہ کھنکھارے۔“

(معجم کبیر ج ۸ ص ۲۵۰ حدیث ۷۹۸۰)

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ

عليه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے کوئی ایسی چیز فریض نہ کی جو توحید و

نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور فریضتوں پر فریض کرتا۔

(الفرسوس بمأثور الخطاب ج ۱ ص ۱۶۵ حدیث ۶۱۰)

ان (یعنی فرشتوں) میں کوئی رُکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔

مَثَقُول ہے کہ جب اللہ پاک نے سات آسمان پیدا فرمائے

تو انہیں فرشتوں سے بھر دیا، وہ نماز پڑھ کر عبادت کرتے ہیں

اور ایک گھڑی بھی تسابُل (یعنی غفلت) نہیں کرتے۔ اللہ پاک

جنتوں کے دروازے
کھل جائیں

کوئی فرشتہ رُکوع میں
بے کوئی سجدے میں

عرش والے فرشتے مسلمانوں
کی بخشش میں ناکتے رہتے ہیں



(از سناری)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْرُورٌ وَرُؤُوسُ شَرِيفٍ يَدُوسُوهُ، اللَّهُ يَأْكُومُ بِرَحْمَتِهِ يَجِيءُكَ—

نے ہر آسمان والوں کے لیے عبادت کی ایک خاص قسم مقرر فرمادی۔ چنانچہ بعض آسمان والوں پر یہ عبادت مقرر ہوئی کہ وہ صور پھونکنے تک پاؤں پر کھڑے رہیں، ایک آسمان والے رُکوع میں جھکے ہوئے ہیں، ایک آسمان والے سجدے میں ہیں، ایک آسمان والوں کے پر اللہ پاک کے جلال کے سامنے گرے ہوئے ہیں، عَلِيّين (علی۔ لی۔ بین یعنی ساتویں آسمان) والے اور عرش والے عرش الہی کے گرد و طواف کر رہے ہیں اور اللہ پاک کی حمد و تکیب کہہ (یعنی تعریف و پاکی بیان کر) رہے ہیں، اور زمین والوں کے لیے دُعائے بخشش مانگ رہے ہیں۔ مسلمانوں کی فِضَالَت کی خاطر ان سب عبادتوں کو ایک نماز میں جمع کر دیا جاتا ہے تاکہ انہیں (یعنی مسلمانوں کو) ہر آسمان والوں کی عبادت میں حصّہ مل جائے۔

(مکاشفة القلوب ص ۲۲۲) (مکاشفة القلوب (اردو) ص ۴۵۱ ملخصاً)

دربارِ مُصَافِرِے میں تمہیں لیے جائے گی

خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل کرتے ہیں:

”مومن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اُس سے فرشتوں کی دس صفیں تجرّب کرتی ہیں

جن میں ہر ایک صف دس ہزار کی ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک اُس بندے پر ان ایک لاکھ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔“

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۳۱) (احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۲۶)

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یہ روایت بیان

کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ بندے کی نماز میں قیام و سُجُود

اور رُکوع و سُجُود جمع ہوتے ہیں جبکہ اللہ پاک نے ان چار ارکان کو 40 ہزار

فرشتوں کے تعجب سے
مکرتے ہیں کہی وجہ یہ ہے



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: حجھ پر کثرت سے ڈرہ و پاک پڑھوے شک تہارا حجھ پر ڈرہ و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

فرشتوں میں تقسیم کیا ہے۔ قیام کرنے (یعنی کھڑے رہنے) والے فرشتے قیامت تک رُکوع نہیں کریں گے۔ سجدہ کرنے والے تا قیامت اس سے سر نہیں اٹھائیں گے۔ اسی طرح رُکوع اور قعدہ کرنے والوں کا حال ہے کیونکہ اللہ پاک نے فرشتوں کو جو قُرب (یعنی اپنی نزدیکی کا شرف) ورثہ عطا فرمایا ہے (اس کے مطابق) ان پر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہنا لازم ہے اس میں کمی بیشی (یعنی کم یا زیادہ) نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک نے ان کے متعلق خبر دیتے ہوئے پارہ 23 سُورَةُ الصَّفَاتِ آیت 164 میں ارشاد فرمایا:

وَمَا مِمَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿۱۶۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک

کا ایک مقام معلوم ہے۔ (پ ۲۳، الصَّفَاتِ: ۱۶۴)

”تفسیر صراط الجنان“ جلد 8 صفحہ 357 تا 358 پر بیان کردہ آیت کریمہ کے حصے (وَمَا مِمَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ) ہم میں ہر ایک کے لئے) کے تحت ہے: (اس کی ایک) تفسیر یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام نے حضور سید المرسلین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ”ہم فرشتوں کے گروہوں میں سے ہر ایک کیلئے ایک جگہ مقرر ہے جس میں وہ اپنے ربِّ پاک کی عبادت کرتا ہے۔“ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بارشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا بیچ نہ کرتا ہو۔

(روح البیان ج ۷ ص ۴۹۴ تا ۴۹۵، خزائن ج ۴ ص ۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

نماز پڑھو ایسے رُکعتی نماز پر اللہ پاک پارہ 21 سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ آیت 45 میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ

اور بُرئی بات سے۔

وَالْمُنْكَرِ ط



فَرَمَانَ مُصَلِّفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر نوروں پاک کہا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان بلاشک و شبہ حق، حق، حق ہے۔ یقیناً ”نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے منع کرتی ہے۔“ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج کل بے شمار

نماز پڑھنے کے باوجود گناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟

نمازیوں کے اندر ماں باپ کی نافرمانی، بے پردگی، عُریانی، گالی گلوچ، غیبت، چغلی، فُحش گوئی، دل آزاری، لوگوں کی حق تلفی، سُود و رشوت کے لین دین وغیرہ وغیرہ گناہوں کی کثرت ہے! کیا حقیقی نمازی جُھوٹا، دغا باز، چغلی خور، رِزقِ حرام کمانے اور کھانے کھلانے والا، فلموں ڈراموں کا شیدائی، میوزیکل پروگراموں اور گانے باجوں کا شوقین نیز داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے والا ہو سکتا ہے؟ نہیں..... کبھی نہیں..... ہرگز نہیں۔ بے شک حقیقت یہی ہے کہ نماز بُرائیوں سے روکتی ہے۔ افسوس! ہماری اپنی نمازوں میں گزوریاں ہیں، جن کے سبب ہم نیک نہیں بن پارہے، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی نماز کا جائزہ لیں، نماز کے ظاہری و باطنی آداب سیکھیں اور اپنا دُشو و عُشَل وغیرہ بھی دُست کر لیں۔ اگر صحیح معنوں میں باؤضو باطہارت خُشوع و خُضوع کے ساتھ اس کے تمام تر ظاہری و باطنی آداب کو دھیان میں رکھ کر ہم نماز پڑھیں گے تو ان شاء اللہ ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور دُست پڑھی جانے والی نماز کی برکت سے واقعی گناہوں کی ظاہری و باطنی گندگیاں دُور ہو جائیں گی اور ہم نیک صورت، نیک سیرت مُسلمان بن جائیں گے اور ہمارا پورا کردار سنتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، ان شاء اللہ۔

جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں صحیح طریقے پر نماز ادا کرتے ہیں اللہ کریم انہیں ضرور بُرائیوں سے بچاتا ہے۔ چنانچہ دو تابعی بزرگ حضرت سیدنا حسن بھری اور حضرت سیدنا قتادہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا نے فرمایا کہ جس شخص کو اُس کی نماز

صحیح نماز ہی بُرائیوں سے بچاتی ہے

بُرے کاموں اور فُحش (یعنی بے حیائی کی) باتوں سے باز نہ رکھے وہ نماز اُس کے لیے وبال ہے البتہ جو شخص پانچوں وقت کی



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ : جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُز و پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے صاف کر دوں (یعنی ہاتھ لادوں) گا۔ (ابن ماجہ)

نماز اس طرح ادا کرتا ہے کہ اُس کی شرائط و آرکان و احکام، سنتیں اور دعائیں پورے طور پر بجالائے تو اللہ پاک ایسے شخص کو ضرور بخش باتوں (یعنی بے حیائیوں) اور گناہوں کے کاموں سے بچائے گا۔ (تفسیر خزائن ج ۳ ص ۴۰۲ ملخصاً)

نماز درست نہ پڑھنے سے متعلق احادیث مبارکہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: انسان ساٹھ (60) برس تک نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اُس کی کوئی نماز بارگاہِ الہی میں مقبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ شخص رُکوع اور جُزء پورے طور سے ادا نہیں کرتا۔ (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۴۰ حدیث ۷۰۷)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: (لوگ) نماز میں (اس طرح) سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی انگلیوں کے (حرف) سرے زمین پر لگتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ پیٹ (یعنی انگلی کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) لگے، ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض اور ہر پاؤں کی اکثر (مثلاً تین تین) انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما ہونا واجب ہے۔ (تذکار صوفیہ ص ۳۳۳)

(اور دوسوں کا پیٹ لگ کر انگلیوں کا قبلہ رُو ہونا سنت ہے) حرف ناک کی نوک پر سجدہ کرتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ جہاں تک ہڈی کا تخت حصہ ہے، لگنا چاہئے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ رُکوع سے ذرا سر اٹھایا اور سجدے کی طرف چلے گئے، سجدے سے ایک بالشت سر اٹھایا یا بہت ہو ذرا (عزید) اٹھالیا اور وہیں دوسرا سجدہ ہو گیا! حالانکہ (رُکوع کے بعد) پورا سیدھا کھڑا ہونا اور (دو سجدوں کے درمیان کم از کم ایک سُبْحَنُ اللہ کہنے کی مقدار پورا) بیٹھنا چاہیے۔ اس طرح اگر 60 برس نماز پڑھے گا قبول نہ ہوگی۔ ایک شخص مسجدِ اقدس میں حاضر ہوئے اور بہت تیزی سے جلدی جلدی نماز پڑھی بعد نماز حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِنْجَعِ فَصَلِّ فَيَأْتِكَ لَمْ تُصَلِّ (یعنی) ”واپس جا پھر پڑھ کہ تو نے نماز نہ پڑھی۔“ انہوں نے دوبارہ



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

ویسے ہی پڑھی، پھر یہی ارشاد ہوا۔ آخر میں انہوں نے عرض کی: قسم اُس کی جس نے خُضُور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ) کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے ایسی ہی آتی ہے، خُضُور فرمائیں، (کس طرح پڑھوں؟) فرمایا: رُكُوع و سُجُود باطمینان کر اور رُكُوع سے سیدھا کھڑا ہو اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ۔

[بخاری ج ۱ ص ۲۶۸ حدیث ۷۰۷ ملخصاً] [ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۹۱]

حضرت سیدنا طلح بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا: ”اللہ پاک اُس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جو رُكُوع و سُجُود (یعنی جدے) میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“ (معجم کبیر ج ۸ ص ۲۳۸ حدیث ۸۲۶۱) رُكُوع و سُجُود میں پیٹھ سیدھی کرنے کا مطلب تعدیل آركان یعنی رُكُوع، سُجُود، قُومد اور جلسہ میں کم از کم ایک بار ”سُبْحَانَ اللهِ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت سیدنا علیُّ الْمُؤْتَصِلِيُّ شيرخدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، دو جہاں کے سردار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ نے مجھے حالتِ رُكُوع میں قراءت کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: اے علی! نماز میں پشت (یعنی پیٹھ) سیدھی نہ کرنے والے کی مثال اُس حایلو عورت کی طرح ہے کہ جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آئے تو حمل گرا دے، اب نہ تو وہ حایلو رہے اور نہ ہی بچے والی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(مسند ابو یعلیٰ ج ۱ ص ۱۶۶ حدیث ۲۱۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیث پاک سنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین، حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں، آپ کی کنیت ”أَبُو الْحَسَنِ“ اور ”أَبُو ثَرَاب“



(ترجمی)

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

ہے۔ عامُ الْفَيْلِ^۱ کے 30 سال بعد (جب حُضُورِ نَبِيِّ أَكْرَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عُزْر شَرِيفِ 30 برس تھی) بروز مُجْمَعَةِ الْمَبَارَكِ 13 رَجَبِ الْمَرْجَبِ کو پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سَيِّدَتُنَا فَاطِمَةُ بِنْتِ اَسَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام ”حیدر“ رکھا، والد نے آپ کا نام ”علی“ رکھا۔ حُضُورِ پُرْنُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو ”اَسَدُ اللهِ“ کے لقب سے نوازا، اس کے علاوہ ”مُرْتَضَى“ (یعنی چُنا ہوا)، ”کَرَّار“ (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)، ”شیرِ خُدا“ اور ”مولا مُشْكِ كُشَا“ آپ کے مشہور القابات ہیں۔ آپ کئی مدنی آقا، پیارے پیارے مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چچا زاد بھائی ہیں۔

صحابہ وَاَهْلِ بَيْتِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانِ کے فضائل کے کیا کہنے! حُضُورِ أَكْرَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ہدایتِ نشان ہے: میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے جس کی بھی اِقْتِدَا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۴۱۴ حدیث ۶۰۱۸)

شَرْحِ حَدِيثِ: اور دوسری حدیث میں اپنے اہل بیت کو کشتی نوح فرمایا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۱۳۲ حدیث ۴۷۷۴) سَمْنَدِرِ كَامُ سَافِرِ کشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رہنمائی پر ہی سَمْنَدِرِ میں چلتے ہیں۔ اس طرح اُمَّتِ مُسْلِمَةٍ اپنی ایمانی زندگی میں اہل بیتِ اطہار کے بھی محتاج ہیں اور صحابہ کبار کے بھی حاجت مند، اُمَّتِ كَيْلَيْهِ صحابہ کی اِقْتِدَا میں ہی اِقْتِدَا یعنی ہدایت ہے۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار، اصحابِ حُضُورِ

جَعْمِ ہیں اور ناؤ ہے عِشْرَتِ رَسُولِ اللهِ كِي (حدائقِ بخشش ص ۱۵۳)

دینہ

۱: یعنی جس سال نامراد و ناخجاریا بہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبہ مشرفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”عجائب القرآن مع غرائب القرآن“ کا مطالعہ کیجئے۔



قرآن فصلاً فضلی اللہ علیہ والہ وسلم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ پر رود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفق دکھانے والا ہوگا۔ (عقب الامیان)

حضرت سیدنا علیؑ المُرْتَضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ، رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: ”تم میں (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہے، جن سے یہود نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی

مولیٰ علیؑ کی شان
بزرگان نبیؐ سے خردان

والدہ ماجدہ (یعنی بی بی مریم) کو شہت لگائی اور ان سے عیسائیوں نے محبت کی تو انہیں اُس درجے میں پہنچا دیا جو ان کا نہ تھا۔“ پھر حضرت سیدنا علیؑ المُرْتَضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے، میری محبت میں افراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے ان صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بغض

رکھنے والوں کا بغض انہیں اس پر ابھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۳۶ حدیث ۱۳۷۶)

نبیوں کے سلطان، محبوبِ رحمن صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمانِ فضیلت نشان ہے: ”أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم

تم مجھ سے
منا ہے

سے ہوں۔“ (ترمذی ج ۵ ص ۳۹۹ حدیث ۳۷۳۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیدِ دو عالم

علیؑ کی زیارت عبادت ہے

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھنا

(مسند ذک ج ۴ ص ۱۱۸ حدیث ۴۷۳۷)

عبادت ہے۔“

”علیؑ کے تین حُرُوف کی نسبت
مولانا علیؑ کے مزید ۳ فضائل

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ



(عبدالرزاق)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخذ پیاڑھتا ہے۔

کو 3 ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہو جاتی تو وہ میرے نزدیک سُرْحِ اُوتُنوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ 3 فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: ﴿1﴾ اللہ کے پیارے حبیب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا ﴿2﴾ ان کی رہائش اللہ پاک کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں تھی اور ان کے لئے منسجہ میں وہ کچھ حلال تھا جو انہیں کا حصہ ہے۔ اور ﴿3﴾ غزوہ خیبر میں ان کو پرچم اسلام عطا فرمایا گیا۔ (مسند ذک ج ۴ ص ۹۴ حدیث ۴۶۸۹)

17 یا 19 رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ سن 40 ہجری کو ایک خبیث خارجی کے قاتلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21 رَمَضَانَ شَرِيفِ اتوار کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (اسد الغابۃ ج ۴ ص ۱۲۸، معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۱۰۰ وغیرہ) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ كَسَى اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور

اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(مزید معلومات کیلئے سب مدینہ کی 95 صفحات کی کتاب ”کرامات شیر خدا“ پڑھئے)

عَلَى الرَّضَى شِيرِ خُدا ہیں

کہ ان سے خوشِ حَبِيبِ کبریا ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔“ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟“ فرمایا: ”(اس طرح کہ)

رُكُوعٍ اور تَجَدُّدِے پورے نہ کرے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰)



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

چوری کی دو پینتیں

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

معلوم ہو مال کے چور سے نماز کا چور بدتر (یعنی زیادہ بُرا) ہے، کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا، اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور، اللہ پاک کا حق۔ یہ حالت اُن کی ہے جو نماز کو ناقص (خامیوں بھری) پڑھتے ہیں، اس سے وہ لوگ دس عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (مرآة المناجیح ص ۲۲، ۷۸ ملخصاً)

اِس کی سی نماز منہ پر مار دینی جاتی ہے؟

حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے سردار، گلے ملنے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نمازی کے دائیں بائیں (رائٹ لیفٹ - Right and left) ایک ایک فرشتہ ہوتا ہے، اگر

نمازی پورے طور پر نماز ادا کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اُس کی نماز اوپر لے جاتے ہیں اور اگر ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کرتا تو وہ اس کی نماز اُس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ سے (ایک سُٹون کی طرف اشارہ کر کے) ارشاد فرمایا:

صرف پوری نماز قبول ہوئی ہے

”اگر تم میں سے کسی کا یہ سُٹون ہوتا تو وہ اس کے غیب دار ہونے کو ضرور ناپسند کرتا، پھر کیسے تم میں سے کوئی جان بوجھ کر اللہ پاک کے لیے پڑھی جانے والی نماز ناقص (یعنی غیب دار) پڑھتا ہے! نماز پوری کیا کرو کیونکہ اللہ پاک کامل (یعنی پوری) نماز ہی قبول فرماتا ہے۔“

(معجم اوسط ج ۴ ص ۳۷۶ حدیث ۶۲۹۶)



شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ”بہشت کی سنجیاں“ صفحہ 72 پر فرماتے ہیں: نماز کو نہایت ہی اخلاص و اطمینان اور حضور قلب (یعنی دلی توجہ) کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، نماز میں جلد بازی، غفلت اور بے توجہی سے دنیا و آخرت دونوں کا عظیم

نقصان ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا اُستاد حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو تم دیکھو کہ رُکوع اور سجدوں کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا ہے تو اس کے اہل و عیال (یعنی بال بچوں) پر رُحْم کرو! کیونکہ ان کی روزی تنگ ہو جائے اور فاقہ کشی (یعنی کھانے پینے کو نہ ملنے) کا خطرہ ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۳۳) ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رُکوع و سُجُود (یعنی رُکوع اور سجدوں) کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تُو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اسی حالت میں مرجاتا تو حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنَّت پر تیری موت نہ ہوتی۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۴ حدیث ۳۸۹) (بہشت کی سنجیاں ص ۷۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انصار کا ایک نوجوان جو پانچ وقت کی نماز باجماعت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ پڑھتا تھا مگر اُس کی عملی حالت اچھی نہ تھی، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”اِس شخص کی نماز کبھی نہ کبھی ضرور اسے گناہوں سے باز رکھے (یعنی دُور کر دے) گی۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا، تھوڑے ہی دنوں کے بعد اُس نے تمام بُری باتوں سے توبہ کر لی اور اُس کی حالت اچھی ہوئی۔ (تفسیر خازن ج ۲ ص ۴۰۲)

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عَظْرِيْبَ نَمَازُؤْ سَے بُرُءُ عَمَلُ سَے رُؤْک دے گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۰۷ حدیث ۹۷۸۰)



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : شبِ جماد اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے: ایک مرتبہ ڈاکوؤں کی ایک ٹیم کسی مال دار آدمی کے مکان میں ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے جا گھسی، اتفاقاً مال دار آدمی کی آنکھ کھل گئی، اُس نے شور مچا دیا، اہل محلہ جاگ پڑے اور ڈاکو گھبرا کر بھاگ پڑے،

**نماز کی نفل کرنے والے
ڈاکو فریاد سے بچ گئے**

محلے والوں نے اُن کا پیچھا کیا، ڈاکو آگے آگے بھاگ رہے تھے، اور پیچھے پیچھے لوگ آرہے تھے۔ راستے میں ڈاکوؤں کو ایک مسجد نظر آئی، فوراً مسجد میں داخل ہو گئے، اور جھوٹا مُوٹ نماز پڑھنے لگے! لوگ بھی اُن کو تلاش کرتے ہوئے مسجد تک آئے، دیکھا کہ چند آدمی نماز میں مہرُوف ہیں، ان کے علاوہ مسجد میں کوئی نہیں، کہنے لگے کہ افسوس! ڈاکو کہیں نکل گئے۔ چنانچہ وہ لوگ ناکام واپس لوٹ گئے۔ یہ دیکھ کر ڈاکوؤں کا سردار اپنے ڈاکو ساتھیوں سے بولا: اگر آج ہم جھوٹا مُوٹ نماز کی صورت نہ بناتے تو ضرور پکڑ لیے جاتے، صرف جھوٹا مُوٹ نماز کی صورت اختیار کرنے کی یہ برکت ہے کہ ہم ذلت و رُسوائی سے بچ گئے، اگر ہم حقیقت میں نماز کو دُرست طور پر پنا لیں تو اللہ رب العزت ہمیں دوزخ کی مُصیبت سے بھی بچالے گا، اس لیے میں تو آج سے لوٹ مار سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ پاک کی نافرمانی کی عادت چھوڑتا ہوں۔ اُس کے ساتھی کہنے لگے: اے ہمارے سردار! جب آپ نے توبہ کر لی تو پھر ہم بھی کیوں پیچھے رہیں! ہم بھی آپ کے ساتھ توبہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تمام ڈاکوؤں نے سچے دل سے توبہ کی، اور اُن کا شمار پرہیزگار لوگوں میں ہونے لگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

”نماز بُرائیوں سے بچاتی ہے“ کے بارے میں حضرت عبدالرحمن صقوری

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ”نَزْهَةُ الْمَجَالِسِ“ میں ایک عجیب و غریب حکایت بیان

فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی عورت پر عاشق ہو گیا آخر کار

ہمت کر کے اُس نے ایک چٹھی میں اس عورت پر اپنے عشق کا اظہار کر دیا۔ وہ خاتون نہایت شریف خاندان سے تعلق رکھتی



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تھی، چٹھی پا کر پریشان ہوگئی چونکہ شادی شدہ بھی تھی، کچھ سوچ سمجھ کر وہ چٹھی اپنے شوہر نامدار کی خدمت میں پیش کر دی۔ اُس کا شوہر ایک مسجد کا امام تھا اور نہایت پرہیزگار ہونے کے ساتھ ساتھ کافی سمجھدار بھی تھا، اُسے اپنی زوجہ پر پورا اعتماد (یعنی بھروسا) تھا۔ لہذا اُس چٹھی کے جواب میں اپنی زوجہ ہی کی معرفت اُس نے یہ جواب دلوایا کہ ”فلاں مسجد میں فلاں امام کے پیچھے بلا نامہ چالیس (40) دن پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرو، پھر آگے دیکھا جائے گا۔“ اُس ”عاشق“ نے پابندی سے نماز باجماعت شروع کر دی۔ جوں جوں دن گزرتے گئے نماز کی برکتیں اُس پر ظاہر ہوتی چلی گئیں۔ جب چالیس (40) دن گزر گئے تو اُس کے دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی چنانچہ اس نے یہ پیغام بھیج دیا: (مُتْرَمہ! نماز کی برکت سے میری آنکھ کھل گئی ہے، میں مَعَاذَ اللَّهِ حرام کاری کے خواب دیکھتا تھا لیکن اللہ کریم کا روڑھا کروڑ شکر کہ اُس نے مجھے تیری محبت سے چھٹکارا عنایت فرمادیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ) میں نے اپنی بدبختی سے توبہ کر لی ہے اور تجھ سے بھی مُعَانِي کا طلب گار ہوں۔ جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سنایا تو اُس کی زبان سے بے ساختہ (یعنی ایک دم) یہ جاری ہو گیا: **صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ فِي قَوْلِهِ** (یعنی ربِّ عظیم نے اپنے اس ارشاد میں بالکل سچ فرمایا):

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی

اور بُری بات سے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ

(پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

وَالْمُنْكَرِط

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۴۰ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

اے نماز کی برکتوں کے طلب گارو! دیکھا آپ نے؟ نماز کی برکت سے ایک ”عاشقِ مجازی“ راہِ راست پر آ گیا اور اُس کے دل میں مالِکِ حقیقی کا عشق موجیں مارنے لگا اور اُسے سُنُونِ قَلْبِ حاصل ہو گیا۔ اور واقعی اللہ پاک اور



(۲۷)

فَرَضَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑھے۔

اُس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت ہی ایسی ہے کہ جس خوش نصیب کو نصیب ہو جائے وہ پھر کسی اور سے دل لگا ہی نہیں سکتا۔

مَحَبَّتِ فِي اٰنِي نَمَّا يَا اَلٰهِي! نَهْ يٰوَسَّ فِي اِنِي نَمَّا يَا اَلٰهِي

رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں پلا جام ایسا پلا یا اَلٰهِي (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

منقول ہے: جب نماز فرض ہوئی تو شیطان رونے لگا۔ اُس کے شاگرد جمع ہو گئے

اور رونے دھونے کی وجہ پوچھی۔ اُس نے بتایا: ”اللہ پاک نے مسلمانوں پر نماز

فرض کر دی ہے۔“ چیلوں (یعنی شاگردوں) نے کہا: تو کیا ہوا؟ شیطان نے جواب

دیا: ”مسلمان نمازیں پڑھیں گے اور ان کی برکت سے گناہوں سے بچ جائیں گے۔“ چیلوں نے کہا: ہمارے لیے کیا حکم

ہے؟ جواب دیا: ”جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اُس کو ایک کہے: دائیں (یعنی Right) طرف دیکھ! دوسرا کہے: بائیں

(یعنی Left) طرف دیکھ! اس طرح اُس کو الجھا (گنہیز کر) ڈالو۔“ (نزہة المجالس ج ۱ ص ۱۰۴)

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے! نمازی سے شیطان کس قدر پریشان ہے! وہ جانتا

ہے کہ اگر کوئی مسلمان دُرست طریقے سے نماز پڑھے گا تو وہ گناہوں سے بچے گا اور

میرے ہاتھ سے نکل جائے گا! شیطان مرؤد ہرگز نہیں چاہتا کہ ہم نماز پڑھیں، گناہوں

سے بچیں اور جنت کی راہ لیں۔ ہمیں شیطان کا ہر وارنا کام بناتے ہوئے خوب خوب نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ اللہ

پاک ہم سب کو پکا نمازی بنائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر اس مرتبہ پڑھو وہ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی (وسائل بخشش (مرتم) ص ۱۰۲)

نفس و شیطان کی شرارتوں سے خود کو بچانے، گناہوں کی عادتوں سے بچنا اور نماز کی پابندی کی سعادت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے۔ ایک ”مدنی بہار“ سنئے اور جھومئے: جلاپور بھٹیاں (ضلع حافظ آباد،

دعوتِ اسلامی
پہن چکی ہو کیسے آیا!

پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے گناہوں بھری زندگی بسر کر رہے تھے۔ علاقے کے آوارہ گرد اور شرابی نوجوانوں کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا تھا، آوارہ دوستوں نے معاذ اللہ انہیں بھی شراب نوشی اور دیگر گناہوں کا عادی بنا دیا تھا۔ ان کے شب و روز بے ہودگیوں کی نذر ہو رہے تھے۔ شرابی دوستوں کی مشعلیوں میں شراب کے جام پیے جاتے، ہنسی مذاق کے فوارے بلند ہوتے، رات گئے شراب کے نشے میں دھت اس حالت میں گھر کا رخ کرتے کہ شراب کی بدبو منہ سے آرہی ہوتی، لڑکھڑاتے قدموں سے جب گھر میں داخل ہوتے تو ان کی حالت دیکھ کر سب پریشان ہو جاتے، والد صاحب یا گھر کا کوئی فرد سمجھاتا تو آپے سے باہر ہو جاتے، گالی گلوچ، چیخ پکار کرتے اور سمجھانے والے کو خاطر میں نہ لاتے۔ صحبتِ بد کی وجہ سے اخلاق و کردار بھی بہت خراب تھے، ان کے پاس آسٹلہ ہوتا، جس سے لوگوں کو ڈراتے اور ان پر اپنا رعب جماتے، معمولی باتوں پر اہل علاقہ سے لڑائی جھگڑا کرنا، ماردھاڑ پر اتر آنا ان کا معمول بن چکا تھا، ان کی روز روز کی شرانگیزیوں سے جہاں گھر والے پریشان تھے وہیں اہل علاقہ بھی بیزار تھے، لوگ ان کی عاداتِ بد سے خائف (یعنی ڈرتے) تھے، جب یہ گھر سے باہر نکلتے تو لوگ ان سے پناہ مانگتے اور اپنی اولاد کو بھی ان کے سائے سے دور رہنے کی تاکید کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے پھوپھی زاد بھائی کو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر تھا، ان کی خواہش تھی کہ یہ شرابی دوستوں کی صحبت سے بچ کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے منسلک



(۱۹۸۸)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ كَيْسَ يَسِيرًا وَكَرِهًا أَوْ أَسَّ نَعْمَ يَرْوِي وَبِأَكْثَرِ مَا يَحْتَقِقُ وَهَذَا بَحْتٌ بَوَّابًا.

ہو جائیں، اسی مقصد کے تحت وہ وقتاً فوقتاً ان پر انفرادی کوشش کرتے۔ آخر کار مبلغ دعوتِ اسلامی کی محنت رنگ لائی اور یہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گئے، مبلغ دعوتِ اسلامی نے دورانِ مدنی قافلہ بھی ان پر انفرادی کوشش کی، برائی کے نقصانات سے آگاہ کیا اور صحبتِ بد چھوڑ کر سنتوں بھری زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دیا۔ مزید سنتوں بھرے بیانات سننے کی برکت سے ان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا چنانچہ انہوں نے گناہوں بھری صحبت کو چھوڑ کر عاشقانِ رسول سے رشتہ جوڑ لیا، جس کی برکت سے علامہ شریف کا تاج سجایا، چہرہ سنتِ رسول سے روشن کر لیا، جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کی بڑی عاداتِ رخصت ہوتی گئیں اور یہ اچھے اخلاق و کردار سے آراستہ ہو گئے، پہلے لڑائی جھگڑے کیا کرتے تھے مگر اب محبت و پیار سے ملتے، ترغیب دلانے پر انہوں نے 63 دن کے مدنی تربیتی کورس کی سعادت حاصل کی اور مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے اور نیکی کی دعوت عام کرنا ان کا معمول بن گیا، اچھے اعمال سے ان کی خالی زندگی مدنی ماحول کی برکت سے عمل کے خوشنما پھولوں سے معطر و معطر ہو گئی، مدنی ماحول سے پہلے نمازوں کا ہوش تک نہ تھا مگر اب نمازوں کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ فجر کی نماز کے لیے صدائے مدینہ (دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں نمازِ فجر کے لیے جگانے کو صدائے مدینہ کہتے ہیں) لگانا ان کا معمول بن گیا۔

جو گناہوں کے مرض سے تنگ ہے بیزار ہے

قافلہ عطار اُس کے واسطے تیار ہے (وسائلِ بخشش (مرغم) ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

تابعی بزرگ حضرت سیدنا قتادہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا قول ہے: نماز کا خوب دھیان رکھو کہ وہ اہل ایمان کا ایک بہترین وصف (یعنی عمدہ خوبی) ہے۔

(تفسیر در منثور ج ۸ ص ۲۸۴)

نماز کا خوب
دھیان رکھو



(مجمع الزوائد)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُور دُور پاک پڑھا اے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

”روح البیان“ میں ہے کہ اللہ پاک ان (یعنی نیک بندوں) کے اِخْلَاص، ان کی نمازوں اور ان کی دُعاؤں اور ان کے کمزور و ناٹواں اَفرَاد کے طُفیل لوگوں سے عذاب دُور فرما دیتا ہے۔

کمزوروں کے صدقہ
رحمتِ مہی و رحمتِ نبی

(روح البیان ج ۵ ص ۴۴۵)

اے عاشقانِ نماز! سُبْحَانَ اللهِ! اللہ پاک اپنے نیک بندوں کے طُفیل لوگوں سے آفات و عذابات دُور کرتا ہے۔ اس سلسلے میں پانچ فَرَا مِینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سننے اور مَحَبَّتِ اولیا میں جھومے:

نیک بندوں کے صدقہ
بلا ہین دور ہوتی ہیں

﴿۱﴾ میری اُمّت میں چالیس مزد ہمیشہ رہیں گے، ان کے دل ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام کے دل پر ہوں گے، اللہ پاک ان کے سبب زمین والوں سے بلا دُفع کرے گا، ان کا لقب ”آبدال“ ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۱۹۰ رقم ۵۲۱۶)

آبدال (ملک) شام میں ہوں گے، وہ حضرات چالیس مزد ہیں، جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ پاک اس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے، ان کی بَرَکَت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذُرِیعے دشمنوں پر فُتْح حاصل ہوتی ہے اور

40 آبدال
مکی بَرَکَت سے بارشیں

ان کی بَرَکَت سے ملکِ شام والوں سے عذاب دُور ہوتا ہے۔ (سند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۳۸ حدیث ۸۹۶) (ملکِ شام کو اب سُور یا بھی کہتے ہیں)

حضرتِ مُفْتِی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا ذَرِیْعَةُ بَرَکَت ہے۔ اللہ

آبدال کے معنی

انہوں کے صدقے بُروں کی مُشکلیں عِل کر دیتا ہے اور ان سے مُصِیبتیں ٹال دیتا ہے۔ حِیَال رہے کہ جن چالیس ولیوں کا



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا دُشرف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

یہاں ذکر ہے انہیں ابدال کہتے ہیں کیونکہ ان کے مقامات، ان کی جگہ بدلتی رہتی ہے کبھی مشرق (East) میں کبھی مغرب (West) میں کبھی جنوب (South) میں کبھی شمال (North) میں مگر ان کا ہیڈ کوارٹر (منزل) شام ہے۔ (مراۃ الناجح ج ۸ ص ۵۸۴)

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ پاک فرماتا ہے: میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں، تو مساجد کو آباد کرنے اور میرے لیے آپس میں محبت رکھنے اور سحری کے وقت استغفار کرنے والوں کی وجہ سے عذاب

ان (جن کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں) سے پھیر دیتا ہوں۔ (شعب الایمان ج ۶ ص ۶۰۰ حدیث ۹۰۰۱)

اگر نمازی بندے اور دودھ پیتے بچے اور چوپائے نہ ہوتے تو بے شک تم پر عذاب اترتا۔

(شعب الایمان ج ۷ ص ۱۰۰ حدیث ۹۸۲۰)

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”اللہ پاک ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بلا (یعنی آفت) دُفَع فرماتا ہے۔“ (معجم اوسط ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰) سُبْحَانَ اللَّهِ! نیکوں کا ثواب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

(خزائن العرفان ص ۸۷)

نیک بندوں سے ہمیں تو بیار ہے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمود و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جَنَّتْ فِي جَنَّتِي كَلَابٌ سے پیدا کی گئی خُوریں ہیں۔ کسی نے پوچھا: وہاں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا: اللهُ پاک ارشاد فرماتا ہے: وہ لوگ جو گناہوں کا ارادہ کریں لیکن میری عظمت کو یاد کر کے میرا لحاظ کریں اور جن کی کمریں میرے خوف سے جھک گئی ہیں وہ جَنَّتِ عَدَن میں رہیں

جَنَّتِي كَلَابٌ
يُوسِي خُورِيْنَ

گے۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو میری رضا کی خاطر بھوکے پیاسے رہتے (یعنی روزے رکھتے) ہیں تو لوگوں سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۲۲۵ ملخصاً)

اللہ کریم کے نیک بندوں کی نمازیں چونکہ ظاہری و باطنی آداب سے سچی ہوتی ہوتی ہیں، اس لیے ان کو خوب فیضانِ نماز بلا کرتا ہے اور ان کی دعاؤں میں بھی بڑی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے، یہ حضرات جب ہاتھ اٹھا دیتے ہیں تو اللہ پاک ان کی دُعا کو رد نہیں فرماتا، اس سلسلے میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور

نَمَازِيْكَ بِرُكُوْتٍ
تَسْتَسْقِيْكَ صَاغِرِيْهِ
مَيُوْتِيْكَ اِحْيَايَتِيْ

جھومئے۔ حضرت سیدنا امام نَحْوِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ایک یمنی مسافر کا گدھا راستے میں مر گیا، اُس نے وُضُوْ كِيَا، دو رکعت نماز ادا کی اور بارگاہِ الہی میں عرض گزار ہوا: ”مولیٰ! میں تیری رضا کی خاطر تیری راہ کا مجاہد بن کر ”دُثِيْنَةَ“ سے آیا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور قبروالوں کو قیامت کے دن اٹھائے گا، اے پروردگار! آج کے دن مجھے کسی کا مُتَمَنُّ نہ کر، میرے گدھے کو زندہ کر دے۔“ (یہ کہتا تھا کہ) گدھا کان ہلاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ (دلائل النبوة ج ۶ ص ۴۸)

نَدْرُ كُوْنِيْ اِيْتَا اِيْلٰهِي

ہو مقبول ہر اِكْ دُعا يَا اِيْلٰهِي (وسائل بخشش (مترجم) ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

فَإِنَّ قِصَّةَ فَاطِمَةَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَآلِهَا وَسَلَّمَ: جَسَّ كَيْسَ يَمْرَأَةٍ كَرِهَتْ أَنْ يَكُونَ فِيهَا نَجَسٌ فَجَعَلَتْ كَرَامَةً فَجَعَلَتْهَا دُونَهَا.

انصرتن بنی عثمان
نماز اپنے اوقات میں ادا کرنا، ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا اور اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرنا افضل ترین اعمال ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا: اعمال میں اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (یعنی بیارا) عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت کے اندر نماز، میں نے عرض کی: پھر کیا؟ ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی (یعنی بھلائی) کرنا، میں نے عرض کی: پھر کیا؟ ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۵۲۷)

بچپن سے نماز کی عادت دلوائیے
اے عاشقانِ رسول! جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان سے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیے تاکہ نماز کی عادت پکی ہو۔ ان کو صبح سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈلوائیے، مگر سر دیوں میں وضو کے لئے

قابل برداشت گرم پانی دیجئے تاکہ وہ ٹھنڈے پانی سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائیں۔ والد صاحب کو چاہیے کہ بیٹا جب سات سال کا ہو جائے تو اسے اپنے ساتھ مسجد میں لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کر دیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ نماز باجماعت میں اسے مزوں کی آخری صف کے بعد دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمت عملی کی بدولت ان شاء اللہ بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے گا۔

بچوں کو بھی اے بھائیو! پڑھوائیے نماز

خود سیکھ کر کے ان کو بھی سکھائیے نماز

پہلے دین سکھائیے
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سب سے مقدم (یعنی پہلے) یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ (یعنی خرید و



فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ يَرُودُ رُؤُوسَ الْبُحَاكِ كَثْرَتُ كُرْبَةِ ثَمَرِهِمَا رَجُوزُ الْبُحَاكِ يَرْجُحَانِ تَهَارُ عِلْمُهُ لَيْسَ يَأْتِيهِ كَيْفَ عِلْمِ الْبُحَاكِ (ابو یسحاق)

فروخت اور اُجرت وغیرہ کے لین دین) و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ (Day-to-day) حاجت (یعنی ضرورت) پڑتی ہے اور ناواقفی (یعنی معلوم نہ ہونے کی وجہ) سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں، اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچے کو علم کی طرف رُحمان (رحم۔ حان یعنی میلان۔ دلچسپی) ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر اشتیاطت (یعنی حیثیت) نہ ہو تو تصحیح (یعنی درست) و تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۲۵۶) لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری (یعنی گھر کے کام کاج) میں اُس کو سلیقہ (یعنی قابلیت) ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بد سلیقہ نہیں کر سکتی۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۲۵۷)

مرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ

انہیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے (مسائل بخشش (مرم) ص ۴۲۹)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صحابی رسول حضرت سیدنا ابو قریصافہ جند رہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ کا تربیت اولاد کا جذبہ مثالی تھا، رومی کفار نے ان کے ایک شہزادے کو گرفتار کر کے قیدی بنا لیا تھا۔ جب نماز کا وقت ہوتا، حضرت سیدنا ابو قریصافہ رضی اللہ عنہ اپنے شہر ”عشقان“ (ملک شام) کے قلعے کی چار دیواری پر چڑھتے اور بلند آواز سے پکار کر کہتے: ”اے میرے پیارے بیٹے! نماز کا وقت آ گیا ہے!“ ان کے شہزادے ہمیشہ ان کی پکار سن کر اس پر عمل کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ سینکڑوں میل کی دوری پر رومیوں کے قید خانے میں قید تھے۔

(معجم صغیر ج ۱ ص ۱۰۸ ملخصاً)



(مستادم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

فَجْرٌ كِي هُوَ يَحْلِسُ أَدَانِي وَتِمْ

ہو گیا ہے نماز کا اٹھو! (وسائل بخشش (فرم) ص ۶۶۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے سوال ہوا: والدین کا حق اولادِ بالغ کو تنبیہ (تم - تم) ہے یعنی خبردار کرنا) واجب ہے یا فرض؟ جو اباً ارشاد فرمایا: جو حکم فعل کا ہے وہی اس

پر آگاہی دینی ہے، (یعنی جیسا کام ہے ویسا آگاہ کرنے کا مسئلہ) فرض پر (خبردار

کرنا) فرض، واجب پر واجب، سُنَّتْ پے سُنَّتْ، مُشْتَبَّہ پے مُشْتَبَّہ۔ مگر بشرطِ قُدْرَتِ، بقدرِ قُدْرَتِ، بامیدِ مَنَفْعَتِ (یعنی جتنی قُدْرَتِ ہو اتنا اور وہ بھی اُس وقت جبکہ ماننے کی اُمید ہو)، وَرَنَد:

(ترجمہ کنز الایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا)

جو گمراہ ہو واجب کہ تم راہ پر ہو)

عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ
صَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

(پ ۷، الصائدہ: ۱۰۰)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۷۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں طہارت (یعنی وضو یا غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ گوارا (یعنی معاف) ہو جاتا ہے، اور دوسرے پر

(مسلم ص ۲۶۳ حدیث ۱۰۶۱)

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کا مبارک زمانہ تھا، ایک نیک

بندی نے ایک مرتبہ تَتَوَرَّ (تَن - تَوَر) میں روٹیاں لگائیں اور وضو کر کے نماز

شروع کر دی۔ شیطان ایک عورت کی صورت میں اُس خاتون کے پاس

بِحَا زَكَرَاتٍ وَتَسْبِيحِ
مُطَهَّرَاتٍ (حکایت)

ایک درجہ (Rank) بلند ہوتا ہے۔

بِحَا زَكَرَاتٍ وَتَسْبِيحِ
مُطَهَّرَاتٍ (حکایت)

مکہ
المکرمہ

مدینہ
المنورہ

58

جنت
الْبَقِيْع

مکہ
المکرمہ

www.dawateislami.net



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ جَهْدٌ بَرُّ ذُرْوَدٍ يَرْجُو كَرَمَهَا رَدُّوهُ وَجَهْدٌ تَكْتُمُهَا حَتَّى يَنْجُو تَابَهُ.

آ کر بولا: بی بی! تیری روٹیاں تُوڑ میں چلی جا رہی ہیں! اللہ پاک کی نیک بندی شیطان کی بات پر توجہ دینے بغیر نماز میں مشغول رہی۔ یہ دیکھ کر شیطان نے اُس خاتون کے نتھے متے بچے کو اٹھا کر تُوڑ کے انگاروں پر ڈال دیا۔ وہ پھر بھی متوجہ نہ ہوئی۔ اتنے میں اُس خاتون کا خاوند گھر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کا بچہ تُوڑ میں اُن انگاروں سے کھیل رہا ہے جنہیں اللہ پاک نے ”سُرُخِ عَقِيقِین“ بنا دیا ہے۔ یہ شخص حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہِ عَلَيْهِ السَّلَام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا اور تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُس خاتون کو میرے پاس لاؤ! جب وہ حاضر ہوئی تو آپ نے اُس سے پوچھا:

اے بی بی! تو کون سا نیک عمل کرتی ہے، جس کی وجہ سے ایسا ہوا؟ خاتون نے عرض کی: ”اے رُوحُ اللہ! جب بے وُضُو ہوتی ہوں تو وُضُو کر لیتی ہوں، جب وُضُو کر لیتی ہوں تو نماز کے لیے کھڑی ہو جاتی ہوں، اور جب کسی کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو اُس کی ضرورت پوری کرتی ہوں، اور جو تکالیف لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں اُن پر صبر کرتی ہوں۔“ (نزہة المجالس ج ۱ ص ۱۴۳)

اے عاشقانِ نماز! اس حکایت میں ہمارے لئے نصیحت کے کافی

مدنی پھول ہیں، مَا شَاءَ اللہ وہ نیک نمازی بندی مسلمانوں کی حاجت روائی (یعنی ضرورتیں پوری کرنے) کا خوب جذبہ رکھتی تھیں اور یہ بڑے

حاجت پوری کرنے کی عظیم الشان نصیحت ہے!

ثواب کا کام ہے جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا اللہ پاک اُسے جنت میں داخل کرے گا۔“ (شعب الایمان ج ۶ ص ۱۱۰ حدیث ۷۶۰۳)

اے عاشقانِ رسول! حاجت پوری کرنے والے کو بیان کردہ فضیلت اسی صورت

میں حاصل ہوگی جب کہ وہ اُس بندے کو صرف ایمانی رشتے کی وجہ سے خوش کرنا

چاہتا ہو، کوئی اور ذاتی مفاد (یعنی غرض، مطلب) نہ ہو۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ

حدیث پاک
جبکہ امتحان
ایروز مشرتح



فَرَمَانَ مُصَطَفًى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بودا و مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

علیہ حدیث پاک کے اس حصے (تو اُس نے مجھے خوش کیا) کے تحت ”مراۃ“ جلد 6 صفحہ 581 پر لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ تا قیامت حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ہر ہر شخص کے ہر ظاہر باطن، جسمانی ولی حالات کی خبر ہے اگر حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بے خبر ہوں اور مؤمن کی خوشی کا حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو علم نہ ہو تو آپ کو خوشی کیسے ہو! حدیث پاک کے اس حصے (اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللہ پاک کو خوش کیا) کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نیک عمل سے مؤمن کو راضی کرنے اور مؤمن کی رضا (یعنی خوشی) کے ذریعے حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے کی نیت کرنا شکر نہیں، ریا (بھی) نہیں (بلکہ) بالکل جائز ہے، جب کہ اپنی نمود (یعنی دکھاوا) اور ناموری (یعنی شہرت) مقصود نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ خدائے پاک کی رضا (یعنی خوشی) صرف حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا (یعنی خوشی) میں ہے، بڑی سے بڑی نیکی جس سے حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ راضی نہ ہوں اُس سے خدائے پاک ہرگز راضی نہ ہوگا، لہذا ہر عبادت میں حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے کی نیت (بھی) کرنی چاہیے کہ یہ ذریعہ ہے رب (پاک) کی رضا (یعنی خوشی) کا۔ حدیث پاک کے اس حصے (اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا، اللہ پاک اُسے جنت میں داخل کرے گا) کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ جنت خدائے پاک کی خوش نودی سے ملے گی محض (یعنی فقط) اپنے عمل سے نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۵۸۱)

یقیناً روزِ محشر صرف اسی سے خوش خدا ہوگا

یہاں دُنیا میں جس نے مُصَطَفًى کو خوش کیا ہوگا (وسائل بخشش (نرم) ص ۱۸۲)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بیان کردہ نیک بندی کی حکایت سے ہماری اسلامی بہنیں ضرور درس حاصل کریں اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر نمازوں کی پابندی کی سچی نیت کریں۔ بے نمازی عورتیں خوب غور کریں! ہو سکتا ہے کہ گھر کے کام

تَفْرِیحْ كَيْلَهُ وَقِيَّتْ
بَيْنَ نَمَازِ كَيْلَهُ نَهْدِيْنَ



(مع الجراح)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ڈو و پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کاج اور دھونے پکانے کے بہانے اور بچوں کی پرورش کا عذر کر کے آپ دُنیا میں کسی کو قائل کر بھی لیں مگر یہ تو سوچیں کہ کیا یہ حیلے بہانے قیامت میں بھی چل جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ آپ کے پاس ”شاپنگ سینٹر“ جانے کے لیے تو وقت نکل آتا ہے، گلیوں بازاروں میں بے پردہ پھر کر گناہ میں پڑنے، تفریح گاہوں میں جانے، ”ہوٹلنگ“ کے ذریعے دولت و حِجَّت برباد کرنے بلکہ خود اپنے ہی گھر میں ٹی وی پر گھنٹوں فلمیں ڈرامے دیکھنے کا گناہ کرنے کا وقت تو نکل آتا ہے لیکن افسوس! صد کروڑ افسوس! اگر وقت نہیں ملتا تو نماز کے لیے نہیں ملتا!

باتِ اعظمیٰ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز

اللہ سے بلائے گی اے بیویو! نماز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کو مار بھگانے، اگر قضا نمازوں کا بوجھ ہوتو اُسے اتارنے کا جذبہ پانے اور گناہوں بھرے چینلز دیکھنے کے شوق سے جان چھڑانے کیلئے صرف مدنی چینل دیکھئے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ دونوں جہانوں کی برکتیں ہاتھ

مدنی چینل نے
نمازی بنا دیا

آئیں گی۔ آئیے! مدنی چینل کی ایک اچھوتی مدنی بہار سنتے ہیں: رحیم یار خان (پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کے گھر میں کیبل لگی ہوئی تھی، جب وہ گھر پر موجود نہ ہوتے تو اس پر فلمیں ڈرامے دیکھے جاتے تھے لیکن جب مدنی چینل کا آغاز ہوا تو ان کے گھر میں مدنی بہاریں آگئیں۔ ان کے بچوں کی امی پہلے نماز نہیں پڑھتی تھیں جب وہ انہیں نماز پڑھنے کا کہتے تو وہ طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نماز سے جی چراتیں اور نمازیں قضا کر دیتیں۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جب ہم کام سے فارغ ہو جائیں گے تو رات کو بعد نماز عشاء سونے سے قبل مدنی چینل دیکھ کر سویا کریں گے۔ چنانچہ وہ نماز عشاء سے فارغ ہوتے ہی مدنی چینل آن کر کے دیکھنا شروع کر دیتے تو بچوں کی امی بھی ساتھ دیکھتیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ مدنی چینل دیکھنے کی برکتیں چند ہی دنوں میں اس



(از سناری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر رُز و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

طرح ظاہر ہوئیں کہ ان کے بچوں کی آتی نے نہ صرف نماز کی پابندی شروع کر دی بلکہ ایک دن ان سے کہنے لگیں: میری گزشتہ زندگی کی فرض و واجب نمازوں کا حساب لگائیں کہ میری قضا نمازوں کی تعداد کتنی ہے؟ تاکہ میں ان کو بھی ادا کر لوں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اچھی اچھی نیتیں بھی کیں کہ اب میں پابندی سے نمازیں ادا کروں گی اور بغیر کسی شرعی مجبوری کے کبھی بھی نماز میں سستی نہیں کروں گی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ ان کو ایسا جُز بَلا کہ انہوں نے اپنی اس نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنی قضا عمری نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ تادم تحریر ان کا روزانہ 100 رکعت قضا نمازیں ادا کرنے کا مشمول ہے۔

مَا شَاءَ اللَّهُ اسلامی بہن کی مدنی بہار مرحبا! اس مدنی بہار میں اسلامی بہن کے روزانہ 100 رکعتیں قضا نمازیں ادا کرنے کا تذکرہ ہے۔ مَا شَاءَ اللَّهُ اچھی تعداد ہے۔ تاہم

جلد سے جلد قضا کر دیجئے

”نماز کے احکام“ میں شرعی مسئلہ یوں لکھا ہے: جس کے ذمے قضا نمازیں ہوں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا کاروبار

بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (ذُرُوعُ خُتَارِ ج ۲ ص ۶۶۶)
(مزید تفصیلات جاننے کیلئے ”نماز کے احکام“ کے رسالے ”قضا نمازوں کا طریقہ“ کا مطالعہ کر لیجئے)

مدنی چینل تم کو گھر بیٹھے سکھائے گا نماز

اور نمازی دونوں عالم میں رہے گا سرفراز (مسائل بخشش نمبر ۱ ص ۶۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”بندے پڑو دنیا میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اُسے دو رکعت نماز ادا کرنے کی توفیق دی

اللہ پاک کا احسان ہے دو رکعتوں کی توفیق ملنا

(معجم کبیر ج ۸ ص ۱۵۱ حدیث ۷۶۰۶)

گئی۔“



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ إِنَّ رَبَّنَا لَكَنَّا لَلْخَاسِرِينَ (مغزبان)

نماز کی دو رکعتیں مجھے دُنیا و ما فیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زیادہ پیاری ہیں۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۵۶)

حضرت سیدنا حکتان بن ابی سنان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے وفات کے وقت پوچھا گیا: اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ فرمایا: ”اگر میں جہنم سے

نجات پا جاؤں تو خیریت ہے۔“ پھر عرض کی گئی: آپ کی خواہش کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”مجھے ایک طویل رات کی خواہش ہے کہ اُس میں ساری رات عبادت کرتا رہوں۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۳۹ رقم ۳۴۶۷)

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر قَبْر والوں کو (فُضُولیات میں) زندگی کے دن ضائع کرنے والے شخص کا ایک دن دے دیا جائے تو یہ ان (قَبْر والوں) کے نزدیک تمام دُنیا سے

زیادہ پیارا ہو کیونکہ اب وہ اعمال کی قَدْر و قیمت پہچان چکے ہیں اور معاملات کی حقیقت اُن پر کھل چکی ہے، انہیں ایک دن کی آرزو صرف اس لیے ہے کہ ان (یعنی قَبْر والوں) میں جو گناہ گار ہو وہ اُس ایک دن کے ذریعے اپنے پچھلے دنوں کے گناہوں کی تلافی (یعنی توبہ اور حُثُوقِ الْعِبَادَةِ کی ادائیگی وغیرہ) کر کے عذاب سے چھٹکارا پاسکے اور جو توفیق یافتہ (یعنی گناہوں سے خالی) ہو وہ اس ایک دن (میں خوب عبادت کر کے اس) کے ذریعے مرتبہ بلند کروا کر اپنا ثواب دُگنا (یعنی دُبل) کرالے۔ انہیں

(یعنی قَبْر والوں کو) عَمَل کی قَدْر و قیمت اُس وقت معلوم ہوئی جب ان کی وہ عَمَل پوری ہو چکی ہے، اب ان کی آرزو ہے کہ زندگی کی ایک ساعت (یعنی کوئی گھڑی) ہی مل جائے۔ جبکہ (اے زندہ اسلامی بھائیو!) تمہیں یہ ساعت (یعنی گھڑی) حاصل ہے اور ہو سکتا ہے تمہیں اس جیسی اور ساعتیں (یعنی نجات و اوقات) بھی ملیں، اگر تم انہیں ضائع کرنے کا ذہن بنا چکے ہو تو معاملہ ہاتھ سے نکل جانے کی صورت میں کَفِّ افسوس ملنے (یعنی پہچتاتنے) کے لیے خود کو تیار رکھنا کیونکہ تم نے سُبُحْت کر کے (یعنی آگے

بڑھ کر) اپنی ساعتوں (اور زندگی کے انمول ہیروں) سے اپنا حَضْر و وُصُول نہیں کیا۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۲۴۰) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۵۹۹)



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُو دِو پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن ماجہ)

کر جوانی میں عبادت، کاہلی اچھی نہیں جب بڑھاپا آ گیا پھر بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت، جب جوانی ہو چکی یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا، موت جس دم آگئی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! نماز پڑھ کر ادھر ادھر جانے کے بجائے جہاں
تک ہو سکے وہیں بیٹھ رہئے۔ اللہ کریم کے مضموم فرشتے آپ کے
لیے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو بندہ نماز پڑھ کر جب تک اُس جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، یہاں تک
کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ فرشتوں کی دعائے مغفرت اُس (بیٹھ رہنے والے) کے لیے یہ ہے: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔**
(یعنی: اے اللہ پاک تو اُس کو بخش دے، اے اللہ پاک تو اُس پر رحم فرما۔)
(مسند ابویعلیٰ ج ۵ ص ۶۹۶ حدیث ۶۴۳۲)

آہ! ہماری سُنستوں کا کیا کیجے! کاش! مضموم فرشتوں کی دعائیں حاصل کرنے
کیلئے ہمیں نماز پڑھ کر وہیں بیٹھ کر کچھ وِزِدو وِخَافِ کرنے کی سعادت مل جایا
کرے۔ دعائے ثانی یعنی امامِ اپنی سُنستیں وغیرہ پڑھ کر جو دعائیں ملتا ہے اُس میں تو
ہر ایک کو شرکت کرنی ہی چاہئے۔ اگر نماز کے بعد ”دُزَسِ فِیضَانِ سُنَّتِ“ ہو، بعدِ فُجْرِ حَاقِقَةٍ تَفْسِیْرُ هُو، سُنَّتوں بھرا بیان ہو
اُن میں بیٹھنا اور دُنیا و آخِرَت کی بھلائیاں سمیٹنا چاہئے۔

اندھیرا گھر، اکیلی جان، دم گھٹنا، دل اکتاتا

خدا کو یاد کر، پیارے! وہ ساعت، آنے والی ہے (حدائق بخشش ص ۱۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ عَلَّمَهُ حَقَّ تَعْلِيمٍ (تحریری)

زمین کے حصے کی بزرگی

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی صُحُج و شام ایسی نہیں کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو نہ پکارتا ہو، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا؟ اگر وہ ”ہاں“ کہے تو اُس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی

(یعنی بڑا پن) تصور کرتا ہے۔“

(معجم اوسط ج ۱ ص ۱۷۱ حدیث ۵۶۲)

جماعت کے بعد بیچنے والے کا ثواب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو جگہ بدل بدل کر نماز پڑھنی چاہیے، جہاں جہاں نماز پڑھیں گے، ذکر و دُرد کریں گے وہ تمام مقامات قیامت کے روز گواہی دیں گے۔ جماعت ختم ہونے پر کئی

اسلامی بھائی بیچنے کی طرف آ کر نماز پڑھتے ہیں، ایسا کرتے وقت یہ دوا تجھی نیتیں کی جاسکتی ہیں: (۱) صَفِیْنِ مُنْتَشِرِ (یعنی بے ترتیب) دیکھ کر بعد میں آنے والوں کو علم ہو جائے کہ جماعت ختم ہو چکی ہے (۲) فَرَضِ رُكْعَتُوْنَ کے لیے ایک حصّہ زمین کو گواہ کیا تو اب سنتوں کے لیے دوسری جگہ کو گواہ بنائیں گے۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی نماز پڑھنے والے یا بیٹھے ہوئے افراد کو گھنٹی یا قدم وغیرہ نہ لگے اور نمازی کے آگے سے بھی نہ گزرنا پڑے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے، نیز جو پہلے سے نماز میں ہو اُس کی طرف چہرہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، اسی طرح کسی کے چہرے کی طرف نماز شروع کرنا بھی گناہ ہے۔

زمین 40 دن روتی ہے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زمین 40 دن تک مسلمان پر روتی ہے۔

(الزهد لوبکیع ص ۳۰۹ حدیث ۸۳، شرح الصدور (اردو) ص ۱۹۴)

مسلمان جس جگہ نماز پڑھتا، ذکر اللہ کرتا ہے وہ جگہ قیامت میں اُس کی گواہی دے گی۔ حضرت سیدنا عطاء خراسانی رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا: ”بندہ زمین کے جس حصّے پر بھی سجدہ کرتا ہے

جماعت کے بعد بیچنے والے کا ثواب



(ترجمہ)

قرآن فصیحاً رضی اللہ عنہ والہ وسلم: جس نے حج پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

وہ قیامت میں اس کی گواہی دے گا اور جس دن وہ مرتا ہے زمین کا وہ ٹکڑا اس پر روتا ہے۔“

(الزهد لابن المبارك ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۰، شرح الصدور (اردو) ص ۱۹۴)

حضرت سیدنا ابوعبیدرحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین کے مختلف گوشے (یعنی کونے) یوں پکار اٹھتے ہیں: اے اللہ! ایمان والا

بندہ فوت ہو گیا! پس آسمان وزمین اس پر روتے ہیں۔ اللہ پاک ان دونوں سے ارشاد

فرماتا ہے: تم میرے بندے پر کس وجہ سے رونے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! وہ بندہ ہمارے جس گوشے (یعنی

کونے، کنارے) سے بھی گزرا تیرا ذکر کرتے ہوئے گزرا۔ (الزهد لابن المبارك ص ۱۶۱ حدیث ۱۶۱، شرح الصدور (اردو) ص ۱۹۴)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں: جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین میں اس کی نماز کی جگہ

اور آسمان میں اس کا عمل چڑھنے کا دروازہ اس پر روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ

ترجمہ کنز الایمان: تو ان پر آسمان وزمین ندروئے۔

(پ ۲۵، الدخان: ۲۹)

(کتاب ذکر الموت مع موسوعۃ ابن ابی الدنیاج ص ۴۸۷ حدیث ۲۸۷، شرح الصدور (اردو) ص ۱۹۴)

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

اللہ پاک کے اس فرمان:

ترجمہ کنز الایمان: تو ان پر آسمان وزمین ندروئے۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ

(پ ۲۵، الدخان: ۲۹)



فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شِبِّهِمْ جَمْعًا وَرَوَى جَمْعًا مَجْهُدًا بِرُؤُوسِ كَثْرَتِ كَرِيحِهِ كَرِيحِ جَوَابِيَا كَرَسِ كَاتِمَاتِ كَعْدَنِ مِثْلِ اسِّ كَالشَّفِيعِ وَكَوَاهِ نَوْنِ كَا - (عُذْبُ الْإِيمَانِ)

کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا زمین و آسمان بھی کسی پر روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے لیے آسمان میں دروازہ نہ ہو، اسی سے اس کا رزق اُترتا ہے اور اسی سے اس کا عمل بلند ہوتا ہے، پس جب مسلمان وفات پاتا ہے تو آسمان میں اس کا وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے جس سے اس کا عمل بلند ہوتا اور رزق اُترتا تھا، چنانچہ وہ دروازہ اس پر روتا ہے اور اس یعنی فوت شدہ مسلمان کے پچھڑنے پر زمین کا وہ حصہ روتا ہے جہاں وہ ایمان والا نماز پڑھتا اور ذکر الہی کرتا تھا۔ اور چونکہ قوم فرعون کے زمین پر کوئی بھی نیک آثار (یعنی نشانات) نہیں تھے اور نہ ان کی طرف سے بارگاہِ الہی میں کوئی بھلائی ہی پہنچی تھی لہذا ان پر آسمان و زمین نہیں روئے۔ (تفسیر طبری ج ۱۱ ص ۲۳۷ حدیث ۳۱۱۲۲، شرح الصدور (اردو) ص ۱۹۳)

مجھ کو بیعِ پاک میں دو گز زمین دو

حسین کے طفیل، مدینے کے تاجور (وسائلِ بخشش (مرثم) ص ۲۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

یعنی اسرائیل میں ایک نیک نمازی عورت تھی، بد قسمتی سے اُس کا شوہر غیر مسلم تھا، وہ اپنی بیوی کو نماز سے روکتا تھا مگر مار پیٹ کے باوجود وہ خاتون نماز نہ چھوڑتی۔ شوہر نے تنگ آ کر ایک سازش کے تحت کچھ مال اپنی بیوی کو دے کر کہا کہ اسے محفوظ جگہ پر رکھ دو، جب مانگوں تب دینا۔ موقع پا کر شوہر نے چپکے سے وہ مال اٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ اللہ کریم کی قدرت سے وہ مال ایک مچھلی نے نگل لیا۔ وہ مچھلی ایک ماہی گیر (یعنی مچھلیاں پکڑنے والے) کے جال میں آگئی، اور فروخت ہونے بازار میں آئی، خدا کی شان کہ وہی مچھلی اُس کے شوہر نے خریدی اور پکانے کے لیے گھر لے آیا۔ اُس نیک خاتون نے پکانے کے لیے مچھلی کا پیٹ کاٹا، وہ مال پیٹ سے نکل پڑا! وہ سارا معاملہ سمجھ گئی۔ اُس عورت نے وہ مال اُسی جگہ پر رکھ



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اخذ پیمانہ جتنا ہے۔

دیا۔ شوہر نے منسوبے کے مطابق بیوی سے مال مانگا، تاکہ مال نہ ملنے کی صورت میں اس پر شہت رکھ کر اسے سزا دلوا سکے، مگر اللہ کریم کی رحمت سے بیوی نے مال نکال کر شوہر کے حوالے کر دیا، اس پر وہ بہت حیران ہوا مگر اس نے سوچا اس میں ضرور عورت کی کوئی چالاکی ہے۔ اس نے اس واقعے سے عبرت حاصل نہ کی بلکہ بیوی نے جب روٹی پکانے کے لیے تئور جلا یا تو ظالم نے اُسے جلتے تئور میں ڈال دیا تاکہ جل کر فوت ہو جائے۔ تئور میں گرتے ہی اس نیک نمازی خاتون نے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کی۔ اللہ پاک نے اس کی دُعا قبول فرمائی، تئور کی آگ فوراً ٹھنڈی ہو گئی اور وہ نمازی خاتون (نمازی بڑکت سے) زندہ بچ گئی۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۰۴ بتغییر) اللہ رب العزت کی ان پر رحمت ہو اور ان

کے صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ امین بجا اللہی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عزت کے ساتھ توری لباس اٹھے زیورات

سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیوی! نماز

شیطان کی سازشیں ناکام بنانے، گناہوں سے بچنے کا ذمہ پانے، نیکیوں کی راہ اپنانے اور دینی مغلومات بڑھانے کیلئے مدنی چینل دیکھتے رہئے۔ دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے ایک رشتے دار نے اپنے تاثرات کچھ یوں دیئے:

مدنی چینل نے مجھے وضو کرنا سکھا دیا!

آپ حضرات نے بہت اچھا کیا کہ مدنی چینل شروع کر کے گھر بیٹھے مسلمانوں کو اسلام کی باتیں سکھانا شروع کر دی ہیں، سچ کہتا ہوں آپ کے مدنی چینل پر جب میں نے ”وضو کا عملی طریقہ“ دیکھا تو میرا سر دماغت سے جھک گیا کہ جدی پشتی مسلمان ہونے کے باوجود ابھی تک مجھے صحیح وضو کرنا بھی نہیں آتا تھا میں کھلے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ مدنی چینل نے مجھے وضو کرنا سکھا دیا!

مدنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے

اور شیطان لےیں رنجور ہے مغموم ہے (وسائلِ بخشش (ترجمہ) ص ۶۳)



(فتح الباری)

فَرَمَانَ قُصِّطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَبْتُمْ رَسُولًا يَرُدُّوهُ بِرُحْمَةٍ يُرْغَمِي بِرُحْمِي بِرُحْمِي، بَعْدَ شَكِّ فِيهِ مِنْ تَمَامِ جِهَانِمْ كَرَبِ كَارِمْ هَوْنِ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک صاحب سے

ایک (صغیرہ یعنی چھوٹا) گناہ ہو گیا، بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی، اس پر

(پارہ 12، سورۃ ہود کی آیت (نمبر 114) نازل ہوئی:

اَلَيْسَ حَبِيبًا
يَسْتَجِيبُ
لِكُلِّ دَعْوَةٍ
يَدْعُو بِهَا

ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو، ان کے دونوں

کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، پینٹ نکلیاں برائیوں

کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کو۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَذُلْفًا

مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَّ

السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ”میری سب اُمّت کے لیے۔“

(بخاری ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۵۲۶) (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۳۵)

آیت کی تفسیر: اس آیت مقدسہ کے تحت صدّز الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ دن کے دونوں کناروں سے صُحُح و شام مراد ہیں، زوال سے قبل کا وقت صُحُح میں اور بعد کا شام میں

داخل ہے، صُحُح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں، اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں۔

(نزائش العرفان ص ۴۳۸) (تفسیر نسفی ص ۵۱۶)

”تفسیر صراط الجحان“ جلد 4 صفحہ 511 پر اسی آیت کے تحت لکھا ہے: (آیت کریمہ میں بیان کردہ) نیکیوں

سے مراد یا یہی پنج گانہ (یعنی 5 وقت کی) نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر (یعنی بیان) ہوئیں یا اس سے مراد مطلقاً (یعنی ہر طرح

کے) نیک کام ہیں یا اس سے ”سُبْحَنَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“ پڑھنا مراد ہے۔

(تفسیر مدارک ص ۵۱۶)



(فردوس الاخبار)

فَإِنَّ قُصَّةَ صَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: بَحْثُ مَرَدِّ دُرُودِ بَرَّكَتِهَا كَمَا بَدَأَتْ بِهَا جَالِسُ كَوَا رَسَاتِ كَرِهَ كَتَبَارَا دُرُودِ بَرَّكَتِهَا بِرُؤْيَا مَرَدِّ قِيَامَتِهَا رَعَى لِي نَوْرًا بَوَاكَ.

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ (و خیرات) یا ذکر و استغفار یا اور کچھ۔ (تفسیر خازن ج ۲ ص ۳۷۰) احادیث میں متعدد ایسے اعمال کا بیان ہے جو صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ (یعنی مٹنے کا سبب) بنتے ہیں۔ یہاں ان میں سے چند ایک بیان

چھوٹے گناہوں کے لئے کفارہ بننے والی بعض نیکیاں

کئے جاتے ہیں:

۱) پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے

چار مہینے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان تک یہ سب ان گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جو ان کے درمیان

واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں سے بچے۔ (مسلم ص ۱۱۸ حدیث ۵۰۲) ۲) جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس

کی حد و کو بچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہو گیا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۱۰ حدیث ۳۶۲۳)

۳) عمرے سے عمرے تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۸۶ حدیث ۱۷۷۳)

۴) جس نے علم تلاش کیا تو یہ تلاش اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۹۰ حدیث ۲۶۰۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ چاروں حدیثوں میں لفظ ”کفارہ“

آیا ہے، یہاں اس سے مراد ہے: چھوٹے گناہوں سے معافی مل گئی۔ بے شک

نماز نہایت عظیم الشان عبادت ہے، اس کی برکت سے صرف و صرف بد نصیب

”کفارہ“ کی کیا مراد ہے؟

لوگ ہی محروم رہ سکتے ہیں۔ نماز جہاں ایک طرف ڈھیروں ثواب کمانے کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف اسے ادا کرنے

سے صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ : شب جمعا اور روز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

تابعی بزرگ حضرت سیدنا حارث رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک دن تشریف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مؤذن صاحب آگئے، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وُضُو کیا، پھر

فرمایا کہ میں نے تاجدار مدینہ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ کو اسی طرح وُضُو کرتے دیکھا ہے اور میں نے آپ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص میرے اس وُضُو کی طرح وُضُو کرے پھر وہ ظہر کی نماز پڑھے تو اللہ پاک اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور اس ظہر کی نماز کے درمیان ہوئے ہوں، پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر و عصر کے مابین (یعنی بیچ) کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، پھر جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو عصر و مغرب کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، پھر عشا کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے اور مغرب کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، پھر وہ لیٹ کر ہی گزار دے اور پھر جب اٹھ کر وُضُو کرے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاء و فجر کے بیچ کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بڑائیوں کو دُر کر دیتی ہیں۔

(الاحادیث المختارة ج ۱ ص ۴۰۰ حدیث ۳۲۴)

نماز سے گناہ وُضُو سے ہٹ جاتا ہے

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو جہان صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: اگر تم میں سے کسی کے صحن میں نہر ہو، وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اُس پر کچھ میل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۹۷)

نے فرمایا: ”نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی میل کو دھوتا ہے۔“

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ایک بار سمندر کے کنارے کنارے تشریف لئے جا رہے تھے۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے ایک پرنده دیکھا جو کہ سمندر کی کچھڑ میں لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور اس

عیسیٰ بنی علیہ السلام اور میںلا پرنده (حکایت)



(مسلم)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سب سے اس کا بَدَن مِیلا ہو گیا۔ پھر وہ وہاں سے نکل کر سُنْدُر میں تہا نے لگا جس سے وہ پھر صاف ہو گیا، یہی عَمَل اُس نے پانچ مرتبہ کیا۔ حضرت سَیِّدنا عِیْسَى رُوحُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَام کو اِس کام سے تَعَجُّب ہوا، حضرت جِبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) نے آپ کو حیرت زدہ دیکھ کر کہا: یہ جو آپ کو دکھایا گیا ہے یہ حضرت مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ کی اُمت کے نمازیوں کی مثال اور یہ کچھ اُن کے گُنا ہوں کی مثال اور سُنْدُر میں تہا نا پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ (نزہة المجالس ج ۱ ص ۱۴۵ ملخصاً) یعنی جس طرح یہ کچھ میں لوٹا اور نہا کر پاک و صاف ہو گیا اِسی طرح حضرت مُحَمَّد مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ کی اُمت کے گُناہ گار اِن پانچ نمازوں کی وجہ سے اپنے گُنا ہوں سے پاک و صاف ہو جائیں گے۔

اے عاشقانِ نماز! ہماری کس قدر خوش قسمتی ہے کہ اللہ کریم نے ہم پر نمازِ فَرَض فرمائی اور بہت سارا ثواب عطا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی احسان فرمایا کہ وہ نماز کی برکت سے ہمارے گُناہ بھی مُعاف فرما دیا کرتا ہے۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّة کی رحمت کے اس خزانے کو جو نہ لوٹے وہ کس قدر مَحْرُوم و بَد نصیب ہے۔ یہ یاد رہے کہ نمازوں سے جہاں جہاں گُناہ مُعاف ہونے کا تذکرہ ہے اس سے مُراد صَغِيرہ (یعنی چھوٹے) گُناہ ہیں، کَبِيرہ (یعنی بڑے) گُناہ تو بہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت

مُحْشَر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نمازی کس قدر خوش نصیب ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہے تو اِس کے گُناہ دُھرا دُھر جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سَیِّدنا ابُو ذَر

غِفَارِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مَدِیْنَة صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ سر دیوں

کے موسم میں تشریف لے گئے اور درختوں کے پتے جھڑتے تھے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ نے ایک درخت کی دو شاخیں

ہے گُناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جِس طرح اِس طرح جھڑتے ہیں



(ترقی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

پکڑ کر انہیں بلایا، ان سے پتے جھڑنے لگے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عَرَض کی: لَبَّيْكَ! یا رسول اللہ! یعنی میں حاضر ہوں اے اللہ پاک کے رسول! ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلمان اللہ پاک کی رضا (یعنی خوشی) کے لئے

نماز پڑھتا ہے اُس سے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے ذرّخت سے پتے جھڑتے ہیں۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۱۳۳ رقم ۲۱۶۱۲)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کردہ حدیث پاک کے اس حصے (سر دیوں کے موسم میں تشریف لے گئے) کے تحت لکھتے ہیں: مدینہ مؤرہ سے باہر کسی جنگل میں اور یہ موسم خزاں کا تھا جب کہ شاخیں

دوسروں کے درخت کے
پتے جھاڑنے کے مسائل

بلانے سے پتے جھڑ جاتے ہیں اور ویسے بھی پتے جھڑ ہوتا رہتا ہے۔ حدیث شریف کے اس حصے (ذرّخت کی دوشاخیں پکڑ کر انہیں بلایا) کے تحت فرماتے ہیں: غالباً یہ ذرّخت کوئی جنگل کا خُود رُو (یعنی خود بخود اُگ جانے والا) تھا جس کے پھل پھول پتے ہر راہ گیر (یعنی راستے میں گزرنے والا) توڑ سکتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ ذرّخت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنا ہو یا کسی ایسے شخص کا ہو جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس نعل شریف سے راضی ہو، ورنہ دوسرے کے ذرّخت سے بلا اجازت پتے وغیرہ جھاڑنا ممنوع ہے۔ حدیث مبارک کے اس حصے (گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے ذرّخت سے پتے جھڑتے ہیں) کے تحت ہے: یعنی اخلاص کی نماز موسم خزاں کی اُس تیز ہوا کی طرح ہے جو پتے جھاڑ کر دیتی (یعنی پتے گر ادیتی) ہے (مزید فرماتے ہیں) یہاں (گر جانے یعنی معاف ہونے والے) گناہوں سے صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہ مراد ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۶۷)

سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان والا شان ہے: ”جس وقت مسلمان نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے سر پر رکھے جاتے ہیں، جب یہ جگہ میں جاتا ہے تو سارے گناہ گر جاتے ہیں،

نماز سے فارغ ہوتے ہی
گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(معجم کبیر ج ۶ ص ۲۰۰ حدیث ۶۱۲۰)

نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک صاف ہو چکا ہوتا ہے۔“



(طبرانی)

فَرَّانُ مُصَلِّفٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَّحُحْ بَرُّوسِ مَرْيُوزُ وُ وَاك بَرْهَمِ اللهُ يَآكِ اُسْ بَرُّوسِ حَمَمِيسِ نَازِلِ فَرَمَاتَا هَـ

حضرت زید بن خالد جعفی (ج۔ ہن۔ نی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مُصَلِّفُ جَانِ رَحْمَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو دو رکعت نماز پڑھے اور اُن میں سُبُو (یعنی بھول) نہ کرے تو جو کچھ پیشتر

دو رکعت پڑھنے سے
نما صغیرہ گناہ معاف

(اس سے پہلے) اُس کے (صغیرہ) گناہ ہوتے ہیں اللہ پاک مُعَاف فرمادیتا ہے۔“ (مسند امام احمد ج ۸ ص ۱۶۶ حدیث ۲۱۷۴۹)

حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدار مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی شان ہے: جس نے وُضُو کیا جیسا حُکْم ہے، اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حُکْم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے مُعَاف ہو گیا۔

جو گناہ کئے تھے نماز
کئی برکت سے مُعَاف

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۴ حدیث ۱۳۹۶)

تذکرہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اس کے راوی رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مشہور صحابی، میزبانِ رسول حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اپنے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں رسولِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمتِ نشان ہے: ”میرے صحابہ کو بُرَانہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُھد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو میرے صحابہ میں سے کسی ایک کے نہ مُد کو پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی مُد کے آدھے کو۔“ (بخاری ج ۲ ص ۵۲۲ حدیث ۳۶۷۲) شرح حدیث: یعنی میرا صحابی قریباً سوا سیر جو خیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوثِ و قطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الہی اور قُبُولِیَّت میں صحابی کے سوا سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حالِ روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے، جب مسجدِ نبوی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے



(ابن سنی)

فَرَمَانَ مُصَاطَفَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

50 ہزار گنا ہے تو جنہوں نے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا تڑب اور دیدار پایا اُن کا کیا پوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا!

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) کا ذکر ہمیشہ خیر سے ہی کرنا چاہیے، کسی صحابی کو نیک لفظ سے یاد

نہ کرو، یہ حضرات وہ ہیں جنہیں رب نے اپنے محبوب (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی صحبت کے لیے چُنا، مہربان باپ اپنے

بیٹے کو بُروں کی صحبت میں نہیں رہنے دیتا تو مہربان رب اپنے نبی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو بُروں کی صحبت میں رہنا کیسے

پسند فرماتا۔! (مرآة المناجیح ج ۸ ص ۳۳۰ ملخصاً) صحابہ کرام کی فضیلت صرف مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت

اور وحی کا زمانہ پانے کی وجہ سے تھی، اگر ہم میں سے کوئی 1000 سال عمر پائے اور تمام عمر اللہ پاک کی فرماں برداری

کرے اور نافرمانی سے بچے بلکہ اپنے وقت کا سب سے بڑا عابد (یعنی عبادت گزار) بن جائے تب بھی اس کی عبادت نوحی

رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت کے ایک لمحے کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ (المفاتیح فی شرح الصبایح ج ۶ ص ۲۸۶ تحت الحدیث ۴۶۹۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی

میزبانی (Hospitality) کا شرف حاصل کرنے والے سب سے پہلے خوش نصیب

حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کا اصل نام خالد بن زید تھا جبکہ کنیت ابوالیوب تھی۔ ہجرت سے

قبل نوحی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرنے والے تقریباً 70 خوش نصیب حضرات میں آپ بھی

شامل تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۶۸-۳۶۹)

حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے ہر انداز سے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کے لئے بے پناہ ادب و احترام اور عقیدت و جاں نثاری کا مظاہرہ کرتے، حضور نبی کریم صَلَّى

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آپ نے پہلے پہل اُوپر کی منزل پیش کی مگر تا جدار مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے (ملاقاتیوں کی آسانی کا لحاظ فرماتے ہوئے) نیچے کی منزل کو پسند فرمایا۔ ایک مرتبہ مکان کے اُوپر کی منزل پر پانی کا



(تجمع الروايات)

فَرِحْنَا بِمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گھڑا ٹوٹا تو فوراً اپنا لحاف ڈال کر سارا پانی اُس میں خُشک کر لیا گھر میں ایک ہی لحاف موجود تھا جو کہ اب گیلیا ہو چکا تھا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ پانی بہ کر نیچے کی مَنزل میں چلا جائے اور رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کچھ تکلیف پہنچے۔ (سیرت ابن ہشام ص ۱۹۹)

تو کہیں تپتے آدنی نہ ہو جائے! حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دُودِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہاں (بطور

مہمان) نخلی مَنزل میں ٹھہرے اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ اُوپر کی مَنزل میں تھے، حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک رات خیال آیا کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سر اُتور کے اُوپر (چھت پر) چل

رہے ہیں، یہ خیال آتے ہی آپ ایک جانب ہٹ کر سو گئے، پھر نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے عرض کی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”نخلی مَنزل میں زیادہ سہولت ہے۔“ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس

چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں۔ تب آقائے دُودِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُوپر کی مَنزل پر تشریف لے آئے اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نخلی مَنزل میں آگئے۔ (مسلم ص ۸۷۴ حدیث ۵۳۵۸)

بڑکتی بڑکتی حضورِ رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کیلئے آپ رضی اللہ عنہ کھانا بھیجتے اور جب بَرتن واپس آتے تو پوچھتے کہ رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک انگلیاں کس جگہ سے لگی ہیں؟ بَرکت حاصل کرنے کے لئے پاکیزہ انگلیاں لگی ہوئی جگہ سے لقمہ اُٹھاتے

اور کھانا کھاتے۔ (مسند احمد ج ۹ ص ۳۵ حدیث ۲۳۵۷۶)

دُعَا مُصْطَفَى حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بار سرکارِ دُودِ جہان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مکانِ عالی شان پر رات بھر پہرہ دیا، صُبح ہوئی تو دُعَا مُصْطَفَى یوں ملی: ”اے اللہ! تو

ابوالیوب کو اپنے حَفْظ و امان میں رکھ جس طرح اس نے میری نگہبانی کرتے ہوئے رات گزاری۔“ (سیرت ابن ہشام ص ۴۴۲)



(مبارک)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

اللہ! تم سے میرا پسندیدہ مہابت دُور کر دے

حضور سید عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ صفا و مزوہ کی سعی فرما رہے تھے کہ داڑھی مبارک پر ایک پرگرا، حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تیزی سے آگے بڑھے اور داڑھی

مبارک سے اُس پر کو لے لیا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو عادی: اللہ پاک تم سے ہرنا پسندیدہ بات دُور کر دے۔ (معجم کبیر ج ۴ ص ۱۷۲ حدیث ۴۰۴۸)

انتقالِ بائمان

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جب مبارک زندگی کے آخری دنوں میں سخت بیمار ہو گئے تو مجاہدین اسلام سے فرمایا: مجھے میدانِ جنگ میں لے جانا اور

اپنی صفوں میں لٹائے رکھنا، جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش کو قلعے کی دیوار کے قریب دفن کر دینا۔ چنانچہ سن 51 ہجری میں دورانِ جہاد آپ رضی اللہ عنہ کو قُسْطَنْطِينِيَّة کے قلعے کی دیوار کے قریب دفن کر دیا گیا۔ ابتدا میں اندیشہ تھا کہ شاید نصرانی قبر مبارک کو کھود ڈالیں مگر ان پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ مزارِ اقدس کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور یقیناً یہ حضور ائوَر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک دُعا کا اثر تھا کہ آپ زندگی بھر مصیبتوں اور غموں سے محفوظ رہے۔ اور بعد وفات بھی صدیوں تک انصاری آپ کی قبر مبارک کی حفاظت اور نگرانی کرتے رہے حتیٰ کہ قُسْطَنْطِينِيَّة پر مسلمانوں نے فتح کا جھنڈا گاڑ دیا۔ آج بھی ترکی حکومت کے زیرِ خدمت آپ رضی اللہ عنہ کا مزارِ اقدس اسی آن بان اور شان کے ساتھ آنے والوں کے دلوں میں نرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک کا سامان لئے ہوئے ہے۔ (کرامات صحابہ ص ۱۸۲ ماخوذاً)

مزارِ شریف میں برکت

قطط سالی کے زمانے میں لوگ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر بارش طلب کرتے تو اللہ پاک آپ کے طفیل بارش برسا دیتا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۷۰) اللہ رب العزت کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جَوَافِحُ بَرُوزِ جَمُودٍ وَوَشْرِيفِ بَرُفِ كَاشِ قِيَامَتِ كَونِ أَسْ كِي شَفَاعَتِ كَرَوَانِ گَارِ

بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ

ابو یُوب کا صدقہ، اِلٰہی! مغفرت فرما

ہمیں دونوں جہانوں کی عنایت عافیت فرما

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اُس کے لیے جہنم سے

برائت (یعنی آزادی) لکھ دی جاتی ہے۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۱۲۵ حدیث ۱۹۰۱۵)

اخلاص کے ساتھ
دو رکعت پڑھنے
والا جہنم سے آزاد

نیکیاں چھپانے کے فضائل
(4 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ)

اے عاشقانِ نماز! بندے کو چاہئے کہ وہ جس قدر ہو سکے اپنی نیکیاں چھپائے۔ اپنے نفلِ روزہ، نماز، حج

و عمرہ، صدقہ و خیرات، دینی خدمات وغیرہ کا بلاوجہ ڈھنڈورا نہیں بیٹنا چاہئے۔ 4 فرامینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ:

﴿۱﴾ آدمی کا ایسی جگہ نفل پڑھنا جہاں لوگ اُسے نہ دیکھتے ہوں، لوگوں کے سامنے ادا کی جانے والی 25 نمازوں کے برابر ہے۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۲) ﴿۲﴾ پوشیدہ (یعنی چھپا کر دیا جانے والا) صدقہ رب کے غضب کو بچھاتا ہے۔ (معجم کبیر ج ۱۹ ص ۴۲۱ حدیث ۱۰۱۸)

﴿۳﴾ پوشیدہ (چھپ کر کیا جانے والا) عملِ اعلانیہ عمل سے 70 گنا افضل ہے۔ (الفرردوس بسأثور الخطاب ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۳۴۸)

﴿۴﴾ پوشیدہ (چھپ کر کیا جانے والا) عملِ اعلانیہ عمل سے افضل ہے۔

(الفرردوس بسأثور الخطاب ج ۲ ص ۳۴۷ حدیث ۳۰۷۲) (جہنم میں لیجانے والے اعمال ج ۱ ص ۱۷۶ مختصراً)



(جرمان)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرو پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

بنادے مجھ کو الہی خلوص کا پیکر

قرب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب (وسائل بخشش (ترم) ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا ابومامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو طہارت (یعنی دُضُو یا غُسْل) کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اُس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحْرِم (یعنی احرام باندھنے والے) کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اُس کا اجر عزمہ کرنے والے کی مثل ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہوں، عَلَیْنِ (علی۔ لی۔ بین) میں لکھی جاتی ہے (یعنی دَرَجَةُ قَبُول کو پہنچتی ہے)۔ (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۳۱ حدیث ۵۵۸) (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۳۸)

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: انسان نماز کے دوران گویا بادشاہ کے دروازے پر دستک دے (یعنی Knock کر) رہا ہوتا ہے اور جو شخص ہمیشہ کسی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو وہ کبھی نہ کبھی ٹھل ہی جاتا ہے۔ (الفرقدوس بمأثور الخطاب ج ۱ ص ۲۰۱ حدیث ۷۶۰)

اے عاشقانِ نماز! دل لگے یا نہ لگے خوب نمازیں پڑھے جائیے، اِنْ شَاءَ اللهُ ایک نہ ایک دن ہماری نمازیں خُشُوع و خُضُوع کے نُور سے معمور ہو ہی جائیں گی۔ آئیے ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: پھول نگر (پتوکی، پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے نمازیں ترک کرنے، ماں باپ کی نافرمانی کرنے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کے عادی تھے، خود ان کا کہنا ہے کہ ”مجھے غُسْل کا پتا ہی نہ تھا حالانکہ میری عمر 16 سال ہو چکی تھی۔“ ان پر اللہ پاک کا کرم یوں ہوا

مَجْهَمِ غَسِيلِ كَالِإِبْتِهَايِ نَهْأَيَا

مَجْهَمِ غَسِيلِ كَالِإِبْتِهَايِ نَهْأَيَا

مَجْهَمِ غَسِيلِ كَالِإِبْتِهَايِ نَهْأَيَا

مَجْهَمِ غَسِيلِ كَالِإِبْتِهَايِ نَهْأَيَا



قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یسٰی)

کہ ان کے محلّے کے اسلامی بھائی نے ان کو رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف عاشقانِ رسول کی صحبت میں کرنے کی ترغیب دلائی، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ انور ٹاؤن پھول نگر میں اعتکاف کرنے پہنچے تو وہاں کا ماحول انہیں اچھا لگا اور انہوں نے وہاں غنشل کرنے کا طریقہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سیکھے اور گناہوں سے توبہ کر لی۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے انہیں حلقہٴ سطح پر مدنی قافلہ ذمّے دار بننے کی سعادت بھی ملی۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

نیکیوں میں تمہارا ہے ”آگے بڑھوں“، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائل بخشش، مرتبہ ص ۶۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا خالد بن معدان رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اللہ پاک تین آدمیوں کے بارے میں فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے:

بِسْمِ رَبِّهِمْ يَتَّبِعُهُمُ الْيَوْمَ رِجَالٌ مُّسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَأَقْبَابٌ مُّسْتَغْفِرُونَ لَهُمْ يَوْمَ يَدْعُ إِلَيْهِمْ وَاذَانُهُمْ سَمِيعَةٌ يُدْعُوهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

﴿۱﴾ ایک وہ آدمی جو چٹیل (چٹ۔ میل یعنی ہموار) میدان میں اذان و اقامت کہہ کر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! جو تمہارا نماز پڑھ رہا ہے، میرے سوا سے کوئی نہیں دیکھ رہا، جاؤ! ستر ہزار فرشتے اُس کے پیچھے نماز ادا کرو ﴿۲﴾ دوسرے اُس آدمی پر جو رات کو اٹھ کر اکیلے میں نماز پڑھتا ہے، سجدے میں جائے اور اس حالت میں (اگر اتفاق سے) نیند آ جائے تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! اس کی رُوح میرے پاس اور جسم میری بارگاہ میں سجدے میں ہے ﴿۳﴾ تیسرے اُس آدمی پر جو زوروں کی جنگ میں ثابت قدم رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

اے عاشقانِ نماز! اس حدیثِ پاک سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اکیلے نماز پڑھنا جماعت سے نماز پڑھنے کے مقابلے میں افضل ہے، ہرگز ایسا نہیں۔ یہ فضیلت

اذانِ اَدْوَمِ كَرْتُمْهَا بِمَنْزِلَةِ
بِرُّطْضَنَةِ وَالْاَبْرُوَايَا



(مستادم)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

تو ایسے جنگل، بیابان اور پہاڑ وغیرہ کے لیے ہے کہ جہاں بندہ تنہا ہو اور کوئی ایسی مسجد بھی نہیں کہ جس میں جا کر باجماعت نماز ادا کر سکے، اس کی تائید میں ”سُنَنِ ابُو داوُد“ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے چنانچہ حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”تمہارا رب اُس بگمری کے چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، نماز کی آذانیں دے اور نماز پڑھے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو! آذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے، اور مجھ سے ڈرتا ہے، بے شک میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔“

(ابو داؤد ج ۲ ص ۷ حدیث ۱۲۰۳)

شرح حدیث: حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ ”مرآة“ جلد اول صفحہ 415 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ نماز پنج گانہ کے لیے آذان بہر حال دے اگرچہ جنگل میں اکیلے نماز پڑھے۔ ”صاحب مزقات“ نے فرمایا کہ آذان کی بَرَکت سے جنات و فرشتے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اسے جماعت کا ثواب ملتا ہے۔ تکبیر میں اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ تکبیر بھی کہے کیونکہ آذان و تکبیر میں نماز کی اطلاع کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں۔ حدیث پاک کے اس حصے (اللہ پاک فرماتا ہے) کے تحت لکھتے ہیں: (حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (مطلب یہ کہ) فرشتوں سے اُٹھیا و اولیا کی روحوں سے بلکہ حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بھی (اللہ پاک فرماتا ہے)۔ اور اس حصے (میرے اس بندے کو دیکھو!) کے تحت لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ فرشتوں اور نبیوں و لیوں کی روحوں میں یہ طاقت ہے کہ ایک جگہ رہ کر سارے عالم کو دیکھ لیں کہ پڑوزدگار ان سے فرماتا ہے: ”اس پہاڑ پر چھپے بندے کو دیکھو!“

—————

۱: ماخوذ از مرقاة ج ۲ ص ۳۶۰ تحت الحدیث ۶۶۰



(طبرانی)

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اپنی کتاب ”مسائل نماز“ میں لکھتے ہیں: نماز میں سات آسمان کے فرشتوں کی عبادت ہے، آسمان اول

﴿۱﴾ کے (فرشتے) قیام میں (یعنی کھڑے) ہیں، آسمان دُوم ﴿۲﴾ کے رُکوع

میں، سوْم ﴿۳﴾ کے سجدے میں، چہاڑم ﴿۴﴾ کے قعدے میں، چہم

﴿۵﴾ کے تسبیح (یعنی پاکی بیان کرنے) میں، چھٹے ﴿۶﴾ کے تہلیل (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ورد) میں، ساتویں ﴿۷﴾ کے

تَسْجِد (یعنی اللہ پاک کی بزرگی اور تعریف بیان کرنے) میں۔ جب مومن آدمی دو رُکعت نماز مذکورہ افعال و اذکار

(یعنی بتائے ہوئے طریقے اور پڑھنے والی چیزوں) سے ادا کرتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ”اس کے اعمال نامے میں سات آسمان

کے فرشتوں کی گنتی کے مطابق نیکیاں لکھو۔“ امام نجم الدین مُرْتَسَفِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ”حَصَائِل“ میں فرماتے ہیں کہ زمینوں کو

بھی اس پر قیاس (یعنی اندازہ) کرنا چاہیے، دَرَحْت اور مینار اور پہاڑ قیام میں ہیں اور چار پائے (یعنی چار پاؤں والے

جانور) رُکوع میں اور حشرات الارض (یعنی زمین سے اٹھنے والے مثلاً کیڑے مکوڑے) سجدے میں، اور دیواریں اور ٹیلے اور

کاہ (یعنی سوکھی گھاس) اور ریگ (یعنی ریت) وغیرہ قعدے میں۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ اسی دلیل پر ہے:

وَأَنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْبِغُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ

لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ط (پ ۱۰، بنی اسرائیل: ۴۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اُس کی پاکی نہ بولے، ہاں تم اُن کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔

(مسائل نماز ۲۶ ملخصاً)

پڑھتے رہو نماز خدا ہی کے واسطے!

کسی فضیلت میں نمازی کے واسطے!

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



فَإِنَّ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر تڑو دھریں پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اٹھے۔ (شعب الایمان)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ پاک! ہمیں تمام تر ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی

أَمِينٍ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

توفیق عطا فرما۔

سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور سینے پر

خوشبو میں جب بسائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بیٹی کے سیراتِ حُقوق

میرے آقا علی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

بیٹی کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الہیہ جانے بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی و خاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے دینے میں انہیں اور بیٹیوں کو کانٹے (یعنی ترازو) کی تول برابر رکھے جو چیز دے پہلے انہیں (یعنی بیٹیوں کو) دے کر (پھر) بیٹیوں کو دے نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلانے نہ (اس کے سگے) بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے بیٹیوں کو اس عمر سے خاص نگہداشت (کڑی دیکھ بھال) شروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے کسی فاسق فاجر خصوصاً بد مذہب کے نکاح میں نہ دے۔ (ماخوذ از: مشعلۃ الارشاد ص ۲۷ تا ۲۸ مکتبۃ المدینہ)



پانچ نمازوں کے فضائل

حَسْبُ عِبَادَةِ الصَّلَاةِ

حَسْبُ عِبَادَةِ الصَّلَاةِ



(مع الجراح)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ نَعَى جَهْرٍ وَوَسْوَاؤُ وَوِيَاكٍ بِرُحَاهَا سَ كَ وَوَسْمَالِ كَ كَ لِنَا وَنَعَافِ بِنِ كَ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَتَابَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پانچ نمازوں کے فضائل

یارِ کریم! جو کوئی ”پانچ نمازوں کے فضائل“ کے 52 صفحات پڑھ یا
سُن لے اُسے دونوں جہانوں کی بہ لائیوں سے مالا مال فرما۔ امین۔

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: میں نے گزشتہ رات عجیب واقعہ دیکھا، میں نے
اپنے ایک امتی کو دیکھا جو پُل صراط پر کبھی ٹھسٹ کر اور کبھی ٹھنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے
میں وہ دُرُود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پُل صراط پار کر لیا۔ (معجم کبیر ج ۲۰ ص ۲۵۲ حدیث ۲۹)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

علامہ عبد الرزاق بن حنبل نے فرماتے ہیں: پانچوں نمازوں میں سب
سے افضل نمازِ عصر ہے پھر نمازِ فجر پھر عشاء پھر مغرب پھر ظہر۔ اور پانچوں نماز
کی جماعتوں میں افضل جماعت نمازِ جمعہ کی جماعت ہے پھر فجر کی پھر عشاء
کی۔ جمعہ کی جماعت اس لیے افضل ہے کہ اس میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو اسے دیگر نمازوں سے ممتاز کرتی ہیں جبکہ
فجر و عشاء کی جماعت اس لیے فضیلت والی ہیں کہ ان میں مشقت (یعنی سخت) زیادہ ہے۔
(فیض القدیر ج ۲ ص ۵۲)



(از سناری)

فُورَانُ فُصْطَفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر رُزُو دُشْرُفِ پڑھو، اللهُ پاكِ تَمِ پَرِ زَمْتِ بِيحِيهْ گَا۔

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری اُمت پر (دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جو ان نمازوں کی اُن کے وقت کے ساتھ پابندی

نمازوں کی پابندی میں آجائے گی

کرے گا میں اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو پابندی نہیں کرے گا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

(ابو داؤد ج ۱ ص ۱۸۸ حدیث ۴۲۰)

امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے (تابعی بزرگ) حضرت کُتُبُ الْأَخْبَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ”تَوْرِيْت“ کے کسی مقام میں پڑھا (اللہ پاک فرماتا ہے): اے موسیٰ! فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی اُمت ادا کرے گی، جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ اُس کے بخش دوں گا اور وہ میرے ذمے میں ہوگا۔ اے

پانچ نمازوں کے عظیم ایسا فضائل

موسیٰ! ظہر کی چار رکعتیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض (یعنی بدلے) بخش دوں گا اور دوسری کے بدلے ان (کی نیکیوں) کا پلہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے لیے فرشتے مُوَكَّل (مُ-اَك-كَل یعنی مقنن) کروں گا کہ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کریں گے اور ان کیلئے دُعَاةٌ مَغْفِرَتِ كَرْتِي رَهِيں گے اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کُشَادِهْ كَر (یعنی کھول) دوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُورِيں اُن پر مُشْتَا قَانِهْ (یعنی شوق بھری) نظر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ! عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی اُمت ادا کرے گی تو ہفت (یعنی ساتوں) آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا، سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور ملائکہ (یعنی فرشتے) جس کی مغفرت چاہیں میں اُسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! مغرب کی تین رکعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی (تو) آسمان کے سارے دروازے ان کے لیے کھول دوں گا، جس حاجت کا سوال کریں گے اُسے پورا ہی کر دوں گا۔ اے موسیٰ! شفق ڈوب جانے



(ابن عباس)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: بَحْرٌ بِكَرْبَتٍ سَعْدُ وَوَبَاكٍ بِرَحْمَةٍ شَكَّ تَهَارًا مَجْهُدًا وَوَبَاكٍ بِرَهْنًا تَهَارَةً لَهَا هَوْنٌ كَلِيلَةٌ مَغْفِرَةٌ هِيَ۔

کے وقت یعنی عشا کی چار رکعتیں ہیں، پڑھیں گے انہیں احمد اور ان کی اُمت، وہ دنیا و ما فیہا (یعنی دنیا اور اس کی ہر چیز) سے اُن کے لیے بہتر ہیں، وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! وُضو کریں گے احمد اور اس کی اُمت جیسا کہ میرا حکم ہے، میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عوض (ع۔ وض۔ یعنی بدلے) کہ پانی سے ٹپکے، ایک جنت جس کا عرض (یعنی پھیلاؤ) آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! ایک مہینے کے ہر سال روزے رکھیں گے احمد اور اس کی اُمت اور وہ ماہِ رَمَضان ہے، میں عطا فرماؤں گا اس کے ہر دن کے روزے کے عوض (یعنی بدلے) جنت میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نقل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لَيْلَةُ الْقَدْرِ کروں گا، جو اس مہینے میں شرم ساری و صدق (یعنی شرمندگی و سچائی) سے ایک بار استغفار (یعنی توبہ) کرے گا اگر اسی شب یا اسی مہینے بھر میں مر گیا اُسے تیس شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔

(حاشیہ فتاویٰ رضویہ (مترجم) ج ۵ ص ۵۴۲)

پڑھتے رہو نماز کہ جنت میں جاؤ گے
ہوگا وہ تم پہ فضل کہ دیکھے ہی جاؤ گے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فَجْرِ كِي نَمَازِ كِي فَضَائِلُ

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، سردارِ مکہ مکرمہ، سرکارِ مدینہ منورہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ پاک کے ذمے میں ہے۔ (معجم کبیر ج ۱۲ ص ۲۴۰ حدیث ۱۲۲۱)

فَجْرِ كِي نَمَازِ كِي فَضَائِلُ
وَاللَّهُ كِي فَضَائِلُ

ایک دوسری روایت میں ہے: ”تم اللہ پاک کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ پاک کا ذمہ توڑے گا اللہ پاک اُسے اوندھا (یعنی اُلٹا) کر کے دینے لے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کے نزدیک فَضَائِلُ اُس سفیدی کا نام ہے جو مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد صُحُوحِ صَادِقِ کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔“



فَرَمَانَ قُصْفًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو، پاک کما تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

دوزخ میں ڈال دے گا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۴۵ حدیث ۵۹۰۰)

حضرت علامہ عبدالرزاق بن مہزیب نے لکھتے ہیں: ”جو فجر کی نماز

اخلاص کے ساتھ پڑھے وہ اللہ پاک کی امان (یعنی حفاظت) میں ہے اور

خاص صبح (یعنی فجر) کی نماز کا ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس نماز میں

مشقت (یعنی محنت) ہے اور اس پر پابندی صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا ایمان خالص ہو، اسی لیے وہ امان (یعنی پناہ) کا

مستحق ہوتا ہے۔“ دوسری جگہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کا ذکر کرنے کی سخت وعید (یعنی سزا کی دھمکی) اور فجر کی نماز پڑھنے

والے شخص کو ایذا (یعنی تکلیف) پہنچانے سے ڈرنے کا بیان ہے۔

(فیض القدیر ج ۶ ص ۲۱۳ تا ۲۱۴)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے آقا،

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”صبح کی

نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور صبح باز رو گیا ابلیس (یعنی شیطان) کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔“

(ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰۳ حدیث ۲۲۳۴)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی انسانوں کے دو ٹولے (2 Groups) ہی ہیں: ﴿۱﴾ حِزْبُ اللّٰہِ (یعنی

اللہ کا گروہ) اور ﴿۲﴾ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ (یعنی شیطان کا گروہ)۔ ان کی شناخت

(یعنی پہچان) یہ ہے کہ رَحْمٰنِی ٹولے والے دن کی ابتدا نماز اور اللہ پاک کے ذکر سے کرتے ہیں اور شیطانی ٹولے

والے باز رو دنیاوی کاروبار سے۔ خیال رہے کہ دُنوی کاروبار منع نہیں مگر سویرے اُٹھتے ہی نہ خدا کا نام نہ اس کی عبادت

(مراۃ المناجیح ج ۹ ص ۳۹۹)

بلکہ اُن (یعنی دُنوی کاموں) میں لگ جانا یہ شیطانی کام ہے۔



(ابن بشکوان)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرَأْسِكَ يَدِينُ فِي 50 بَارًا زُرُّوْا بِرَأْسِكَ بِرَأْسِ مَنْ فِيهِ قِيَامَتُكَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔

شیطان کا تین دن بکرہ تین دن لگانا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان

اُس کی گدی (یعنی گردن کے پچھلے حصے) میں تین گرہیں (یعنی تین گانٹھیں) لگا دیتا ہے، ہر گرہ (یعنی گانٹھ) پر یہ بات دل میں بٹھاتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو جا، پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ (گ) رہے۔ یعنی گانٹھ کھل جاتی ہے، اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہو کر صُبح کرتا ہے، ورنہ غمگین دل اور سُستی کے ساتھ صُبح کرتا ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۳۸۷ حدیث ۱۱۴۲)

صبح کے وقت مزے ہی نہیں کھانے

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: شیطان انسان کے بالوں میں یادھاگے میں صُبح کے وقت غفلت کی تین گرہیں لگا دیتا ہے، اسی لیے صُبح کے وقت بڑے مزے کی نیند آتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین

گرہوں (یعنی گانٹھوں) کے کھولنے کے لیے تین عمل ارشاد فرمائے۔ (جو بیان کردہ حدیثِ پاک میں موجود ہیں) (مرآة المناجیح ج ۲ ص ۲۵۳)

”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 352 پر ہے: (فجر کے) اوّل وقت سُنّتیں پڑھنا اولیٰ (یعنی بہتر) ہے۔

پریشانی حال ہو کر صبح کی رزق والا کون؟

حضرت سیدنا علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے حصے ”پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہو کر صُبح کرتا ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ وہ شیطان کی قید اور غفلت کی چادر سے چھٹکارا پا کر اللہ پاک کی خوشی پانے میں

کامیاب ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کے اُلٹ جو شخص رات میں اُٹھ کر نہ ذکر اللہ کرتا ہے اور نہ وضو کر کے نماز پڑھتا ہے بلکہ شیطان کی فرماں برداری کرتے ہوئے سویا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی فجر کی نماز تک نکل جاتی ہے، تو وہ غمگین دل اور بہت



فَإِنَّ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَرُوذُ قِيَامَتِ لَوْ تَوَلَّوْا مِنِّي سِوَى قُرْبَيْبٍ تَرَوُهُمْ وَكَأَنَّكُمْ لَمْ تَرَوْهُمْ وَبِأَكْبَرِ مَا بَرَّحْتُمْ هُنَا (ترمذی)

ساری فکروں کے ساتھ اور اپنے کام پورے کرنے کے تعلق سے حیران و پریشان ہو کر صُحیح کرتا ہے اور جو کام بھی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اُس میں ناکامیاب رہتا ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کی نزدیکی سے دُور ہو کر شیطان کے دھوکے کے جال میں پھنس چکا ہوتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۲۹۵ تا ۲۹۶)

یا الہی! فحجر میں اٹھنے کا ہم کو شوق دے

سب نمازیں ہم جماعت سے پڑھیں وہ ذوق دے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں ایک شخص کے متعلق ذکر کیا گیا کہ وہ صُحیح تک سوتا رہا اور نماز کے لیے نہ اٹھا تو آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس شخص

شیطان نے کان میں پیشاب کر دیا ہے

(بخاری ج ۱ ص ۳۸۸ حدیث ۱۱۴۴)

کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔“

حکیمہ الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے حصّے (نماز کے لیے نہ اٹھا) کے تحت فرماتے ہیں: (یعنی) نماز تہجد کے لیے یا نماز فجر کے لیے (نہ اٹھا)، پہلے (یعنی تہجد میں نہ اٹھنے والے) معنی زیادہ

فجر کے لئے نہ جاگنا بڑی نحوست ہے

مناسب ہیں کیونکہ صحابہ کرام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) فجر ہرگز قضا نہ کرتے تھے اور ممکن ہے (یہ) کسی منافق کا واقعہ ہو جو فجر میں نہ آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ نماز فجر میں نہ جاگنا بڑی نحوست ہے، نیز کوتاہی کرنے والوں کی شکایت اصلاح کی غرض سے کرنا جائز ہے، غیبت نہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۵۴)

حضرت علامہ محمد بن احمد انصاری قسوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کھاتا، پیتا اور نکاح کرتا ہے تو اگر وہ پیشاب بھی کر لے تو اس میں کیا

شیطان واقعی پیشاب کرتا ہے

(عمدة القاری ج ۵ ص ۴۸۳)

رُکاوٹ ہے!



(ترجمہ)

قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

شیطان کو بھگائے گی اے بھائیو! نماز

فردوں میں بسائے گی اے بھائیو! نماز

”قُوْتُ الْقُلُوبِ“ میں ہے: شیطان کے پاس سَعُوْط (ناک میں ڈالنے والی کوئی چیز)،

لَعُوْق (چائے والی کوئی چیز) اور ذَرُوْر (آنکھ میں ڈالنے والی کوئی چیز) ہے، جب وہ بندے کی

ناک میں (سَعُوْط) ڈالتا ہے تو اس کے اخلاق بُرے ہو جاتے ہیں، جب (لَعُوْق) چٹاتا ہے

تو اُس کی رِبَان بُرا ہونے والی ہو جاتی ہے اور جب بندے کی آنکھ میں (ذَرُوْر) ڈالتا ہے تو رات بھر سو یا رہتا ہے یہاں تک

(قوت القلوب ج ۱ ص ۷۶) (قوت القلوب (اردو) ج ۱ ص ۲۳۷)

کہ صُح ہو جاتی ہے۔

فَجْرٌ كَا وَتٌ هُوَ يَا اُھُو!

اے غلامانِ مصطفیٰ اُھُو! (سائل بخشش (مزمع) ص ۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

یٰمُجِدِّ یٰفَجْرٍ كَا لِرَّأِیْحِنَا كَا مَدَنِی نُسُخَةٍ

نماز تہجد یا فجر میں اُٹھنے کے لئے سوتے وقت پارہ 16، سُورَةُ الْكَهْفِ کی آخری 4 آیتیں پڑھ لیجئے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۷۰﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حَوْلًا ﴿۱۷۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لِّكَلِمٰتِ

رَبِّیْ لَنفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِسَبۜلِهِ مَدَدًا ﴿۱۷۲﴾

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنْتَ اِلٰهُمَّ الْوَاحِدُ ۚ فَمَنْ كَانَ



فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعوں اور روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفع و گواہی ہوگی۔ (عقب الایمان)

يَرْجُو الْإِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝۱۰

اور نیت کیجئے کہ ”مجھے اتنے بچے اٹھنا ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللهُ آیاتِ مبارکہ پڑھنے کی برکت سے آنکھ کھل جائے گی۔ اگر شروع میں آنکھ نہ بھی کھلے تو مایوس نہ ہوں، وظیفہ جاری رکھئے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ آہستہ آہستہ ترکیب بن جائے گی۔

مقررہ وقت پر بیدار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک بلکہ تین گھڑیوں پر الارم (Alarm) لگا کر سوئیں تاکہ کسی وجہ سے ایک بند ہو جائے تو دو گھڑیاں جگانے کیلئے موجود ہیں۔ موبائل فون میں بھی الارم کی سہولت ہوتی ہے۔ اگر رات دیر سے سونے کی وجہ سے نماز فجر کے لئے آنکھ نہیں کھلتی اور نہ کوئی جگانے والا موجود ہے تو ضروری ہے کہ جلدی سوئیں کہ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شریعہ سے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نمازِ ظہر کی جماعت سے قبل سونے والے کو مَدَنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”اچھا ٹھیک دو پیہر کے وقت سو، مگر نہ اتنا کہ وقتِ جماعت آجائے، تھوڑی سی دیر قیلو کہ کافی ہے۔ اگر لمبی نیند سے خوف کرتا ہے نکیہ نہ رکھ، پھونانا نہ بچھا، کہ بے تکیہ بے بستر سونا بھی مُسْتُوْن (یعنی سُنّت) ہے۔ سوتے وقت دل کو خیالِ جماعت سے خوب

۱: تو رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ الْاِيْمَان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ اُن کی مہمانی ہے، وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے ان سے جگہ بدلانا نہ چاہیں گے۔ تم فرما دو! اگر سُمُنْدِ میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سُمُنْدِ رختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی، اگرچہ ہم دیسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ تم فرماؤ! ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے، کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پانچ جتنا ہے۔

لگا ہوا رکھ کہ فکر (Tension) کی نیند غافل نہیں ہونے دیتی، کھانا جس قدر ہو سکے صبح سویرے کھا کہ سونے کے وقت تک کھانے کے سبب اٹھنے والی گرمی دور ہو جائے اور لمبی نیند کا سبب نہ بنے۔ سب سے بہتر علاج کم کھانا ہے۔ سوتے وقت اللہ پاک سے توفیقِ جماعت کی دُعا اور اس پر سچا توکل (یعنی بھروسا) رکھ۔ اللہ کریم جب تیری اچھی نیت اور سچا ارادہ دیکھے گا (تو ضرور تیری مدد فرمائے گا۔) ایک جگہ فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر رات کی عبادت کا شوق رکھنا بوجھ (یعنی جو عورت بچہ نہیں جنتی اُس) سے بچہ مانگنا ہے، جو بہت کھائے گا (وہ) بہت پئے گا، جو بہت پئے گا (وہ) بہت سونے گا، جو بہت سونے گا (وہ) آپ ہی یہ بھلائیاں اور برکتیں کھوئے گا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۲۸۸ تا ۲۸۹ تسہیلًا)

اللہ، اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے (حدائق بخشش ص ۱۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو نمازِ عشا

جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجرِ جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اس نے پوری رات قیام کیا۔“ (مسلم ص ۲۵۸ حدیث ۱۴۹۱)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ عشا کی باجماعت نماز کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی باجماعت نماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے برابر، تو جو یہ دونوں نمازیں جماعت سے پڑھے اسے ساری رات عبادت کا ثواب۔ دوسرے یہ کہ عشا کی جماعت کا ثواب آدھی



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر، کیونکہ یہ (یعنی فجر کی) جماعت عشا کی جماعت سے زیادہ بھاری (یعنی نفس پر بوجھ) ہے، پہلے معنی زیادہ قوی (یعنی زیادہ مضبوط) ہیں۔ جماعت سے مُراد تکبیرِ اولیٰ پانا ہے جیسا کہ بعض علمائے فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۹۶) بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 509 پر ہے: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

بِذِكْرِ سَيِّدِنَا عُمَانَ عَنِ رَضِيَ اللَّهُ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) جامع القرآن، تیسرے خلیفہ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! آپ کا ایک لقب ”ذُو الثَّوَرَيْنِ“ (دونور والے) بھی ہے کیونکہ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دی تھیں اور فرمایا: اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری سے تمہارا نکاح کر دیتا کیونکہ میں تم سے راضی ہوں۔

(معجم کبیر ج ۲۲ ص ۴۳۶ حدیث ۱۰۶۱)

ثور کی سرکار سے پایا دو شالہ ثور کا

ہو مبارک تم کو ذُو الثَّوَرَيْنِ جوڑا ثور کا (حدائق بخشش شریف ص ۲۴۶)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قبولِ اسلام کر لیا تھا، آپ کی کنیت ”ابو عمرو“ اور لقب جامع القرآن ہے، آپ کو ”صاحبُ الْهَجْرَتَيْنِ“ (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینے شریف کی طرف ہجرت فرمائی۔ (کرامات عثمان غنی ص ۳۰۴)



(فردوس الاخبار)

فَرَسَانُ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: بَجَّحْ بِرَدِّهِ وَبِرَهْطِهِ بِنِجَالِ بْنِ حِجَالٍ كَمَا آرَسْتَهُ كَرِهَ كَتْمَهُ رَأَى دَرَّوْزَ بَرَهْطَهُ وَبِرَهْطَهُ تَقِيَامَتُ تَهْمَارَ لِيُفِي نَوْرَهُ وَكَأَنَّ

امیر المؤمنین، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفیٰ

کا عملی نمونہ تھے اپنی باتوں اور طور طریقوں میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کی سنتیں اور آداب میں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن حضرت سیدنا

عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوا یا اور کھایا اور بغیر تازہ و صُفُو کے نماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی اسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اسی طرح کیا تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۴۴۱)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان والا بڑھت بلند وبالا ہے،

آپ نے اپنی مبارک زندگی میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سے دو مرتبہ جنتِ خریدی، ایک مرتبہ ”بیرِ رومہ“ یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر کے اور

دوسری بار ”جیشِ عسرت“ (یعنی غزوة تبوک) کے موقع پر۔ چنانچہ غزوة تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی بے سروسامانی کو

دیکھتے ہوئے پہلی دفعہ ایک سو (100) اونٹ، دوسری مرتبہ دو سو (200) اونٹ اور تیسری بار تین سو (300) اونٹ دینے کا

وعدہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور انور، مدینے کے تاج و رِصْلَ اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ سن کر مٹھیر منوڑ سے

نیچے تشریف لا کر دو مرتبہ فرمایا: ”آج سے عثمان (رضی اللہ عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُوَاعِذَہ (یعنی پوچھ بچھ) نہیں۔“

(تیرمذی ج ۵ ص ۳۹۱ حدیث ۳۷۲ ملخصاً)

شکر و حیا، تواضع (یعنی عاجزی)، اتباعِ سنت، خوفِ خدا اور فکرِ آخرت آپ کی سیرت مبارکہ کے روشن پہلو ہیں۔

خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ یقینی جنتی ہونے کے باوجود جب کسی قبور کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں

سے آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔

(تیرمذی ج ۴ ص ۱۳۸ حدیث ۲۳۱۰)



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: شبِ جموں اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

وفات شریف: حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بارہ سال مسندِ خلافت پر فائز رہ کر 18 ذوالحجہ الحرام سن 35 ہجری میں بروز جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی طویل عمر پا کر نہایت مظلومیت کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ شہادت کے بعد حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رحمتِ عالم کو خواب میں فرماتے سنا: بے شک عثمان کو جنت میں عالی شان دو لہا بنایا گیا ہے۔ (الریاض النضرة ج ۲ ص ۷۶) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ انْ بِرِ رَحْمَتِ هُو** اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی

یلا ہے فیضِ عثمانی یلا ہے فیضِ عثمانی (وسائل بخشش ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ کے دن پڑھی جانے والی فجر کی نماز باجماعت سے افضل کوئی نماز نہیں ہے، میرا گمان

جموعہ کی فجر باجماعت
مکی خصوصی فضیلت

(یعنی خیال) ہے تم میں سے جو اُس میں شریک ہوگا اُس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“ (معجم کبیر ج ۱ ص ۱۰۶ حدیث ۳۶۶)

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک میں کہا گیا ہے: ”میرا گمان (یعنی خیال) ہے۔“ اس کی شرح یہ ہے کہ نبی کا گمان (یعنی خیال) یقین کے برابر ہوتا ہے۔ لہذا مطلب یہ ہوا کہ واقعی جمعہ کی نماز فجر باجماعت

نبی کا گمان یقین
مہ کے برابر ہوتا ہے

پڑھنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ احادیثِ مبارکہ میں جہاں گناہ معاف ہو جانے کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں

مدینہ

۱: دیکھئے: نزہۃ القاری ج ۱ ص ۲۷۵



(مسلم)

فِرَّانُ فَصَّلَ فَصَّلَى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صغیرہ یعنی چھوٹے گناہوں کی مُعافی ملنا مُراد ہوتا ہے کیوں کہ کبیرہ یعنی بڑے گناہ تو بہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

جو خوش نصیب مُسکُل چالیس دن تک فِجر و عشا باجماعت

ادا کرتا ہے وہ جہنم اور مُنافقت سے آزاد کر دیا جاتا ہے جیسا

کہ خادم نبی، حضرت سیدنا اُنس رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے چالیس دن فِجر و عشا باجماعت پڑھی اُس کو اللہ پاک دو

آزادیاں عطا فرمائے گا۔ ایک نار (یعنی آگ) سے، دوسری نفاق (یعنی مُنافقت) سے۔“

(ابن عساکر ج ۵۲ ص ۳۳۸)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نمازِ عشا پڑھے کہ پہلی

رکعت فوت نہ ہو، اللہ پاک اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۷ حدیث ۷۹۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باجماعت نماز کی ادائیگی کا ذمہ من مضبوط بنانے، نماز کی

خاطرِ میٹھی میٹھی نیند کو خاطر میں نہ لانے اور ہر حال میں رضائے الہی پانے کیلئے

جد و جہد فرمانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہنا

نہایت مفید ہے۔ آئیے! دعوتِ اسلامی کی ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: فیصل آباد کے ایک نوجوان اسلامی بھائی بہت فیشن

پسند تھے جب بھی مارکیٹ میں نئے فیشن کی پیٹنٹ شرٹ آتی یہ خرید لیا کرتے۔ دنیا کی مستی میں ایسے گم تھے کہ ان کا نماز

پڑھنے کو جی نہیں چاہتا تھا، ان کی والدہ فِجر کی نماز کے لئے جگاتیں تو ”کل سے پڑھوں گا، اس جُعد سے نمازیں پڑھنا

شروع کروں گا“ وغیرہ کہہ کر ٹال دیا کرتے۔ ان کے بڑے بھائی جو کالج میں پڑھتے تھے، وہ خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے جس کے اثرات گھر تک بھی پہنچے۔ بڑے بھائی ایک دن سُنّتوں بھرے اجتماع



(ترجمہ)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

سے واپس لوٹے تو مکتبۃ المدینہ کے چند رسائل لیتے آئے، جب چھوٹے بھائی نے یہ رسائل پڑھے تو ان کا دل چوٹ کھا گیا کہ اب مجھے بھی دعوتِ اسلامی والا بننا ہے۔ چنانچہ یہ بھی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے جہاں انہوں نے بیان ”کالے پتھو“ سنا۔ انہوں نے رورو کر توبہ کی اور داڑھی شریف چہرے پر سجانا شروع کر دی۔ یہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے مُرید بھی بنے اور دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے دُرُسِ نظامی میں داخلہ بھی لیا اور ”وکلّٰ مجلس“ کے صوبائی ذمّے دار بھی بنے۔

اے پیارِ عیساں تو آجا یہاں پر

گُناہوں کی دے گا دوا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، ٹرم) ص ۱۶۸)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ
فَجَزَاءُ رُوحِ رِضَاكَ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں

بِخَجَّ ہو جاتے ہیں، پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزارا ہے اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں: اللہ

پاک بانہر ہونے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض

کرتے ہیں: ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۰۳ حدیث ۵۵۵)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ حدیثِ پاک کے اس حصے (فجر و عصر کی نمازوں میں

بِخَجَّ ہو جاتے ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: یہاں فرشتوں سے مُراد یا تو اعمال لکھنے والے دو

فرشتوں کی
تبدیلیوں
کے اوقات

بہر بالغ کے ساتھ
62 فرشتے



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّيًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ يَرَوْنَ مَرْيَدًا وَرُؤْيَاكَ بَرُّهُ لَهِ اللَّهُ يَأْكُ أَسْ بِرَسُولِهِمْ نَازِلٌ فَرَمَاتَا هِـ

فرشتے ہیں یا انسان کی حفاظت کرنے والے ساٹھ فرشتے، ہر نابالغ کے ساتھ ساٹھ (60) فرشتے رہتے ہیں اور بالغ کے ساتھ 62۔ اسی لیے نماز کے سلام اور دیگر سلاموں میں ان کی نیت کی جاتی ہے۔ ان ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں، دن میں اور رات میں مگر فجر و عصر میں پچھلے فرشتے جانے نہیں پاتے کہ اگلے ڈیوٹی والے آجاتے ہیں تاکہ ہماری ابتدا و انتہا (یعنی شروع کرنے اور ختم کرنے کی کیفیت) کے گواہ زیادہ ہوں۔ اس حصے (اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں) کے تحت لکھتے ہیں: اپنے ”ہیڈ کوارٹر“ کی طرف جہاں ان کا مقام ہے۔ مفتی صاحب حدیث پاک کے اس حصے (ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے) کے تحت تحریر کرتے ہیں: اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ فرشتے نمازیوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں کہ آس پاس کی نیکیوں کا ذکر اور درمیان کے گناہوں سے خاموشی یا یہ مطلب ہے کہ اے مولا! جن بندوں کی ابتدا و انتہا (یعنی شروعات اور ختم ہونے کی کیفیت) ایسی ہو اس میں ہمیشہ برکت ہی رہتی ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۹۴ تا ۳۹۵)

﴿فَرَمَانَ مُصَلِّيًا﴾ فرشتوں والی حدیث ہے نماز ایک اعلیٰ عبادت ہے کہ اس کے بارے میں سوال جواب ہوتا ہے ﴿فَرَمَانَ مُصَلِّيًا﴾ نماز فجر و عصر دیگر نمازوں کے مقابلے میں اعظم (یعنی زیادہ عظمت والی) ہیں ﴿فَرَمَانَ مُصَلِّيًا﴾ اس حدیث پاک میں ان دونوں اوقات کے شرف (یعنی

عظمت و بزرگی) کی طرف اشارہ ہے کیونکہ فجر کی نماز کے بعد رزق تقسیم ہوتا ہے جبکہ دن کے آخری حصے (یعنی عصر کے وقت) میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں، تو جو شخص ان دونوں وقتوں میں مصروف عبادت ہوتا ہے اُس کے ”رزق و عمل“ میں برکت دی جاتی ہے ﴿فَرَمَانَ مُصَلِّيًا﴾ یہ اُمت تمام اُمتوں سے افضل ہے اور اس اُمت کے افضل ہونے سے اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا تمام اُنبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام سے افضل ہونا لازم آتا ہے۔ (عمدة القاری ج ۴ ص ۶۵)

﴿فَرَمَانَ مُصَلِّيًا﴾ حضرت سیدنا عمارہ بن رُوَيْبِہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا: ”جس نے سورج کے طلوع و غروب ہونے



(۱۰۱)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نماز ادا کی (یعنی جس نے فجر و عصر کی نماز پڑھی) وہ گر جہنم میں داخل نہ ہوگا۔“ (مسلم ص ۲۵۰ حدیث ۱۴۳۶)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ فجر و عصر کی پابندی کرنے والا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہ جائے گا، اگر گیا تو عارضی (یعنی وقتی) طور پر۔ لہذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ بعض لوگ قیامت میں نمازیں لے کر آئیں گے مگر ان کی نمازیں اہل حق (یعنی جن کے حقوق پامال کئے ہوں گے ان) کو دلوادی جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ فجر و

فجر و عصر کی فضیلت کی حکمت

عصر کی پابندی کرنے والوں کو ان شاء اللہ باقی نمازوں کی بھی توفیق ملے گی اور سارے گناہوں سے بچنے کی بھی، کیونکہ یہی نمازیں (نفس پر) زیادہ بھاری ہیں۔ جب ان پر پابندی کر لی تو ان شاء اللہ بقیہ نمازوں پر بھی پابندی کرے گا، لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ نجات کے لیے صرف یہ دو نمازیں ہی کافی ہیں باقی کی ضرورت نہیں۔ خیال رہے کہ ان دو نمازوں میں دن رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، نیز یہ دن کے کناروں کی نمازیں ہیں، نیز یہ دونوں نفس پر گراں (یعنی بھاری) ہیں کہ صبح سونے کا وقت ہے اور عصر کا روبرو کے فروغ (یعنی زور شور) کا، لہذا ان (نمازوں) کا درجہ زیادہ ہے۔

(مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۹۴)

حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”عقرب (یعنی قیامت

آئینے کے چاند نے آسمان کا چاند دیکھ کر فرمایا:

کے دن) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تو اگر تم لوگوں سے ہو سکتے تو نماز فجر و عصر کبھی نہ چھوڑو۔“ پھر

حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:



(صحیح الرواہ)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُور و دو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وَسَيِّحُ بِحُصْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّسِيسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

(ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے
اس کی پاکی بولوسورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے

(پ: ۱۶، طہ: ۱۳۰) سے پہلے)

(مسلم ص ۲۳۹ حدیث ۱۴۳۴ ملخصاً)

مُفَسِّرُ قُرْآنِ حضرت مُفْتِي احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ حَدِيثِ پاک کے اِس حصّے
(آپ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا) کے تحت فرماتے
ہیں: یعنی خدائے رحمن کے چاند نے آسمان کے چاند کو دیکھا، ڈوبنے والے گہنے

عَشْرِينَ يَوْمًا طُورًا هَرَوِيًّا شَرِيحًا

(یعنی کم رونق والے) چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو نہ غروب ہونے لگے (یعنی جو نہ ڈوبے اور نہ جس کی روشنی میں کمی آئے)، ظاہر
کے چمکانے والے چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو دل و جان، روح و ایمان کو چمکاتا ہے، رات میں چمکنے والے چاند کو اُس
چاند نے دیکھا جو اَبَدًا اَبَادًا تک (یعنی ہمیشہ) ہر وقت دن رات چمکتا ہے اور چمکے گا۔ میں کیا کہوں! مجھے الفاظ بھی نہیں ملتے!

اللَّهُ صَلَّى وَسَلَّمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَدْرِ النَّبُوَّةِ وَسَمَّيْنَا الرِّسَالَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترجمہ: اے اللہ! دُور و دو سلام بھیج اور بَرَکات

نازل فرما نُبُوَّت کے چاند اور رسالت کے سورج پر) یوں کہہ لو کہ اس چاند کو جو سورج سے چمکتا ہے اُس چاند نے دیکھا جو سورج
کو چمکاتا ہے، جو دلوں پر دن رُکال دیتا ہے۔ (آسمان کا) چاند بھی خوش اُصیب ہے جسے محبوب (صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے
دیکھا، یہ چاند (جسے آج بھی ہم دیکھتے ہیں) وہ ہی ہے جس پر حُضُور صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نگاہیں پڑی ہیں۔ یہ حدیث عامَّة

المُسْلِمِينَ (یعنی عام مسلمانوں) کی دلیل ہے کہ مومن ربِّ پاک کو بخشش میں بھی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جنت میں بھی

دیکھا کریں گے۔ خیال رہے کہ جنت کی ساری نعمتیں نیک اَعْمَال کا عَوَظ (ع۔ وُض یعنی بدلہ) ہوں گی خَوَافِ اپنے اعمال کا،

خواہ اس کے اَعْمَال کا جس کے طُفِیل جنت میں گیا مگر ویدار الہی کسی عَمَل کا عَوَظ (یعنی بدلہ) نہ ہوگا، خالص عطاء ذُو الْجَلَال



(مہاراج)

فَرَمَانَ قُصِّطَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا دُشرف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

(یعنی اللہ پاک کی خاص عنایت) ہوگی، ان دو نمازوں پر پابندی اس دیدار کی لیاقت و قابلیت پیدا کرے گی یعنی فجر و عصر کی پابندی۔ دنیا میں نماز ایسے پڑھو کہ گویا (یعنی جیسے) تم خدا کو دیکھ رہے ہو کیونکہ یہاں حجاب (یعنی پردہ) ہے وہاں حجاب (یعنی پردہ) اٹھ جائے گا گویا ختم ہو جائے گا، اُسے دیکھ کر اُس سے کلام کرو گے۔ (حدیث پاک میں موجود آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:) اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں تسبیح و تحمید (یعنی اللہ پاک کی پاکی اور تعریف بیان کرنے) سے مراد نماز ہے، چونکہ فجر و عصر کی نماز میں رات اور دن کے محافظ فرشتے جمع ہو جاتے ہیں، نیز فجر کی نماز سونے کی غفلت کا وقت ہے اور نمازِ عصر کا روبرو، سیر و تفریح کی غفلت کا وقت، ان وجوہ (Reasons) سے ان نمازوں کی تاکید زیادہ ہے، رب پاک فرماتا ہے: **إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا** (ترجمہ کنز الایمان: بیشک صُحُوح کے قرآن (یعنی نماز) میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۸))، نمازِ عصر کے متعلق فرماتا ہے: **حَفِظُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ الْوَسْطَىٰ**

(ترجمہ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔ (پ ۲، البقرہ: ۲۳۸)) (مرآة الناجح ج ۷ ص ۵۱۸، ۵۱۷ ملخصاً)

تیرہ دل کو جلوہ ماہِ عَرَبِ دَرکار ہے

چودھویں کے چاند تیری چاندنی ابھی نہیں (ذوقِ نعت)

الفاظ و معانی: تیرہ دل: اندھیرے میں ڈوبا ہوا دل۔ ماہِ عَرَبِ: عَرَب کا چاند، مراد پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهُ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: دُنیا کی زندگی میں (جاگتے ہیں) اللہ پاک کا دیدار نبی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلمی (یعنی دل میں) دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام بلکہ اولیا کے لیے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امامِ اعظم (ابوحنیفہ) رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو خواب میں سو بار

پرویز کا رت کا
100 بار دیدار کا



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

زیارت ہوئی۔ (مزید فرماتے ہیں:) اس (یعنی اللہ پاک) کا دیدار بلا کَیْف ہے، یعنی دیکھیں گے اور (مگر) یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے! جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصلہ مسافت (Distance) کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، وہ

دیکھنے والے سے کسی جہت (ج۔ ہت یعنی سمت۔ ڈائریکشن، Direction) میں ہوتی ہے، اُوپر یا نیچے، دَہنے (Right) یا بائیں (Left)، آگے یا پیچھے، اُس (یعنی ربِّ کریم) کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ ”کیونکر“، کو یہاں دُخَل نہیں، اِنْ شَاءَ اللَّهُ جب دیکھیں گے اُس وقت بتادیں گے۔ اس (طرح) کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عَقْل پہنچتی ہے، وہ خُدا نہیں اور جو خدا ہے، اُس تک عَقْل رَسا (یعنی پہنچتی) نہیں، اور وَثِیْت

دیدار نگاہ اُس کا احاطہ (یعنی گھیرا) کرے، یہ مُخَال (یعنی ناممکن۔ Impossible) ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۲۲۲) بہار شریعت جلد اول صفحہ 160 پر ہے: جَنَّتِیْ جَب جَنَّتِیْ میں جائیں گے، ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے

فَضْل کی حد نہیں۔ پھر انہیں دُنیا کی ایک ہفتے کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پَرُو دُو دُگار کی زیارت کریں اور عَرَشِ اَلہٰی ظاہر ہوگا اور ربِّ پاک جَنَّتِیْ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تَخَلُّیْ فرمائے گا اور ان جَنَّتِیْ کے لیے مِثْبَر (م۔ ب۔) بچھائے جائیں گے، نُور کے مِثْبَر، موتی کے مِثْبَر، یا قوت کے مِثْبَر، ذَبْر جَد کے مِثْبَر، سونے کے مِثْبَر، چاندی کے مِثْبَر اور اُن (جَنَّتِیْ) میں کا اَدْنٰی (یعنی چھوٹے درجے کا) مُشْک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے

گَمَان (یعنی خیال) میں گُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خُدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب (یعنی سورج) اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع (یعنی رُکاوٹ) نہیں اور اللہ کریم ہر ایک پر تَخَلُّیْ فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلَانِ بِن فُلَانِ! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بَحْضِ مَعَاصِی (نافرمانیاں) یا دِوَلَانِے گا، بندہ عَرَض کرے گا: تو اے رب! کیا تُو نے مجھے بَحْش نہ دیا؟ فرمائے گا:

ہاں! میری مَغْفِرَت کی وَسْعَت (یعنی کشادگی۔ پھیلاؤ) ہی کی وجہ سے تُو اس مرتبے کو پہنچا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۶۰)



(جران)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُورِ پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

جرے میں ویسکھان عَمَلانِ وَلَّے، کجھ نئیس میںے پَلَّے

جرے میں ویسکھان رَحْمَتِ رَبِّ دِی، پَلَّے پَلَّے پَلَّے

(یعنی جب میں اپنے اعمال کی طرف دیکھتا ہوں تو کچھ نہیں پاتا اور جب اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتا ہوں تو خوشی سے جھوم اٹھتا ہوں)

حضرت سیدنا ابوبصیرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوروالے آقا صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ نماز یعنی نمازِ عَصْرِ تَمَّام سے پچھلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہذا جو اسے

(مسلم ص ۳۲۲ حدیث ۱۹۲۷)

پابندی سے ادا کریگا سے دُگنا (یعنی Double) اَجْر ملے گا۔

نمازِ عَصْرِ تَمَّامِ
دُگنی اَجْر

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی پچھلی اُمّتوں پر بھی نمازِ عَصْرِ

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۶۶)

فَرَض تھی مگر وہ اسے چھوڑ بیٹھے اور عذاب کے مُسْتَحَقَّ ہوئے، تم ان سے بعثت پکڑنا۔

پہلا اَجْر پچھلی اُمّتوں کے لوگوں کی مخالفت کرتے ہوئے عَصْر کی نماز پر پابندی

کی وجہ سے ملے گا اور دوسرا اَجْر عَصْر کی نماز پڑھنے پر ملے گا جس طرح دیگر نمازوں

کا ملتا ہے پہلا اَجْر عبادت پر پابندی کی وجہ سے ملے گا اور دوسرا اَجْر قِیَامَت

کرتے ہوئے خرید و فروخت چھوڑنے پر ملے گا، کیونکہ عَصْر کے وقت لوگ بازاروں میں کام کاج میں مَشْرُوف ہوتے ہیں

پہلا اَجْر عَصْر کی فضیلت کی وجہ سے ملے گا کیونکہ یہ صَلَاةِ وَسْطٰی (یعنی درمیانی نماز) ہے اور دوسرا اَجْر اس کی پابندی

(شرح الطیبی ج ۳ ص ۱۹، مرقاة المفاتیح ج ۳ ص ۱۳۹)

کے سبب ملے گا۔

تَابِعِی بُرُگ حضرت سیدنا ابوالْمَلِیْح (آبِل - م - لَیْح) رَحْمَةُ اللہ علیہ بیان کرتے

ہیں: ایک ایسے روز کہ باوَل چھائے ہوئے تھے، ہم صحابی رسول حضرت سیدنا بُرَیْدَہ

رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں تھے، آپ نے فرمایا: نمازِ عَصْر میں جلدی کرو کیونکہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَمَلِ صَبِیْطِی
مَنْ هُوَ كَبِيْرٌ



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَثُرَتْ كَرَمُهُ لَكَ تَهَارًا مَجْهُرًا مَرُورًا وَبِأَكْرَمِ كَابِعْثٍ هُوَ۔ (ابو یسئ)

ارشاد فرمایا ہے کہ ”جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اُس کا نکل ضبط ہو گیا۔“

(بخاری ج ۱ ص ۲۰۳ حدیث ۵۰۵۳)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

غالباً ”عمل“ سے مراد وہ دنیوی کام ہے جس کی وجہ سے اُس نے نمازِ عصر چھوڑی

(اور) ”ضبطی“ سے مراد اُس کام کی برکت کا ختم ہونا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جو عصر

نماز عصر چھوڑنے کے
عادی پر اندیشہ کفر

چھوڑنے کا عادی ہو جائے اُس کے لیے اندیشہ (یعنی خطرہ) ہے کہ وہ کافر ہو کر مرے جس سے اعمال ضبط (یعنی برباد)

ہو جائیں، (البتہ) اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصر چھوڑنا کفر و ارتداد ہے۔ خیال رہے کہ نمازِ عصر کو قرآن کریم نے ”پانچ کی نماز“

فرمایا اس کی بہت تاکید فرمائی نیز اس وقت رات و دن کے فرشتوں کا اجتماع (یعنی جمع ہونا) ہوتا ہے اور یہ وقت لوگوں کی

سیر و تفریح اور تجارتوں کے فروغ (یعنی بڑھنے اور مصروفیت) کا وقت ہے، اس لیے اکثر لوگ عصر میں سستی کرتے ہیں، ان

وجوہ (Reasons) سے قرآن شریف نے بھی عصر کی بہت تاکید فرمائی اور حدیث شریف نے بھی۔ (مراۃ المناجیح ص ۳۸۲ تا ۳۸۳)

عارف باللہ ابوالعباس حوثی رحمۃ اللہ علیہ نمازِ عصر کی تیاری اس وقت

سے شروع کر دیتے جب ظہر کا وقت ختم ہونے میں چالیس منٹ باقی ہوتے،

آپ کی تیاری کا طریقہ یہ ہوتا کہ نگاہیں جھکائے مراۃ قبے میں مشغول ہو جاتے

40 منٹ پہلے
تیاری (حکایت)

اور وشوسوں سے استغفار کرتے رہتے اور ایسا اس لیے کرتے تاکہ آپ پر عصر کا وقت اس حالت میں آئے کہ بارگاہِ الہی

میں حاضری سے آپ کے سامنے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

(لواقح الانوار القدسیہ ص ۴۹۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازوں کی اہمیت اپنے دلوں میں اُجاگر کرنے،

ہر نماز اہتمام کے ساتھ اپنے وقت کے اندر باجماعت پڑھنے اور دوسروں کو

نمازوں کیلئے تیار کرنے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

ایک بیان ہے کہ
نمازی بنائے



(مستادم)

فُتْرَانُ فَصَلَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترکتا شخص ہے۔

ششک رہے۔ آئیے! نمازی بننے بنانے کے متعلق ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: وزیر آباد (پنجاب) کے اسلامی بھائی اس وقت اسکول کے طالب علم تھے۔ کسی مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کا کیسٹ ”بے نمازی کی سزائیں“ پیش کیا۔ ان کے بقول گھر میں والد صاحب کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔ بہر حال انہوں نے وہ کیسٹ گھر میں چلایا، والد صاحب نے بھی وہ بیان سنا اور گھر والوں کو بار بار اس بیان کو سننے کی ترغیب دی۔ اس بیان کی برکت سے اس اسلامی بھائی کے گھر والے نمازی بن گئے، غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مرید بھی بنے۔ پھر ایک وقت وہ آیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ان کے گھر میں اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع بھی ہونے لگا۔ ان کے بھائی دعوتِ اسلامی کے تحت خواں بھی بنے اور جامعۃ المدینہ میں ڈس نظامی کے طالب علم بھی جبکہ ان کے دو بیچازاد بھائی دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حفظِ قرآن کی سعادت پانے لگے۔

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سَکُنْدَر

جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول (وسائلِ بخشِ فرم) ص ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی (یعنی جو جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑے) گویا اُس کے اہل و عیال و مال ”وشر“ ہو (یعنی

ابا و عتبار اور ان کا برباد ہو گئے)

(بخاری ج ۱ ص ۲۰۲ حدیث ۵۵۲)

چھین لے گئے۔

حضرت علامہ ابوسلیمان خطابی شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”وشر کا معنی ہے:

وشر کا مطلب

”نقصان ہونا یا چھین جانا“، پس جس کے بال بچے اور مال چھین گئے یا اُس کا



(طبرانی)

فَرِحَ بِفَضْلِ صَلَاتِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈرو و پڑھو کہ تمہارا درو مجھ تک پہنچتا ہے۔

نقصان ہو گیا گو یا وہ اکیلا رہ گیا۔ لہذا نماز کے فوت ہونے سے انسان کو اس طرح ڈرنا چاہیے جس طرح وہ اپنے گھر کے افراد اور مال و دولت کے جانے (یعنی برباد ہونے) سے ڈرتا ہے۔

(اکمال المعلم بفوائد مسلم ج ۲ ص ۵۹۰)

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعْظَم ہے: جب مرنے والا قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے:

مَسِيْتُ قَبْرِي فِي سُرُوحِ
طُوبَىٰ هُوَ مَجْلُوبٌ هُوَ نَاهِي

(ابن ماجہ ج ۴ ص ۵۰۳ حدیث ۴۲۷۲)

”مجھے چھوڑو میں نماز پڑھ لوں۔“

حکیمہ الأمت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک کے اس حصے (سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے) کے تحت فرماتے ہیں: یہ احساس ”مُنْكَرٌ كَبِيرٌ“ کے جگانے پر ہوتا ہے، خواہ دفن کسی وقت ہو۔ چونکہ نمازِ عشر کی زیادہ تاکید ہے اور آفتاب (یعنی سورج) کا ڈوبنا اس کا وقت جاتے رہنے کی دلیل ہے، اس لیے یہ وقت دکھایا جاتا ہے۔ حدیث کے اس حصے (مجھے چھوڑو میں نماز پڑھ لوں) کے تحت لکھتے ہیں: یعنی ”اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا عشر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔“ یہ وہی کہے گا جو دنیا میں نمازِ عشر کا پابند تھا، اللہ نصیب کرے۔ اسی لیے رب فرماتا ہے:

اِنَّ فِيْ فَرَشْتِكُمْ
سُؤَالَاتٍ بَعْدَ
مِنْ كَرْنَا نَبِيْتَكُمْ

حِفْظُوا عَلٰى الصَّلٰوةِ الْوَسْطٰى (ترجمہ کنز الایمان: نگہبانی (یعنی حفاظت) کرو سب

(پ ۲۳۸، البقرة: ۲۳۸) نمازوں اور پانچ کی نماز کی)

یعنی ”تمام نمازوں کی خصوصاً عشر کی بہت نگہبانی (یعنی حفاظت) کرو۔“ صوفیا فرماتے ہیں: ”جیسے جیو گے ویسے ہی مرو گے اور جیسے مرو گے ویسے ہی اٹھو گے۔“ خیال رہے کہ مؤمن کو اُس وقت ایسا معلوم ہوگا جیسے میں سوکراٹھا ہوں، نزع وغیرہ



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْهُ جَلْسًا مِنْ جَلْسِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

سب بھول جائے گا۔ ممکن ہے کہ اس عرض (مجھے چھوڑ دو! میں نماز پڑھ لوں) پر سوال جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہو چکی۔

(مراۃ المناجیح ص ۱۴۲)

کیا پوچھتے ہو مجھ سے، تکبیریں! لحد میں

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

لو دیکھ لو! دل حیر کے، آراں محمد

تقسیم رزق کے اوقات

حضرت سیدنا امام شہرانی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کہتے ہیں: میں نے سیدی علی خواص رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ماڈی (یعنی محسوس

ہونے والا) رزق جو کہ ہمارے جسموں کی غذا ہوتا ہے طلوع فجر سے (یعنی جب فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے سے لے کر) سورج ایک نیزہ نکل کر بلند ہونے تک (یعنی طلوع آفتاب کے 20 منٹ کے بعد تک) اللہ پاک تقسیم فرماتا ہے اور روح کی غذا یعنی معنوی رزق جو کہ دکھائی نہیں دیتا (یعنی دل و دماغ کا سکون جس پر مبنی ہوتا ہے) عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک تقسیم فرماتا ہے۔ (لواقح الانوار القدسیہ ص ۶۷) روایت کا مقصد یہ ہے کہ ان اوقات کو غفلت میں نہ گزارو بلکہ ذکر و عبادت میں بسر کرو۔

خادم نبی، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرور

کائنات صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا

انتظار کرتا رہے حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے بیچ آجائے (یعنی غروب ہونے کے

(مسلم ص ۲۴۶ حدیث ۱۴۱۲)

قریب ہو جائے) تو کھڑا ہو کر چار چوٹیں مارے کہ ان میں اللہ کا تھوڑا ہی ذکر کرے۔

مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کی شرح

میں لکھتے ہیں: اس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ دنیوی کاروبار

میں پھنس کر نماز عصر دیر سے (یعنی مکروہ وقت میں) پڑھنا منافقوں کی علامت



(معراج)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ زور و پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

(یعنی نشانی) ہے۔ دوسرے یہ کہ غروب سے 20 منٹ پہلے گراہت کا (یعنی مکروہ تحریمی) وقت ہے، وقتِ مُسْتَحَب میں عَصْر پڑھنا چاہیے۔ تیسرے یہ کہ رُكُوع و سَجْدہ بَہْت اطمینان سے کرنا چاہیے۔ حُضُور (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جَلْد باز (نمازی کے) سَجْدے کو مُرغ کے چونچ مارنے سے تشبیہ دی جو وہ دانہ چگتے وقت زمین پر جلدی جلدی مارتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ص ۳۸۱)

رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص عَصْر کے بعد سوئے اور اس کی عَقْل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو کلامت کرے۔“ (مسند ابو یعلیٰ ج ۴ ص ۲۷۸ حدیث ۴۸۹۷) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳۵)

عَصْر کے پندرہ سنتوں کے بارے میں مابین پھول

نمازوں کے اندر، حُشُوع اے خدا دے

پے غوثِ ایتھا، نمازی بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

”سنت“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے
عَصْر سے متعلق تین فرامینِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿۱﴾ اللہ پاک اس شخص پر رحم کرے، جس نے عَصْر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۰ حدیث ۱۲۷۱)

﴿۲﴾ جو عَصْر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (معجم کبیر ج ۲۳ ص ۲۸۱ حدیث ۶۱۱)

﴿۳﴾ جو عَصْر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چُھوئے گی۔ (معجم اوسط ج ۲ ص ۷۷ حدیث ۲۵۸۰) (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۶۱)

عَصْر کے فَرَضوں سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا سنتِ غیرِ مُوَكَّدہ ہے۔ اس میں اور عشا کے فَرَضوں سے پہلے کی چار سنتوں میں) پہلی اور تیسری رَکْعَت کے شروع

میں سُنَّا، اَعُوْذ اور بِسْمِ اللہ پڑھئے۔ دوسری اور چوتھی رَکْعَت کے بعد ”تَعْدہ“

عَصْر کی پندرہ سنتوں کے بارے میں مابین پھول



(از سنہ)

فَرَضَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْرُورٌ وَشَرِيفٌ بِرَسُولِ اللهِ يَأْكُتُمْ بِرَحْمَتِ يَحْيِيكَ گَا۔

فَرَضَ هِيَ۔ دُونُوں تَعْدُوں مِیْنِ التَّحِيَّاتِ كِے بَعْدُ دُرُوْدِ اِبْرَاهِيْمِ اُوْر دُعَا مَجْهُ پڑھئے۔ چَارْ غَيْرِ مَوْكِدَه سُنَّتِيں شُرُوْع كِرْنِے كِے بَعْدُ جَمَاعَت كَهْرِي هُو جَانِے كِي صَوْرَت مِیْنِ دُوْر كَعْتُوں پَر سَلَام پَهِيْر كِر جَمَاعَت مِیْنِ شَامِل هُو جَائِے۔ مَكْرَطْهَر وَجْمَعَه كِي سُنَّتِ قَبْلِيَه يَعْنِي فَرَضُوں سَے پَهْلِے پڑھِي جَانِے وَالِي چَار سُنَّتُوں مِیْنِ چَار رَكْعَت پُوْرِي كِر لِيَجْے۔ اِس مَسْئَلِے كِي تَفْصِيْلِي مَعْلُوْمَات "مَقَالُوِي رَضُوِيَه" جِلْد 8 صَفْحَے 129 تا 136 پَر دِيكْهِي جَا سَكْتِي هَے۔

مغرب کی نماز کے فضائل

خَادِمِ نَبِي، حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اَنْسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَے رَوَايَتِ هَے كِه سِرْكَارِ مَدِيْنَه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ عَالِي شَانِ هَے: "جِس نے مَغْرِبِ كِي نَمَازِ جَمَاعَتِ كِے سَاْتَهَادَا كِي اُس كِے لِيَه مَقْبُوْل حَجَّ وَعُمْرَه كَا ثَوَاب لَكْهَا جَانِے گَا اُوْر هَا يَسَا هَے گُوَا (يعْنِي جِيَسَ) اِس نے شَبِّ قَدْر مِیْنِ قِيَامِ كِيَا۔" (جَمْعُ الْجَوَامِع ج 7 ص 190 حَدِيْث 22311)

دُو فَرَامِيْنِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿١﴾ جُو تَخْشَ مَغْرِبِ كِے بَعْدُ چَھ رَكْعَتِيں پڑھے اُوْر اِن كِے دَرْمِيَان مِیْنِ كُوْنِي تَبْرِي بَات نَه كَہے، تُو بَارَه بَرَس كِي عِبَادَت كِے (ثَوَاب كِے) بَرَابَر كِي جَائِيں گِي۔ (تَرْمِذِي ج 1 ص 439 حَدِيْث 435) ﴿٢﴾ جُو مَغْرِبِ كِے بَعْدُ چَھ رَكْعَتِيں پڑھے، اِس كِے گُنَاہ نَخْش دِيے جَائِيں گَے اَكْر چَھ سَمْنَدَر كِے جِھَاگ بَرَابَر هُوں۔

(مَعْجَم اَوْسَط ج 5 ص 200 حَدِيْث 7245)

مَغْرِبِ كِي تِيْن رَكْعَت (رَكْعَت۔ عَت) فَرَض پڑھنے كِے بَعْدُ چَھ رَكْعَت اِيَك هِي سَلَام سَے پڑھئے، هَر دُوْر رَكْعَت پَر قَعْدَه كِيَجْے اُوْر اِس مِیْنِ التَّحِيَّاتِ، دُرُوْدِ اِبْرَاهِيْمِ اُوْر دُعَا پڑھئے، پَهْلِي،



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: بَجْهٍ كَثْرَتٍ مِنْ دُرِّهِ وَبِأَكْبَرِ دَعْوَاهِ بِرُؤُوسِهَا رَأْسُهَا وَبِأَكْبَرِ دَعْوَاهِ بِرُؤُوسِهَا رَأْسُهَا وَبِأَكْبَرِ دَعْوَاهِ بِرُؤُوسِهَا رَأْسُهَا

تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتدا میں ثَنَا، تَعَوُّذٌ وَ تَسْمِيَةٌ (یعنی ثَنَا، اَعُوذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ) بھی پڑھے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سُنَّتْ مُؤَكَّدَةٌ ہوئیں اور باقی چار نوافل۔ یہ ہے اَوَّابِينَ (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الْوَلِيْفَةُ الْكَرِيْمَةُ ص ۲۶ مَلْخَصًا) چاہیں تو دو دو رکعت کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہارِ شریعت جلد اول صَفْحَه 666 پر ہے: بعد مغرب چھ رکعتیں مُسْتَحَبَّہ ہیں ان کو صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ کہتے ہیں، خواہ (یعنی چاہیں تو) ایک سلام سے سب پڑھے یا دو (سلام) سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا اَفْضَلُ ہے۔ (درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۵۴۷)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سَيِّدُنا عُمَرُ بن ابوالخليفة رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سَيِّدُنا عَطَاءُ خُرَّاسَانِي رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی، نماز کے بعد جب ہم واپس ہونے لگے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”مغرب و عشا کے اس درمیانی وقت سے لوگ غافل ہیں، یہ نماز اَوَّابِينَ (یعنی توبہ کرنے والوں کی نماز) کا وقت ہے۔ جس

مغرب و عشا کے درمیان عبادت کا وقت ہے

نے اس دوران نماز کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کی گویا وہ جنت کی کیاری میں ہے۔“ (اللہ والوں کی باتیں ج ۵ ص ۲۵۹)

عِشَاءُ كَيْ نَمَازُكَ وَيُضَائِلُ

حضرت سَيِّدُنا ابوبہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرتِ نشان ہے: ”سب نمازوں میں زیادہ گراں (یعنی بوجھ والی) مُنَافِقُونَ پر نمازِ عشا و فجر ہے، اور جو ان میں فضیلت ہے اگر

منافقوں پر نماز ہے

جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سُرین (یعنی بیٹھنے میں بدن کا جو حصہ زمین پر لگتا ہے اُس) کے بل گھسکتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا



فُرَّانُ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں چھ پڑھ دیا کہ نماز جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

آتے۔“

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۷، حدیث ۷۹۷)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے

ہیں: کیونکہ منافق صرف دکھلاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں، اور وقتوں میں تو

خیر جیسے تیسے پڑھ لیتے ہیں مگر عشا کے وقت نیند کا غلبہ، فجر کے وقت نیند کی لذت انہیں مشمت کر دیتی ہے۔ اخلاص و عشق

تمام مشکلوں کو حل کرتے ہیں وہ ان میں ہے نہیں، لہذا یہ دو نمازیں انہیں بہت گراں (یعنی بہت بڑا بوجھ معلوم ہوتی) ہیں،

اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان ان دو نمازوں میں سستی کرے وہ منافقوں کے سے کام کرتا ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۹۶)

تابعی بزرگ حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے مروی ہے

کہ سرورِ دو جہان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

”ہمارے اور منافقین کے درمیان علامت (یعنی پہچان) عشا و فجر کی نماز میں

حاضر ہونا ہے کیونکہ منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔“

(مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۳، حدیث ۲۹۸)

حضرت علامہ عبدالرزاق و مئاوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: اس حدیث میں

بیان کردہ منافق سے مراد (دور رسالت کے بدترین کفار نہیں ہیں جو خود کو جھوٹ

موت مسلمان ظاہر کرتے تھے مگر دل سے کافر تھے بلکہ یہاں مراد) ”منافقِ عملی“ ہے۔

(جو کہ حقیقت میں مسلمان ہے) حدیث کے اس حصے ”منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے“ سے مراد ہے: ہم

ان نمازوں کو پستی کے ساتھ اور خوشی خوشی ادا کرتے ہیں، ہمیں ان دنوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد

آنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی جبکہ منافقین پر یہ نمازیں بھاری ہیں اس لیے وہ انہیں بَشَّاشَتْ (یعنی خوشی) اور پستی کے

ساتھ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں:) واضح رہے کہ منافقِ (عملی) عبادت قائم کرنے کے لیے



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُز و پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے صاف کر دوں (یعنی ہاتھ لادوں گا)۔ (ابن ماجہ)

نہیں بلکہ عادت کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے اور چونکہ اس کا نفس نماز پڑھنے کو ناپسند کرتا ہے اس لیے وہ سب کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے گھر میں تنہا نماز پڑھتا ہے۔ (آگے مزید تحریر کرتے ہیں:) بعض عارفین (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والوں) کا قول ہے:

نماز فجر باجماعت پابندی سے پڑھنے سے دُنیا کے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں، نمازِ عصر و عشا میں جماعت کی پابندی سے زُہد پیدا ہوتا (یعنی دُنیا سے بے رغبتی نصیب ہوتی) ہے، ”خواہشات“ کی پیروی سے نفس باز رہتا ہے۔ (فیض القدیر ج ۱ ص ۸۴، ۸۵)

نمازِ عشا سے پہلے سونا
حضور اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جو نمازِ عشا سے پہلے سونے اللہ پاک اُس کی آنکھ کو نہ ملائے۔ (جمع الجوامع ج ۷ ص ۲۸۹ حدیث ۲۳۱۹۲)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے حکام کو ایک فرمان لکھا جس میں یہ بھی ہے کہ جو عشا سے پہلے سوجائے خدا کرے اس کی آنکھیں نہ سوسیں، جو سوجائے اس کی آنکھیں نہ سوسیں۔ (مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۶)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان کے متعلق مفتی احمد یار خان رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں: جناب فاروق اعظم

رضی اللہ عنہ کی یہ دعائے ضرر رٹھار غَضَب (یعنی ناراضی ظاہر کرنے) کے لئے ہے۔ خیال رہے کہ نمازِ عشا سے پہلے سوجانا اور عشا کے بعد بلا ضرورت جاگتے رہنا (یہ دونوں ہی کام) سنت کے خلاف اور نبی صَلَّی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے لیکن نماز سے پہلے سو کر نماز ہی نہ پڑھنا اور ایسے ہی عشا کے بعد جاگ کر فجر قضا کر دینا حرام ہے کیونکہ حرام کا ذریعہ بھی حرام ہوتا ہے۔ (مراۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

عشا سے قبل سونا پکڑو نہ
”بہار شریعت“ میں ہے: دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا لکڑو نہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳۱)



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿۱﴾ علمی گفتگو، کسی سے مسئلہ پوچھنا یا اس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس قسم کی گفتگو سونے سے افضل ہے ﴿۲﴾ جھوٹے قصے کہانی کہنا مَحْرَہ پین اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنا یہ نکر وہ ہے ﴿۳﴾ مَوَاسَّث کی بات چیت کرنا

عِشَاءُ كَيْ تَبْعَكَ فِتْنَةٌ
مَنْ كَرِهَ تَبْرَأَ مِنْهُ

جیسے میاں بیوی میں یا مہمان سے اس کے اُس کے لیے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذکر الہی میں مشغول ہو جائے اور تسبیح و استغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳۶)

نِزَاوَاتُكَ كِنَامِجَاتِكَ وَجِبَّةٌ

فَجْر: فجر کا معنی: ”صبح“ ہے چونکہ فجر کی نماز صبح کے وقت پڑھی جاتی ہے، اس لئے اس نماز کو فجر کی نماز کہا جاتا ہے۔

ظَهْر: ظہر کا ایک معنی ہے: ”ظہیر“ (یعنی: دوپہر)، چونکہ یہ نماز دوپہر کے وقت پڑھی جاتی ہے، اس لئے اسے ظہر کی نماز کہا جاتا ہے۔

عَصْر: عصر کا معنی: ”دن کا آخری حصہ“ چونکہ یہ نماز اسی وقت میں ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کو عصر کی نماز کہا جاتا ہے۔

مَغْرِب: مغرب کا معنی سورج غروب ہونے کا وقت ہے، چونکہ مغرب کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کو مغرب کی نماز کہا جاتا ہے۔

عِشَاء: عشاء کے لغوی معنی: رات کی ابتدائی تاریکی کے ہیں، چونکہ یہ نماز اندھیرا ہوجانے کے بعد ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کو عشاء کی نماز کہا جاتا ہے۔

(شرح مشکوٰۃ الآثار للطحاوی ج ۳ ص ۲۱، ۲۴ ملخصاً)

تُو پانچوں نمازوں کا پابند کر دے
پے نصطفیٰ ہم کو جنت میں گھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



(ترجمہ)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

جمعہ کے فضائل

سرکارِ دو جہان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاف ہوں

(جَمْعُ الْجَوَامِعِ ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۰۲)

جمعہ کو دُرُودِ شَرِيف پڑھنے کی فضیلت

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صدقے ہمیں جُمُعَةُ الْمُبَارَكِ کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ انسوس! ہم ناقدِ رے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سَيِّدُ الْاَيَّامِ یعنی سب دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روز جہنم کی آگ نہیں شلگائی جاتی، جُمُعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قِيَامَتِ دُولَهِن کی طرح اٹھایا جائیگا، جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رتبہ پاتا اور عذابِ قَبْرِ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حضرت مُفْتِي احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے فرمان کے مطابق، جُمُعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستر (70) حج کے برابر ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر (70) گنا ہے۔ (چونکہ جُمُعہ کا شرف بہت زیادہ ہے لہذا) جُمُعہ کے روز گناہ کا عذاب بھی ستر (70) گنا ہے۔ (مُلَخَّصُ اِمْرَاةِ ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۶)

جُمُعَةُ الْمُبَارَكِ کے فضائل کے تو کیا کہنے! اللہ کریم نے جُمُعہ کے مُتَعَلِّقِ ایک پوری سورت ”سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ“

نازل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم کے 28 ویں پارے میں جملگوارہی ہے۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ کی آیت

نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعاءِ روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ گواہی بخون گا۔ (عقب الایمان)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! واجب نمازی کی آذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا دُودِي
لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذِمُّوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۙ

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ

عليه فرماتے ہیں: حضور عليه السلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ

تشریف لائے تو 12 ربیع الاول (622ء) روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو

چاشت کے وقت مقام قبا میں اقامت فرمائی (یعنی ٹھہرے)۔ دوشنبہ (یعنی پیر شریف) سے شنبہ (یعنی منگل) چہار شنبہ (یعنی بدھ) پنج شنبہ (یعنی جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم (یعنی سفر) فرمایا۔ بنی

سالم ابن عمرف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سید عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔

(خزائن العرفان ص ۸۸۴)

الْحَمْدُ لِلَّهِ آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجد جمعہ قائم ہے اور زائرین حصول برکت کیلئے اُس کی زیارت

کرتے اور وہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔

حَكِيمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ

السَّلَام کی مٹی اسی دن چمچ ہوئی نیز اس دن میں لوگ چمچ ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں،

ان وجوہ (Reasons) سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عَرُوبِہ کہتے تھے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۷ ملخصاً)



(عبدالرزاق)

قرآنِ فصیحاً صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراطا جزا لکھتا ہے اور قیراطا خد پیمانہ جتنا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریباً پانچ سو (500) جمعے پڑھے ہیں، اس لئے کہ جمعہ بعدِ ہجرت شروع ہوا جس کے بعد سو

سیرکار صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریباً 500 جمعے پڑھے

سال آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصے میں جمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔

(براق ۳، ۳۶، ۳۷، لمعات ج ۴ ص ۱۹۰ تحت الحدیث ۱۴۱۵)

اللہ کے محبوب صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص تین جمعے (کی نماز) سُستی کے سبب چھوڑے اللہ پاک اس کے دل پر مہر

تین جمعے سُستی سے چھوڑے اس کے دل پر مہر

(ترمذی ج ۲ ص ۳۸ حدیث ۵۰۰)

کردے گا۔“

جمعہ فرض عین (یعنی جس کا ادا کرنا عاقل و بالغ مسلمان مزدور پر ضروری) ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد

(لؤلؤ مختار ج ۳ ص ۵، بہار شریعت ج ۱ ص ۷۶۲)

(یعنی تاکید) ہے اور اس کا مُکبر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازِ جمعہ کیلئے کافی پہلے پہنچ جانے، پہلی صف پانے اور تکبیرِ اوّلیٰ کا ثواب کمانے کا ذہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی

اُمّت کا مُصلح

تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول کو اپنائے رہئے، آئیے! ”مدنی بہار“ سنئے: پھالیہ (پنجاب) کے قریبی علاقے میں رہنے والے نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے ڈرامے اور فحش فلمیں دیکھنے اور گانے باجے سننے کے عادی تھے، ان کی کمر میں دردر پہنے لگا تو اس کا گناہوں بھرا علاج انہوں نے شراب نوشی میں ڈھونڈا۔

نمازیں پڑھنا تو ایک طرف انہیں نماز پڑھنے کا درست طریقہ تک معلوم نہیں تھا، لیکن ان کا ضمیر انہیں ملامت کرتا رہتا کہ مسلمان ہو کر مجھے نماز پڑھنا نہیں آتی۔ ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ ان کی ورک شاپ میں کام کرنے کے لئے



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نماز ہم ہوئے تو انہیں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا عمامہ، داڑھی اور سنت پر عمل کرنا بہت پسند آیا کہ یہ نوجوان عام لوگوں سے کتنا مختلف ہے! اسلامی بھائی کی صحبت رنگ لانے لگی اور وہ ان کو بھی ترغیب دے کر نماز کے لئے مسجد میں لے جاتے۔

رمضان کا مہینا آیا تو مبلغِ دعوتِ اسلامی کی ترغیب پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کیا، گناہوں سے تائب ہوئے اور عید کے موقع پر تین دن کے مدنی قافلے میں سفر بھی کیا۔ اعتکاف میں وہ دعوتِ اسلامی کے رنگ میں رنگ گئے پھر 41 دن کا مدنی قافلہ کورس بھی کیا، بعد میں ذہن بنا تو 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر بھی کیا، بالآخر امامت کورس کرنے کے بعد ایک مسجد میں امامت کی۔ ان کے وسیلے سے دعوتِ اسلامی کی برکتیں اہل خانہ کو بھی ملیں اور الحمد للہ گھر میں مدنی ماحول بن گیا۔

ان شاء اللہ بھائی سدھر جاؤ گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

مرضِ عصیان سے چھٹکارا تم پاؤ گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائل بخشش (مرتم) ص ۶۴۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے: ”بے شک اللہ پاک اور اس کے فرشتے مجھ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔“

(مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ج ۲ ص ۳۹۴ حدیث ۳۰۷۵)

اے عاشقانِ نماز! بیان کردہ حدیثِ پاک میں اللہ پاک اور اس کے فرشتوں کا مجھ کے دن عمامہ شریف باندھنے والوں پر درود بھیجنے کا ذکر ہے یاد رہے اس سے معروف درود مراد نہیں بلکہ اللہ پاک کا اپنے بندوں پر درود بھیجنے کا مطلب

ہے رحمت نازل فرمانا اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا مطلب ہے استغفار کرنا (یعنی مغفرت طلب کرنا)۔ (فتح الباری ج ۱۲ ص ۱۲۱)



(فردوس الاخبار)

فَرَسَانُ فَصَلَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بِرَدِّهِ وَبِرْهَانِ بِنِي جَالِسِ كُوْا رَاسْتِ كَرُوْا كَثِمَارًا دَرُوْا بِرْهَانًا بِرُوْزِ قِيَامَتِ تَمَارِے لِيْے نُوْرُوْكَا۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔

(جامع صغیر ص ۳۱۴ حدیث ۵۱۰۱ مختصراً)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ پاک اُس سے بیماری نکال کر شفا داخل کر دیتا ہے۔“

(قوت القلوب ج ۱ ص ۱۱۹)

حضرت مولانا امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں ہے: جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے (یعنی کٹوائے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے (یعنی کٹوائے) تو رحمت آئے گی گناہ جائیں گے۔

(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۲۲۶، ذُوْ مُخْتَارٍ وَرَذَا الْمُخْتَارِ ج ۹ ص ۶۶۸ تا ۶۶۹)

حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگی رِزْقِ کا سبب ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۲۲۵)

مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے: ”جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے دروازے پر فرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ پاک کی راہ میں ایک اونٹ



(طبرانی)

فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شب جمعہ اور روز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر بیش کیا جاتا ہے۔

صَدَقَ (یعنی خیرات) کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے، پھر اُس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے، پھر اُس کی مثل ہے جو اٹھا صدقہ کرے اور جب امام (خُطْبے کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ (یعنی فرشتے) آسمان ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خُطْبہ سُنْتے ہیں۔“ (بخاری ج ۱ ص ۳۱۹ حدیث ۹۲۹)

شرح حدیث
حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بعض علماء نے فرمایا کہ تلائکہ جمعہ کی طلوع فجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے (یعنی سورج نکلنے) سے، مگر حق یہ ہے کہ سورج ڈھلنے (یعنی ابتدائے وقت ظہر) سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ اسی وقت سے وقت جمعہ شروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ وہ فرشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اولاً سو (100) آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اول (یعنی پہلے آنے والے) ہیں۔ (مراۃ ج ۲ ص ۳۳۵)

پہلی صدی
حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: پہلی صدی میں سحری کے وقت اور فجر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے، وہ چراغ لیے ہوئے (نماز جمعہ کیلئے) جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، یہاں تک کہ نماز جمعہ کیلئے جلدی جانے کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانا چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُحُح سویرے جاتے ہیں۔ نیز دنیا کی کمائی چاہنے والے خرید و فروخت اور دُنوی نَفْع حاصل کرنے کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مُقابلہ کیوں نہیں کرتے! (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۶)

غریبوں کا حج
صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ یعنی جمعہ کی



(ترجمہ)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

ایک اور روایت میں سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صُحُّح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی

(مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۱۱۵ حدیث ۲۴۶)

سرکارِ مکہ مَلَكَمَه، سر دارِ مدینہ منورہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُسے پا کر اُس وقت اللہ پاک سے کچھ مانگے تو اللہ پاک اُس کو ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(مسلم ص ۴۲۴ حدیث ۸۵۲)

حُضُور پُر نور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جمعہ کے دن جس ساعت (یعنی گھڑی) کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔“

(ترمذی ج ۲ ص ۲۰ حدیث ۴۸۹)

حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: قبولیتِ دُعا کی ساعتوں (یعنی گھڑیوں، وقتوں) کے بارے میں دو قول قوی (یعنی مضبوط) ہیں: ﴿۱﴾ امام کے خطبے کیلئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ﴿۲﴾ جمعہ کی پچھلی (یعنی

(بہار شریعت ج ۱ ص ۷۵۴)

حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اُس وقت خود حجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادمہ فَضَّة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی

خبر پر سیدہ اپنے ہاتھ دُعا کیلئے اٹھتیں۔ (مرآة ۳۲۰، ۳۲۱) بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دُعا مانگے جیسے یہ قرآنی

دُعا: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱﴾ (البقرة: ۲۰۱) (تَرْجَمَةُ كَثْرَةُ الْإِيمَانِ: اے



(طبرانی)

فُورَانُ فَصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پڑوں مرتبہ زُور و پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (مراۃ ج ۳ ص ۳۳۵) دُعا کی نیت سے دُرو شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرو پاک بھی عظیم الشان دُعا ہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جُحہ کے دن اور رات میں چوبیس (24) گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ پاک جہنم سے چھ لاکھ آزاد

۴۴ لاکھ جہنم سے آزاد کرے۔

تاجدارِ مدینہ مَنُورہ، سُلطانِ مَکَہ مَکْمَرٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو

عذابِ قبر سے محفوظ رہے روزِ جُحہ یا شَبِ جُحہ (یعنی جُحرات اور بُحی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قَبْرِ سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

(جَلِیة الاولیاء ج ۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۲۹)

حضرت سیدنا سَلْمَانِ فَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے، سُلطانِ دُجْهَانِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص جُحہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی

پاکیزگی) کی استطاعت (یعنی طاقت) ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر

نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب حُطْبَہ پڑھے تو چُپ رہے، اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اس جُحہ اور دوسرے جُحہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۰۶ حدیث ۸۸۳)

بِذِكْرِ حَضْرَتِ سَلْمَانَ فَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے)



(ابن سنی)

فُرْمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

حُضُورِ أَكْرَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَعظمتِ والے صحابی حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی محبت کا اظہار اس فرمان عالی شان سے کرتے ہیں کہ ”جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے محبت کرے۔“ (تفسیر قرطبی ج ۶ ص ۲۰۲) آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ حضور انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آزاد کردہ ہیں، آپ فارسی النسل ہیں، فارس کے شہر اصفہان کے علاقے کے رہنے والے تھے، تلاش دین میں دیس چھوڑ کر پردیسی بنے، پہلے عیسائی بنے اُن کی کتابیں پڑھیں، بہت مُصیبتیں جھیلیں حتیٰ کہ انہیں بعض عزیروں نے غلام بنا لیا اور یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا، ان کے آقا نے انہیں مکاتب کر دیا۔ حضور انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کا ”مال کتابت“ (یعنی آزادی کیلئے طے شدہ مال) ادا کر کے آزاد کر دیا، آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہنچے حتیٰ کہ حضور انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تک پہنچ گئے۔ (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۳) ”مکاتب“ اُس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے غرۂ وہ بدر و اُحد میں حصہ نہ لے سکے، پھر تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے آزاد ہوئے اور ایک سرفروش مجاہد کی طرح بعد میں آنے والے تمام غرۂ و ات

میں حصہ لیا۔ (ابن عساکر ج ۲۱ ص ۳۸۸، ۳۸۹ ملخصاً) غرۂ وہ و خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ بھی آپ ہی کا تھا۔ (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۵۱)

سرور کونین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سیدنا سلمان فارسی رضی

سیدنا سلمان کی شان

اللہ عنہ کو والہانہ محبت تھی، اپنے وقت کا زیادہ تر حصہ دربار رسالت میں گزارتے اور فیضانِ مصطفیٰ سے مالا مال ہوتے، اس کے بدلے میں بارگاہِ رسالت سے سَلْمَانٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں۔ (مسند بزار ج ۱۳ ص ۱۴۰ حدیث ۶۵۳۴) جیسی خوش خبری سننے کی سعادت پائی، ایک اور مقام



(مجمع الرواة)

فَرِحْنَا بِصَلَاةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار رُوڈو پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پراس عظیم بشارت سے سرفراز ہوئے کہ ”جنت سلمان فارسی کی مُشتاق (یعنی آرزو مند) ہے۔“ (ترمذی ج ۵ ص ۴۸ حدیث ۳۸۲۲)

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے بعد سیدنا سلمان فارسی رضی اللهُ عَنْهُ نے ایک عرصہ تک مدینہ شریف میں قیام فرمایا پھر

سیدنا سلمان کی انوکھی حکایت

عہدِ فاروقی میں ”عراق“ میں رہائش اختیار کر لی۔ کچھ عرصے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللهُ عَنْهُ نے آپ کو ”مدائن“ کا گورنر مقرر کر دیا۔ گورنر کے آہم اور بڑے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ نے بڑی سادہ زندگی گزار لی، ایک دن ”مدائن“ کے

بازار میں جا رہے تھے کہ ایک ناواقف شخص نے آپ کو مزبور سمجھ کر اپنا سامان اٹھانے کے لئے کہا، آپ چپ چاپ سامان اٹھا کر اس کے پیچھے چلنے لگے۔ لوگوں نے دیکھا تو کہا: اے صحابی رسول! آپ نے یہ بوجھ کیوں اٹھا رکھا ہے؟ لائیے! ہم اسے

اٹھا لیتے ہیں۔ سامان کا مالک بگڑا رہ گیا، پھر نہایت شرم سار ہو کر آپ سے معافی مانگی اور سامان اترانا چاہا لیکن آپ نے فرمایا: میں نے تمہارا سامان اٹھانے کی نیت کی تھی، اب اسے تمہارے گھر تک پہنچا کر ہی دم لوں گا۔ (طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۶۶)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللهُ عَنْهُ راہِ خُدا میں مال خرچ کرنا خوب پسند کرتے تھے چنانچہ بطور تنخواہ چار یا پانچ ہزار درہم ملتے لیکن پوری تنخواہ

پوری تنخواہ مساکین اور یتیموں میں تقسیم فرمادیتے

مساکین میں تقسیم فرمادیتے اور خود کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بنا کر چند درہم کماتے اور اسی پر اپنا گزر بسر کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۶۵) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ انْ يَرْحَمْتَهُ هُوَ**

اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہمیں عزت عنایت ہو کبھی بھی خوار مت کرنا

خُدا! سلمان کا صدقہ، ہماری مغفرت کرنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ



(مبارک زین)

فُتْرَانُ قُصَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اپنی اُمت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا

شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مُعْجَمٌ کَبِیْرٌ ج ۱۸ ص ۱۳۹ حدیث ۲۹۲)

اور دوسری روایت میں ہے: ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

(معجم اوسط ج ۲ ص ۳۱۴ حدیث ۳۳۹۷)

غمزدوں کے غم دور کرنے والے خوش اخلاق آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: پیر اور بھجرات کو اللہ پاک کے حضور اعمال پیش

ہوتے ہیں اور انہیں کرام علیہم السلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تازگی (یعنی بچک دک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں

کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

(فتاویٰ الاصول ج ۲ ص ۲۶۰)

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ پاک اُس کو جنتی

لکھ دے گا ﴿۱﴾ جو مریض کی عیادت کو جائے ﴿۲﴾ نمازِ جنازہ میں حاضر ہو ﴿۳﴾ روزہ

رکھے ﴿۴﴾ نماز جمعہ کو جائے اور ﴿۵﴾ غلام آزاد کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن جبران ج ۴ ص ۱۹۱ حدیث ۲۷۶۰)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی

مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو جنت اس کے لیے واجب ہوگی۔ (معجم کبیر ج ۸ ص ۹۷ حدیث ۷۴۸)

جنت واجب ہوگی



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُمُوعُ بَرُوزِ جُمُودٍ وَوَشْرِيفِ بَرُوسِ كَاشِ قِيَامَتِ كَے دِنِ اُس كِى شَفَاعَتِ كَرِوَالِ گَار۔

صُفْرَتِ جُمُعَةِ كَارِوَزِهْ

خُصُوصِيَّتِ كَے سَاتھ تَنہَا جُمُعہ يَا صُفْرَفِ بَفتے (يعني Saturday) كَارِوَزِهْ رَکھنَا مَکْرُوهْ تَنزِيہِي ہے۔ ہَاں اَگَر كِسى خُصُوصِ تَارِيخِ كِوِ جُمُعہ يَا ہَفْتہ آگِيَا تُو كَرَاهَتِ نَہِيں۔ مَثَلًا 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ، 27 رَجَبُ الْمُرَجَّبِ وَغِيْرہ۔ فَرَمَانِ

مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جُمُوعُ كَارِوَانِ تَمہَارے لَئے عِيدِ ہے اِس دِنِ رِوَزِهْ مَت رَکھُو مَگَر يِهْ كِهْ اِس سَے پَہلے يَا بَعْدِ مِیں بَہِي رِوَزِهْ رَکھُو۔“ (التَّرغِيْبُ وَالتَّرْهِيْبُ ج ۲ ص ۸۱ حَدِيْث ۱۱)

سَر كَارِ اَعْلَى حَضْرَتِ اِمَامِ اَحْمَدِ رَضَا خَانِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہِيں: رِوَزِهْ جُمُعہ يَعْنِي جَبْ اِس كَے سَاتھ پَنَجَشَنِبَهْ (يعني جُمُعَاتِ كَا) يَا شَنِبَهْ (يعني بَفتے كَارِوَزِهْ) بَہِي شَامِلِ ہُو، مَرُوي ہُوَا كِهْ دَس ہِزَارِ بَرَسِ كَے رِوَزِوَالِ كَے بَرَابَرِ ہے۔

دِس دِنِ ہِزَارِ بَرَسِ كَے رِوَزِوَالِ كَے بَرَابَرِ

(فَتَاوِي رِضْوِيہِ مَجْرُجِ ص ۱۰۶ ج ۶۵۳)

جُمُعہ كَارِوَزِهْ ہر صُورَتِ مِیں مَکْرُوهْ نَہِيں، مَکْرُوهْ صُفْرَفِ اِسى صُورَتِ مِیں ہے جَب كِهْ كُوِي خُصُوصِيَّتِ كَے سَاتھ جُمُعہ كَارِوَزِهْ رَکھے۔ چُنَانچَ جُمُعہ كَارِوَزِهْ كَب مَکْرُوهْ ہے؟ اِس سَلْسَلِہِ مِیں فَتَاوِي

جُمُعہ كَارِوَزِهْ كَب مَکْرُوهْ ہے؟

رِضْوِيہِ (مُخْرَجَہ) جِلْدِ 10 صَفْحَہ 559 سَے سُوَالِ جِوَابِ مَلَاخِظْ ہُوں، سُوَالِ: كِيَا فَرَمَاتے ہِيں عُلَمَاءِ دِيْنِ اِس مَسْئَلِہِ مِیں كِهْ جُمُعہ كَارِوَزِهْ لُفْل رَکھنَا كِيَا ہے؟ اِيكِ شَخْصِ نَے جُمُعہ كَارِوَزِهْ رَکھا دُوسرے نَے اُس سَے كَہَا: جُمُعہ عِيدِ الْمُؤْمِنِيْنِ (يعني مَسْلَمَانِوَالِ كِي عِيدِ) ہے رِوَزِهْ رَکھنَا اِس دِنِ مِیں مَکْرُوهْ ہے اُور يَا صُرَارِ اَبْعَدِ دُو پَہَرِ كَے رِوَزِهْ تَرُوَادِيَا۔۔۔ جِوَابِ: جُمُعہ كَارِوَزِهْ خَاصِ اِس نَبِيَّتِ سَے كِهْ آج جُمُعہ ہے اِس كَارِوَزِهْ يَا تَخْصِيصِ (يعني خُصُوصِيَّتِ كَے سَاتھ) چاہے مَکْرُوهْ ہے مَگَر نَدُوہْ كَرَاهَتِ كِهْ تُو تَرُنَا لَازِمِ ہُوَا، اُور اَگَر خَاصِ بِنَبِيَّتِ تَخْصِيصِ (يعني خُصُوصِيَّتِ) نَدَ تَھِي تُو اَصْلًا (يعني يَا لُفْل) كَرَاهَتِ بَہِي نَہِيں، اُس دُوسرے شَخْصِ كُو اَگَر نَبِيَّتِ مَکْرُوهْہ پَر اِطْلَاعِ نَدَ تَھِي جَب تُو اَعْتِرَاضِ ہِي سَرے سَے تَمَاقَّتِ ہُوَا، اُور



(الجزئی)

فَرَمَانُ فَصَلَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

روزہ توڑا دینا شرع پر سخت جبرأت، اور اگر اطلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ ٹڑوانا، اور وہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اختیار نفل روزے میں والدین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور ٹڑوانے والا دونوں گنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازم ہے کفارہ اصلاً (بالکل) نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

مَدَنِي حَلِيَّة دِيكْرِي
مَدَنِي حَلِيَّة دِيكْرِي
مَدَنِي حَلِيَّة دِيكْرِي
مَدَنِي حَلِيَّة دِيكْرِي

مجمعہ کے دن مختلف نیکیوں کا ثواب کمانے کی حوصلہ بڑھانے، دُرود و سلام کی کثرت فرمانے کا جذبہ پانے کیلئے ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ”مدنی بہار“ پیش کی جاتی ہے: چنانچہ ڈھری (ضلع گھونگی،

سندھ) کے اسلامی بھائی مدنی ماحول میں آنے سے پہلے آوارگی اور گرل فرینڈز کے چکر میں مبتلا تھے۔ دن دیکھتے نہ رات! ساؤنڈ سسٹم پر اونچی آواز سے خوب گانے سنتے۔ گھر والے سمجھتے لیکن یہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا کرتے۔ ایک دن کسی جگہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نعت شریف پڑھنے کی آواز سنی جو ان کو بہت پسند آئی، یہ آواز کے رُخ پر چلتے چلتے محفلِ نعت میں پہنچ گئے جہاں سفید لباس، سر پر عمامہ شریف اوپر سفید چادر اوڑھے، زلفوں اور داڑھی والے نعت خواں نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ ان کے دل پر چوٹ لگی کہ میری بھی کیا زندگی ہے! زندگی کا لطف تو یہ لوگ اٹھا رہے ہیں جو سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے عشق میں ان کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اس محفلِ نعت میں بیٹھے بیٹھے انہوں نے نماز پڑھنے کی پگنی نیت کی اور پڑھنی بھی شروع کر دی۔ پھر ان کے کسی جاننے والے نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے اعْتِكَافِ میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی، یہ تو پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی والوں کے شیدائی تھے، فوراً راضی ہو گئے۔ اعْتِكَافِ میں ایک کلام پڑھا گیا ”کاشکے نہ دُنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا“ جسے سن کر ان پر رِقَّتِ طاری ہو گئی، پھر عصر کے بعد فکرِ آخرت کے مُتَعَلِّقِ بِيَانِ ہوا تو ان کے دل میں ہلچل مچ گئی، انہوں نے پچھلے گناہوں سے پگنی توبہ کر لی۔ اس کے بعد چہرے پر داڑھی، سر پر زلفیں اور



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حججہ پرؤڑ و پاک کی کثرت کروئے شک تمہارا حججہ پرؤڑ و پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یسٰی)

عمامہ شریف کا تاج بھی سجایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اعترکاف کے بعد اپنے علاقے میں ”صدائے مدینہ“ لگاتے ہوئے مسلمانوں کو فجر کی نماز کے لئے جگانے لگے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرتے ہوئے ایک حلقے کی ذمہ داری تک بھی پہنچے۔

گیت گانے کی عادت نکل جائے گی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعترکاف

بے جا بک بک کی خصلت بھی نکل جائے گی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعترکاف (مسائل بخش (مرم) ص ۶۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوش گوار ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ پاک اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

(معجم اوسط ج ۴ ص ۳۲۱ حدیث ۶۱۱)

اپنے رب سے ہم گنہگاروں کو بخشوانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزِ جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس لیس پڑھے بخش دیا جائے گا۔

(الکامل فی صُغفَاءِ الرِّجَالِ ج ۶ ص ۲۶۰)

رحمتِ کونین، نانائے کسینین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارتِ قبر کر کے وہاں لیس پڑھے، لیس (شریف) میں جتنے حرف

ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ پاک اس کے لئے مغفرت فرمائے گا۔ (اتحاف السّاتة ج ۱ ص ۲۷۲) پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

ہر جمعہ شریف کو فوت شدہ والدین یا ان میں سے ایک کی قبر پر حاضر ہو کر یا سین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔



(مستمر)

فَرَمَانُ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْسَ مِرَاةٍ كَرِيْمَةٍ بَرْدُهَا دَرْدُ شَرِيفٍ نَبْرُهَا تَوَدُّهُ لَوَلُوكُومٌ مِّنْ سَعْيِ كَبُوسٍ تَرِيْمِمْ نَحْسٍ هَبِيْ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَاسِيْنَ شَرِيْفٍ مِّسْ 5 رُكُوْعٍ 83 آيَاتٍ 729 كَلِمَاتٍ اَوْرَاقِيًّا 3000 حُرُوْفٍ هِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَقْرِيْبًا
تِيْنِ هَزَارٍ مَغْفِرَتُوْنَ كَا ثَوَابٍ طَلِيْ-

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشِبِ مَجْمَعٍ (يعني مَجْمَعَاتٍ اَوْرَجُوْحِيْ كِيْ دَرْمِيَانِيْ
شَبِّ) لِيْسِ طُرْهِيْ اِسْ كِيْ مَغْفِرَتِ هُوْجَايِيْ-

(اَلْتَرغِيْبِ وَالتَّرهِيْبِ ج ۱ ص ۲۹۸ حدیث ۴)

مَجْمَعٌ كَوَيْسِيْنِ طُرْهِيْ
وَاَنْ اَلِيْ مَغْفِرَتِ مَرْوِيْ

مَجْمَعِ كِيْ دِنِ رُوْحِيْنِ مَجْمَعِ هُوْتِيْ هِيْنَ لَهْدَا اِسْ مِيْنِ زِيَارَتِ قُبُوْرٍ كَرْنِيْ چَاهِيْ اَوْر اِسْ رُوْزِ جَهَنَّمِ نَهِيْسِ

بَهْرُ كَا يَاجَا تَا- (دُرْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۴۹) سِرْكَارِ اَعْلِيْ حَضْرَتِ اِمَامِ اَحْمَدِ رَضَا خَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرَمَاتِيْ هِيْنَ:

زِيَارَتِ (قُبُوْر) كَا اَفْضَلُ وُقُوْتِ رُوْزِ مَجْمَعِ بَعْدَ نَمَازِ صُحُوْحِ هِيْ- (فَتَاوِيْ رَضَوِيْةٌ ج ۹ ص ۵۲۳)

صَحَابِيْ اِبْنِ صَحَابِيْ حَضْرَتِ سَيِّدِ نَاعِبِدُ اللّٰهِ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمَرُوِيْ هِيْ:

نَبِيْ رَحْمَتِ، شَفِيْعِ اُمَّتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرَمَانِ عَالِيْ شَانِ هِيْ: ”جَوْشِبِ مَجْمَعِ

كِيْ رُوْزِ سُورَةِ الْكَهْفِ طُرْهِيْ اُسْ كِيْ قَدَمِ سِيْ اَسْمَانِ تِكْ نُورِ بَلَنْدِ هُوْكَ جَوْقِيَا مَتِ كُوَا س

كِيْ لِيْ رُوْشَنِ هُوْكَ اَوْر دُوْ مَجْمَعُوْنَ كِيْ دَرْمِيَانِ جُوْگَنَاهِ هُوْنِيْ هِيْنَ بَخْشِ دِيْيِيْ جَانِيْسِ كِيْ-“ (اَلْتَرغِيْبِ وَالتَّرهِيْبِ ج ۱ ص ۲۹۸ حدیث ۲)

حَضْرَتِ سَيِّدِ نَابُو سَعِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمَرُوِيْ هِيْ، حَضُوْر سِرْ اِيَا نُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ كَا فَرَمَانِ نُورِ عَلِيْ نُورِ هِيْ: ”جَوْشِبِ مَجْمَعِ سُورَةِ الْكَهْفِ طُرْهِيْ اِسْ كِيْ لِيْ دُوْنُوْنَ

مَجْمَعُوْنَ كِيْ دَرْمِيَانِ نُورِ رُوْشَنِ هُوْكَ-“ (اَلْسُنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيْ ج ۳ ص ۳۰۳ حدیث ۵۹۹۶)

اِيْكَ رُوَايَتِ مِيْنِ هِيْ: ”جَوْشِبِ مَجْمَعِ الْكَهْفِ شَبِّ مَجْمَعِ (يعني مَجْمَعَاتٍ اَوْرَجُوْحِيْ كِيْ دَرْمِيَانِيْ رَاتِ)

طُرْهِيْ اِسْ كِيْ لِيْ وَهَانَ سِيْ كَعْبِيْ تِكْ نُورِ رُوْشَنِ هُوْكَ-“ (دَارِمِيْ ج ۲ ص ۵۴۶ حدیث ۳۴۰۷)

رُوْزِ مَجْمَعِ
مَرْوِيْ مِيْنِ

سُوْرَةُ الْكَهْفِ
مَكِيْ وَضِيْلَتِ

دُوْنُوْنَ مَجْمَعِ كِيْ
دَرْمِيَانِ نُورِ

كَعْبِيْ تِكْ نُورِ



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ مَجْهُودٌ بِرُؤُوسِهِ وَرُؤُوسُهُ مَجْهُودَةٌ بِرَأْسِهِ وَجَمْعُهُ تَكْمٌ يَجْتَمِعُونَ تَعَالَى.

ہم گنہگاروں کو اپنے رب سے جنت دلوانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان جنت نشان ہے: جو شخص بروز جمعہ یا شب جمعہ سُورَةُ الدُّخَانِ

پڑھے اس کے لیے اللہ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (معجم کبیر ج ۸ ص ۲۶۴ حدیث ۸۰۲۶)

ایک روایت ہے کہ: اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ترمذی ج ۴ ص ۴۰۷ حدیث ۲۸۹۸)

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: ”جو شخص رات میں سُورَةُ الدُّخَانِ پڑھے تو صُحُوح ہونے تک

اس کے لیے ستر ہزار (70000) فرشتے استغفار کریں گے۔“ (ایضاً ج ۴ ص ۴۰۶ حدیث ۲۸۹۷)

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار اسْتَعْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں

گے اگرچہ ستمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (معجم اوسط ج ۵ ص ۳۹۲ حدیث ۷۷۱۷)

اللہ کریم پارہ 28 سُورَةُ الْجُمُعَةِ کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا

ہے:

تَوَجَّهْ كَثْرَ الْإِيمَانِ: پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو زمین

میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد

کرو اس اُمید پر کہ فلاح (یعنی کامیابی) پاؤ۔

صَدْرُ الْإِفَاضِلِ حَضْرَتِ عَلَّامِهِ مَوْلَانَا سَيِّدِ مُحَمَّدٍ نَعِيمِ الدِّينِ مُرَادِ آبَادِي رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ اس آیت کے تحت ”تفسير

دینہ

۱: ترجمہ: میں اللہ پاک سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اُسی کی طرف رُجُوع کرتا ہوں۔



فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَازُ ابْنِ مَجْلِسٍ مِنَ اللهِ بَاكٍ كَذِكْرٍ رَوَى عَنْهُ رُوَيْدُ شَرِيفٍ بِرُحْمَةٍ لَيْعْمٍ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي بِرُوَيْدٍ وَارْتَدَّ عَنْهُ (شعب الایمان)

خزائن العرفان، صفحہ 1025 پر فرماتے ہیں: اب (یعنی نماز جمعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ معاش (روزی روزگار) کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علماء یا اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

جمعہ کے مستحبات نماز جمعہ کے لئے اول وقت میں جانا، مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، غنیہ ص ۵۵۹)

عُغْسِلَ بِمَجْمَعٍ مَكَوْنَتِ حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ غسل جمعہ نماز کیلئے مشنون (یعنی سنت) ہے نہ کہ جمعہ کے دن کیلئے۔ لہذا جن پر جمعہ کی نماز نہیں ان کیلئے یہ غسل سنت نہیں۔ بعض علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ جمعہ کا غسل نماز جمعہ سے قریب کر دینی کہ اس کے وضو سے جمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسل جمعہ کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ (مرآة ج ۲ ص ۳۳۴) معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جمعہ واجب نہیں ہے ان کیلئے غسل جمعہ بھی سنت نہیں۔

جن پر نماز فرض ہے مگر کسی شرعی عذر کے سبب جمعہ فرض نہیں، ان کو جمعہ کے روز ظہر معاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

عُغْسِلَ بِمَجْمَعٍ مَكَوْنَتِ حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز جمعہ کیلئے غسل کرنا سنن زوائد (یعنی سنت غیر مؤکدہ) سے ہے اس کے ترک پر عتاب (یعنی تلامت) نہیں۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۳۳۹)



(بجانب اہراج)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ذُرِّ و دِیَاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

خُطْبَةُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

حضرت سیدِ ناسمِ رَہِ بْنِ جُنْدُب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے، حُضُورِ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حاضر رہو خُطْبے کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لئے کہ آدمی جس قَدْر دُور رہے گا اسی قَدْر جَنَّت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنت میں داخل ضرور ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۸، حدیث ۱۱۰۸)

جنت میں داخل ضرور ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۸، حدیث ۱۱۰۸) جنت میں پیچھے رہنے سے مراد ہے کہ جنت میں داخل ہونے یا جنت کے درجات میں پیچھے رہے گا۔

تَوْجُّعُ كَالثَّوَابِ

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جو جُوعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خُطْبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو کتا میں اٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اس سے یہ کہے کہ ”چُپ رہو“ تو اُسے (یعنی چُپ رہو) کہنے والے کو) جُوعہ کا ثواب نہ ملے گا۔ (مسندِ امام احمد ج ۱ ص ۹۹۴، حدیث ۲۰۲۳)

حُرْمَةُ خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خُطْبے کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اُمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ (یعنی نیکی کا حکم کرنا بھی حرام ہے)، ہاں خُطیب اُمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ کر (یعنی نیکی کا حکم دے) سکتا ہے۔ جب خُطْبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پُرسننا اور چُپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطْبے کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چُپ رہنا واجب ہے۔ اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زَبَان سے ناجائز ہے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۷۷، ذمّہ مختار ج ۳ ص ۲۹)

حُرْمَةُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْاِذْرَادِ

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نامِ پاک خُطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرو و شریف پڑھیں، زَبَان سے پڑھنے کی اُس وقت اجازت نہیں، یونہی صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ذِکْرِ پاک پر اُس وقت رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ زَبَان سے



(ان ساری)

قرآنِ مُصطَفَی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر ڈر و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

کنبہ کی اجازت نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۷۷۰، ذُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۰)

خُطْبَةُ جُمُعَةِ كَعَلَاوَةِ خُطْبُوں كَا سُنَنَا بَحِي وَاجِب هِي مَثَلًا خُطْبِيَّةً

خُطْبَةُ نِكَاحٍ سِنَنًا بَحِي وَاجِب هِي

(ذُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۰)

عیدین و نکاح وغیر ہما۔

پہلی آذان ہوتے ہی (نماز جمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شروع کر

پہلی آذان ہوتے ہی
نکار و ناپاڑھی ناجائز

دینا) واجب ہے اور بیخ (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی

(یعنی کوشش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں چھوڑ دینا واجب۔ یہاں تک

کہ راستے چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا

تھا کہ آذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ آندیشہ (یعنی ڈر) ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو

جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔

آج کل علم دین سے دُوری کا دور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خطبہ سننے جیسی عظیم عبادت میں

بھی غلطیاں کر کے کئی گنا ہوں کا ارتکاب کرتے ہیں لہذا التجا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جمعہ کو

خطیب صاحب قبل از آذان خطبہ عشر پر آنے سے پہلے یہ اعلان فرمائیں:

”بِسْمِ اللّٰهِ كَسَاتِ حُرُوفِ كِي
نِسْبَتِ سِي خُطْبِيَّةِ كِي مَدِيْنِي پھول

فرمانِ مُصطَفَی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلائیں اُس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔“ (ترمذی ج ۲

ص ۴۸ حدیث ۵۱۳) اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔ (حاشیہ بہار شریعت ج ۱ ص ۷۶۱ تا ۷۶۲)



فَرَمَانَ مُصَطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو وہ پاک نماز کو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (مغربی)

تاخیر سے سوتے تو تاخیر سے اُٹھتے، فجر اور باقی نمازیں بھی قضا کر دیتے۔ والد صاحب فوت ہو چکے تھے، ماں کے سمجھانے پر سمجھتے نہیں تھے۔ ان کے محلے میں کچھ دعوتِ اسلامی والے رہتے تھے جنہوں نے ان پر انفرادی کوشش کی کہ آپ عاشقانِ رسول کی صحبت میں ”فیضانِ مدینہ“ میں اعتکاف کریں، وہاں پر بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا جس میں نماز کا دُرست طریقہ، قرآنِ پاک صحیح پڑھنا وغیرہ شامل ہے۔ یوں یہ اپنے شہر کے مدنی مرکز ”فیضانِ مدینہ“ کے اندر اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور جب اعتکاف سے واپس آئے تو اَلْحَمْدُ لِلَّهِ گُناہوں سے توبہ کر چکے تھے، نماز پڑھنے لگے اور اپنی والدہ کے فرماں بردار بھی بن گئے، ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کی سعادت بھی ملی۔

بھائی گر چاہتے ہو ”نمازیں پڑھوں“، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

نیکیوں میں تمنا ہے ”آگے بڑھوں“، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۶۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

جسٹیم کو کمزور کرنے والی چیزیں

اطباء کہتے ہیں یہ چیزیں بدن کو کمزور کر سکتی ہیں: فکر و غم زیادہ کرنا، نہار منہ زیادہ پانی پینا (کبھی کبھار تھوڑا سا پانی پی لینا نقصان دہ نہیں) اور تڑپ (یعنی کھٹی) چیزیں کثرت سے کھانا۔

(احیاء العلوم مع ایتلاف ج ۵ ص ۶۸۶ تا خوداً)



جماعت کے فضائل



(ابن عساکر)

فَرَمَانُ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرَأْسِ كُلِّ دَنٍ مِثْلُ 50 بَارُودٍ وَبِأَكْبَرِهِ قِيَاسُ تَمْرٍ فِي دَنٍ مِثْلُ اسِّ سَهْمَانٍ كَرْمُولٍ (مَعْنَى بَاتِحَهُ مَلَاوَنٌ) - (ابن عساکر)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جماعت کے فضائل

یارِ کریم! جو کوئی ”جماعت کے فضائل“ کے 94 صفحات پڑھے یا سُن لے
اُسے نمازِ باجماعت کا شیدائی بنا اور اس کی بے حساب بخشش کر دے۔
اور اسلامی بہن پڑھے یا سُنے تو اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ آمین۔

فَرَمَانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ يَأْكُفُّ خَطِيئَةَ مَنْ تَجَمَّعَتْ رُكُوعُهُ
وَأَلَمَتْهُ فِي رُكُوعِهِ فَضِيلَةٌ ۱

دُرُودِ پَاکِ بَجَبِیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مشنوی ابو یفلی ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ نماز! اللہ کریم کی رحمت سے ہمیں جو بے شمار انعامات عنایت ہوئے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ان میں سے نماز بھی
ایک عظیم الشان انعام ہے اور اسی طرح نماز کی جماعت کی دولت بھی کوئی معمولی انعام نہیں، اللہ پاک کے فضل و کرم سے یہ بھی
ہمارے لیے بے شمار نیکیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک قرآن کریم سُورَةُ الْبَقَرَةِ آيَتِ 43 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْرُكُوعًا مَعَ الرُّكُوعِينَ ﴿۴۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور رُکوع کرنے والوں کے

ساتھ رُکوع کرو۔

(پ ۱، البقرة: ۴۳)



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی) (۲۶)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس (یعنی اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) کا مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھا کرو، کیونکہ جماعت کی نماز تہا نماز پر ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۰)

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں سخت بیماری حاضر خدمت تھی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بیتائے آقا صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
باجماعت نماز (حکایت)

کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ”ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ پھر جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے میں مشغول تھے اس دوران آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی مبارک طبیعت میں کچھ بہتری محسوس فرمائی تو اٹھ کر دو شخصوں کو سہارا دینے کی سعادت عنایت فرما کر مسجد کی جانب اس طرح تشریف لے چلے کہ

آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک قدم زمین پر لگ رہے تھے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق نے آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آہٹ (یعنی مبارک قدموں کی آواز) محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے، آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا (کہ پیچھے نہ ہٹو) پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کی بائیں (Left) جانب بیٹھ گئے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق

کھڑے ہو کر اور آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اِقتدا میں (یعنی پیچھے نماز ادا) کر رہے تھے اور لوگ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کی (اِقتدا کر رہے تھے)۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۰۴ حدیث ۷۱۳ ملخصاً)

ہم بھی خوب عاشقِ رسول ہیں! اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے ہمارے پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جماعت کے

ساتھ بہت زیادہ دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ شدید بیماری کی حاضری کی حالت میں بھی آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جماعت کا تزک گوارا نہ ہوا۔ اور آہ! اب عشقِ رسول کے صرف بلند بانگ دعوے رہ گئے ہیں، افسوس! صحّت کے باوجود



(ترزی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

لوگوں کی جماعت تو جماعت، نمازیں تک چھوٹ جاتی ہیں!

پیارے نبی کی آنکھ کی، ٹھنڈک نماز ہے

جنت میں لے چلے گی جو، بے شک نماز ہے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

✽ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے میں اللہ پاک اور رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حکم پر عمل ہے ✽ ایمان والا ہونے کی گواہی ہے ✽ اللہ

پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ✽ نماز باجماعت

تینا (یعنی اکیس) پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے ✽ اللہ پاک اور اُس کے فرشتے باجماعت نماز پڑھنے والوں پر

وُرُود بھیجتے ہیں ✽ باجماعت عشا کی نماز پڑھنا گویا آدھی رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ✽ فجر کی نماز باجماعت پڑھنا

گویا پوری رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ✽ باجماعت نماز پڑھنے والا پُل صراط سے سب سے پہلے بجلی کی مانند

گزرے گا ✽ باجماعت نماز ادا کرنے والوں کی شان و شوکت دیکھ کر اہل محشر رشک کریں گے ✽ اس کے گناہ بخشے

جائیں گے ✽ آنے والے کو ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا ✽ مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند

ہوتا ہے اور ✽ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ✽ اللہ کریم اس کے لیے صُحُوح و شام جنت میں مہمانی کا اہتمام فرمائے گا ✽ نماز

کے لیے اُٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے ✽ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے خیر (یعنی بھلائی) پر رہو گے ✽ اللہ پاک

کی حفاظت میں رہے گا ✽ اللہ پاک کی خوش نودی کا ذریعہ ہے ✽ شیطان سے محفوظ رہے گا ✽ بروز قیامت عرش کا

سایہ نصیب ہوگا ✽ جہنم، منافقت اور غفلت سے نجات نصیب ہوگی ✽ آپس میں محبت بڑھے گی ✽ باجماعت نماز کی

تکبیر اولیٰ پانساؤ اونٹنیاں پانے سے بہتر ہے۔



قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر رودی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ گواہ ہوں گا۔ (شب الایمان)

خُدا! سب نمازیں پڑھوں باجماعت

کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

علامہ سید محمود احمد رضوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ہر عاقل، بالغ، حُر (یعنی آزاد) اور

قادر (یعنی جو کدڑت رکھتا ہو) مسلمان (مرد) پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے اور

پلا عذر (یعنی بغیر کسی مجبوری کے) ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار ہے اور کئی بار

تذکرہ فتنہ ہے بلکہ ایک جماعتِ علما جن میں سیدنا (امام) احمد بن حنبل (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) بھی شامل ہیں، وہ جماعت کو فرض

عین قرار دیتے ہیں۔ اگر فرض عین نہ مانا جائے تو اس کے واجب و ضروری ہونے میں تو شبہ ہی نہیں ہے۔ حضور سید عالم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا عمومی نکل یہ ہی تھا کہ آپ فرض نمازیں باجماعت ادا فرماتے الا (یعنی مگر) یہ کہ کوئی مجبوری پیش

(فیوض الباری ج ۳ ص ۲۹۷ بتخییر قلیل)

آجائی۔

جہنم سے یارب! آماں مانگتا ہوں

محمد کے صدقے چناں مانگتا ہوں
(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں نے دو جہاں کے سردار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا

(مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۰۹ حدیث ۵۱۱۲)

کہ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے۔



(عبدالرزاق)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراٹا جڑ لگتا ہے اور قیراٹا خد پھاڑ جتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی شان ہے: ”جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سوال کرے

باجماعت نماز کے بعد
دُعائے حاجت قبول ہوتی ہے

تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۱)
اے عاشقانِ نماز! بے شک حاجت پوری ہونے کیلئے صلوٰۃ الحَاجَتِ پڑھنا اور دیگر اوراد و وظائف کرنا بہتر اچھی بات ہے مگر جماعت سے نمازِ فَرَضِ ادا کر کے اپنی حاجت کیلئے دُعَا مانگنا یہ بہترین عمل ہے۔

جماعت سے گُر تُو نمازیں پڑھے گا

خدا تیرا دامنِ کرم سے بھرے گا

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مرد کو نمازِ سَجْدِہ میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس (25) دَرَجے زائد ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳۳ حدیث ۶۴۷)

پچیس (25) درجہ افضل ہے

صحابی ابنِ صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،
تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”نماز باجماعت تمہا پڑھنے سے
(بخاری ج ۱ ص ۲۳۲ حدیث ۶۴۵)

ستائیس (27) درجہ افضل ہے

ستائیس (27) دَرَجے بڑھ کر ہے۔“

اے عاشقانِ رسول! فرض کیجئے کہ کسی کے پاس موجود مال کا اُس کے اپنے شہر میں ایک سو (100) روپیہ بھاؤ لگے اور اگر سمندر پار جا کر وہی مال فروخت کرے تو پچیس سو (2500) یا ستائیس سو (2700) روپے میں بیک جائے،

سمندر پار جا کر مال بیک کر کے
لے کر اپنے شہر میں بیک کرے



(فتح الباری)

فَرَمَانٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تو یقیناً وہ ستمندر پار جا کر ہی اپنا مال بیچنا پسند کرے گا کہ پچیس (25) گنا یا ستائیس (27) گنا نفع کون چھوڑے! افسوس! دنیا کی دولت بڑھانے کیلئے تو دُرُودُور کا سفر کرنے کیلئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں مگر گھر سے صرف چند قدم چل کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھ کر ایک نماز پر ستائیس (27) نمازوں کا ثواب کمانے میں بعض لوگ سُستی کر جاتے ہیں اور گھروں ہی میں نماز ادا کر لیتے ہیں۔

علامہ سید محمود احمد رضوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ان دونوں حدیثوں میں پچیس دَرَجے اور ستائیس دَرَجے فَضِيلَتِ کا ذکر ہے، یہ (دَرَجَاتِ کے فرق کا) اختلافِ اَشْخَاصِ (یعنی افراد کی دینی حیثیت میں فرق ہونے) کی بنا پر ہے یعنی اگر کوئی عالمِ مُتَّقِي و پُرہیزگار ہے اور خُشُوعِ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ رہا ہے تو اُس کو ستائیس دَرَجے زیادہ ثواب ہوگا، ورنہ پچیس دَرَجے ثواب ہوگا۔ اور یا ان مُتَّخِلِفِ اَعْدَادِ (یعنی الگ الگ تعداد) کے بیان سے مقصود صرف کثرتِ ثواب (یعنی بہت سارا ثواب) ہے، تخصیصِ عدد (یعنی تعداد کی خصوصیت) نہیں۔ (فیوض الباری ج ۳ ص ۳۰۰ ملخصاً)

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا

ہوں گے راضی مُصْطَفٰے ہو جائے گا راضی خُدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! اس حدیث پاک ”زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو“ (مسندک حدیث ۷۹۱۶) کے مطابق اپنی زندگی سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر جتنا ہو سکے باجماعت نمازیں ادا کر کے ہمیں زیادہ سے زیادہ ثواب کا ذخیرہ کر لینا چاہیے۔ ورنہ یاد رکھئے! مرنے کے بعد جماعت کا ثواب لوٹنے کا موقع نہیں مل سکے گا اور اپنی غفلت بھری زندگی پر بے حد ندامت ہوگی۔ ایک بزرگ فرماتے



(فردوس الاخبار)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کر کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

ہیں: ”میں امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھوں اور امام نماز میں یہ ایک آیت پڑھے:

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝

(پ ۳۰، الغاشية: ۱) مُصِيبَتِ كِي خَبَر آئی جو چھا جائے گی)

(مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۳۹۱ حدیث ۲۰۲۶)

میرے نزدیک اپنی اکیلی نماز میں سو آیتیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔“

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے دونوں عظیم شاگرد حضرت

سیدنا امام ابو یوسف و حضرت سیدنا امام محمد رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے شاگرد

رشید حضرت سیدنا محمد بن سماعہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے ایک سو تین (103) برس

کی عمر پائی، آپ روزانہ دو سو (200) رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۴۰۴) اور نماز باجماعت کے جڈے کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں: مُسْتَلْسَل چالیس برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی تکبیرِ اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔

میری والدہ کا انتقال جس دن ہوا اُس دن ایک وقت کی جماعت چھوٹ گئی تو میں نے اس خیال سے کہ جماعت کی نماز کا پچیس (25) گنا ثواب ملتا ہے وہی نماز میں نے اکیلے پچیس (25) مرتبہ پڑھی، پھر مجھے کچھ غنودگی (یعنی اونگھ) آگئی تو

کسی نے خواب میں آکر کہا: ”پچیس نمازیں تو تم نے پڑھ لیں مگر فرشتوں کی امین کا کیا کرو گے؟“ (تہذیب التہذیب ج ۷ ص

۱۹۱ رقم ۶۱۷۲) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي ان سب پر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت

ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اے عاشقانِ نماز! اللہ پاک کے نیک بندوں کے جماعت کے جڈے کا کیا کہنا!

جماعت فوت ہو جانے پر حضرت سیدنا محمد بن سماعہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے وہ نماز 25 بار

پڑھی! دُعا اور سورہ فاتحہ کے بعد ”امین“ کہی جاتی ہے، ”امین“ کے معنی ہیں: ”ایسا ہی ہو۔“ فرشتوں کی ”امین“ کی بھی کیا



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْعًا أَوْ رَدَّ جَمْعًا بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِرُغْبَةٍ كَمَا جَاءَ تَابِعَهُ.

بات ہے! چنانچہ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جب امام ”عَبْدُ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو امین کہو! کہ جس کا قول (یعنی امین کہنا) فرشتوں کے قول (یعنی کہنے) کے موافق (یعنی مطابق) ہوگا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۷۰ حدیث ۷۸۲)

باجماعت نمازیں پڑھنے کا جذبہ پانے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت دلانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ مدنی بہار: فیصل آباد کے یہ اسلامی بھائی خود تو

دعوتِ اسلامی والوں کے
مدنی پچھلے گناہ کو مٹا کر متاثر ہو گئے

دعوتِ اسلامی سے وابستہ نہیں تھے لیکن ان کے چھوٹے بھائی مدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد سے قرآنِ کریم حفظ کر رہے تھے۔ یہ اپنے چھوٹے بھائی کو فیضانِ مدینہ خود چھوڑنے جاتے اور واپس بھی لاتے۔ وہاں جب اسلامی بھائیوں اور مدنی ماحول کی برکتوں کو دیکھتے تو ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی کہ میں بھی ان جیسا ہو جاؤں اور تمام بُرے کام چھوڑ کر نیک اور پانچ وقت کا نمازی بن جاؤں۔ انہی دنوں یہ گھر کی قریبی مسجد میں نمازِ عشا پڑھنے گئے تو وہاں پر واڑھی اور عام والے اسلامی بھائیوں کو دیکھ کر ایسے متاثر ہوئے کہ فوراً واڑھی شریف رکھنے کی نیت کر لی۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، مدنی ماحول کی برکتیں ان کی زندگی کا حصہ بنیں اور پہلے یہ خود نمازیں نہیں پڑھتے تھے، اب نہ صرف خود پیکر نمازی بنے بلکہ گھر والوں کو بھی فخر کی نماز کے لئے جگانے لگے۔ ان کی ترغیب پر ان کے دوست بھی نمازی اور واڑھی والے بنے۔ انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ دس دن کا سنتِ اعکاف بھی کیا جہاں انہیں نماز وغیرہ کے بارے میں مزید معلومات اور سنتوں پر عمل کا جذبہ ملا۔ اللہ کریم انہیں اور ہمیں ساری عمر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رکھے۔ امین

عطاءً حبیبِ خُدا مدنی ماحول

ہے قیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرثم) ص ۶۴)



(مسلم)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! وہ دُور آ گیا ہے کہ بے شمار نمازی

بھی اب جماعت کی پروا نہیں کرتے بلکہ کبھی نماز بھی فضا ہو جائے تو انہیں

کسی قسم کا رنج نہیں پہنچتا جبکہ ہمارے اُخلاف (یعنی لُڑے ہوئے بڑوگوں)

کی حالت یہ تھی کہ اگر ان میں سے کسی کی تکبیر اُولی فُوت ہو جاتی تو تین دن اور جماعت فُوت ہو جاتی تو اُس کا سات

دن تک غم مناتے۔

(مکاشفة القلوب ص ۲۶۸)

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اگر

کبھی جماعت نکل جاتی تو دوسری نماز تک نفلیں پڑھتے رہتے۔

ایک روایت میں ہے: جب آپ کی عشا کی جماعت فُوت ہو جاتی

(الاصابة في تمييز الصحابة ج ۴ ص ۱۶۰)

ہر صحابی نبی! جتنی جتنی

چار یاران نبی! جتنی جتنی

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تابعی بزرگ حضرت سیدنا سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی جب جماعت

نکل جاتی تو اپنی داڑھی پکڑ کر رونے بیٹھ جاتے۔

(ابن عساکر ج ۲۱ ص ۲۰۲)

جماعت رکن
جانے پڑوئے



(ترقی)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑھے۔

اے عاشقانِ نماز! صحابہ و اولیاءِ رَحْمَةِ اللهِ عَلَيْهِم کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ صاحبانِ جان بوجھ کر شرعی اجازت کے بغیر جماعت تَرَک فرمائیں، کسی عُذر (یعنی مجبوری) کی بنا پر جماعت چھوٹ جانے پر ان

صَحَابَةُ جَانِ بُوَجْهِ كَرِهًا
جَمَاعَتِ تَرَکْ كَرِهًا

کی یہ حالت ہو کرتی تھی۔ آہ! اب ہماری ایک تعداد بغیر کسی شرعی مجبوری کے تَرَکِ جماعت کی آفت میں مبتلا نظر آرہی ہے اور جس کی جماعت چھوٹ جاتی ہے، اسے افسوس ہونا تو دُررِ باس کے ہنسنے بولنے میں کسی فتنم کا فرق بھی نہیں آتا!

جماعت تو جماعت، اگر رُکعت بچنے کی بھی اُمید ہو تو وُضُو میں رعایت کی صورت موجود ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد اول حصہ 3 صفحہ 583 پر مسئلہ نمبر 2 ہے: ”جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رُکعت فوت نہ ہو، وُضُو

رُکْعَتِ بِتَحَايُزِ الْبَيْتِ
وُضُو فِي رِعَايَةِ

میں تین تین بار اعضاء دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضاء دھونا تکبیرِ اولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وُضُو میں تین تین بار اعضاء دھوتا ہے تو رُکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رُکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رُکعت تو میل جائے گی، مگر تکبیرِ اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔“

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پانچوں نمازیں بہت پابندی کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے تھے۔ آپ نے اذان کی آواز صاف طور پر سُننے کے لئے گھر میں مغرب (West) کی طرف ایک چھوٹی سی کھڑکی

اَذَانِ كِي آواز كِي سَاتَه
بِي مَجْرِيْنِ دَاخِلَه

(Window) بنا رکھی تھی، اگر مُؤدِّن کبھی اذان دینے میں دیر کرتا تو آدمی بھیج کر کہلوادیتے کہ اذان کا وقت ہو گیا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۱۲) جب مُؤدِّن اذان دیتا تو کوشش کرتے کہ اذان کی آواز کے دوران ہی مسجد میں داخل ہو جائیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۸۷۲) (حضرت عمر بن عبدالعزیز کی 425 کایات ص ۲۸۳)



(طبرانی)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ بڑھے اللہ پاک اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مسجد کی طرف کھڑکی بنواتے

اے عاشقانِ رسول! دیکھی آپ نے! خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی نمازِ باجماعت سے اُلفت! اب تو مسلمانوں کی آبادیوں میں لاؤڈ اسپیکر پر آذانیں ہو رہی ہیں، گھروں میں آذان کی آواز کی

تشریف آوری مزید آسان ہو گئی ہے۔ تاہم جن گھروں میں آواز نہ پہنچتی ہو ان کو آواز پہنچنے کی نیت سے مسجد کی طرف کھڑکی (Window) رکھو! اس کا ثواب کمانا چاہئے۔ یاد رہے! ثواب اچھی نیت ہی پر ملتا ہے اگر صرف روشنی یا دھوپ یا ہوا کی آمد و رفت کیلئے کھڑکیاں بنائی گئیں تو ثواب نہیں ہوگا۔ اس بات کو سمجھنے کیلئے ایک دلچسپ حکایت سماعت فرمائیے:

مرید کے مکان کا روشن دان (حکایت)

حضرت مولانا روم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”مثنوی شریف“ میں فرماتے ہیں: ایک نئے مرید نے نیا مکان بنوایا اور اپنے پیر صاحب کو افتتاح کیلئے تشریف لانے کی درخواست کی، پیر صاحب تشریف لائے اور پورے مکان کا معاینہ (Survey)

فرما کر مرید سے دریافت کیا: آپ نے مکان میں روشن دان (Ventilator) کس ”نیت“ سے بنوایا ہے؟ عرض کی: ”میری نیت تھی کہ روشن دان کے ذریعے گھر میں روشنی آئے۔“ یہ سن کر پیر کامل نے فرمایا: روشن دان بناتے وقت اگر آپ نے یہ نیت کی ہوتی کہ اس کے ذریعے آذان کی آواز گھر میں آئے، تو روشنی تو آہی جاتی، روشن دان (یا کھڑکی) بنانے پر آپ کو ثواب بھی مل جاتا، آئندہ سے نیت ایسی کریں جو ایک مومن کے شایان شان ہو یعنی ہر چھوٹا بڑا کام اچھی نیت سے کیجئے کیونکہ اعمال کے ثواب کا دار و مدار اچھی نیتوں پر ہے۔ (مثنوی معنی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنی ج ۲ ص ۲۸۹ ملخصاً)

خوب اچھی نیتیں ہر کام میں کرتے رہو

رب کو راضی کر کے تم سوائے جہاں بڑھتے رہو

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



(ان بنی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بفضلِہ تعالیٰ پنج وقتہ (یعنی پانچوں ٹائم)

نماز جماعت سے پڑھی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۵) فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک

مقام پر فرماتے ہیں: میں رَجَبِ الْأَوَّلِ شریف کی مجلس پڑھ کر شام ہی سے ایسا غلیل (یعنی بیمار) ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا، میں نے وصیئت نامہ بھی لکھوا دیا تھا، آج تک (بیماری اور کمزوری کے باعث) یہ حالت ہے کہ دروازے سے مُتَّصِل (یعنی علیٰ ہوائی)

مسجد ہے (پھر بھی باجماعت نماز کیلئے) چار آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد لے جاتے اور لاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۴۷)

هُدَا كِي مَحَبَّتِ نَبِي كِي مَحَبَّتِ

كِي پيكر هيں بے شك مرے اعلى حضرت

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پہلے کے مسلمانوں کو باجماعت نمازوں کا بے مثال جذبہ ہوا کرتا تھا، چنانچہ حضرت سَيِّدَنَا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد عَزَّامِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں:

(پارہ 18 سُورَةُ التَّوْبَةِ آيَتِ نَمْبَرِ 37 ميں اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان ہے:)

ترجمہ کنز الایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا

اور نہ خرید فروخت اللہ کی یاد اور نماز پر پار کھنے اور زکوٰۃ

دینے سے، ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں اُلٹ جائیں

گے دل اور آنکھیں۔

رِبَا جَالٌ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةً وَلَا

بِیْعَةً عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَاقَامِ الصَّلَاةِ

وَ اِیْتَاءِ الزَّكَاةِ ۚ یَخَافُوْنَ یَوْمًا

تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ ۗ

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: یہ وہ لوگ تھے کہ ان میں جو لوہار ہوتا تھا وہ اگر ضرب (یعنی چوٹ)



(مجمع الروايات)

فَرَمَانَ مُصَطَفًى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُور و پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

لگانے کے لئے ہتھوڑا اُپر اُٹھائے ہوئے ہوتا اور اذان کی آواز سنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا اور چمڑے کا کام کرنے والا چمڑے میں سوئی ڈالے ہوئے ہوتا اور اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو سوئی باہر نکالے بغیر چمڑا اور سوئی وہیں چھوڑ کر باجماعت نماز کیلئے مسجد کی طرف چل پڑتا۔

(کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے، مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی، آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے۔ تو فرمایا کہ آیت مبارکہ

حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
مَنْ دَانَ بِكَ فَدَانَ بِكَ (حکایت)

”بِرَجَالٍ لَا تَأْتِيهِمْ...“ (یعنی وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا...) ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔

(خزائن العرفان پ ۱۸، تحت الآية: ۳۷) (تفسیر بغوی ج ۳ ص ۲۹۶)

جماعت سے تو گر نمازیں پڑھے گا

خدا تیرا دامنِ کرم سے بھرے گا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

سرکارِ سمیرینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ پاک کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس کے لئے جنت

5 نمازوں کی جماعت
عظیم الشان فضیلت

الفر دوس میں ستر (70) درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایک سدھایا ہوا (یعنی Trained) تیز رفتار عمده نکل کا گھوڑا ستر (70) سال میں طے کرتا ہے، اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے جنتِ عدن میں پچاس (50)

درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایک سدھایا ہوا (یعنی Trained) تیز رفتار عمده نکل کا گھوڑا پچاس



(مہارزاق)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

(50) سال میں طے کرتا ہے، اور جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایسے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا جو بیت اللہ کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں، اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے بیس تمبر اور مقبول عمرے کا ثواب ہوگا، اور جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے قیلۃ القدر میں قیام (یعنی عبادت) کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

(شعب الایمان ج ۷ ص ۱۳۷ حدیث ۹۷۶۱)

بندۃ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) رسول کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی کنیت ابو السائب ہے، (سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۹۹) آپ حضور نبی کریم ﷺ کے رضاعی (یعنی دودھ کے رشتے میں) بھائی، (مرآة المناجیح ج ۲ ص ۴۴۷) ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے ماموں جان (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۶۵) اور حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہما کے خاوند (مسند امام احمد ج ۱۰ ص ۲۹) نیز اصحابِ صفہ میں سے ایک، اور بدری صحابی تھے۔ (مرقاة ج ۴ ص ۱۹۲)

13 مردوں کے بعد اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۹۹) سرورِ دو عالم ﷺ نے آپ کا نام السلف الصالح (یعنی نیک بزرگ) رکھا۔ (معرفة الصحابة ج ۳ ص ۳۶۴) اپنے پیارے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہ میں سے جو کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے قائد اور نور بنا کر اٹھایا جائے گا۔“ (ترمذی ج ۵ ص ۶۴ حدیث ۳۸۹۱) شرح حدیث: یعنی جس سرزمین میں میرے کسی صحابی کی وفات و دفن ہوں گے قیامت کے دن اس سرزمین کے سارے مسلمان ان صحابی کے جلو (یعنی ساتھ) میں محشر کی طرف چلیں گے اور یہ صحابی ان سب کے لیے روشن شمع ہوں گے، ان کی روشنی میں سارے



(تبع الامواج)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمود و روزِ شریف بڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

لوگ قبروں سے محشر تک اور محشر سے جنت تک نپل صراط وغیرہ سے ہوتے ہوئے پہنچیں گے۔

(مرآة المناجیح ج ۸ ص ۳۴۴)

عِبَادَاتُ رِيَاضَتٍ
حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ عبادت و ریاضت کے نور سے اپنے اوقات کو روشن کیا کرتے تھے۔ دن میں روزہ رکھتے اور رات بھر

عبادت کیا کرتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۵۱ رقم ۳۳۸) سادگی کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ جا بجا چڑے کے بیوند لگی ہوئی پرانی چادر پہن کر مسجد میں داخل ہوئے جسے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں میں آنسو

بھر آئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۵۰ رقم ۳۳۵) آپ نے قبولِ اسلام سے پہلے ہی اپنے اوپر شراب حرام کر رکھی تھی اور اس بات کا عہد کر رکھا تھا کہ کبھی کوئی ایسی چیز نہ پیوں گا جس سے عقل جاتی رہے اور کم تر لوگ مذاق اڑائیں۔ (الاستیعاب ج ۳ ص ۱۶۶)

اِنْتِقَالُ مُبَارَكٍ
ایک قول کے مطابق شعبان المعظم سن ۳ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ (جامع الاصول ج ۱۴ ص ۳۱۴) وفات کے بعد کئی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے آپ کے رُخسار (یعنی گال) کا بوسہ لیا اور رونے لگے یہاں تک کہ مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ کر رُخسار پر تشریف لانے لگے۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۹۸ حدیث ۱۴۵۶) یہ دیکھ کر صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور بے اختیار

رونے لگے پھر غمگین ولوں کے چہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسائب! تم اس دُنیا سے یوں چلے گئے کہ تم نے دُنیا کی کسی چیز سے کچھ نہ لیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۵۱ رقم ۳۳۷) آپ کی نمازِ جنازہ نبی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے پڑھائی۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۰۰ حدیث ۱۵۰۲)

قَبْرِ پَرِشَانِ رِکَابِي
حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جنت البقیع میں مدفون ہونے والے پہلے صحابی رسول ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۵۷ رقم ۲۹۱) تدفین



(الجزان)

فَرَمَانُ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُعا کی تو وہ ایک نیک شخص ہے جس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

کے بعد پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے آپ کی قبر پر پتھر نصب فرمایا تاکہ قبر کی پہچان رہے اور خاندانِ نبوت سے انتقال فرمانے والے افراد کو اس قبر کے قریب دُفن کیا جائے۔ (ابو داؤد ج ۳ ص ۲۸۵ حدیث ۳۲۰۶

ملخصاً، مرقاة ج ۴ ص ۱۹۲ تحت الحدیث ۱۷۱۱) اس کے بعد رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے فرزند حضرت سیدنا ابراہیم

رضی اللہ عنہ اور صاحبزادی حضرت سیدتنا بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قریب دُفن فرمایا۔ (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۱۳، مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۱ حدیث ۲۱۲۷) مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا انتقال ہوتا

اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی جاتی کہ ہم نہیں کہاں دُفن کریں؟ تو حکم ہوتا: ہمارے پیش رو (یعنی آگے گزرنے والے)

عثمان بن مظعون کے قریب۔ (مسند ج ۴ ص ۱۹۱ حدیث ۴۹۱۹) حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عثمان

بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ہمارے گھر میں وفات پائی۔ انتقال کی رات میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رضی

اللہ عنہ کے لئے ایک چشمہ (Spring) دیکھا جس کا پانی رواں دواں تھا۔ جب یہ بات میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بتائی تو ارشاد فرمایا: ”یہ ان کا نمل ہے۔“ (بخاری ج ۲ ص ۲۰۸ حدیث ۲۶۸۷) اللہُ رَبُّ الْعِزَّتِ كَسَىٰ اِنْ بِرَحْمَتِ

هُوَ اَوْر اُنْ كَسَىٰ صَدَقَہٗ ہِمَارِی بے حساب مَغْفِرَتِ هُو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی کے پیارے پیارے حضرت عثمان بن مظعون

مُتَوْر بَحْتِ وَالے حضرت عثمان بن مظعون

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

سے فرمایا: اے عثمان! جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر

کرتا رہے اس کے لیے حجِ عمرہ اور مقبول عَزْمَہ کا ثواب ہے۔ (شعب الایمان ج ۷ ص ۱۳۸ حدیث ۹۷۶۲)

حجِ مَبْرُورٍ وَمَقْبُولِی
عَمْرَہٗ كَاثِرِی
مَقْبُولِی



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حججہ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا حج پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یوسف)

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک میں ”مہرور حج“ کا تذکرہ ہے۔ آئیے! معلوم کرتے ہیں ”حجِ مہرور“ سے مراد کون سا حج ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ عبدالرزاق مؤلف مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”حجِ مہرور“ کا معنی ہے:

حجِ مہرور کون ہے؟
حجِ مہرور کون ہے؟

حجِ مقبول یا وہ حج جس میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (التیسیر ج ۲ ص ۱۵۸) حکیمُ الْأُمْت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں: حجِ مقبول و مہرور وہ ہے جو کوئی بھگڑے گناہ و ریا سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآة المناجیح ج ۴ ص ۸۷) ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: حجِ مہرور سے مراد وہ حج ہے جس میں گناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس میں ریا و نام و نمود (یعنی دکھاوے) سے پرہیز ہو یا وہ حج جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حجِ برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔ خواجہ حسن بصری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) فرماتے ہیں کہ حجِ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دُنیا میں زاہد (یعنی بے رغبت) آخرت میں راغب (یعنی مائل) رہے، یا حجِ مہرور وہ ہے جو حاجی کا دل نرم کر دے کہ اس کے دل میں سوز، آنکھوں میں تری رہے۔ حج کرنا آسان ہے حج سنبھالنا مشکل ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۵ ص ۴۴۱)

خُدا حجِ مہرور کی دے سعادت

مدینے کی کرتا رہوں میں زیارت

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے اس جیسی پچیس (25) نمازوں کا ثواب اور جنت الفردوس میں 70 درجات

جماعت کی فضیلت

(شعب الایمان ج ۷ ص ۱۳۸ حدیث ۹۷۶۲)

(Ranks) کی بلندی ہے۔“



(مستادم)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

دو فرامینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿۱﴾ ”جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا تمام رات نماز پڑھی اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا سارا دن نماز پڑھی۔“ (معجم کبیر ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۱۴۸) ﴿۲﴾ ”جس نے فجر و

جماعت عشا کی فضیلت

عشا کی نماز باجماعت پڑھی اور جماعت سے کوئی بھی رکعت فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے جہنم و نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔“

(شعب الایمان ج ۳ ص ۶۲ حدیث ۲۸۷۰)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے: ”جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا، اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی گویا پوری رات قیام کیا۔“

پوری رات کی عبادت کا ثواب

(مسلم ص ۲۵۸ حدیث ۱۴۹۱)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ عشا کی باجماعت نماز کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی باجماعت نماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے برابر، تو جو یہ

حدیث پاک کی تشریح

دونوں نمازیں جماعت سے پڑھ لے اُسے ساری رات عبادت کا ثواب۔ دوسرے یہ کہ عشا کی جماعت کا ثواب آدھی رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر، کیونکہ یہ (یعنی فجر کی) جماعت عشا کی جماعت سے (نفس پر) زیادہ بھاری ہے، پہلے معنی زیادہ قوی (یعنی مضبوط) ہیں۔ جماعت سے مراد تکبیرِ اولیٰ پانا ہے جیسا کہ بعض علمائے فرمایا۔

(مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۹۶)



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ مَجْهُدٌ بِرُؤُوسٍ وَبُرُؤُوسٍ مَجْهُدٌ تَهَارَدُوا وَجَمْعًا تَحْتِهَا تَبَى.

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحَانَ اللَّهِ! اگر آپ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کی عادت بنائیں تو نہایت عظیم الشان اجر و ثواب کے حقدار بن سکتے ہیں۔ اور زہے نصیب! اس کے ساتھ ساتھ اگر دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دے کر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اپنے ساتھ مسجد میں لے جایا کریں تو آپ کے اجر و ثواب میں بے انتہا اضافہ ہو جائے گا۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: **إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ**۔ یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۳۰۰) حدیث (۲۶۷۹) افسوس! آج کل نمازی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر، دکان، دفتر وغیرہ میں باجماعت نماز پڑھ لیتی ہے، حالانکہ اگر شرعی مجبوری نہ ہو تو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی تحقیق کے مطابق مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو تُوْنِیْنِ اِیْمِی عَطَا یَا اِلٰہِی (وسائل بخش مرہم) ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

مجھے ایک نئی زندگی ملی ہے! مسجد کی جماعت لینے کی تڑپ پانے اور مسجدوں کی رونقیں بڑھانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی سے منسلک رہئے۔ مدنی بہار: کراچی کے ایک شخص چھوٹی عمر سے نشے کے عادی ہو گئے تھے، صُحْبُ نَاشْتِے کی جگہ چرس اور ہیروئن کا نشا کیا کرتے۔ کئی بار ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن نشا چھوٹ نہ سکا۔ دیگر گناہوں کی دلدل میں بھی پھنسے ہوئے تھے۔ شادی کے بعد بیوی بچے بھی ان کی وجہ سے پریشان رہتے۔ کسی طرح رَجَبِ الْاَوَّلِ شَرِیْفِ میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں پہنچ گئے، وہاں ایک بڑی عمر کے مبلغِ دعوتِ اسلامی نے ان پر شفقت کی اور ان کا ذہن بن گیا کہ میں 12 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ مدنی قافلے میں شروع شروع میں ان کو نشانہ کرنے پر تکلیف تو ہوئی، نہ ٹھیک



فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر پڑو و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اٹھے۔ (شعب الایمان)

سے نیند آتی تھی نہ بھوک لگتی تھی لیکن یہ عبادت میں لگے رہے اور رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے، چار یا پانچ دن بعد انہیں بھوک لگنا شروع ہوئی اور رات میں نیند بھی آنے لگی۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے نشے سے ان کی جان چھوٹی بلکہ یہ پانچ وقت کی فرض نماز بلکہ تہجد اور اشراق چاشت بھی پڑھنے لگے۔ سر پر عمامہ شریف بھی سجایا۔ ان کا کہنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آ کر مجھے ایک نئی زندگی ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میرے بیوی بچے بھی اب مجھ سے خوش ہیں۔

اے شرابی تُو آ، آ بخواری تُو آ

پھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو (وسائل بخشش (مرٹم) ص ۶۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

”جامعیت نماز“ کے گیارہ حروف کی نسبت
سے جماعت کے نماز پڑھنے کی 11 حکمتیں

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ سوال قائم کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے کیوں پڑھی جاتی ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟ مسجد میں حاضری کیوں دی جاتی ہے؟ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جماعت میں دینی و دنیوی بہت سی حکمتیں ہیں، دُنیاوی حکمتیں تو یہ ہیں کہ ﴿جماعت کی برکت سے قوم میں تنظیم (Discipline) رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لیے امام کی طرح صدر اور امیر چُن لیا کریں، پھر امیر کی ایسی اطاعت کریں جیسے مقتدی امام کی (کرتا ہے) ﴿جماعت سے آپس کا اتفاق بڑھتا ہے ﴿روزانہ پانچ باری ملاقات اور دُعا سلام دل کی عداوت (یعنی دشمنی) دُور کرتا ہے ﴿قوم میں پابندی اوقات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ سب لوگ وقتِ جماعت پر دوڑتے (یعنی جلدی جلدی) آتے ہیں



❖ جماعت سے مُتکَبِّرین (یعنی مغروروں) کا غرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے، نیز ❖ مسجدِ ہماری کمیٹی، گھر یا دارُ الشوریٰ ہے، جہاں جمع ہو کر مسلمان اہم (دینی) مشورہ کر سکتے ہیں، گویا مسجد میں روزانہ محلّے کی پانچ کانفرنسیں ہوتی ہیں، مسجدِ نبوی سے ہی اسلامی فوج نکل کر جہاد وغیرہ کرتی تھی۔ دینی فائدے یہ ہیں کہ ❖ اگر جماعت میں ایک کی نماز قبول ہوگی تو سب کی قبول ہے ❖ جماعت میں گویا مسلمانوں کا وفد بارگاہِ الہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تنہا (مخض) کے مقابل وفد کا زیادہ احترام ہوتا ہے ❖ جماعت میں انسان رب کی کچھری میں وکیل یعنی امام کے ذریعے عرضِ معروض (یعنی درخواستیں) کراتا ہے، جس سے بات کا وزن بڑھ جاتا ہے ❖ مسجد کی طرف آنے میں ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں ❖ جماعت سے آدمی کو دینی پیشوا علمًا صوفیا کا آداب سکھایا جاتا ہے۔ (اسرار الاحکام مع رسائل نعیمیہ ص ۲۸۸)

خدا سب نمازیں پڑھوں باجماعت

کرم ہو چنے تاجدار رسالت

والدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی تقی علی خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: (حضرت سیدنا) وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) کچھلی صف میں کھڑے ہوتے اور کہتے: میں نے ”توریت“ میں دیکھا ہے: اُمتِ محمدی میں لغض (مقبول) لوگ جب سجدے سے سر اٹھاتے ہیں (تو) جو آدمی ان کے پیچھے ہوتے ہیں بخشے جاتے ہیں۔

(جواهر البیان فی اسرار الارکان ص ۷۰)

حضرت سیدنا صالح بن کيسان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے جس دیانت و محنت کے ساتھ اپنے شاگرد و رشید حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تربیت فرمائی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار



(ابن سنی)

قرآن فصلاً فی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر رُز و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نماز کی جماعت میں شریک نہ ہو سکے۔ اُستادِ محترم رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی تو بتایا: ”میں اُس وقت بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔“ تڑپ کر بولے: ”بال سنوارنے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو!“ اور اس بات کی خیر مضر میں آپ کے والدِ محترم رضی اللہ عنہ کو کر دی۔ انہوں نے اُسی وقت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سزا دینے کے لئے بھیجا جس نے مدینے شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے (یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نمازِ جماعت میں رکاوٹ بننے والے) بال منڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۴۱) اسی تعلیم و تلقین کا نتیجہ تھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی شخصیت اُن تمام اخلاقی برائیوں سے پاک تھی جن میں ”بنو امیہ“ کے کئی نوجوان مبتلا تھے۔

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے! پہلے کے دور کے اساتذہ کرام اپنے شاگردوں کی نمازوں کی کس طرح خبر گیری فرماتے تھے! آہ! اب تو بڑا ہی گیا گُزرا دور ہے، کئی اساتذہ کی نظر صرف تنخواہ پر مرکوز رہتی ہے! شاگرد نماز پڑھے

انما حسن کیفیت میں بیٹو
مشان جماعت ہو جائیے

نہ پڑھے اس کی کوئی پروا نہیں کی جاتی! باجماعت نماز کیلئے مسجد میں آنے والے خوش نصیبوں سے عرض ہے: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اب نہ بالوں میں کنگھی کیجئے، نہ عمامہ شریف باندھنے میں وقت صرف کیجئے، فوراً جماعت میں شریک ہو جائیے۔ امام صاحب جب قیام میں (یعنی کھڑے) ہوں تو اُن کے رکوع میں جانے کا نیز تھکدہ اولیٰ (یعنی پہلی السجیات) میں ہوں تو کھڑے ہونے کا انتظار مت فرمائیے، امام صاحب جس کیفیت میں ہوں اُسی میں فوراً شریک جماعت ہو جائیے۔ البتہ امام صاحب جب سلام پھیریں اُس وقت شریک نہیں ہو سکتے، ہاں امام صاحب پھیر کر سجدہ سہو کریں تو شامل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ”فتاویٰ رضویہ“ میں ہے: جو سجدہ سہو کے بعد تھکدے میں شریک امام ہوئے شریک جماعت ہو گئے ان کی بنا (یعنی نماز شروع ہونا) صحیح ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۱۱)



(ابن عساکر)

قرآنِ فصیحاً صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مجھ پر کثرت سے ڈرو و پاک پر جو ہے شک تھا راجھ پر ڈرو و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بیان کردہ حکایت میں اُن والدین کے لئے بھی دَرس کے مدنی پھول ہیں جو اپنی اولاد کی تربیت پر خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے، اُن سے دُنیاوی تعلیم کے بارے میں تو پوچھ چھ گچھ کرتے ہیں مگر اولاد نماز پڑھے نہ پڑھے اس کی بالکل پروا نہیں

اَهْ صِرْفِ نَبَوِي تَعْلِيمِ
كَيْتَلِي بِرَبِّهِمْ كَيْتَلِي

کرتے، یاد رکھئے! تربیت اولاد صرف اس چیز کا نام نہیں کہ انہیں دُنیوی تعلیم دلوادی جائے اور ان کے لئے کھانے پینے وغیرہ کا انتظام کر دیا جائے۔ بلکہ ان کو اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار بنانے کی کوشش کرنا بھی والدین کی ذمے داریوں میں شامل ہے۔ (اولاد کی تربیت کے تعلق سے مکتبۃ المدینہ کی 188 صفحات کی کتاب ”تربیت اولاد“ کا ضرور مطالعہ فرمائیے)۔

یارب پچالے تُو مجھے نارِ جحیم سے

اولاد پر بھی بلکہ جہنمِ حرام ہو (وسائلِ بخشش (مرتم) ص ۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ مکہ میں صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس کوئی ایسا نہیں جو مجھے مسجد تک لائے۔ انہوں نے حُضُورِ اَنُورِ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ و

اَيْتُكَ يَا بَيْنَا
مَنْ حَكَاتِ

سَلَّمَ سے اجازت چاہی کہ انہیں اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ حُضُورِ اَكْرَمِ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ جب وہ واپس جانے لگے تو بلایا اور فرمایا: کیا تم نماز کی آذان سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: تو قبول کرو۔

(مسلم ص ۲۵۷ حدیث ۱۴۸۶) (مراۃ ص ۱۶۸)



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں جھ پڑھ لیا وہ ایک کما تو جب تک یہ نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

نا بینا پر جماعت واجب نہیں

نا بینا کیلئے بھی افضل یہی ہے کہ وہ مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھے تاہم اس پر مسجد میں آکر جماعت سے نماز پڑھنا واجب نہیں۔ جیسا کہ ”بہار شریعت“ جلد 1 صفحہ 583 تا 584 پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”ذُرْمُخْتَار“ کے حوالے سے

تذکرہ جماعت کے 20 اہذار (یعنی 20 مجبور یوں) کا بیان ہے۔ ان میں عذر نمبر 6 ہے: اندھا اگرچہ (یعنی چاہے) اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچادے۔

ایک نا بینا صحابی کا سوال (حکایت)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مدینہ منورہ میں مودی جانور بکثرت ہیں اور میں نا بینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: ”حَسْبُ عَلَيَّ

الصَّلَاةُ، حَسْبُ عَلَيَّ الْفَلَاحُ“ سنتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں! فرمایا: ”(تو) باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے حاضر ہو۔“ (سنن ابی داؤد ج 1 ص 148 حدیث 848)

نا بینا کیلئے نماز باجماعت افضل ہے

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت حاشیے میں ارشاد فرماتے ہیں: نا بینا کہ اَنکَل (یعنی راستے کی پہچان) نہ رکھتا ہو، نہ کوئی لے جانے والا ہو، خصوصاً درندوں (یعنی پھاڑ کھانے والے جانوروں) کا خوف ہو تو اُسے

ضرور رخصت ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (یعنی حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم کو) افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبقت لیں جو بلا عذر (یعنی بغیر مجبوری) گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ (بہار شریعت ج 1 ص 549)

مدینہ جو اب اکثر مہذبوں کی ہوتی ہے

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے، مدینہ منورہ، وباؤں اور بیماریوں کا گھر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے



(ابن عثرون)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوِّعْهُ بِرَأْسِ يَوْمٍ فِي 50 بَارًا وَرُؤْيَاكَ بِرَأْسِ قِيَامَتِ كَيْفَ تَسْتَأْتِيهِ مِنْ أَسْفَلِ كَرْمَلِ بْنِ شَيْفَانٍ دَايَا، لَيْكِنِ أَوَّلًا (لِيَعْنِي شُرُوعِ فِيهِ) كَقَدْحٍ يَجْتَهُ سَانِطٍ أَوْ بَهَيْضَةٍ وَغَيْرِهِ رَهَبٌ بَعْدَ فِيهِ اللهُ (پاک) نے ان چیزوں سے زمینِ مدینہ کو قریباً صاف کر دیا یعنی یثرب کو طیبہ بنا دیا۔

(مُفْتِی صَاحِبِ مَزِيدِ فَرَمَاتے ہیں:) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب وہاں یہ مُؤَذِی چیزیں موجود تھیں۔

(مرآة المناجیح ج ۲ ص ۷۸ مختصراً)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ شرح میں سلطانِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مُبَارَك قَدَموں کی بَرَکَت سے یثرب کے طیبہ بن جانے کا تذکرہ ہے۔ یثرب کیا ہے؟ یہ جاننے کیلئے ”چلو مل کے کرتے ہیں فُکْر مدینہ“..... دَعْوَتِ اِسْلَامِی کے

چلو مل کے کرتے ہیں
فکر مدینہ

مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ كِي 328 صَفْحَاتِ كِي كِتَابِ، ”عَاشِقَانِ رَسُولِ كِي 130 حِكَايَاتِ“ صَفْحَه 252 تَا 254 پَر دِيئے هُوئے مَضْمُونِ فِيهِ سَے كَچھ تَبْدِيلِي كَے سَا تَه عَرَضُ كِيَا جَا تَا هے:

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هے: ”مَجْهے اِيك اِيئِي بُسْتِي كِي طَرَفِ (بِجَرَّت) كَا شَحْمُ هُوَا جَوْتَامُ بُسْتِيوں كُو كَهَا جَا ئے كِي (لِيَعْنِي سَبُّ پَر غَالِبِ آئے كِي)، لَو كِ اَسَ ”يَثْرِبُ“ كَهْتے هِيں اَوْر وِه مَدِينَة هے، (يَهْتِي) لَو كُوں كُو اَس طَرَحِ پَاكِ وَصَافِ كَر ے كِي جِيئے بَهْتِي لَو هے كَے مِيلِ كُو۔“

مدینہ کو کوئی پاک
صاف کر کے گا

(بخاری ج ۱ ص ۶۱۷ حدیث ۱۸۷۱)

مَدِينَةُ الْمُنَوَّرَة كُو ”يَثْرِبُ“ كَهْنے كِي مُمَاعْتِ كِي كُئِي هے۔ ”قَوَاوِي رِضْوِيَة“ جِلْد 21 صَفْحَه 116 پَر هے مَدِينَة طَيْبَة كُو يَثْرِبُ كَهْنَا نَا جَا رَزْ وَ مَنُوعُ وَ اَلْغَنَاه هے اَوْر كَهْنَة وَ اَلْاَلْغَنَاه گَار۔ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتے هِيں: جُو مَدِينَة كُو ”يَثْرِبُ“

مدینہ کو بترت
کہنا گناہ

كَبْ اَسْ پَر تَوْبَة وَ اِحْبَاب هے، مَدِينَة طَابَة هے مَدِينَة طَابَة هے۔ عَلَامَةُ مُنَاوِي ”تَيْسِيْرُ شَرْحِ جَامِعِ صَغِيْر“ فِيهِ فَرَمَاتے هِيں:



فَرَمَانَ فَصَلَّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيِ قِيَامَتِ لُغُوتٍ مِّنْ سَمِيرَةٍ قَرِيبَةٍ تَرَوُهُمْ وَكَأَنَّ جَسْنَ نَدِيمَاتِنَ بِحُجْرٍ زِيَادَةٍ وَرُؤْيَاكَ بِرَأْسِهِ هُنَّ هِيَ - (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے توبہ کا حکم فرمایا اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے۔
(التیسیر ج ۲ ص ۴۲۴) (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۶)

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ
يُثْرِبُ كَمَا هُنَا كَيْلُونَ مَنَعِي

ہاں لوگوں کے رہنے سہنے اور جمع ہونے اور اس شہر سے مَحَبَّت کی وجہ سے اس کا نام ”مدینہ“ رکھا اور آپ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے یثرب کہنے سے منع فرمایا، اس لئے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے یا اس لئے کہ یہ ”نُثْرَبُ“ سے بنا ہے جس کے معنی ہلاکت اور فساد ہے اور تَثْرِيْبُ بمعنی سَرَزْنَش (یعنی بُرا بھلا کہنا) اور علامت ہے یا اس وجہ سے کہ یثرب کسی بُت یا کسی جاہل (یعنی ظالم) و سَرَّش بندے کا نام تھا۔ امام بخاری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں کہ جو کوئی ”ایک مرتبہ یثرب“ کہہ دے تو اسے (کفارے میں) ”دس مرتبہ مدینہ“ کہنا چاہئے۔ قرآن مجید میں جو ”يَا أَهْلَ يَثْرِبَ“ (یعنی اے یثرب والو!) آیا ہے، وہ دراصل منافقین کا قول (یعنی کہی ہوئی بات) ہے کہ یثرب کہہ کر وہ مَدِينَةُ الْمُنَوَّرَةِ کی توہین کا ارادہ رکھتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یثرب کہنے والا اللہ پاک سے استغفار (یعنی توبہ) کرے اور معافی مانگے۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ مَدِينَةُ الْمُنَوَّرَةِ کو جو یثرب کہے اُس کو سزا دی جی چاہئے۔ حیرت کی بات ہے کہ بعض بڑے لوگوں کی زبان سے اشعار میں لَفْظ ”يَثْرِبُ“ صادر ہوا ہے اور اللہ پاک خوب جانتا ہے اور عَظَمَتِ وَشَانَ وَالْكَافِرِينَ وَالْكَافِرَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ اور ہر طرح سے مکمل ہے۔
(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۹)

زندگی کیا ہے! مدینے کے کسی گوپے میں موت
موت پاک و ہند کے ظلمت گدے کی زندگی



(ترنی)

فَرَمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

ان تمام وجوہات میں سے کسی بھی وجہ کی بنا پر جماعت چھوڑنے والا گناہ

گار نہ ہوگا: ﴿۱﴾ مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو ﴿۲﴾ اپنا بیچ

﴿۳﴾ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو ﴿۴﴾ جس پر فالج لگرا ہو ﴿۵﴾ اتنا بوڑھا

کہ مسجد تک جانے سے عاجز (یعنی مجبور) ہو ﴿۶﴾ اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے

﴿۷﴾ سخت بارش اور ﴿۸﴾ شدید کچھڑ کا حائل ہونا ﴿۹﴾ سخت سردی ﴿۱۰﴾ سخت تاریکی (یعنی سخت اندھیرا) ﴿۱۱﴾ آندھی

﴿۱۲﴾ مال یا کھانے کے تلف (یعنی ضائع) ہو جانے کا اندیشہ ﴿۱۳﴾ قرض خواہ (یعنی قرض مانگنے والے) کا خوف ہے اور

یہ (یعنی نمازی) تنگ دست ہے ﴿۱۴﴾ ظالم کا خوف ﴿۱۵﴾ پاخانہ (یا) ﴿۱۶﴾ پیشاب (یا) ﴿۱۷﴾ ریاح (Gas)

کی حاجت شدید ہے ﴿۱۸﴾ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو ﴿۱۹﴾ قافلہ چلے جانے کا اندیشہ (یعنی ڈر) ہے

﴿۲۰﴾ مریض کی تیمارداری (یعنی مریض کی دیکھ بھال کی ذمہ داری) کہ جماعت کے لیے جانے سے اس (یعنی مریض) کو

تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب تزک جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (تذکرہ محتاج ج ۲ ص ۴۷، ۴۹، ۳، بہار شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۸۳، ۵۸۴)

جماعت کے جُدا جُدا 30 مدنی پھول

﴿۱﴾ ہر عاقل بالغ قدرت رکھنے والے مرد مسلمان پر جماعت واجب ہے، شرعی

مجبوری کے بغیر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار و عذاب نار کا حق دار ہے۔ کئی

بار تزک کرنے والا فاسق ہے اور وہ گواہی کے قابل نہیں رہتا، پڑوسیوں نے

جماعت کس میں ہونی واجب ہے؟



قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : شب جمعہ اور روز جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفق و گواہ ہوں گا۔ (شب الایمان)

نہ سمجھایا تو وہ بھی گناہ گار ہوں گے۔

﴿۲﴾ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۳)

ص ۵۸۲) اور انہیں جماعت قائم کرنے یا جماعت میں شامل ہونے کی اجازت

بھی نہیں۔

عورت پر جماعت واجب نہیں

﴿۳﴾ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ (جمعہ و عیدین کے اور بھی شرائط ہیں) (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۳۴۱، ۳۴۲)

﴿۴﴾ عورتیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گی، حسب معمول ظہر ہی پڑھیں،

عیدین کی نماز ان پر نہیں۔

عورت اور جمعہ و عیدین کی نماز

﴿۵﴾ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے

تو سب گناہ گار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو

شخص مقتدا (یعنی پیشوا Leader) ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی

ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اُسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی

اجازت نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶)

﴿۶﴾ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہو مگر

وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں باجماعت پڑھنے کا تھا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶)

﴿۷﴾ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا و تراویح

پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔

(درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۶)



(عبدالرزاق)

فَرَسَانُ فَصَلَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار رو دو پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراطا جزا لکھتا ہے اور قیراطا خد پھاڑ جتنا ہے۔

﴿۸﴾ سورج گہن کی نماز سُنَّتِ مُؤَكَّدَه ہے اور چاند گہن کی مُسْتَحَب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مُسْتَحَب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خُطْبے کے سوا تمام شرائطِ جُمُعہ اس کے لیے شَرَط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت

سورج اور چاند گہن کی نماز

قائم کر سکتا ہے جو جُمُعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔ (درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۷۷-۸۰ ملخصاً)

﴿۹﴾ جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وُضُو میں تین

تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیرِ اُولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وُضُو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیرِ اُولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۸۳)

﴿۱۰﴾ اگر پہلی رکعت کا زکوع مل گیا تو (بخضِ عَمَّا کے نزدیک) تکبیرِ اُولیٰ کی فَضِيلَت حاصل ہو جاتی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

﴿۱۱﴾ جس کی جماعت جاتی رہے اس پر واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے، ہاں مُسْتَحَب ہے۔

(در مختار ج ۲ ص ۳۴۷)

﴿۱۲﴾ جب صفیں قائم کی جا رہی ہوں اُس وقت اگر ایک (سجدار) نابالغ بچہ ہو تو وہ کسی بھی صفِ حُثیٰ کہ پہلی صف میں بھی جہاں چاہے کھڑا ہو سکتا ہے۔

بچوں کے صف میں کھڑے ہونے کے مسائل

(در مختار ج ۲ ص ۳۷۷ ماخوذاً)

﴿۱۳﴾ اگر ایک سے زیادہ بچے ہوں تو اُن کی صفِ مردوں کی آخری صف کے پیچھے بنائی جائے۔

(در مختار ج ۲ ص ۳۷۷ ماخوذاً)



(تبع الاحاج)

فَرَّانِ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿۱۴﴾ بعض لوگ بچوں کو صف کے کونے میں بھیج دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے، کونا بھی صف میں شامل ہے، بچوں کی صف مردوں کی صفوں کے آخر میں بنائی جائے۔

﴿۱۵﴾ مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وَعَلَى هَذَا الْقِيَاس (یعنی اور اسی طرح)۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۹) مَطْلَب یہ کہ ہر اگلی صف اپنی پچھلی صف سے افضل ہے۔

ہر صف اپنی پہلی صف سے افضل ہے

﴿۱۶﴾ مُقَدَّمی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو سیدھی طرف افضل ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۸۹)

﴿۱۷﴾ صفِ مُقَدَّم (یعنی اگلی صف) کا افضل ہونا غیر جَنَازہ میں ہے اور جَنَازے میں آخر صف افضل ہے۔

(درمختار ج ۲ ص ۳۷۲-۳۸۴)

﴿۱۸﴾ پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور خالی جگہ میں کھڑا ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۹) اس کے لئے حدیث میں فرمایا: "جو صف میں کُشَادگی دیکھ کر اسے بند کر دے اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۲۰۰۳) اور یہ وہاں ہے، جہاں فتنہ و فساد کا احتمال (یعنی شک و شبہ) نہ ہو۔

﴿۱۹﴾ (جماعت ہو رہی ہو اُس وقت) صحنِ مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ (یعنی اوپری منزل) پر اِقْتِدَا کرنا (یعنی جماعت سے نماز پڑھنا) مکروہ (تحریمی) ہے، یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۲۷۴)

﴿۲۰﴾ امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اُس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بَقْتَدَرُ فَرَضِ قِرَاءَتِ کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہو اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگردو بارہ رکوع

امام سے پہلے رکوع یا بجنڈے میں جانا



کر لے گا ہو جائے گی ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہر حال ہوگا۔

(در مختار و رد المحتار ج ۲ ص ۶۲۴)

﴿۲۱﴾ امام سے پہلے مشہدی جُذے میں چلا گیا اور اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی جُذے میں پہنچ گیا اس طرح

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۹۴)

﴿۲۲﴾ تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی پہلی رکعت کا جُذہ نہ کیا

تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر (یہ توڑنا مستحب ہے) جماعت میں

(تنویر الابصار و در مختار ج ۲ ص ۶۰۶-۶۱۰)

شامل ہو جائے۔

﴿۲۳﴾ جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے، مؤذن کے تکبیر کہنے

(رد المحتار ج ۲ ص ۶۰۸)

سے نماز نہیں توڑیں گے اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز (یعنی ابھی تک) جُذہ نہ کیا ہو۔

﴿۲۴﴾ نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی بھی حاجت نہیں کھڑے کھڑے ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دیں۔ (عللگیری ج ۱ ص ۱۱۹)

﴿۲۵﴾ جماعت قائم ہونے پر نماز توڑنا اُس وقت ہے کہ جس مقام پر نماز پڑھتے ہوں وہیں جماعت قائم ہو، اگر گھر

میں نماز پڑھ رہے ہوں اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں پڑھ رہے ہیں اور دوسری مسجد میں جماعت قائم

(رد المحتار ج ۲ ص ۶۰۸)

ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی رکعت کا جُذہ نہ کیا ہو۔

﴿۲۶﴾ فجر یا مغرب کی ایک رکعت پڑھ چکے تھے کہ جماعت

قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائیں

اگرچہ دوسری رکعت شروع کر چکے ہوں۔ اَلْبَيْتِ دُوسری

رکعت کا جُذہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد نفل کی نیت سے

اپنی فجر یا مغرب کے دوران
جماعت کھڑی ہونے کا مسئلہ



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : شب جمعہ اور روز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

بھی شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں، اور اگر مغرب میں نفل کی نیت سے شامل ہو گئے تو بُرا کیا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور بلا کر چار کر لیں، اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کریں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۹ ملخصاً)

﴿۲۷﴾ اگر نفل (یا سنت غیر مؤکدہ) شروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو نفل (یا سنت غیر مؤکدہ) توڑنے کی اجازت نہیں بلکہ دو رکعت پوری کر لے اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو اور تیسری پڑھ رہے ہوں تو چار پوری کر لیں۔

(تفصیل: فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۲۹ تا ۱۳۶)

﴿۲۸﴾ جمعہ کی یا ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کر لیں۔ (تنویر الابصار و در مختار ج ۲ ص ۶۱۱)

﴿۲۹﴾ قضا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو، ہاں جو قضا شروع کی اگر بعینہ (ب- عین- ہ- یعنی ٹھیک۔ Exactly) اسی قضا کے لیے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائیں۔

﴿۳۰﴾ امام رکوع میں تھا اور آپ تکبیر کہہ کر بچکے ہی تھے کہ امام کھڑا ہو گیا تو اگر حد رکوع میں قلیل (یعنی تھوڑی سی) مشارکت (یعنی آپس میں شرکت) ہو گئی تو رکعت مل گئی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۰ ملخصاً)

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! اسلامی بھائیوں کو صفوں کی درستگی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما! اور ہماری نمازیں قبول فرما! اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما! اے اللہ رب العزت! ہمیں تیری پسند کی نماز ادا کرنے کی سعادت عنایت فرما اور ہماری بے حساب مغفرت کر۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہو کر اے رب رحمت! پے سرور رسالت

نہ نماز باجماعت، کی چھٹے کبھی سعادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار ڈرہ و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نماز باجماعت کی تیلے مسجد کو جانے کی 30 بہترین

فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 673 تا 675 پر دی ہوئی 40 نیتوں سے مدد لے کر آسان لفظوں کے انتخاب کی کوشش کی گئی ہے نیز بعض نیتیں خارج

اور بعض نئی شامل بھی کی ہیں۔ اپنی کیفیت کے مطابق ان میں سے جتنی ممکن ہوں اتنی نیتیں کر لیجئے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ ہر نیت پر چھ اُحد 10 نیکیاں ملیں گی۔

﴿۱﴾ اللہ پاک کی طرف بلانے والے مُؤَدِّن صاحب کا بلانا قبول کرتا ہوں ﴿۲﴾ باجماعت نماز پڑھنے

جاتا ہوں ﴿۳﴾ تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ پڑھنے جاتا ہوں ﴿۴﴾ نَفْلِ اِعْتِكَافِ كَرْنِ جاتا ہوں ﴿۵﴾ مَسْجِدِ كِي زِيَارَتِ كِرُونِ

گا ﴿۶﴾ مَسْجِدِ نَظَرِ آنِے پُرُودِ وِپَاكِ پُرُهُونِ كَا ﴿۷﴾ رَاَسْتِے مِيں جَوَكِ كِهَا هَوَا كَا عَذِپَاؤُنِ كَا، اُتْهَا كِرَاؤَبِ كِي جَكِه رَكْهَدُونِ كَا

﴿۸﴾ جَوْرَاهِ بْهُولَا هَوَا كَا اُسے رَاَسْتِے بَتَاؤُنِ كَا ﴿۹﴾ نَايِيْنَا كَا هَاتْه پَكْرُ كِرَاؤُے چَلْنِے مِيں مَدْرُ كِرُونِ كَا ﴿۱۰﴾ مَسْجِدِ مِيں دَاخِلِ

هَوْتِے وَقْتِ سِيْدِ هِيے پَاؤُنِ سے اور ﴿۱۱﴾ بَاہِرِ نَكَلْتِے وَقْتِ اُلْتِے پَاؤُنِ سے پَهْلِ كِرُونِ كَا ﴿۱۲-۱۳﴾ دُونُونِ بَارِ

دُعَايِيں پُرُهُونِ كَا ﴿۱۴﴾ نَمَازِ بَاَجْمَاعَتِ مِيں مَسْلَمَانُونِ كِي بَرَكَتِيں حَاَصِلِ كِرُونِ كَا ﴿۱۵﴾ مَسْلَمَانُونِ كُو سَلَامِ كِرُونِ كَا

﴿۱۶﴾ كِسِي نے سَلَامِ كِيَا تُو جَوَابِ دُونِ كَا ﴿۱۷﴾ مَسْلَمَانُونِ سے مُسْكِرَا كِرَا هَاتْه پِلَاؤُنِ كَا ﴿۱۸﴾ جَوْرَشْتِے دَارِ پِلِيں گے

اُن سے خُوشِ دِلِي كِے سَاَتْه اچْهے اَنْدَازِ سے پَلِ كِرِصَلَه رَحْمِي كِے ثَوَابِ كَا حَقْدَارِ بِنُونِ كَا ﴿۱۹﴾ عُلْمَاْنِے دِيْنِ اور نِيَكِ مَسْلَمَانُونِ

كَا دِيْدَارِ كِرُونِ كَا ﴿۲۰﴾ جِس مَسْلَمَانِ كُو چْهِيَنَكِ آئِي اور اَس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰه كِهَا تُو اُسے جَوَابِ مِيں يَسْرَحْمَكِ اللّٰه

كِهُونِ كَا ﴿۲۱﴾ مَرِيضِ پِلَا تُو عِيَاَدَتِ ﴿۲۲﴾ غَمَزْدِه پِلَا تُو تَعَزِيْتِ كِرُونِ كَا ﴿۲۳﴾ جَايَزِ خُوشِي پَانِے والا پِلَا تُو مُبَارَكْبَادِ

دُونِ كَا ﴿۲۴﴾ وَاہَاں عِلْمِ والا پِلِے كَا تُو مَسْأَلِ سِيَكْهُونِ كَا ﴿۲۵﴾ (عِلْمِ والا رِيئِتِ كِر سَكْتَا هِيے) جُونْهِيں جَاْنْتِے هُونِ گے اُن كُو

مَسْأَلِ بَتَاؤُنِ كَا، دِيْنِ سَكْهَاؤُنِ كَا ﴿۲۶﴾ نِيَكِي كِي دَعْوَتِ دُونِ كَا ﴿۲۷﴾ بُرَائِي سے مُنْعِ كِرُونِ كَا ﴿۲۸﴾ دُو مَسْلَمَانُونِ مِيں

جَهْلُڑَا هَوَا تُو حَسْبِي الْاِمَّاَنِ صَلِحِ كِرَاؤُنِ كَا ﴿۲۹﴾ بَجْنَازِه مَلَا تُو نَمَازِ بَجْنَازِه پُرُهُونِ كَا ﴿۳۰﴾ مَوْقِعِ پَايَا تُو سَاَتْه دُفْنِ تَكِ جَاؤُنِ كَا۔



(ترجمہ)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْ فَحْشِي كِي نَاك خَاك آوَد، وَحَسْ كِي پَاس مِيرَاذْ كِر هُوَاوَد، وَجْجْ بَرْدُو دِيَاك نَه پَر هِي۔

ٹرین بھائی کے حادثے میں جان بچ گئی

مسجدِ جانے کیلئے نیتیں کرنے کی عادت بنانے، اچھی اچھی نیتوں کا جذبہ پانے اور خوب ثواب بڑھانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کے مسافر بنئے۔ مدنی بہار: ایف سی ایریا، لیاقت آباد (کراچی)

کے اسلامی بھائی ایک ماہ کے مدنی قافلے میں کشمیر کی طرف روانہ ہوئے۔ راولپنڈی تک کا سفر ٹرین کے ذریعے طے کرنا تھا۔ نماز فجر کے لئے ٹرین نہیں رُکی تو مدنی قافلے میں شامل عاشقانِ رسول نے ٹرین ہی میں نماز فجر ادا کی، ٹکڑے کے آخری وقت میں ٹرین رُکی تو نمازِ ٹکڑے ادا کی، پھر عصر کا وقت بھی نکلا جا رہا تھا کہ علی پور چھٹھ (پنجاب) میں جیسے ہی ٹرین رُکی تو انہوں نے پلیٹ فارم پر نماز پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد دیکھا تو ٹرین چلنا شروع ہو چکی تھی، اسلامی بھائی بھاگ بھاگ سوار ہونے لگے، ایک وزن دار اسلامی بھائی نے دروازے پر لگا پائپ تو پکڑ لیا تھا لیکن وہ چڑھ نہیں پائے اور ٹرین کے ساتھ گھسٹنے لگے، ایک اسلامی بھائی نے ایک ہاتھ سے پائپ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ان کا ہاتھ پکڑا لیکن وہ خود پلیٹ فارم پر گر گئے، دوسری طرف اس اسلامی بھائی کے ہاتھ سے بھی پائپ چھوٹ گیا اور یہ پلیٹ فارم کے بجائے ڈبے کے نیچے جا گرے اور پٹری اور پلیٹ فارم کے درمیانی جگہ پھنس گئے، کم از کم دو بوگیاں گزر گئیں، ان کی گمر، کولہے، پسلیاں اور کھنیاں بُری طرح زخمی ہوئے اور یہ بے ہوش ہو گئے، ایمر جنسی میں ٹرین روکی گئی تو مدنی قافلے کے شرکاء پر ان کی حالت دیکھ کر سکتے کی کیفیت طاری ہو گئی، انہوں نے انہیں نکالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے، پھر پولیس والوں نے آکر انہیں نکالا، ایک اسلامی بھائی کے پاس کسی بزرگ کا دم کیا ہوا پانی تھا جو ان کے منہ پر پڑایا گیا تو ہوش میں آ گئے اور کلمہ طیبہ پڑھنے لگے اور تھوڑی دیر بعد پھر بے ہوش ہو گئے۔ وہاں پر قریب میں بڑا اسپتال موجود نہیں تھا چنانچہ انہیں ٹرین میں ڈال کر وزیر آباد (پنجاب) لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے علاج شروع کیا، انہیں دوبارہ ہوش آیا تو اذانِ مغرب ہو رہی تھی



(طبرانی)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر وہ مرتبہ ڈرو پاک بڑھے اللہ پاک اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

انہوں نے اسٹریچ پر ہی اشاروں سے نماز ادا کی اور دعائیں مانگنے لگے۔ جب ایک سرے کئے گئے تو تمام ہڈیاں سلامت تھیں اگرچہ گوشت پر زخم آئے تھے۔ ڈاکٹر اور پولیس والے حیران تھے کہ اتنے خطرناک طریقے سے گرنے کے باوجود یہ نچ کیسے گئے؟ چنانچہ پوچھا: آپ کس کے مرید ہیں؟ تو انہوں نے اپنے پیر صاحب کا نام بتایا (کہ وہ غوث پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا مرید بناتے ہیں)۔ یہ سن کر وہ کہنے لگے ہمیں بھی ان کا مرید بنوادیں۔ پھر ڈاکٹر ز وغیرہ کو مدنی قافلے کا تعارف کروایا گیا تو وہاں پر ایسا ماحول بنا کہ نعت خوانی شروع ہوگئی۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** کچھ دنوں بعد ان کی کراچی واپسی ہوگئی۔

فصل کی بارشیں، رحمتیں نعمتیں

گر تمہیں چاہیں، قافلے میں چلو (وسائل بخشش (مرقم) ص ۶۷۶)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: نظر میں نیچی رکھنا دلوں کو ہر قسم کے گناہوں سے خوب اچھی طرح پاک کرتا ہے اور عبادت الہی اور نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اگر تم آنکھیں نیچی رکھنے کے بجائے ہر چیز پر آزادانہ نظر ڈالو گے تو تمہاری آنکھیں فضول چیزیں دیکھتے دیکھتے حرام پر بھی پڑنے لگیں گی! اب اگر تم جان بوجھ کر حرام چیز پر نظر ڈالو گے تو یہ ایک گناہ کا کام ہے۔ (منہاج العابدین ص ۶۲ ملخصاً)

اے سبز گنبد دیکھنے کی آرزو رکھنے والے! گزرے ہوئے بزرگان دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ نظر کے فتنے سے بچنے کے لیے اور بُرے خاتمے کے خوف سے

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۵)

خاتمے کے خوف سے اپنی نگاہیں بہت زیادہ جھکا کر رکھتے۔



(ان سن)

فَرَمَانَ مُصَلِّيًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَسَ پَاسِ مِيرَاؤِ كَرِهُو اَوْرَ اَسْ نَے مَچھ پَرُو اَوْرَ پَآك نَہ پَرَا تَحْقِيقَ وَہ پَر بَحْتِ ہُو گِیَا۔

بندِ نگاہی کے ساتھ ساتھ فضولِ نگاہی سے بھی بچنا اور حیا سے اکثر نظریں نیچی رکھنا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ”آنکھوں کا نقلِ مدینہ“ لگانا کہلاتا ہے۔ حضرت سیدنا امام محمد عزالہی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِہِ نَقْل کرتے ہیں: حضرت سیدنا

نیچی نظر رکھنے کی بات ہے
لاجوابِ مدنی پھول

جُبَیْدِ بَعْدَاوِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِہِ سَے كَسِی نَے عَرَضِ كِی: یَا سَیْدِی! مِیں آنکھیں نیچی رکنے كِی عَادَتِ بِنَا نَا چَا ہَتَا ہوں، كُوئی ایسی بَات اِرشَاد فرمائیے جِس سے مَدَد حَاصِل كَروں۔ فرمایا: یَہ ذَمِن بِنَا ئَے رَکھو كَہ مِیرِی نَظَر كِی دُوسرے كُو دِیکھے اِس سے پہلے اِیک دِیکھنے والا (یعنی اللہ پاک) مَچھ دِیکھ رَہا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۶۹) اللّٰهُ رَبُّ العِزَّتِ كِی اُن پَر رَحْمَتِ ہُو اَوْر اُن كَے صَدقَے ہَمَارِی بے حِصَاب مَغْفِرَتِ ہُو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ

چُھپ كَے لوگوں سے كَے جس كَے گناہ وہ خُبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او خُرم بے پروا دیکھ! سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش شریف ص ۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ایک جماعت ختم ہو چکی تو دوسری جماعت بھی کی جاسکتی ہے، مثلاً کوئی اسلامی بھائی جماعت سے رہ گیا ہو اور امامت کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ امام بن جائے اور جس نے فرض ادا کر لئے ہوں وہ اُس کے پیچھے نفل کی نیت سے نماز ادا کر لے۔ مگر جو فجر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھ چکا ہے، وہ اب نفل نہیں پڑھ سکتا۔

ایک جماعت ختم
ہو چکی ہو تو

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک صحابی رضی اللہ عنہ مسجد میں حاضر ہوئے، اُس وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہے کوئی کہ اس پر صدقہ



(تجمع الروايات)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُؤد و پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کرے؟ (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کر اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(ترمذی ج ۱ ص ۲۵۹ حدیث ۲۲۰، ابو داؤد ج ۱ ص ۲۲۷ حدیث ۵۷۴)

حضرت سیدنا علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت

26 درجہ ثواب کا حصول

فرماتے ہیں: صَدَقَهُ سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اس کے ساتھ بھلائی اور احسان کرتے ہوئے اس کے ساتھ نماز پڑھے تاکہ اس کو جماعت کا ثواب مل جائے، تو یہ ایسا ہوگا گویا اس نے اس شخص کو صدقہ دیا، اس میں یہ دلیل ہے کہ کسی شخص کو نیکی کی راہ دکھانا اور اس کی ترغیب دینا صدقہ ہے۔ علامہ مظہر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

نے فرمایا: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کو صدقہ فرمایا کیونکہ اس نے اس پر 26 گنا ثواب کا صدقہ کیا (یعنی اسے 27 درجے نمازوں کا ثواب ملا)، اگر وہ شخص اکیلا نماز پڑھتا تو اس کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۲۲۰)

باجماعت نماز کے عاشقو! بلا اجازت شرعی جان بوجھ کر پہلی جماعت نہ چھوڑی جائے، اور ایسی جگہ پر بھی جماعت ثانی (یعنی دوسری جماعت) ہرگز نہ کی جائے جہاں فتنہ و فحش کی فضا قائم ہوتی ہو مثلاً امام صاحب یا دیگر نمازی یہ سمجھتے ہوئے اعتراض کرتے ہوں کہ جان بوجھ کر ایسا کیا جا رہا ہے۔

اسلامی بہنوں کو جماعت سے نماز ادا کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں، لہذا اُن پر عید کی نماز بھی واجب نہیں ہے اور مجمعہ کی بجائے وہ حسب معمول ظہر پڑھیں، پانچوں وقت کی نمازیں تنہا اپنے گھر ہی میں پڑھیں بلکہ اندر کے کمرے

اسلامی بہنوں کی عید اور جماعت

میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی شان ہے: ”عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے) میں نماز پڑھنا صَحْن (یعنی Courtyard) میں پڑھنے سے



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَ پَاسِ مِيرَاذِكِرْ هَوَاوَرَأْسَ نَعْمَ جِجْهُ پَرُؤُودِ شَرِيفِ نَهْ پَرُهَاؤُسَ نَعْمَ جَنَّاكِي۔

بہتر ہے اور کوٹھری (یعنی چھوٹے سے رُوم) میں دالان (یعنی بڑے رُوم) سے بہتر ہے۔“

(ابوداؤد ج ۱ ص ۲۳۵ حدیث ۵۷۰)

مشترح حدیث مفسر قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ عورت کے لئے پردہ بہت اعلیٰ ہے لہذا جس قدر (زیادہ) پردے میں نماز پڑھے گی اسی قدر بہتر ہوگا۔

(مرآة المناجیح ج ۲ ص ۱۷۱)

نماز کیلئے عمدہ لباس اور عطر لگانا مستحب ہے۔
 ”تفسیر صراط الجنان“ جلد 3 صفحہ 300 تا 301 پر ہے: (پارہ 8 سورۃ الاعراف آیت نمبر 31 میں ہے: **حُدُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ**۔ ترجمہ کنز الایمان: اپنی زینت کو جب مسجد میں جاؤ۔) ﴿حُدُوا زِينَتَكُمْ﴾ اپنی زینت لے لو۔ ﴿

یعنی نماز کے وقت صرف ستر عورت کیلئے کفایت کرنے (یعنی پردے کی جگہ چھپانے) والا لباس ہی نہ پہنوں بلکہ اس کے ساتھ وہ لباس زینت والا بھی ہو۔ یعنی عمدہ لباس میں اپنے رب کریم کے حضور حاضری دو۔ اور ایک قول یہ ہے کہ خوشبو لگانا زینت میں داخل ہے یعنی نماز کیلئے ان چیزوں کا بھی اہتمام رکھو۔ سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت (ہے۔ ات۔ یعنی چلیے)

کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب کریم سے مناجات ہے، تو اس کے لئے زینت کرنا اور عطر لگانا مستحب ہے جیسا کہ ستر عورت (اس کے معنی آگے آرہے ہیں) اور طہارت واجب (فرض) ہے۔ شان نزول: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”پہلے عورت بیٹ اللہ کا برہنہ (ب۔ رنہ۔ یعنی نگلی) ہو کر طواف کرتی تھی اور یہ

کہتی تھی کہ کوئی مجھے ایک کپڑا دے گا جسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال لوں، آج بعض یا کل (یعنی کچھ یا سارا) ٹھل جائے گا اور جو ٹھل جائے گا میں اُسے کبھی حلال نہیں کروں گی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔“

(مسلم ص ۱۲۳۳ حدیث ۷۵۰۱)



(تبع الامواج)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمود و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز، طواف بلکہ ہر حال میں واجب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جہاں تک ہو سکے اچھے لباس میں پڑھے اور

”وَإِذْ نُنزِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ أُولِي الْأَلْبَابِ“
”مَنْ مَعَهُمْ آيَاتُ الْكِتَابِ“
”مَنْ مَعَهُمْ آيَاتُ الْكِتَابِ“

مسجد میں اچھی حالت میں آئے۔ بدبودار کپڑے، بدبودار منہ لے کر مسجد میں نہ آئے۔ ایسے ہی ننگا مسجد میں داخل نہ ہو۔ (ستر عورت کے معنی: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء: منہ کی ٹنگی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے نیش پٹا (یعنی قدموں کا اوپر کی حصے) کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک ٹھنڈی بہ قول پر نماز درست ہے۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ نخجہ ج ۶ ص ۴۹، ۴۰، ۴۱) طہارت: نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔ (شرح الوقایہ ج ۱ ص ۱۰۶)

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو مسجد سے آذیت کی (یعنی تکلیف والی) چیز نکالے، اللہ پاک اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹ حدیث

”مَسْجِدٌ يَنْصِفُ كَعْنَى“
”مَسْجِدٌ يَنْصِفُ كَعْنَى“
”مَسْجِدٌ يَنْصِفُ كَعْنَى“

(2) حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مساجد کو پتھوں اور پاگلوں، خرید و فروخت اور بھگڑے، آواز بلند کرنے، حُد و دقائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۰ حدیث ۷۰۷)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی کو مسجد میں آواز بلند گشودہ چیز ڈھونڈتے سنے تو کہے: ”اللہ پاک وہ گشودہ شے تجھے نہ ملے، کیونکہ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔“ (مسلم ص ۲۲۴ حدیث ۱۲۶۰) (تفسیر صراط الجنان کا مضمون مکمل ہوا) (مسجدیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھے“ کا مطالعہ فرمائیے)



(الجزان)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و پاک نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

میتنی لباس میں نماز امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ رات کی نماز کے لئے قیمتی قمیص، شلوار، عمامہ اور چادر پہنتے تھے جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی،

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ہر رات نماز ایسے لباس میں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب ہم لوگوں سے اچھے لباس میں ملتے ہیں تو اللہ پاک سے اعلیٰ (یعنی عمدہ) لباس میں ملاقات کیوں نہ کریں!

اعلیٰ حضرت نماز کے لئے عمدہ لباس پہنتے حضرت مولانا محمد حسین چشتی نظامی فَخْرِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جنہیں چند سال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے فتاویٰ لکھنے کی خدمت حاصل رہی، آپ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے تمام عمر لازمی طور پر

جماعت سے نماز پڑھی اور کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ دستار (عمامے) اور انگڑکھے (گرتے کے اوپر سے پہننے والی ایک پوشاک) کے ساتھ نماز پڑھا کرتے (یعنی نماز کے لئے لباس میں بھی خصوصی اہتمام فرماتے)۔ خصوصاً فرض نماز تو صرف ٹوپی اور گرتے کے ساتھ کبھی بھی ادا نہ کی۔ مزید فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جس قدر احتیاط سے نماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت ان کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں کم سے کم چھ (6) رکعت بلکہ آٹھ (8) رکعت بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

میتلے کچیلے لباس میں نماز پڑھنا مینا سب نہیں امام اعظم و اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نمازوں کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! عمدہ لباس میں نماز پڑھنے کا اہتمام! اللہ! اللہ! کام کاج اور میلے کچیلے لباس میں نماز پڑھنا مناسب نہیں، نماز کیلئے کم از کم ایسا

لباس تو ہو جیسا دعوت میں یا کسی دنیوی افسر وغیرہ کے پاس جاتے ہوئے پہنا جاتا ہے۔ ہاں لباس سنتوں بھرا ہونا چاہئے اور ایسے کپڑے پہننے چاہئیں جو معاشرے کے مہذب مسلمان مثلاً علما و صلحا (یعنی نیک لوگ) پہنتے ہوں۔



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زور و پاکیزگی کی کثرت کرے شک تمہارا مجھ پر زور و پاکیزگی تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یوسف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ خوشبودار ہے: ”جس نے کامل (یعنی پورا) وُضُوکِیا، پھر نمازِ فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ (نماز) پڑھی اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

(ابن خزيمة ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۱۴۸۹)

”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 698 پر مسئلہ نمبر 18 ہے: چار رکعت والی نماز

جسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اُس نے جماعت نہ پائی، ہاں جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ ”فقہہ اخیرہ“ میں شامل ہوا ہو، بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں

اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا، مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اُسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اول (یعنی شروع) سے شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلے کا مَحْضَل (م۔ حُص۔ صِل یعنی خلاصہ) یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی ”فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا“ اور (مگر) کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لَاحِق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔

(درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۶۲۱، ۶۲۲)

اربعہ

۱: لَاحِق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اِثْتِدَا کی مگر بعد اِثْتِدَا اس کی ٹُل (یعنی سب) رکعتیں یا بعض (یعنی کچھ) فوت ہو گئیں، خواہ عذر سے فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رُكُوعِ نُجُود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدیث ہو گیا (ح۔ دُث۔ یعنی وُضُوکِیٹ گیا) یا یتیم نے مسافر کے پیچھے اِثْتِدَا کی یا ”نمازِ خوف“ میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رُكُوعِ نُجُود کر لیا پھر اس کا عا دہ بھی نہ کیا (یعنی دوبارہ ادا نہ کئے) تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج اول ص ۵۸۸)



(مستمر)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہر صُحْبٍ وَشَامِ زَمِينِ كَا اِيكٍ تَلْزَاوِ سَرِّهِ (یعنی اپنے پڑوسی تکلے) کو پکارتا ہے: آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزارا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الہی کیا؟ اگر

زَمِينِ كَا اِيكٍ تَلْزَاوِ سَرِّهِ

وہ ہاں کہے تو (سوال کرنے والا تکلے) اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بڑرگی تصور کرتا ہے۔“ (معجم اوسط ج ۱ ص ۱۷۱ حدیث ۵۶۲)

حضرت سیدنا عطاء خراسانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو بندہ زمین کے تکلےوں (یعنی حصوں) میں سے کسی بھی تکلے (یعنی حصے) پر جگہ کرتا ہے تو وہ زمین کا تکلے اور زیارت اس (جگہ کرنے والے) کے حق میں گواہی دے گا اور اس کی

زَمِينِ كَا اِيكٍ تَلْزَاوِ سَرِّهِ

موت کے دن اس پر رونے گا۔

اے عاشقانِ نماز! زمین کے حصوں کی خوشی اور اُس حصے کو اپنی نماز کا گواہ بنانے کی نیت سے جہاں جہاں ممکن ہو جگہ بدل کر نماز پڑھنی مناسب ہے مثلاً ایک جگہ فرض پڑھے تو وہاں سے ہٹ کر سنتیں پھر جگہ بدل کر نکلیں۔ اس طرح ان شاء اللہ یہ حصے قیامت کے دن نمازوں کی گواہی دیں گے۔

حضرت سیدنا مُجَمِّعُ بَيْبِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عَلِيُّ الرَضِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْتِ اَمَالِ (State treasury) کی صفائی کرواتے، پھر اس میں اس

مِيْمُوْنِي اَعْلِي كَا جَلْدُ كُو گواہ بنانے

امید پر نماز ادا فرماتے کہ بروز قیامت یہ جگہ ان کے حق میں گواہی دے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۱ ص ۱۶۹)

حضرت امام عبد الوہاب شَعْرَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جانب سے ہم سے یہ عہدِ عام لیا گیا ہے کہ جب

زَمِينِ كُو بِيْمُوْنِي اَعْلِي كُو



(طبرانی)

قرآن فصلاً صلى الله عليه وآله وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈرو و پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہم مسجد کی بائیں (Left) جانب دیکھیں کہ اس میں نماز پڑھنا چھوڑ دیا گیا ہے تو ہم (زمین کے بائیں (Left) حصے کی) خوشی کی خاطر اس جگہ میں نماز پڑھ کر اس کا احترام کریں گے کیونکہ زمین کے ٹکڑے آپس میں فخر کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ پاک نے ہمیں دلجوئی کا حکم دیا ہے اور یہ اُمور (یعنی مختلف ایشیا) کے درمیان عدل کرنے کے باب سے ہے، جس طرح کسی شخص کا ایک جوتا ٹوٹ جاتا ہے تو اسے حکم دیا جاتا ہے کہ وہ یا تو دونوں پہنے یا دونوں رکھ دے اور دونوں پاؤں کے درمیان انصاف کرتے ہوئے ایک جوتا نہ پہنے۔ اور یہ ایسا راز ہے جسے صرف اللہ والے جانتے ہیں کیونکہ اللہ پاک کی عطا سے کشف صحیح کی وجہ سے انہیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر چیز زندہ ہے جبکہ دیگر لوگوں کی اس جانب توجہ نہیں جاتی کیونکہ انہیں کشف حاصل نہیں ہوتا۔ (لواقح الانوار القدسیہ ص ۷۴ ملخصاً) (جس کے ذریعے چھپی چیزوں کا علم ہو جاتا ہے دل کی اس کیفیت کو تصوف میں ”کشف“ کہتے ہیں)

امام شحرانی مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرے دینی بھائی شیخ افضل الدین رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس بیٹھے تھے، ہم ”خلیج حاکمی“ پر موجود اپنی جامع مسجد کی تعمیر میں مشغول تھے کہ اچانک اُس جگہ خشکی میں موجود زمین کا ایک ٹکڑا ان سے کہنے لگا: ”آپ اہل محلہ سے کہہ دیجئے کہ وہ مجھے بھی اس جامع مسجد میں داخل کر دیں کیونکہ میں ایک معزز (یعنی عزت والا) ٹکڑا ہوں۔“ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل محلہ کو اس ٹکڑے کے متعلق بتا دیا۔ پھر ایک صاحب آئے اور انہوں نے اس جگہ کو بیت الخلاء (واش روم) بنا دیا، جب شیخ افضل الدین رحمۃ اللہ علیہ آئے تو آپ نے پوچھا: ایسا کس نے کیا ہے؟ میں نے کہا: فلاں نے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص پر ناراضی کا اظہار کیا اور فرمایا: اس ٹکڑے کے معزز ہونے کے باوجود اس نے اسے بیت الخلاء (واش روم) کیسے بنا دیا؟ شیخ افضل الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے نور قلب کی شدت کی وجہ سے یہ خیال تھا کہ زمین کے ٹکڑوں کے زندہ ہونے اور ان کے آپس میں غیرت کھانے کا جس طرح انہیں ادراک (یعنی شعور، سمجھ) ہے اس طرح دوسروں کو بھی ہے (اسی لیے انہوں نے اس شخص کے

زمین کا ٹکڑا
بول اٹھا! (حکایت)



فَرِحْنَا بِمُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّمَ: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (عقب الامان)

مُتَعَلِّقِيهِ كُتِبَ مَغْفِرَاتِي، اللہ پاک ان سے راضی ہو۔ (لواقح الانوار القدسیہ ص ۷۴ بالتصريف) اللہ رب العزت کی ان سب پر رَحْمَتِ هُوَ اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَتِ هُوَ۔ اَمِين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زمین کے مختلف حصوں کو اپنی نیکیوں کا گواہ بنانے کا جذبہ پا نے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آئیے! آپ کو ایک مدنی

بہار سناتا ہوں: ڈجکٹ (فیصل آباد) کے نوجوان اسلامی بھائی کالج میں انجینئرنگ کے اسٹوڈنٹ تھے، کبھی کبھار نماز تو پڑھتے لیکن نہ وضو کے فرائض کا پتہ نہ نماز کی شرائط کا علم! بُری محظلوں میں پیش پیش ہوتے، بے باک ایسے تھے کہ گلی محلے یا

خاندان میں کوئی شادی ہوتی تو وہاں اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کے سامنے بے حیائی سے لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کیا کرتے۔ پھر ان کی زندگی میں ٹرنگ پوائنٹ آیا کہ انہیں کسی نے ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ

اسلامی کے تین دن کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی۔ ان کو شرکت کا شوق تو ہوا لیکن گاؤں میں ساتھ جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوا، بالآخر انہوں نے اپنے کلاس فیلو کو دعوت دی تو وہ تیار ہو گیا یوں یہ دونوں دوست ملتان

اجتماع میں شریک ہو گئے، وہاں پر خصوصی نشست میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے ”کالے بچھو“ کے عنوان پر بیان کیا جسے سن کر یہ خوفِ خدا سے کانپ اُٹھے اور وہیں داڑھی رکھنے کی نیت کر لی اور بقیہ زندگی دعوتِ اسلامی میں گزارنے کا ارادہ کر لیا،

گھر لوٹنے کے بعد جب بھائی نے ان کو داڑھی رکھتے دیکھا تو عام لوگوں کی طرح کہنے لگے: ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے! بعد میں رکھ لینا یا پھر چھوٹی چھوٹی رکھ لو کہ کالج بھی جانا ہوتا ہے، لوگ کیا کہیں گے! یہ سن کر انہوں نے کہا: بھائی! اب نہیں

کتواؤں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے یہ اپنے علاقے میں مدنی قافلہ ذمہ دار بھی بنے، پھر ان کا ذہن بنا تو درسِ نظامی میں داخلہ بھی لے لیا۔ ان کا دوسرے نوجوانوں کے نام پیغام ہے کہ زندگی بہت مختصر ہے، آ جاؤ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آ جاؤ، اِنْ شَاءَ اللهُ دونوں جہان کی برکتیں ملیں گی۔



(معراج)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَ لِنَهْجِهِ بِرُؤُوسِ رُؤُوسِ بَارِئِ وَوِيَاكِبِ بَرَّحَانِ كَلِمَاتِ مَعَاذِ بَرَّحَانِ

دل کی کاگ ڈھلے، درو عشاں لے

اَوْ سَبَّ جَلَّ پڑیں، قافلے میں چلو (وسائل بخشش (نرم) ص ۶۶)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ عَلِيٍّ مُحَمَّدٍ

مسجد کی طرف چلنے کی فضائل

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم،
رؤوف رحيم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی شان ہے: ”جب بندہ

اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کی میت صرف نماز کی ہوتی

ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے،

فرشتے اس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں: **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ،** یعنی اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم

فرما۔“ (بخاری ج ۱ ص ۲۳۳ حدیث ۶۴۷) ایک اور روایت میں فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس طرح ہے: فرشتے اس کے

لیے دُعا کرتے رہتے ہیں: **”اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ، مَا لَكَ ذُوْ فَيْدٍ، مَا لَكَ ذُوْ فَيْدٍ“** اے اللہ!

اس پر رحم فرما! اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما! (یہ دُعا اُس وقت تک جاری رہتی ہے) جب تک کہ (وہ بندہ

کسی کو) ایذا نہ پہنچائے یا وضو نہ توڑے۔“

(مسلم ص ۲۶۱ حدیث ۱۰۰۶)

حافظ ابو محمد دمیاطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت

فرماتے ہیں: اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بندہ

فقط نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے تو اسے یہ عظیم ثواب

تک گھر سے نکلنے وقت پورا وہ نماز

تک کوئی اور بھی مقصد ہو تو جیسا؟

تک کوئی اور بھی مقصد ہو تو جیسا؟



(از سنن)

فَرَمَانُ فَصْلَةٌ فِي صَلَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ بِرُؤُوسِهِ شَرِيفٌ بِرَأْسِهِ، اللَّهُ يَأْكُتُمُ بِرَحْمَتِهِ يَجِيءُكَ -

حاصل ہوگا اور اگر وہ گھر سے نماز کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے (ذنیوی) مقصد کے لیے بھی نکلے تو ہر قدم پر ملنے والا ثواب اسے کامل طور پر (یعنی پورا) حاصل نہ ہوگا۔

(المتجر الرابع في ثواب العمل الصالح ص ۶۴)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ (یعنی ایک گناہ مٹانا اور ایک درجہ بلند ہونا) گناہ گاروں کے لیے ہے۔ نیک کاروں (یعنی نیک کام کرنے والوں) کے لیے ہر قدم

مگناہ مٹانا گناہ گاروں کیلئے
تو نیک بندوں کیلئے کیا؟

پر دونئیاں اور دو درجے بلند کیونکہ جس چیز سے گناہ گاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں اس سے بے گناہ ہوں کے درجے بڑھتے ہیں۔

(مرآة المناجیح ص ۴۳۶)

علامہ ابن بَطَّال مالکی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو یہ چاہتا ہے کہ بغیر کسی مشقّت (یعنی محنت) کے اس کے گناہ جھڑتے رہیں، اُسے چاہیے کہ نماز کے بعد اپنی نماز کی جگہ سے چٹا رہے تاکہ فرشتے اس کے لیے کثرت سے دُعا و اِسْتِغْفَار

فرشتوں کی تمنا پانے
کیلئے وہیں بیٹھے رہوں

کریں (اور یوں اس کے گناہ جھڑتے رہیں) کیونکہ ان (یعنی فرشتوں) کی دُعا قبول ہونے کی اُمید ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

(تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: أَوْرَشَفَاعَتٌ نَهَيْتُمْ كَرْتُمْ لَمَّا س

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى

کے لئے جسے وہ پسند فرمائے)

(پ ۱۷، الانبیاء: ۲۸)

(عمدة القاری ج ۳ ص ۴۶۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: جو شخص اچھی طرح طہارت (یعنی وضو وغیرہ) کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بڑے اللہ پاک نیک لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا

بلندی درجات اور گناہ مٹون
ہم کی موعاف ہونے کے واسطے؟



(ابن عساکر)

قرآنِ مُصطَفَی صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم: حجج پر کثرت سے ڈرو و پاک پر جو ہے شک تہارا حجھ پر ڈرو و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم ص ۲۰۷ حدیث ۱۴۸۸)

فرمانِ مُصطَفَی صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم: جو قرض نماز کے لیے اپنے گھر سے وُضُو کر کے نکلے تو اس کا ثوابِ احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔

احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ثواب

(ابو داؤد ج ۱ ص ۲۳۱ حدیث ۵۵۸)

اس حدیث پاک کی شرح یہ ہے: کیونکہ حاجی کعبے میں جاتا ہے اور یہ (یعنی نماز پڑھنے والا) مسجد میں، یہ دونوں اللہ کے گھر ہیں۔ حاجی حَج کا احرام باندھتا ہے اور یہ نماز کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اور جیسے کہ حَج خاص تاریخوں میں ہوتا ہے مگر

گھر لوٹنے تک رحمت الہی میں

حاجی گھر سے نکلنے سے لوٹنے تک ہر وقت اجر پاتا ہے، ایسے ہی نماز کی جماعت اگرچہ خاص وقت میں ہوگی مگر نمازی کے نکلنے سے لوٹنے تک اللہ پاک کی رحمت میں ہی رہتا ہے۔

(مرآة الناجح ج ۱ ص ۴۴۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ جنتِ نِشان ہے: جو صُحُوح و سرورِ مَسْجِدِ مَکَرَّمہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنتِ نِشان ہے: جو صُحُوح و

جنت میں مہمانی

(بخاری ج ۱ ص ۲۳۷ حدیث ۶۶۲)

حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: صُحُوح و شام سے مراد ہمیشگی ہے، یعنی جو ہمیشہ نماز کے لیے مسجد میں جانے کا عادی ہوگا اسے ہمیشہ جنتی رِزق ملے گا۔ نُزُول اس کھانے کو کہتے ہیں جو مہمان کی خاطر پکایا جائے، چونکہ وہ پر تکلف ہوتا ہے اور میزبان کی شان کے لائق، اس لیے جنتی کھانے کو نُزُول فرمایا گیا، ورنہ جنتی لوگ وہاں مہمان نہ ہوں گے (بلکہ) مالک ہوں گے۔ (مرآة الناجح ج ۱ ص ۴۳۳-۴۳۴)

پابندِ جماعت کو جنتی رِزق ملے گا

مہمان نہ ہوں گے (بلکہ) مالک ہوں گے۔ (مرآة الناجح ج ۱ ص ۴۳۳-۴۳۴) مسجد میں آنے سے متعلق نیتوں میں سے ایک یہ بھی



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں جھ پڑھ دیا کہ نماز تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (عبرانی)

ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو اللہ پاک کی عطائیں حاصل کرنے کی بھی نیت کرے۔ (اشعاع الدعوات (اردو) ج ۲ ص ۱۰۵)

علامہ ابن بطال مالکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس حدیث

میں جماعت میں حاضر ہونے اور پابندی کے ساتھ مسجد میں نماز

کے لیے آنے کی ترغیب ہے اور جب اللہ پاک نے بندے کے

لیے مسجد میں آنے جانے کے سبب جنت میں مہمانی تیار کی ہے تو جو جماعت سے اخلاص کے ساتھ نماز پڑھے گا اور اس

کے اجر کی امید رکھے گا تو تمہارا کیا خیال ہے! اللہ پاک نے اس کے لیے کیا کیا تیار کیا ہوگا! اور اس پر کس قدر مہربانی

فرمائے گا!

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ

عليه وآله وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جس نے کامل (یعنی پورا) وضو کیا، پھر فرض نماز کے لیے چلا

اور امام کی اقتداء میں (یعنی جماعت) فرض نماز پڑھی، اُس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

(صحیح ابن خزیمہ ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۱۴۸۹)

تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو بکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے

گھر مسجد سے دُور تھے تو ہم نے اپنے گھروں کو فروخت (Sell)

کرنے کا ارادہ کیا تاکہ ہم مسجد کے قریب ہو جائیں تو رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں منع فرمادیا اور فرمایا: تمہیں

ہر قدم کے بڈلے ثواب ملتا ہے۔

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۰۱۸)



حضرت سیدنا اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک صاحب کو جانتا ہوں جن کا گھر مسجد نبوی سے سب سے زیادہ دُور تھا اور اُن کی (باجماعت) نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، میں نے اُن کو مشورہ دیا کہ

مسجد سے گُور رکھنے کی حکمت (حکایت)

دراز گوش خرید لیجئے تاکہ اس پر سوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے (مسجد تک) آسکیں۔ انہوں نے کہا: میری بیعت یہ ہے کہ میرے لئے گھر سے مسجد تک آنے اور مسجد سے اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹنے کا ثواب لکھا جائے۔ حُصُورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے (اُن صحابی سے) ارشاد فرمایا: ’اللہ پاک نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لئے جمع کر دیا۔‘

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۴ مختصراً)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: نماز کے معاملے میں سب سے زیادہ ثواب پانے والا وہ شخص ہے جو زیادہ دُور سے نماز کے لئے چل کر آئے

دُور سے آنے والے کے ثواب سے زیادہ ثواب

پھر اس کے بعد وہ شخص زیادہ ثواب پاتا ہے جو اس سے کم لیکن دوسروں سے زیادہ قُدم چلے اور جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اس کو اس شخص سے زیادہ اجر ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۳۴ حدیث ۶۵۱)

شاریح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: دُور سے چل کر آنے میں ثواب اس لیے زیادہ ہے کہ اس میں مُشَقَّت (یعنی محنت) ہے اور افضل عمل وہ ہوتا ہے جس میں مُشَقَّت (یعنی محنت) زیادہ ہو، (نیز فرماتے ہیں:)

دُور سے آنے پر زیادہ ثواب کا سبب

جس طرح مسافت (یعنی فاصلے) کی دُوری آخر میں زیادتی کا باعث ہے، اسی طرح زمانے کی طوالت (یعنی لمبا انتظار) بھی اجر و ثواب کا سبب ہے کیونکہ ان دونوں میں ہی مُشَقَّت (محنت) زیادہ ہے۔ (عمدة القاری ج ۴ ص ۲۳۷ تحت الحدیث ۶۵۱ ملخصاً)



قرآن فصلاً فضلی اللہ علیہ والہ وسلم: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد نبوی کے گرد زمین خالی ہوگئی تو بنو سلیمہ (نامی قبیلے) نے یہ ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل (Shift) ہو (یعنی رہنے آ) جائیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ فرمایا: اے بنو سلیمہ! اپنے گھروں میں ہی رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جائیں گے۔

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۹)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: خیال رہے کہ گھر کا مسجد سے دور ہونا مفتی کے لیے باعثِ ثواب ہے کہ وہ دور سے جماعت کے لئے آئے گا۔

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۹)

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب قریب قدم رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو میں قریب قریب قدم رکھتا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تک بندہ نماز کی طلب میں ہوتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: میں قریب قریب قدم اس لیے رکھتا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۰۱ حدیث ۲۰۹۲)

مگر غافلوں کے لیے ثواب سے محرومی کہ وہ دُوری کی وجہ سے گھر میں ہی پڑھ لیا کریں گے۔ (مرآة المناجیح ص ۴۳۴)

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب قریب قدم رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو میں قریب قریب قدم رکھتا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تک بندہ نماز کی طلب میں ہوتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: میں قریب قریب قدم اس لیے رکھتا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۰۱ حدیث ۲۰۹۲)

میں قریب قریب قدم اس لیے رکھتا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۰۱ حدیث ۲۰۹۲)



(ترجمہ)

قرآن فصلاً فرمائی اللہ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

ہر قدم صدقہ ہے! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کریم کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”نماز کے لیے جاتے ہوئے اٹھنے والا

(بخاری ج ۲ ص ۲۷۹ حدیث ۲۸۹۱)

ہر قدم صدقہ ہے۔“

ہر عبادت کی بہ نسبت ہر قدم صدقہ ہے! حضرت مفتی احمد یار خان رضی اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: ”(صاحب) مرقات“ نے فرمایا کہ نماز کا ذکر مثلاً (یعنی مثال کے طور پر) ہے ورنہ طواف، بیمار پُرسی، جنازے میں شرکت، علم دین کی طلب غرضکہ ہر نیکی کے لیے قدم ڈالنا (یعنی جانا) صدقہ ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ہر نیکوئی کے برابر چھٹ گنہگار! ثواب کمانے کی طرف چلنے کا ذمہ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت نہایت نفع بخش ہے۔ مدنی بہار: دارالسلام

ٹوبہ (پنجاب) کے ایک گاؤں کے اسلامی بھائی علم دین اور نمازوں سے دور مگر کھیلوں کے بہت قریب تھے۔ والدین انہیں گھریلو کام کرنے کا کہتے مگر یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کھیل کے میدان میں پہنچ جاتے۔ پھر ان سے کوئی ایسی غلطی ہوئی کہ محلے والے اور دیگر کھلاڑی ان سے نفرت کرنے لگے۔ ان کے علاقے کا ایک نوجوان پانچ وقت کا نمازی تھا، گھر والے اس سے کہتے کہ ہمارے بیٹے کو بھی نماز کے لئے ساتھ لے جایا کرو، جب وہ اسلامی بھائی ان سے نماز کے لئے چلنے کا کہتا تو یہ بولتے میرے کپڑے ٹھیک نہیں یا کوئی اور بہانہ بنا دیتے۔ گاؤں میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ دو اسلامی بھائی بھی رہتے تھے انہوں نے ان پر انفرادی کوشش کی اور مکتبۃ المدینہ کے بیانات کی سی ڈیز دیں کہ ان کو سنیں اور مسجد میں نماز پڑھنے کی دعوت بھی پیش کی۔ یہ نماز پڑھنے لگ گئے۔ پھر 2008ء میں ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین دن کا



فَرَمَانُ مُصَافِرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعو اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفق و گواہ ہوں گا۔ (عبد الامین)

سُنّتوں بھرا اجتماع ہوا تو یہ بھی شریک ہوئے، وہاں پر داڑھی کے موضوع پر مُطَبَّحِ دَعْوَتِ اِسْلَامِي کا بیان سنا تو ان پر ایسا اثر ہوا کہ فوراً داڑھی بڑھانا شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دَعْوَتِ اِسْلَامِي میں اپنا سَفَر طے کرتے کرتے یہ ذیلی حلقے کے ذمہ دار بنے پھر علاقائی مشاورت کے نگران، اس کے بعد ڈویژن سطح پر مدنی قافلہ ذمہ دار بھی بنے۔ آنکھوں دیکھی تبدیلی رنگ لائی اور وہی محلّے والے جو ان سے نفرت کرتے تھے اب اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے انہیں دُعاؤں کا کہنے لگے۔ والدین بھی ان سے خوش ہو گئے۔

تَزْوَلُ كے گہرے گڑھے میں تھے اُن كی

تَرْقِي كَا بَاعِثُ بِنَا مَدَنِي ماحول (وسائل بخشش (مَرْمَم) ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نَمَازُ كے انتظار كے فضائل

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ صَلُّوا عَلٰی اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے خیر (یعنی بھلائی) پر رہو گے۔

(تاریخ دمشق ج ۳۳ ص ۲۵۸)

اللہ کریم کے آخری نبی صَلُّوا عَلٰی اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا نماز پڑھنے والے کی طرح ہے اور اپنے گھر سے نکلنے کے وقت سے لوٹے تک نماز یوں میں لکھا جاتا ہے۔

(الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ج ۳ ص ۲۴۳ حدیث ۲۰۳۶)



(عبدالرزاق)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیرا ادا کر لگتا ہے اور قیرا ادا نہ پھاڑتا ہے۔

فرشتوں کے پاس تہ نحر صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز

پڑھی، پھر واپس جانے والے چلے گئے اور جسے وہیں بیٹھنا تھا وہ دوسری نماز کا انتظار کرنے لگا۔ پھر رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر جلدی سے تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سانس پھول رہا تھا اور ارشاد فرمایا: تمہیں جو خوجری ہو! تمہارے رب کریم نے آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے پاس تم پر فخر کرتے ہوئے فرما رہا ہے: ”میرے ان بندوں کو دیکھو! جنہوں نے ایک فرض ادا کر لیا اور دوسرے کے انتظار میں ہیں۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۸ حدیث ۸۰۱)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ عشا کی نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

(ترجمہ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب

کا ہوں سے) (۲۱، السجدة: ۱۶)

(ترمذی ج ۵ ص ۱۳۶ حدیث ۳۲۰۷)

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: مُشَقَّت کے وقت کامل (یعنی پورا) وُضُو کرنا، مساجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔

(المستدرک ج ۱ ص ۲۴۲ حدیث ۴۶۸)

اے عاشقانِ نماز! (مُشَقَّت کے وقت کامل یعنی پورا) وُضُو کرنا کی تشریح کسی اور حدیث سے پاک کے تحت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہ علیہ نے اس طرح فرمائی ہے: مُشَقَّت سے

مُراد سردی یا بیماری یا پانی کی گرانی (یعنی کمی یا مہنگے داموں خریدنے) کا زمانہ ہے یعنی جب وُضُو تکمیل کرنا بھاری ہو تب تکمیل



(فتح الباری)

فِرْمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِبْتَم رَسُولُونَ بِرُودٍ وَرَبُّهُ تَوَجَّهْ بِرُغْبَى بَرَاهِمِ، بَعَثْتُمْ فِي تَمَامِ جَهَانُونَ كَرَبِ كَارِ مَوْلَى بُونَ۔

کرنا۔ (مرآة المناجیح ص ۲۳۳) حدیث پاک کے اس حصے (ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا) کی شرح یہ ہے: یعنی ایک وقت کی پڑھ کر دوسری نماز کا منتظر رہنا، خواہ مسجد میں بیٹھ کر یا اس طرح کہ چشم گھر میں یا دکان میں ہو اور کان آذان کی طرف اور دل مسجد میں لگا ہو۔

(مرآة المناجیح ص ۲۳۳)

حضرت سیدنا عطاء بن سائب رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں: ہم ابو عبد الرحمن حضرت سیدنا عبد اللہ بن حبیب سلمی رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت جا کنی (تزع)

انتظار نماز میں مسجد میں آرزوئی وفات (حکایت)

کے عالم میں تھے، ہم نے عرض کی: اگر آپ بستر پر آ جائیں تو بہتر رہے گا کیونکہ وہ زیادہ نرم اور آرام دہ ہے، فرمایا: مجھے فلاں نے یہ فرمانِ مُصَطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنایا ہے: ”تم میں سے کوئی جب نماز کی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ“ (الزهد لابن مبارک ص ۴۱ احادیث ۴۲۰، الطبقات الكبرى لابن سعد ج ۶ ص ۲۱۴) میں چاہتا ہوں کہ میری وفات میری مسجد کے اندر ہو۔“

موت آجائے ترے ذکر کے دوران مجھے

دل سے کہتا ہوں میں امین اے میرے اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے لیے چالیس دن ”تکبیرِ اولیٰ“ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اُس کے لیے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک نار سے

40 دن تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ

(ترمذی ج ۱ ص ۲۷۴ حدیث ۲۴۱)

دوسری نفاق سے۔



(فردوس الاخبار)

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروز قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

40 کے غدیر کی خوبیاں

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس عمل کی برکت سے یہ شخص دنیا میں منافقین کے اعمال سے

محفوظ رہے گا، اسے اخلاص نصیب ہوگا، قَبْر و آخِرَت میں عذاب سے نجات پائے گا۔ خیال رہے کہ انسانی تبدیلیاں ”چالیس“ پر ہوتی ہیں، بچہ ماں کے پیٹ میں 40 دن نُطْفہ، 40 دن خون، پھر 40 روز پارہ گوشت (یعنی گوشت کا لوٹھرا) رہتا ہے، بعد ولادت ماں کو 40 دن نفاس آسکتا ہے، 40 سال میں عَقْل کامل (یعنی پکی) ہوتی ہے، اس لیے یہاں بھی 40 کا عدد مذکور ہوا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص 40 دن اخلاص اختیار کرے تو اس کے دل کی طرف زَبان پر حُکْمَت کے چَشمے پھوٹیں گے۔ یہ حدیث صُوفِیَا کے چَلُوں کی اَصْل (یعنی بنیاد) ہے۔ ”صاحبِ مِرْقَاة“ نے فرمایا: سَلَفِ صَالِحِیْنَ (یعنی اگلے زمانے کے بُرگوں) کی اگر کوئی جَمَاعَت چھوٹ جاتی تو سات سات روز تک لوگ (ان کے پاس) تَعَزِیْت کے لیے آتے۔ تکبیر تحریر یہ پانے کے معنی یہ ہیں کہ امام کی قراءت شروع ہونے سے پہلے مُتَقَدِّمِی ”سُبْحٰنَكَ اللهُ“ (مکمل) پڑھ لے۔

تکبیرِ اُولٰی نماز شروع کرتے وقت کہی جانے والی سب سے پہلی تکبیر کو کہتے ہیں، اس کو تکبیرِ تحریرِ یَمِہ بھی کہا جاتا ہے۔ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 571 پر ہے: (امام کے ساتھ) پہلی رُکْعَت کا رُکُوع مل گیا، تو تکبیرِ اُولٰی کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

دعوتِ اسلامی کی ”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے مرحوم رکنِ مُفتٰی دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ القاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عَطَّارِی مَدَنِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ با جَمَاعَتِ نَمَازوں کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے۔ کئی بار ٹرین سے اگر پنجاب جانا ہوتا تو (سیدھا

پنجاب جانے کے بجائے) کراچی سے حیدرآباد تک (ٹرین کے بجائے) بس میں سفر فرماتے تاکہ نماز باسانی ادا ہو سکے۔ اگر



(طبرانی)

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

ٹرین آنے میں تاخیر ہوتی تو باقاعدہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش فرماتے۔ ہمیشہ ہر نماز پہلی صف میں ادا کرنے کی کوشش ہوتی۔ ان کے ایک رفیق (یعنی دوست) مفتی صاحب کا بیان ہے کہ ”مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بِهٖت باعل تھے، ”مدنی اعامات“ کے عامل تھے، اکثر با وضو رہا کرتے تھے، میں نے کئی بار انہیں وضو کے بعد نوافل (یعنی تَجِيَّةُ الْوُضُو) ادا کرتے دیکھا۔ عموماً آذان سے قبل وضو کر لیتے اور جیسے ہی آذان ہوتی مسجد میں چلے جاتے اور عموماً پہلی صف میں نماز پڑھتے، میں ان کے ساتھ تقریباً چار سال رہا مگر میں نے ان کی تکبیرِ اولیٰ فوت ہوتے نہیں دیکھی۔“

(مفتی دعوتِ اسلامی ص ۵۲)

جماعت کی مولیٰ عنایت ہو آلفت

کرم ہو پئے مُصطَفٰی جانِ رحمت

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ صَدِيْقَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے: ”اللہ پاک اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر دُرُود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔“

(المستدرک ج ۱ ص ۷۰ حدیث ۸۰۶)

(صفیں ملاتے ہیں) یعنی وہ اس طرح صف ملاتے ہیں کہ اگر خالی جگہ ہو تو اُسے پُر کر دیتے ہیں یا صف میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے پوری کر دیتے ہیں۔ (درود بھیجنے سے) مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک صفیں ملانے (یعنی پوری کرنے) والوں کی مَغْفِرَت فرماتا ہے اور فرشتوں کو ان کے لیے استغفار یعنی مغفرت طلب کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ (التیسیر ج ۱ ص ۲۶۳)

مدینہ

۱: حاشیة السندي مع ابن ماجه ج ۱ ص ۲۷ تحت الحديث ۹۹۵



(مسلم)

فَرَضَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَ لَمْ يَرَأِ بَارِئُ وَوَكَأَنَّ بَارِئُ اللهُ بِكَ أَسْ بِرِدْسِ رَحْمَتِي يَهْتَبِي هَـ

پہلی صفحہ کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”اگر لوگ جانتے کہ آذان اور صفِ اول میں کیا ہے تو پھر اگر بغیر قرعہ ڈالے اسے نہ پاسکتے تو قرعہ ہی ڈالتے۔“

(بخاری ج ۱ ص ۲۲۴ حدیث ۶۱۵)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حَدِيثِ پاك کے اس حصے (اگر لوگ جانتے کہ آذان اور صفِ اول میں کیا ہے) کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی) اگرچہ ہم نے ان دونوں (یعنی پہلی صف اور آذان) کے فضائل

نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لیے اختلاف بھی عبادت ہے!

بہت بیان کر دیے لیکن اس کے باوجود کما حقہ (یعنی جیسا کہ ان کا حق ہے) بیان نہیں ہو سکے، وہ تو دیکھ کر ہی معلوم ہوں گے، پتا لگا کہ فی سبیل اللہ (بغیر اجرت) آذان و تکبیر کہنا اور نماز کی صفِ اول میں خصوصاً امام کے پیچھے کھڑا ہونا بہت بہتر ہے جس کی بزرگی (یعنی فضیلت) بیان نہیں ہو سکتی۔ حدیثِ پاک کے اس حصے (تو پھر بغیر قرعہ ڈالے اسے نہ پاسکتے تو قرعہ ہی ڈالتے) کے تحت لکھا ہے: یعنی ہر شخص چاہے کہ یہ دونوں کام میں کروں تو ان میں جھگڑا (یعنی اختلاف) پیدا ہو جس کا فیصلہ قرعہ (اندازی مثلاً نام کی پرچی نکالنے) سے ہو، معلوم ہوا کہ نیکیوں میں (ایسا) جھگڑنا (یعنی اختلاف کرنا) جس میں کسی قسم کی شرعی خرابی مثلاً بد اخلاقی و ناحق دل آزاری وغیرہ نہ ہو وہ) بھی عبادت ہے اور قرعے سے جھگڑا چکانا محبوب (یعنی پسندیدہ)۔ (مرآۃ المناجیح ص ۳۹۵)

پہلے کے مسلمان آذان دینے کا کس قدر جڈبہ رکھتے تھے، اس کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے: امام طبری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جب قَادِسِيَّة فتح ہوا تو دن چڑھ گیا تھا اور لوگ دشمن کا پیچھا کر رہے تھے، جب

مؤذن صاحبِ جنت

وہ واپس ہوئے تو نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا جبکہ مؤذن صاحبِ جام شہادت نوش کر چکے تھے، پھر کیا تھا لوگ ”آذان“ دینے کے لیے آپس میں جھگڑنے لگے اور قریب تھا کہ تلواریں نکل آتیں! چنانچہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ



(ترجمہ)

فَرَمَانُ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

عنه نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی (یعنی لاٹری نکالی) اور جس کے نام کا قرعہ نکلا اُس نے اذان دینے کی سعادت حاصل کی۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۲ ص ۲۴۴)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اگر مؤذن پہلے ہی سے مُقَرَّر ہو تو وہی اذان دے جیسا کہ آج کل مساجد میں مؤذن ہوتے ہیں۔ حکایت میں ”عاشقانِ اذان“ میں جھگڑا اسی صورت میں کھڑا ہوا تھا کہ مؤذن صاحب جام شہادت نوش

مسجد کے مؤذن صاحبِ حُب کا مسئلہ

کر گئے تھے۔ ورنہ نہ جھگڑا ہوتا نہ قرعہ اندازی۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرعے کے ذریعے فیصلہ کرنا سنتِ انبیاء ہے، نہہر اژدہا میں قلم ڈالنا قرعہ ہی تو تھا، (اس کا واقعہ صفحہ 198 پر آ رہا ہے۔) اس سے بہت سی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) خیال رہے کہ قرعے (یعنی لاٹری) کی

قرعہ اندازی کا طریقہ

مختلف صورتیں ہیں، سب سے آسان یہ ہے کہ لوگوں کے نام علیحدہ (غلا۔ حدہ یعنی الگ الگ) پرچیوں پر لکھ کر ان کی گولیاں بنا دی جائیں اور کسی ناواقف شخص سے گولی اٹھوائی جائے، جس کے نام کی گولی اٹھے وہی مُسْتَحَق سمجھا جائے۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۸۱، ۳۸۲)

حضرت سیدنا ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین انبیائے کرام علیہم السلام ایسے ہیں جن کے ساتھ قرعہ اندازی کا معاملہ پیش آیا ہے، حضرت سیدنا یونس علیہ السلام ﴿﴾ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام ﴿﴾

تین انبیاء کے ساتھ قرعہ اندازی کا معاملہ پیش آیا

(شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۸ ص ۷۰)

اور ﴿﴾ ہمارے پیارے آقا، مرینے والے مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

تینوں انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات ترتیب وار ملاحظہ ہوں:



(طبرانی)

فَإِنَّ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : جَوَّحَ بَرْدٍ مَرْتَبِدٌ رُودٍ بِأَكْبَرِهِ اللَّهُ بِأَكْبَرِهِ أَسْ بَرُورِ حَمِيمِينَ نَازِلٍ فَرَمَاتٍ هَـ

حضرت یونسؑ اور قرعہ اندازی

حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام کو اللہ پاک نے شہر ”نِینَوٰی“ کے باشندوں کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ نِینَوٰی یہ موصل کے علاقے کا ایک بڑا شہر

تھا۔ یہاں کے لوگ بُت پرستی کرتے تھے۔ حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام نے ان لوگوں کو ایمان لانے اور بُت پرستی چھوڑنے کا حکم دیا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ پاک کے رسول عَلَیْهِ السَّلَام کو جھٹلایا اور

ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام نے انہیں خبر دی کہ تم لوگوں پر عنقریب عذاب آنے والا ہے۔ یہ سن کر شہر کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام نے کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہی، اس

لئے دیکھو کہ اگر وہ رات کو اس شہر میں رہیں جب تو سمجھ لو کہ کوئی خطرہ نہیں ہے اور اگر انہوں نے اس شہر میں رات نہ گزاری تو یقین کر لینا چاہئے کہ ضرور عذاب آئے گا۔ رات کو لوگوں نے یہ دیکھا کہ حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام شہر سے باہر

تشریف لے گئے اور واقعی صُحُوح ہوتے ہی عذاب کے آثار نظر آنے لگے کہ چاروں طرف سے کالی بدلیاں آنے لگیں اور ہر طرف سے دھواں اُٹھ کر شہر پر چھا گیا۔ یہ منظر دیکھ کر شہر والوں کو یقین ہو گیا کہ عذاب آنے ہی والا ہے ان لوگوں نے

حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام کو تلاش کیا مگر وہ دُور دُور تک کہیں نظر نہیں آئے۔ اب شہر والوں کو اور زیادہ خطرہ اور اندیشہ ہو گیا۔ چنانچہ شہر کے تمام لوگ خوفِ خُداوندی سے کانپ اُٹھے اور سب کے سب عورتوں، بچوں بلکہ اپنے مویشیوں (یعنی

گائے بکریوں وغیرہ) کو ساتھ لے کر اور پھٹے پرانے کپڑے پہن کر روتے ہوئے جنگل میں نکل گئے اور رو کر سچے دل سے حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام پر ایمان لانے کا اقرار و اعلان کرنے لگے۔ شوہر بیوی سے اور مائیں بچوں سے الگ ہو کر

سب کے سب توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے اور دربارِ باری میں گڑگڑا کر گریہ و زاری کرنے اور رو کر دُعائیں مانگنے لگے اور حتمی حق تلفیاں ہوئی تھیں سب کی آپس میں معافی تملانی کرنے لگے۔ غرض سچی توبہ کر کے خُدا کے پاک سے

یہ عہد کر لیا کہ حضرت سیدنا یونسؑ عَلَیْهِ السَّلَام جو کچھ پیغام لائے ہیں ہم اس پر سچے دل سے ایمان لائے۔ اللہ کریم کو شہر



(ان سن)

فَإِنَّ فَضْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

والوں کی بے قراری اور مخلصانہ گریہ وزاری (یعنی رونے دھونے) پر رحم آیا اور عذاب اٹھایا گیا، دھواں اور عذاب کی بدلیاں دور ہو گئیں اور تمام لوگ پھر شہر میں آ کر آمن و آرام کے ساتھ رہنے لگے۔
(تفسیر صاوری ص ۸۹۳ تا ۸۹۴ ملخصاً)

اللہ پاک اس واقعہ کو ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم پارہ 11 سُورَةُ يُوسُفِ آیت 98 میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: تو ہوئی ہوتی نہ کوئی تہمتی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان کام آتا، ہاں! یوسف کی قوم جب ایمان لائے، ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں بٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں برتنے دیا۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً آمِنَتْ مَقْعَهَا
إِيمَانَهَا إِلَّا قَوْمُ يُوسُفَ لَمَّا آمَنُوا
كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾

شہر نینوی پر جب عذاب کے آثار ظاہر ہونے لگے اور (حضرت) یوسف عالم صاحب کے پاس گئے جو ایمان والے اور شیخ وقت تھے اور ان سے فریاد کرنے لگے، تو انہوں نے حکم دیا کہ تم لوگ یہ وظیفہ پڑھ کر دعا مانگو: يَا حَىُّ حَيْنٌ لَا حَيْهَ وَيَا حَىُّ حَيُّ الْمَوْتَىٰ وَيَا حَىُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ چنانچہ لوگوں نے یہ پڑھ کر دعا مانگی تو عذاب ٹل گیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵۸ رقم ۷۷۷۸ ملخصاً) لیکن حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: شہر نینوی کا عذاب جس دعا کی برکت سے دُخ ہوا وہ دعا یہ تھی کہ اللَّهُمَّ إِنَّ ذُنُوبَنَا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَأَنْتَ أَعْظَمُ وَجَلَّ فَافْعَلْ يَا مَآ أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَمْعَلْ يَا مَآ حَيْهَ أَهْلُهُ ۝

(تفسیر خازن ج ۲ ص ۳۳۶)

۱: ترجمہ: اے اس وقت بھی زندہ رہنے والے! جب کوئی زندہ تھا، اے وہ زندہ ذات! جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور اے زندہ ذات! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲: ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہمارے گناہ بہت بڑے ہیں مگر تو عظیم و بلند ہے ہمارے ساتھ وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم حق دار ہیں بلکہ ہمارے ساتھ اپنی شان کے لائق معاملہ فرما۔



(تجمع الروايات)

فَرِحْنَا فَرِحَ فَضَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُؤد و پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مختصر حیات پیٹھا میں

حضرت سیدنا یونس علیہ السلام عذاب اٹل جانے کے بعد جب شہر کے قریب آئے تو شہر میں عذاب کا کوئی اثر نہیں دیکھا، لوگوں نے عرض کیا: اپنی قوم میں تشریف لے جائیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کس طرح اپنی قوم میں جا سکتا ہوں! میں تو ان لوگوں کو عذاب کی خبر دے کر شہر سے نکل

گیا تھا، مگر عذاب نہیں آیا، تو اب (مَعَاذَ اللهِ) وہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھ کر قتل کر دیں گے۔ یہ فرما کر جلال کے عالم میں شہر سے پلٹ آئے اور ایک کشتی میں سوار ہو گئے۔ یہ کشتی جب بیچ سمندر میں پہنچی تو کھڑی ہو گئی۔ وہاں کے لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہی کشتی سمندر میں کھڑی ہو جاتی تھی جس میں کوئی بھاگا ہو غلام سوار ہوتا ہے۔ چنانچہ کشتی والوں نے فرعون کا لالہ تو حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کے نام کا قرعہ نکلا، کشتی والے آپ کو سمندر میں ڈال کر آگے روانہ ہو گئے اور فوراً ہی ایک مچھلی آپ کو نگل گئی، مچھلی کے پیٹ میں گھپ اندھیرا تھا۔ مگر اسی حالت میں آپ نے آیت کریمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ**

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (پ: ۱۷، الانبیاء: ۸۷) کا وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا تو اس کی برکت سے اللہ پاک نے آپ کو اس اندھیری کوٹھڑی سے نجات دی اور مچھلی نے کنارے پر آ کر آپ کو باہر ڈال دیا۔ اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ خدائے پاک کی شان کہ اُس جگہ کدو کی بیل اُگ گئی اور آپ اُس کی چھانوں میں آرام فرماتے رہے پھر جب کچھ صحت یاب ہوئے تو اپنی قوم میں تشریف لائے۔ سب لوگ انتہائی محبت و احترام کے ساتھ پیش آ کر آپ پر ایمان لائے۔

اے عاشقانِ رسول! اس ایمان افروز قرآنی حکایت سے ہمیں دہس و لا کہ جب بھی مُصیبت آئے تو بہداشتِ عفو کرنا اور رورور کر دُعا سیں مانگنا چاہئے۔ اس حکایت میں حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کے عظیم الشان مُعجزے کا ذکر ہے، ورنہ مچھلی کے پیٹ میں انسان کا

زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اس میں اللہ پاک کے سچے نبی کے امتحان کا بیان ہے، اور اس سے ہمیں یہ دہس و لا کہ جب کبھی



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

آزمائش آئے تو لگہ شکوہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کا ذکر اور اُس کی پاکی بیان کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت سیدنا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں آیت کریمہ کا ورد کیا اور اس ورد کی برکت سے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

مصیبت میں خدا کی بارگاہ میں گرگڑاؤ گے

نجات اس کے کرم سے پاؤ گے جھجکا پاؤ گے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت حنہ (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا) نے اپنی بیٹی مریم (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا) کے پیدا ہوتے ہی انہیں

ایک کپڑے میں لپیٹا اور بیت المقدس میں لے گئیں، جہاں چار ہزار خدام رہتے تھے

اور ان کے سردار ستائیس (27) یا ستر (70) تھے جن کے امیر حضرت سیدنا نازکریا علیہ

السلام تھے۔ چونکہ بی بی مریم (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا) کے والد محترم حضرت عمران (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ) بنی اسرائیل کے امام تھے، اس لیے ان

ستر (70) میں سے ہر ایک نے حضرت مریم (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا) کے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ ان کی خدمت کا

شرف مجھے حاصل ہو، حضرت سیدنا نازکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا زیادہ مُستحق میں ہوں، کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح

میں ہیں، وہ اخبار (یعنی نکلے) یہود جو کہ وہاں کے خدام کے سردار تھے) بولے کہ اگر رشتے داری کی بنا پر یہ حق ملتا تو ان کی امی جان کو

ملتا، اب فیصلہ یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جائے، جن کے نام پر قرعہ (لاٹری) نکلے وہ انہیں حاصل کرے۔ یہ سب حضرات نہراؤذن کی

طرف اپنے وہ قلم لے کر چلے جس سے وحی (یعنی تورات) لکھتے تھے اور طے یہ ہوا کہ جس کا قلم پانی میں نہ ڈوبے، نہ بہ جائے وہ

حضرت مریم (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا) کو لے اور جس کا قلم ڈوب جائے یا بہ جائے وہ ان کا مُستحق نہیں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، سب کے قلم

ڈوب گئے یا بہ گئے مگر حضرت سیدنا نازکریا علیہ السلام کا قلم پانی میں ٹھہرا ہالہذا حضرت مریم (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا) کی پرورش انہیں

کے پیڑ ہوئی، بعض روایتوں میں ہے کہ تین بار قرعہ ڈالا گیا اور ہر بار ایسا ہی ہوا۔ اسے قرآن کریم نے (پارہ 3 سورہ آل عمران



(تبع ابواب)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرُؤُوسِهِمْ وَرُؤُوسُهُمْ بِرِجْلِهِمْ كَمَا مَشَى قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْنِ كَيْ شَفَاعَتِ كَرُومِ كَا

آیت 37 میں) ذکر فرمایا: **وَكَلَّمَهَا ذَكْرِيَّا ط** (ترجمہ کنز الایمان: اور اُسے زکریا کی تکہبانی میں دیا) دوسری جگہ (ال عمران آیت نمبر 44 میں) فرمایا: **اِذْ يُقُونَ اَقْلَامَهُمْ اَيْهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ** (ترجمہ کنز الایمان: جب وہ اپنی قلموں سے قُرْعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں)۔ حضرت سپدنا زکریا عَلَيْهِ السَّلَام نے سپد ثنا مریم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کے لیے بَيْتُ الْمَقْدَس میں ایک بالاخانہ (یعنی اوپر کی منزل) بنایا جس کا دروازہ بیچ بَيْتُ الْمَقْدَس کے تھا، جہاں زینے (یعنی سیڑھی) کے ذریعے پہنچ سکتے تھے، حضرت سپدنا زکریا عَلَيْهِ السَّلَام کے علاوہ وہاں کوئی نہ جاتا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۸۱-۳۸۲، بتعزیر قلیل)

امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سفر کا ارادہ فرماتے اور اس سفر میں تمام آژواجِ مظہرات (یعنی پاک بیویوں) کو لے جانا ممکن نہ ہوتا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان کے درمیان عدل (یعنی انصاف) کرتے ہوئے قُرْعہ اندازی فرماتے اور سفر کے لیے ان میں سے کسی کو بھی خاص نہ فرماتے بلکہ یہ معاملہ اللہ پاک کے سپرد کر دیتے اور جس کے نام کا قُرْعہ نکلتا اُسے اپنے ساتھ لے جاتے اور اس سفر سے بقیہ آژواجِ مظہرات کا حق ختم ہو جاتا پھر جب سفر سے تشریف لاتے تو جس کی باری ہوتی اُس رُوحِ محترمہ کے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے ایام سفر کو باری کے دنوں پر تقسیم نہ فرماتے۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۸ ص ۷۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! ہر طرح کے معاملے میں قُرْعہ اندازی سنت نہیں، قُرْعہ اندازی جائز بھی ہوتی ہیں اور ناجائز بھی۔ افسوس! آج کل تو مَعَاذَ اللهِ گناہوں بھری قُرْعہ اندازیوں اور لٹریوں کا دور دورہ ہو چکا ہے اور ان کے ذریعے خوب جُوا کھلیا جا رہا ہے۔ جوئے کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے فیضانِ سنت جلد 2 کے باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 184 تا 191 کا مطالعہ اِنْ شَاءَ اللهُ مُفید پائیں گے۔



(طبرانی)

فَرَمَانَ قُضِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْسَ يَمْرُؤُ كَرِيمٍ أَوْرَأْسَ نَجْمٍ بَرُّوْ دِيَاكُ نَزَّ بِرَحَاسِ نَجْدَتِ كَارِاسَتِ جَهْوَدِيَا.

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں آنے اور اگر علمِ دین کی دولت پانے کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ مدنی بہار: سوہان والاہل (میانوالی) کے نوجوان اسلامی بھائی کی

ایک بیانیہ زندگی بدل دی

پہلے کی حالت یہ تھی کہ والدین کا کہا نہیں مانتے تھے، نمازیں پڑھنے کا بھی ذہن نہیں تھا نہ رمضان کے روزے رکھتے تھے، بڑے بھائیوں سے لڑنا جھگڑنا، بڑے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، صنفِ مخالف (لڑکیوں) سے دوستیاں لگانا۔ ایک دن ان کے محلے کی مسجد کے امام صاحب نے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں آنے کی دعوت دی مگر انہوں نے ٹال دیا۔ چند دن بعد امام صاحب نے دوبارہ دعوت دی تو ان کے دوستوں نے آپس میں کہا کہ چل کر دیکھتے ہیں یہ مولانا لوگ کیا کہتے ہیں! جب یہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پہنچے تو مبلغِ دعوتِ اسلامی ”غیبت“ کے موضوع پر بیان کر رہے تھے، وہ بیان سن کر انہیں اپنے گناہوں کا احساس ہوا، اسی اجتماع میں انہوں نے روتے ہوئے توبہ کی اور چند دن بعد تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنے میں کامیاب ہو گئے، جس میں انہیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ مدنی ماحول میں آنے جانے کی برکت سے بڑی صحبت اور گندے افعال چھوڑ دیئے، داڑھی بڑھانا پہلے اجتماع میں شرکت کے بعد سے شروع کر چکے تھے، پانچ مہینے بعد سر پر عمامہ شریف بھی سجایا۔ ”فیضانِ سنت“ سے درس دینے لگے اور مدنی کام کرتے کرتے انہیں علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے خدمتِ دین کے 12 مدنی کام کرنے کا موقع بھی ملا اور دعوتِ اسلامی کے تحت ایک ماہ کے اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔**

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر

کے اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول (وسائلِ بخشش (ہرم) ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



(مستادم)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 496 صفحات کی کتاب، ”نماز کے احکام“ صفحہ 386 پر ہے: بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صفیں ہوں کہ حدیث پاک میں ہے: ”جس کی نماز (جنازہ) تین صفوں نے پڑھی اُس کی

جنازہ میں تین کن بن سکی اوصاف تھے؟

مغفرت ہو جائے گی۔“ اگر گل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔ (غنیہ ص ۸۸)۔ جنازے میں پچھلی صف تمام صفوں سے افضل ہے۔ (ذکر مختار ج ۲ ص ۱۳۱)

اللہ پاک اور اس کے معصوم فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اس لیے ہمیں پہلی صف حاصل کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود جو لوگ سستی کی وجہ سے پچھلی صفوں میں ہی رہتے ہیں، وہ یہ

شیطان بھڑکے بیچے کی طرح تھے؟

حدیث پاک سنیں اور پہلی صف کی اہمیت اور فضیلت سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ (رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ پاک اور اُس کے فرشتے صفِ اوّل (یعنی

پہلی صف) پر ڈرود (یعنی رحمت) بھیجتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: اور دوسری صف پر؟ فرمایا: اللہ پاک اور اُس کے فرشتے ڈرود بھیجتے ہیں صفِ اوّل پر، لوگوں نے پھر دوبارہ عرض کی: اور دوسری صف پر؟ فرمایا: دوسری پر بھی۔ اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں (یعنی کندھوں) کو مقابل (یعنی ایک سیدھ میں) کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ! اور کشادگیوں (Gaps) کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ (Sheep) کے بیچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد ج ۸ ص ۲۹۰ حدیث ۲۲۲۶)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: دوسری سے مُراد ساری پچھلی صفیں ہیں اور ہو سکتا ہے کہ خاص دوسری ہی صف مُراد ہے

بیچے کی طرح تھے؟

(مزید فرماتے ہیں: پہلی صف پر رب تعالیٰ کی رحمتیں زیادہ ہیں اور بقیہ (ب-تی-یہ) صفوں پر کم۔ صوفیانہ طور پر معلوم ہوتا



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈر دو پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہے کہ خدا کی رحمتیں حضور صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی جُشیشِ لب (یعنی کہنے) سے وابستہ ہیں کیونکہ حضور صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے زُولِ رحمت (یعنی رحمت اترنے) کی خبر دی تھی۔ جب تک پہلی صف کا ذکر فرمایا تو وہی رحمت الہی کی مُستحق تھی اور جب دوسری کا نام لے دیا تو اس نام لینے کی بَرَکت سے وہ بھی رحمت کی مُستحق ہو گئی۔

(مرآة المناجیح ج ۲ ص ۱۸۸)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ علیہ نے ”فتاویٰ رضویہ“ میں حدیثِ پاک کے اس حصے (اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں رُزم ہو جاوے) کے متعلق لکھا ہے: مسلمانوں کے ہاتھوں میں رُزم ہو جانا یہ کہ اگر اگلی صف میں کچھ فُرَجہ (یعنی خالی جگہ۔ Gap) رہ گیا اور بیٹیں باندھ لیں، اب کوئی مسلمان آیا وہ اس فُرَجہ (یعنی Gap) میں کھڑا ہونا چاہتا ہے، مقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے کہ دب جائیں اور جگہ دے دیں تاکہ صف بھر جائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۴۴)

بھیڑ بکری کا کھڑا ہونا ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے کہ جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ میں کچھ فاصلہ پایا وہ اس فُرَجہ (Gap) میں داخل ہو کر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں، یوں ہی شیطان جب صف میں جگہ خالی پاتا ہے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کو آگھستا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۴۳)

رَبِّ کریم کی شان ہے کہ شیطان صف کی کُشاوگی (یعنی گھلی جگہ) میں سے گھس سکتا ہے مگر پاؤں کے درمیان سے نہیں، ہر شے کی تاثیر علیحدہ ہے۔

(مرآة المناجیح ج ۲ ص ۱۸۸)

حضرت سیدنا اَسْرَی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اسْتَوُوا، اسْتَوُوا، اسْتَوُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَا اَكْمُرُ مِنْ خَلْفِي، كَمَا اَكْمُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْي۔ یعنی صفیں سیدھی کرو، صفیں سیدھی کرو، صفیں سیدھی کرو، اس ذات کی قسم جس کے



فُتْرَانُ فَصْلَةٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پرورد شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

قبضے میں میری جان ہے! میں تم کو اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔ (سنن نسائی ج ۱ ص ۱۴۲)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک کے اس حصے (اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں) کے تحت فرماتے ہیں: لہذا یہ

آقا ہمارا نمازینا
دیکھتا ہے ہمارا

سمجھ کر نماز پڑھو کہ حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمارا نمازوں کو دیکھ رہے ہیں، اس خیال سے تم نماز صحیح بھی پڑھو گے اور تمہارے دلوں میں حضور (یعنی دلجمعی۔ دلی توجہ) اور خشوع بھی پیدا ہوگا، تا قیامت ہر مسلمان ہر نماز میں خصوصاً نمازِ تہجد میں یہ خیال رکھے تو بہت لطف آتا ہے اور یہ عمل بہت مجرب (یعنی آزما یا ہوا) ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۷)

اے عاشقانِ نماز! معلوم ہوا کہ صفیں بالکل سیدھی ہونی چاہئیں اور کندھے سے کندھا بلا کر کھڑا ہونا بھی ضروری ہے، اس سے مراد

صُفِّ کی درستی سے مراد؟

کندھوں کی اونچائی نہیں! کیوں کہ کسی کا قد بڑا ہوتا ہے تو کسی کا چھوٹا بلکہ اس سے مراد کندھوں کا ایک ہی سیدھ (Line) میں ہونا ہے لہذا ہر اسلامی بھائی یہ دیکھ لے کہ اُس کی دونوں جانب کھڑے ہونے والے اسلامی بھائیوں کے اور اس کے اپنے کندھے سب ایک ہی سیدھ میں ہیں یا نہیں، اگر اس طرح ہر اسلامی بھائی احتیاط کرے تو صفِ دُرست ہو سکتی ہے۔

شارحِ بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث پاک میں صفِ سیدھی کرنے کے حکم کے مطابق صفِ سیدھی کرنا واجب ہے لیکن یہ نماز کے واجبات میں سے نہیں ہے کہ صفِ سیدھی نہ

صُفِّ سیدھی
کرنا کتنا ہے

کرنے سے نماز ٹوٹ جائے یا نماز ناقص (یعنی خامی والی) ہو جائے، البتہ اگر نمازی صفِ سیدھی نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (عمدة القاری ج ۴ ص ۳۰۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: کسی صف میں فُرَجہ (یعنی خالی جگہ) رکھنا مکروہ تحریمی (یعنی ناجائز و گناہ) ہے، جب تک اگلی صف پوری نہ کر لیں صفِ دیگر (یعنی اور صف) ہرگز نہ باندھیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۴۹)



(مع الاحراج)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ زور و پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

تین فرامینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (۱) اس قَدَم سے بڑھ کر کسی قَدَم کا ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صَف کی کُشاوگی (یعنی Gap) بند کرے۔

(معجم اوسط ج ۴ ص ۶۹ حدیث ۵۲۴۰) (۲) جو صَف کی کُشاوگی بند کرے اُس کی

مَغْفِرَت ہو جائے گی۔ (مسند البزار ج ۱۰ ص ۱۰۹ حدیث ۴۲۳۲) (۳) جو صَف کی کُشاوگی (یعنی خالی جگہ) بند کرے گا اللہ پاک اُس کا ایک دَرَجہ بلند فرمائے گا اور اُس کے لئے جَنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔

سُبْحَنَ اللهُ! اگلی صَف میں اگر جگہ باقی رہ گئی ہو اور کوئی اسلامی بھائی اس خالی جگہ کو پُر کرنے کی بیعت سے آگے

بڑھے تو قَدَم قَدَم پڑھیں اور اُٹھیں اور اگر خوش قسمت سے وہ صَف کی خالی جگہ پُر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو مَغْفِرَت کی بشارت ہے۔ اللهُ رَبُّ الْعِزَّتِ یہ عظیم ثواب و سعادت حاصل کرنے کی ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اے نمازی اسلامی بھائیو! اگر صَف بندی ہو کر نماز شروع ہو جائے اور بیعت باندھنے کے بعد مقتدی کو نظر آئے کہ اس کے آگے صَف میں ایک آدمی

کی جگہ کے بقدر خَلَا (یعنی گیپ۔ Gap) ہے تو نماز کے اندر رہتے ہوئے

چل کر اگلی صَف کا خَلَا پُر کرے لیکن صرف ایک صَف تک جائے، زیادہ صَفیں عبور نہ کرے کیونکہ یہ ”عملِ کثیر“ ہو جائے گا اور یوں اس کی اپنی نماز ٹوٹ جائے گی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: اگر صَفِ دُوم (یعنی

دوسری صَف) میں کوئی شخص بیعت باندھ چکا اس کے بعد اسے صَفِ اَوَّل کا رُخْشہ (یعنی خالی جگہ۔ Gap) نظر آیا تو اجازت ہے کہ عین نماز کی حالت میں چلے اور جا کر رُخْجہ (یعنی خالی جگہ) بند کر دے کہ یہ مَشِي قلیل (یعنی یہ تھوڑا سا چلنا) حَلْمِ شَرَع کے

امْتِثَال کو (یعنی حَلْمِ شَرِيعَت پر عمل کرنے کے لئے) واقع ہوئی، ہاں دو صَف کے فاصلے سے نہ جائے کہ مَشِي کثیر (یعنی چلنے کی



(از سنہ)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مُحَمَّدٌ بَرُّؤُودٌ شَرِيفٌ بَلَسُو، اللَّهُ يَأْكُتُمْ بِرَحْمَتِ يَحْيِيهِ كَا۔

مقدار زیادہ) ہو جائے گی۔

صُفِین دُرُست رکھو بھائیو! جماعت میں

اگر نہ مانو گے پڑ جاؤ گے ہلاکت میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے سُوال ہوا کہ جماعتِ جُمعہ کے اندر پہلی

صَف میں دو یا تین شخص جن کی داڑھی مُنڈی ہوئی (یعنی کلین شیو) اور ایک

شخص کی کتری ہوئی (یعنی ایک مُٹھی سے کم تھی)، اس نے یہ لفظ کہا کہ بزرگ

لوگ پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اگلی صَف میں آجائیں اور مُنڈی اور کتری ہوئی داڑھی والے پیچھے چلے جائیں، لہذا اس

نے گناہ کیا یا نہیں؟ اور اگلی صَف میں مُنڈی ہوئی داڑھی والے ہیں اور پیچھے صَف میں پرہیزگار اور مُتقی ہیں، ان کو پہلی صَف

میں لے جائیں اور مُنڈی ہوئی داڑھی والوں کو پیچھے ہٹایا جائے یا نہیں؟ اور وہ لوگ جن کی داڑھی مُنڈی ہوئی ہے اس مسجد

کو چھوڑ کر دوسری مسجد کو نماز پڑھنے کو جاتے ہیں اور ایک کے ساتھ ایک یا دو داڑھی والے بھی جاتے ہیں اس بات کو ان

لوگوں نے نہایت ناگوار معلوم کیا۔

جواب: داڑھی کترانا (یعنی ایک مُٹھی سے کم کر ڈالنا)، مُنڈا نا حرام ہے اور اس کے مُتکب (یعنی ایسا کرنے والے) فاسق،

ان کو تَفہیم (یعنی سمجھایا جائے)، ہدایت کی جائے، بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب دانشور لوگ ہوں، اور وہی دانشور ہے جو مُتقی

ہو، مُتقیوں کو چاہئے تھا کہ یہی پہلے آتے کہ سب سے اوّل میں جگہ پاتے، اب کہ وہ دوسری قسم کے لوگ پہلے آگئے تو انہیں

مناسب ہے کہ مُتقیوں (یعنی پرہیزگاروں) کے لئے جگہ خالی کر دیں ورنہ انہیں (یعنی داڑھی مُنڈانے والوں وغیرہ کو) ہٹانے کی

کوئی وجہ نہیں، خصوصاً جبکہ سببِ فتنہ ہو، اَعْمال میں ہدایت نِزَمی سے چاہئے (۳) کہ تَخَنُّی سے ضِد نہ بڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۱۹۳)



پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عالمِ دین، دینی بزرگ اور مُتشی حضرات آئیں تو ان کی تعظیم کی خاطر انہیں پہلی صف میں جگہ دے کر کچھلی صف میں چلے جانا چاہیے لیکن اس پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے، لیجئے وہ سوال اور اس کا جواب ملاحظہ کیجئے:

سوال: اگر کوئی شخص عالمِ دین وغیرہ کی یا کسی عمر رسیدہ شخص کی تعظیم کرتے ہوئے انہیں پہلی صف میں اپنی جگہ دے دے اور خود پیچھے چلا جائے تو یہ نیکی میں ایثار کرنا ہوا تو کیا ایسے موقع پر نیکی میں ایثار درست ہے؟ کیوں کہ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ فرماتے ہیں: لَا إِثَارَ فِي

نیکی میں ایثار
کے تعظیم سے
ایک سوال

الْقُرْبَاتِ لِعَنِ اللهُ يَاكُ كَقَرِيْبِ كَرْنِ وَالْكَامُوْنَ فِيْ اِيْثَارِ نِيْسِ هُوْتَا۔ (الاشباه والنظائر ص ۱۰۱)

جواب: ایسا کرنا جائز ہے، کیوں کہ جب کم افضل نیکی اور افضل نیکی میں ٹکراؤ آجائے تو افضل نیکی اختیار کرنی چاہیے اور اہل علم اور عمر رسیدہ (غیر فاسق مُغلن) حضرات کا احترام صفِ اول میں کھڑے ہونے سے افضل ہے، چنانچہ ”رَدُّ الْمُحْتَارِ“ میں ہے: اگر کوئی شخص صفِ اول پانے میں کامیاب ہو جائے پھر عمر میں اس سے بڑا کوئی دوسرا شخص یا کوئی عالمِ دین تشریف لائے تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ خود پیچھے ہٹ جائے اور ان کی تعظیم کرتے ہوئے انہیں آگے کر دے۔

مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں مشروب لایا گیا (یعنی پینے کی چیز لائی گئی)، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے نوش فرمایا (یعنی پیا)، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سیدھی جانب ایک بچہ تھا، (یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے) اور بائیں جانب (یعنی Left side) بڑی عمر کے صاحبان تھے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (یعنی بچی ہوئی پینے کی چیز) ان لوگوں کو دے دوں؟ تو حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی: نہیں! (خُدا کی قسم! آپ کی جانب سے ملنے والا اپنا حصہ (یعنی تہرک) میں کسی کو ایثار نہیں کروں گا) چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پیالہ انہیں عطا فرمادیا۔



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْبَشَرِ مِنْ طِينٍ (مغربی)

اس مسئلے اور حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ علماء اور بڑی عمر کے افراد کا احترام پہلی صف میں کھڑے ہونے اور سیدھی جانب والے حق دار کو برتن دینے سے افضل ہے (اسی لیے خُصُرُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شانِ کریمہ کے مطابق بڑی عمر والوں کو پہلے مشروب دینے کی اجازت طلب فرمائی) پس یہ نیکی کے ایثار کے ذریعے دوسری افضل نیکی کی طرف منتقل (Move) ہونا ہے، اَلْبَتَّةَ اگر کوئی شخص صف میں اپنی جگہ کسی ایسے شخص کو دیتا ہے جو نہ عالم ہو اور نہ بڑی عمر کا ہو تو یہ بغیر کسی وجہ کے نیکی سے منہ موڑنا اور شریعت کے مطلوب کے خلاف ہے۔

میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: **فَإِنَّ صَلَاةَ الصَّيْبِيِّ الْمُمَيَّبِ الَّذِي يَفْعَلُ الصَّلَاةَ صَاحِبِيَّةً قَطْعًا** (یعنی جو بچہ تیز رکھتا ہو اور نماز کو سمجھتا ہو اس کی نماز بالیقین صحیح ہے) (نیز فرماتے ہیں:) **بَعْضُ بَعْلَمٍ جَوِيہٌ ظَلَمَ كَرْتِيہِ**

کہ لڑکا پہلے سے داخل نماز ہے، اب یہ آئے تو نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے ہیں اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ محض جہالت ہے، اسی طرح یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہے تو مزود کی نماز نہ ہوگی، غلط و خطا ہے جس کی کچھ اصل (یعنی حقیقت) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۵۱)

بڑوں کی صف میں بچوں کا مسئلہ

صف میں اگر سمجھ دار بچے کھڑے ہوں تو جماعت میں کوئی کراہت نہیں ہوگی، ہاں! اگر نا سمجھ ہیں تو ان کی وجہ سے قطع صف (یعنی صف کٹنا) لازم آئے گا لہذا انہیں ہٹانے کا حکم ہے، اور سمجھ دار بچوں کی صف بالعموم کی صف کے پیچھے بنانے کا بھی جو

حکم ہے وہ وجوبی نہیں یعنی بچوں کی صف بالعموم سے پیچھے بنانا واجب نہیں ہے چنانچہ فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: **يَصِفُّ الرِّجَالُ ثَمَّةَ الصَّبِيَّانِ** (پہلے مردوں کی صف پھر بچوں کی صف بنائی جائے گی) کا حکم وجوبی نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج ۱ ص ۳۳۸) ہاں! سمجھ دار بچے نے نماز شروع نہ کی ہو تو اُسے بچوں کی صف میں کھڑا کیا جائے۔



(ابن ماجہ)

فَرِحَ بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر ایک دن میں 50 بار زور و پاک بڑھے قیامت کے دن میں اس سے صحابہ کراموں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔

کھیل کے میدان سے
علم دین کی شاہراہ پر

اے عاشقانِ نماز! صفوں کی دُرستی کی آپہنیت دل میں اُجاگر فرمانے اور صفیں دُرست کرنے کروانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔

مدنی بہار: شہر حافظ آباد (پنجاب) سے پانچ کلومیٹر دور ایک گاؤں میں مقیم نوجوان

اسلامی بھائی غفلت کی زندگی بسر کر رہے تھے، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گندے رسائل پڑھنا، والدین کی دل آزاری کرنا، چھوٹے بھائیوں کو مارنا ان کے معمولات کا حصہ تھے۔ نمازیں بھی قضا کر دیتے تھے، اُلبتہ فجر پڑھ لیتے تھے کیونکہ والدین نرمی گرمی سے مسجد کا رخ کرواتے تھے۔ اکثر کھیل کے میدان میں دن گزارتے، دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی انہیں نیکی کی دعوت پیش کرتے لیکن وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے، یہ انہیں مکتبہ المدینہ کے رسالے پڑھنے کو دیتے جن میں کوئی کوئی رسالہ وہ پڑھ لیا کرتے۔ اسلامی بھائی کی مسلسل انفرادی کوشش رنگ لائی اور وہ آہستہ آہستہ نمازیں پڑھنے والے بنے، دُرس و بیان بھی توجہ سے سُننے لگے، پھر ایک دن وہ آیا کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہو گئے۔ اجتماعی دُعا میں ان پر بھی رقت طاری ہوئی اور دعوتِ اسلامی سے ان کی محبت بڑھنے لگی۔ وہ پانچ وقت کے نمازیں بھی بن گئے۔ ایک دن علم دین کے فضائل پر بیان سنا تو جامعہ المدینہ سیکولٹ کا رخ کیا اور دُرس نظامی میں داخلہ لے کر علم دین حاصل کرنے لگے۔

سَنور جائے گی آخِرَتِ اِنْ شَاءَ اللهُ

تم اپنائے رُو سدا مدنی ماحول (وسائل بخشش (ترجمہ) ص ۶۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

امام کا بیچ میں ہونا سنت ہے، صف میں دونوں طرف لوگ برابر ہوں تو اب آنے والا

صف کی سیدھی جانب آکر شامل ہو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ چنانچہ حضرت

سیدنا اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةُ صَدِیْقَةُ رَضِیَّتُہَا اللهُ عَنْہَا سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ

سیدھی طرف سے
زیادہ ثواب ہے



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ: بروزی قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ اور اس کے فرشتے صف کی سیدھی جانب والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔“ (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۶۸ حدیث ۶۷۶)

شرح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: سیدھی طرف والوں پر رحمت بھیجنے کا سبب یہ ہے کہ سیدھی طرف کو بائیں (یعنی Left) طرف

سیدھی طرف کی فضیلت کا سبب

پر ہر چیز میں فضیلت حاصل ہے۔ (شرح ابی داؤد للعینی ج ۳ ص ۲۲۸) حضرت مفتی آحمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ایک حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: سُرْمَةُ الْكَانَا، نَاخُنْ وَبَعْلُ الْكَانَا، حِجَامَتُ الْكَانَا، اور مونچھیں گٹوانا،

مسجد میں آنا اور مسواک کرنا وغیرہ سب میں سنت یہ ہے کہ داہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ یا داہنی (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا (یعنی شروعات) کرے کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی (یعنی سیدھی) طرف رہتا ہے، اس کی وجہ سے یہ سمت افضل ہے حتیٰ

کہ داہنا (یعنی سیدھی طرف والا) پڑوسی بائیں (یعنی الٹی طرف والے) پڑوسی سے زیادہ مستحق سلوک ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۲۸۷)

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ فرماتے ہیں: ”جو مسجد کی

دُكُنَّا ثَوَابٌ كَيْفَ؟

بائیں (یعنی Left) جانب کو اس لیے آباد کرے کہ ادھر (یعنی دوسری جانب) لوگ کم ہیں تو اسے دُونا ثواب ہے۔“

(معجم کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۱۴۰۹)

علامہ عبد الرزاق بن منہوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ایک حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جب رسول اکرم صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ

وَسَلَّمَ نے صفوں کی دائیں (یعنی سیدھی) جانب کی فضیلت بیان فرمائی تو لوگوں نے بائیں (یعنی الٹی) جانب کو چھوڑ دیا، آپ

صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ سے یہ بات عرض کی گئی تو آپ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ نے ایسی حالت میں بائیں (یعنی Left) جانب

والوں کو دائیں (یعنی سیدھی) جانب والوں سے دُکُنَّا اَجْرًا عَطَا فَرَمَادًا، اَلْبَثُّ بَائِيں جانب والوں کے لیے دُکُنَّا اَجْرًا اِسِي حالت کے

ساتھ خاص ہے جب بائیں جانب چھوڑ دی جائے۔ (فیض القدیر ج ۶ ص ۲۳۶ تحت الحدیث ۸۸۶۰)



(ترجمہ)

قرآنِ فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

”فتاویٰ فیض الرسول“ جلد اول صفحہ 344 تا 345 پر دیئے ہوئے ”سوال

جواب“ ملاحظہ ہوں: سوال: اگر امام کی داہنی (یعنی سیدھی) جانب مقتدی زیادہ

ہوں اور بائیں (یعنی Left) جانب کچھ کم ہوں یا دونوں جانب برابر ہوں تو

نئے آنے والے مقتدی کو کہاں کھڑا ہونا چاہئے؟ جواب: بائیں (یعنی الٹی)

جانب مقتدی کچھ کم ہوں تو آنے والے مقتدی کو بائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے کہ وہ اقرب الی الامام (یعنی امام سے

زیادہ قریب) ہے اور دونوں جانب برابر ہونے کی صورت میں داہنی (یعنی سیدھی) جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رَحِمَتْ عَالَمٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ كِي اِقْتَدَا فِيْ جِبْ نِهْمِ تَمَازٍ پڑھتے تو سیدھی جانب کھڑا ہونا پسند

کرتے تاکہ آپ اپنا رخ اُتور (یعنی ثورانی چہرہ) ہماری طرف کریں۔“

(مسلم ص ۲۸۰ حدیث ۱۶۴۲)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک

یہ کہ حُضُورِ عَلَيْهِ السَّلَامِ اکثر (سلام پھیرنے کے بعد) داہنی (یعنی سیدھی) جانب منہ کر کے دُعا مانگتے تھے، دوسرے یہ کہ حُضُورِ

(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا چہرہ پاک دیکھنا بہترین عبادت ہے کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) محض اس لیے صَف کی داہنی

(یعنی سیدھی) جانب پسند کرتے تھے تاکہ بعد نماز دیدار یا رُعیب ہو۔

حبیب اس حال سے بڑھ کر بھی حال زار ہو جائے

جو ہونا ہو سو ہو جائے مگر دیدار ہو جائے

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

شارح بخاری مفتی شریف الحق انجری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زیادہ تر داہنی (یعنی سیدھی) طرف رُخ اُتور پھیرا کرتے تھے (بیز فرماتے ہیں: ہمیشہ داہنی (یعنی سیدھی) ہی

یا اے مٹرنے
میں حکمت

طرف نہیں مڑتے تھے، زیادہ تر داہنی طرف مڑتے تھے اور بہت (دُغے) ایسا بھی ہوتا تھا کہ بائیں (یعنی Left) طرف مڑتے، احادیث میں اس کی تخصیص (یعنی خصوصیت) نہیں کہ صرف انہیں نمازوں کے بعد مڑتے تھے جن کے بعد و اُفْل نہیں، (روایات) مُطَّلَق ہیں جس سے ظاہر کہ ہر نماز کے بعد مڑتے تھے خواہ اس کے بعد و اُفْل ہوں خواہ نہ ہوں۔ (نزہۃ القاری ج ۲ ص ۵۰۰)

اے عاشقانِ رسول! امام کے لیے سنّت یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں جانب مڑ جائے یا مقتدیوں کی جانب اپنا رُخ کر لے، البتہ مقتدیوں کی طرف رُخ کرنے کی صورت میں اس بات کا خیال

سلاام کے بعد مٹرنے
والا انا انا تارک سنّت ہوتا

رکھنا ہوگا کہ آخری صَف تک کوئی بھی اس کے منہ کی سیدھ میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: (امام کے لیے) بعدِ سلام قبلہ رُو بیٹھا رہنا ہر نماز میں مکروہ ہے، وہ شمال و جنوب و مشرق میں مختار ہے (یعنی دائیں بائیں یا چاہے تو مقتدیوں کی طرف رُخ کر لے) مگر جب کوئی مسبوق (آدھوری جماعت پانے والا) اس کے کحاذات (یعنی سیدھ) میں اگرچہ اخیر صَف میں نماز پڑھ رہا ہو تو مشرق یعنی جانبِ مقتدیان منہ نہ کرے، بہر حال پھرنا مطلوب ہے اگر نہ پھر اور قبلہ رُو بیٹھا رہا تو بتلائے کراہت و تارکِ سنّت ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۰۵-۲۰۶)

مقتدیوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد صَفیں توڑ کر آگے پیچھے ہو کر بیٹھیں، اسی طریقے پر نہ بیٹھیں جس پر نماز میں تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: مقتدیوں کے لئے شرعاً اتنا

جماعت کے بعد مقتدیوں
کیلئے ایک مستحب کام



(عبدالرزاق)

قرآن فصلاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پھاڑ جتنا ہے۔

مستحب ہے کہ نفض صفوف کریں (یعنی صفیں توڑ دیں) اور نماز کے بعد اس انتظام پر نہ بیٹھے رہیں جیسے نماز میں تھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ص ۶۶، ۲۰۷) اَلْبَشْرُ پیچھے جانے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسی نماز پڑھنے والے کے ٹھیک سامنے اپنا چہرہ نہ ہونے پائے نیز کسی نمازی کے آگے سے گزرنا نہ پڑے، اسی طرح پیچھے جانے میں کسی کو ڈھکانہ لگے اس کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔

سوال: اگر دو افراد نے آپس میں جماعت کی تو کیا اب بھی امام کے لئے قبلے سے انحراف (یعنی مڑنا) سُنت ہے؟

جواب: اس صورت میں قبلے سے مڑنا سُنت نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ایک روایت میں ہے: پہلی صف میں امام کے عین پیچھے (باجماعت) نماز پڑھنے والے کے لیے سو (100) نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور پہلی صف کے دائیں (سیدھی) جانب والوں کے لیے پچھتر (75) نمازوں کا اور بائیں (یعنی ائلی-Left) جانب والوں کے لیے پچاس (50) نمازوں کا اور بقیہ ساری صفوں والوں کے لیے پچیس (25) نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۶۱۹)

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: رحمت الہی پہلے امام پر اترتی ہے پھر پہلی صف میں جو امام کی سیدھ میں ٹھیک اُس کے پیچھے ہو پھر پہلی صف کی سیدھی طرف والے پر پھر ائلی طرف والے پر پھر دوسری صف میں امام کی سیدھ میں ٹھیک پیچھے والے شخص پر پھر دوسری صف کے سیدھے پھر بائیں (یعنی اٹے) پر اسی طرح آخر صفوں تک۔ (فتاویٰ رضویہ، ص ۲۲۲، تہذیباً)



(فتح الباری)

فَرَمَانِ مُصَافِرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَبَّ تَمَّ رَسُولًا يَرُدُّوهُ بِرُحْمَةٍ يَجْعَلُهَا بَعْضُكُمْ يَجْعَلُهَا بَعْضًا لِيَكُونَ كَرَامًا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ.

پہلی صف والوں سے دُگنا اجر

شاریح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص آئے اور دیکھے کہ پہلی صف بھر چکی ہے تو اسے پہلی صف میں گھس کر لوگوں کو تنگی میں نہیں ڈالنا چاہیے، (عدة القاری ج ۴، ص ۱۷۶ تحت الحديث ۶۱۵) فرمانِ مصطفیٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ: ”جَوْشَخْصٌ كَسَى مُسْلِمًا كَوَافِيَّتٍ يَبْنِيخُ كَعِ خُوفٍ سَعِ پَهْلِي صَفٍ جَهْوُزُ دَعِ تَوَاللهِ پَاكِ اُسَعِ پَهْلِي صَفٍ وَالْوَلِ سَعِ دُكْنَا اَجْرًا عَطَا فَرَمَا عَا كَا“

(معجم اوسط ج ۱ ص ۱۶۵ حدیث ۵۳۷)

دُگنہ اجر تہی شرط

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یہ حدیث پاک بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ اس وقت ہے جب نماز شروع نہ ہوئی ہو، اگر نماز شروع ہوگئی ہو اور پہلی صف میں خالی جگہ ہو تو وہ صفوں کو چیرتا ہوا آگے جائے (اور اس جگہ کو بھر دے)۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۳۷۲)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: اگر اگلی صف والوں نے گپ (Gap) چھوڑا اور دوسری صف نے بھی اس کا خیال نہ کیا مگر اپنی صف میں خوب مل کر کھڑے ہو گئے اور نیتیں بندھ گئیں حالانکہ ان پر لازم تھا کہ پہلی صف والوں نے نا انصافی کی تھی تو یہ پہلے وہ صف پوری کرتے پھر دوسری صف باندھتے، اب ایک شخص آیا اور اس نے پہلی صف کا گپ دیکھا، اسے اجازت ہے کہ اس دوسری صف کو چیر کر جائے اور گپ بھر دے کہ دوسری صف والے بے خیالی کر کے خود قصور وار ہیں اور اس دوسری صف کا چیرنا جائز۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۵۴۵) بہار شریعت میں ہے: یہ وہاں ہے، جہاں فتنہ و فساد کا احتمال (خطرہ) نہ ہو۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۸۱، ۵۸۲)

امام کے لیے سنت ہے کہ وہ جماعت قائم کرتے وقت صفوں کو درست کرائے کیونکہ ہمارے پیارے سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایسا ہی کرتے تھے۔ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صف کے ایک

امام کے لیے ایک سنت

امام کے لیے سنت ہے کہ وہ جماعت قائم کرتے وقت صفوں کو درست کرائے کیونکہ ہمارے پیارے سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایسا ہی کرتے تھے۔ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صف کے ایک



(فردوس الاخير)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مُونڈھے (یعنی کندھے) یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ”مُخْتَلَفٌ كَهْرُءٌ نَهْهُكَ تَهْمَارُءٌ دَلٌ مُخْتَلَفٌ هُوَ جَائِسٌ كَءٌ۔“
(ابن خزیمہ ج ۳ ص ۲۶ حدیث ۱۵۵۶)

دلون میں اختلاف
حضرت سیدنا علامہ حافظ ابن جوزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب تم ظاہر میں مختلف ہو گے تو سزا کے طور پر تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیا جائے گا، یہ مُراد بھی ہو سکتی ہے کہ تم اپنے ظاہر کو مختلف نہ کرو کیونکہ ظاہری اختلاف تمہارے باطنی اختلاف کی دلیل ہے۔
(كشف المشكل من حديث الصحيحين ج ۲ ص ۲۰۵)

کہنیں ہمارے
حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہماری صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے، ایک دن آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک آدمی کا سینہ آگے کو بڑھا ہوا دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”دتمہیں لازماً اپنی صفیں سیدھی رکھنی ہوں گی ورنہ ڈر ہے کہ کہیں اللہ پاک تمہارے وجوہ (یعنی چہروں یا ذاتوں) کو نہ بگاڑ دے۔“
(ترمذی ج ۱ ص ۲۶۲ حدیث ۲۲۷)

صفتیں درست کرنے
حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یعنی اگر تمہاری نماز کی صفیں ٹیڑھی رہیں تو تم میں آپس میں اختلاف اور جھگڑے پیدا ہو جائیں گے، شیرازہ بکھر جائے گا یا تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے کہ ان میں سوز و گداز، درد، خُشوعِ خُضوعِ نہ رہے گا یا آندیشہ ہے کہ تمہاری صورتیں مسخ ہو جائیں (یعنی بگڑ جائیں) جیسے گزشتہ قوموں پر عذاب آئے تھے، یہاں وَجْہٌ یا بمعنی ذات ہے یا بمعنی چہرہ۔ خیال رہے کہ عام مسخ (یعنی پوری قوم کی صورتیں بگڑ جانا) وغیرہ ظاہری عذاب خُصُورِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے بند ہو گئے لیکن خاص مسخ (یعنی کسی خاص شخص کا چہرہ بگڑنا) وغیرہ اب بھی ہو سکتے ہیں۔
(مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۸۲)



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جموں اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس لیے آج تم میں بہت اختلاف ہے۔“ (مسلم ص ۱۸۲ حدیث ۹۷۲) یعنی تم لوگوں نے صفیں سیدھی کرنے کا اہتمام چھوڑ دیا، اس لیے تم میں آپس کے

صفین سیدھی کرنا چھوڑنا
بہ لیس میں جھگڑے پیدا ہو گئے

جھگڑے اور اختلافات پیدا ہو گئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل شاید ہی کہیں صفیں دُرست ہوتی ہوں، عموماً ہر جگہ صفوں میں بے ترتیبی پائی جاتی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ آپس میں لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں بلکہ اکثر گھر گویا میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں! براہِ کرم! اپنے حال پر رحم کیجئے! اور صفوں کی دُرستی کا خوب اہتمام فرمائیے۔ اے اللہ پاک ہم تیرے تہر و غضب سے تیری پناہ مانگتے ہیں! ہمیں صفیں دُرست رکھنے کی توفیق مرحمت فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: دربارہٴ صُفوفِ شَرَعًا تین باتیں بتا کید ا کید مامور یہ ہیں (یعنی صفوں کے معاملے میں تین باتوں کا شریعت میں سختی سے حکم ہے) اور تینوں آج کل مَعَاذَ اللَّهِ كَالْمَمْتَرُوكِ ہو رہی

صفین دُرست نہ
کرنے کا طریقہ

ہیں (یعنی گویا چھوڑ دی گئی ہیں)، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نا اِتِّفَاقِ پھیلی ہوئی ہے۔ اوّل: ”تَسْوِيَه“ (یعنی صف کا سیدھا ہونا) کہ صف برابر (یعنی سیدھی) ہو، خم (یعنی ترچھی) نہ ہو، کج (یعنی ٹیڑھی) نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے (یعنی کندھے) تختے آپس میں محاذی (یعنی سیدھ میں) ایک خِطِّ مُسْتَقِيمِ (سیدھی لکیر) پر واقع ہوں جو اس خِطِّ پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہٴ مُعَظَّمہ پر گزرا ہے، عمود ہو۔ دُوم: ”اِتِّمَام“ (یعنی اگلی صف کا دونوں کونوں تک پورا ہونا) کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری (شروع) نہ کریں، اس کا شریعِ مُطَهَّرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص (یعنی آدھوری) چھوڑے مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی اُسے بغیر پورا کئے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا اس



(مسلم)

فُتْرَانُ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نے اگلی صف میں نُقصان (یعنی کمی کو) پایا تو اُسے تحکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور اس نُقصان (یعنی کمی) کو پورا کرے کہ انہوں نے نَحْأَلْفَتْ حَلْمٍ شَرَعَ کر کے خود اپنی حُرْمَتِ ساقِط کی (یعنی اپنے لحاظ کئے جانے کا حق کھودیا)، جو اس طرح صف پوری کرے گا اللہ پاک اُس کے لیے مَغْفِرَت فرمائے گا۔ روم: ”تَرَاص“ یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا

کہ شانے سے شانے چھلے (یعنی کندھے سے کندھا رُکڑ کھائے)، اللہ پاک فرماتا ہے: **صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُومٌ** (پ ۲۸، الصف: ۴) (ترجمہ: ”ایسی صف کہ گویا وہ دیوار ہے رانگ (یعنی سب سے) پلائی ہوئی۔“ رانگ (یعنی سب سے) پگھلا کر ڈال دیں تو سب

درازیں (دراڑیں) بھر جاتی ہیں کہیں رَحْنَةُ فُرْجَةٍ (یعنی Gap) نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولیٰ مَبْدُوحَةٌ وَ تَعَالَى دوست رکھتا ہے۔ یہ بھی اسی اتمامِ صُفُوفِ كَمُتَّهِمَات (مُ-تَم-مات) سے اور تینوں اَمْرٌ شَرَعًا وَاجِبٌ ہیں۔ (یعنی ”تَرَاص“ بھی صفیں تکمیل کرنے والی چیزوں سے ہے اور بیان کردہ تینوں چیزیں شَرَعًا وَاجِبٌ ہیں) یہاں چوتھا اَمْرٌ اور ہے: ”تَقَارُب“ کہ صفیں

پاس پاس ہوں، (دو صفوں کے) بیچ میں قَدْرٌ سَجْدَةٍ (یعنی سجدے کی مقدار)۔ (یعنی بس اتنا فاصلہ ہو کہ ہر طرح کے قَدْرِ وَالے نمازی چھپلی صف میں باسانی سجدہ کر لیں۔ پوری صف کا اضافی گپ ہو تو ناجائز و گناہ ورنہ (یعنی پوری صف سے کم اضافی گپ ہو تو) ترکِ سُنَّتِ)

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۳) ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: وَصَلَ صُفُوفٍ اور ان کی رَحْنَةُ بِنْدَى اہم ضروریات سے ہے اور فُرْجَةُ مَمْنُوعٍ وَ نَاجِزَةٍ، (یعنی صفوں میں مل کر کھڑا ہونا اور گپ ختم کرنا نہایت ضروری اور گپ رکھنا ممنوع و ناجائز ہے) یہاں تک

کہ اس کے دَفْعِ (یعنی صف پوری کرنے) کو نمازی کے سامنے گزر جانے کی اجازت ہوئی جس کی بابت حدیثوں میں سختی نہیں (یعنی ممانعت) وارد تھی (فرماتے ہیں) ظاہر ہے کہ ایسا شَرِیدِ اَمْرٍ (یعنی نمازی کے آگے سے گزرنے والا اہم ترین معاملہ) جس

پر یہ تشدیدیں اور سختی تشدیدیں (یعنی سزاؤں کی سخت وعیدیں) ہیں اسی وقت روا (یعنی جائز) رکھا گیا ہے جب دوسرا (یعنی صفیں دُورست نہ کرنا) اس سے زیادہ اَشَدُّ اور اَفْسَدُ (زیادہ سخت اور خرابی والا) تھا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۴۶ تا ۴۹ ملخصاً)



(ترقی)

فَرَسَانُ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

حضرت امام عبدالوہاب شحرانی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر (نماز یا جماعت کی) صَف میں خلل (یعنی Gap) نہ ہو تو شیطان اُس میں داخل ہو کر وسوسے نہیں ڈال سکے گا، اس لیے کہ جب وہ صَف سے قریب ہوگا تو صَف والوں کی سانسوں سے بچل جائے گا

سَيَا سَيُّوْنَ سَيِّئَاتِهِ شَيْطَانٌ جَلْبَانِيٌّ جَانَاهُ بَرْنُ كَيْفِيٍّ

کیونکہ حدیث میں ہے: يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ یعنی اللہ پاک کی تائید اور مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ (لواقح الانوار القدسيه ص ۷۲)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سَيِّدُ نَاعِبُدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ یرمہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”جو صَف کو بلائے گا اللہ پاک اُسے بلائے گا اور جو صَف کو قَطْع کرے (یعنی کاٹے) گا اللہ پاک اُسے قَطْع کرے (یعنی کاٹے) گا۔“ (تسائی ص ۱۴۳ حدیث ۸۱۶)

صَفِّ مَلَا نَزِيٍّ هِيَ مُضِيَّتٌ

حضرت سَيِّدُ نَاعِلَامِ عَلِي قَارِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو صَف میں کوئی ایسی چیز (مثلاً چپل، تھیلا اور بیگ وغیرہ) رکھے جو صَف کے پورے ہونے میں رُکاوٹ بنے وہ بھی صَف کاٹنے کی وعید میں داخل ہوگا۔ (مرقاة المفاتيح ج ۳ ص ۱۷۹ تحت الحديث ۱۱۰۲)

صَفِّ هِيَ مُضِيَّتٌ بِيَكٍ وَعَبْرَةٌ رَهْنًا

حضرت عَلَامِ عَبْدِ الرَّؤُوفِ مُنَاوِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے صَف کو بلانے والے کو بلانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک اسے اپنی رحمت سے بلا دے گا اور اس کا درجہ بلند فرما کر اسے نیک لوگوں کے مقام و مرتبے سے قریب کر دے گا اور اللہ پاک کے صَف کو کاٹنے والے کو قَطْع کرنے (یعنی کاٹنے) کا مَطْلَب یہ ہے کہ اللہ پاک اسے اپنے ثواب اور اپنی مزید رحمت سے دُور کر دے گا۔ (فيض القدیر ج ۲ ص ۹۶ تحت الحديث ۱۳۶۷)

اے عَاشِقَانِ نَمَاز! صَفِّیں کاٹنے کے گناہ سے خود کو بچانے اور صَفِّوں کا گپ ختم کرنے کروانے کا احساس بڑھانے کیلئے عَاشِقَانِ رَسُوْلٍ کے ساتھ

بَابِ سَاهِيٍّ هِيَ كَيْفِيٍّ



(طبرانی)

قرآن فصلاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر دوسری بار نازل ہوا ہے۔

مدنی قافلوں کے مسافر بنے۔ مدنی بہار: فیصل آباد کے ایک اسلامی بھائی پہلے پہل عام نوجوانوں کی طرح مختلف گناہوں فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، ماں باپ کا دل دکھانا اور نمازیں نہ پڑھنا وغیرہ میں مبتلا تھے۔ عشقیہ و فحشیہ ناول اور ڈائجسٹ پڑھنے کے بھی شوقین تھے۔ گناہوں کے چنگل سے ان کی رہائی کا آغاز یوں ہوا کہ ایک دن یہ اتفاقاً عصر کی نماز پڑھنے مسجد میں چلے گئے، اس مسجد کے امام صاحب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر ان کی امام صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ انہیں مسجد میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور تلاش ساری سے پیش آئے۔ یہ امام صاحب کے کمرے میں گئے تو وہاں مختلف رسالے رکھے ہوئے تھے، ایک رسالے پر لکھا ہوا تھا: ”بادشاہوں کی ہڈیاں“ انہیں تجسس ہوا کہ نہ جانے اس میں کیا لکھا ہوگا! انہوں نے امام صاحب سے پڑھنے کے لئے وہ رسالہ لے لیا۔ جب گھر آ کر پڑھا تو بہت اچھا لگا، اس رسالے میں دنیا کے فانی اور آخرت باقی ہونے کا ذہن دیا گیا تھا۔ انہوں نے امام صاحب کو وہ رسالہ واپس کیا اور مزید رسالے حاصل کر لئے، انہوں نے دیکھا کہ تقریباً ہر رسالے میں ”مدنی انعامات“ کے رسالے کا تذکرہ ہوتا ہے، ان کو مدنی انعامات کا رسالہ دیکھنے کا شوق ہوا تو امام صاحب سے وہ بھی لے لیا۔ جب پڑھا تو پتا چلا کہ اس میں مختلف سوالات لکھے ہیں جن کے جوابات لکھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے وہ رسالہ پڑھ کر رکھ دیا۔ اسی دوران ملتان میں دعوتِ اسلامی کا تین دن کا سنتوں بھر اجتماع ہوا، جس کی دعوت ان کو بھی دی گئی، انہوں نے ہامی تو بھری لیکن بعد میں انہیں وسوسے آنے لگے کہ وہاں کہیں مشکلات کا سامنا نہ ہو جائے، یہ لوگ وہاں جا کر ہمارے ساتھ نہ جانے کیسا برتاؤ کریں! کبھی شیطان یوں روکتا کہ ان کا لوگوں کو اجتماع میں لے جانے پر کمیشن ہوتا ہوگا، یہ وسوسوں کے جال میں پھنس گئے اور جانے سے معذرت کر لی۔ جب ایک دن باقی تھا تو اسلامی بھائی پھر دعوت دینے آئے تو ان کی پُر خلوص انفرادی کوشش نے چند منٹوں میں اثر دکھایا اور یہ وسوسوں سے جان چھڑا کر اجتماع میں جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ اجتماع میں بیانات، ذکر اللہ اور دُعا نے ان کے دل پر اثر کیا اور واپس آ کر یہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگے۔ بالآخر



(ان بنی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھا حقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

یہ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرنے میں کامیاب ہو گئے، پانچوں نمازوں کے پابند ہو گئے، اپنے والدین سے بھی معافی مانگی وہ بھی ان کی تبدیلی پر خیران تھے۔ بہر حال انہوں نے ”مَدَنِي اِثْعَامَات“ کا رسالہ بھی پڑ کرنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کے لئے صدائے مدینہ بھی لگانے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَدَنِي تَرْبِيَّتِي كورس کی سعادت بھی پائی۔

علامت رہے یاخدا مدنی ماحول

بچے بد نظر سے عدا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (فرم) ص ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، مُصْطَفَى جَانِ رَحْمَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”لوگ ہمیشہ صَفِ اَوَّل سے پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ پاک انہیں (اپنی رحمت سے) مُؤَخَّر کر کے نار

صَفِ اَوَّل سے پیچھے ہونے والے ہوں گے۔“

(ابو داؤد ج ۱ ص ۲۶۹ حدیث ۶۷۹)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمة اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جو لوگ سُستی کی وجہ سے صَفِ اَوَّل میں آنے میں تاخیر کریں گے یا صَفِ اَوَّل میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑے ہوں گے تو وہ دین کے سارے کاموں میں سُست

نماز کا اثر ہرگز نہیں پڑتا ہے۔

ہو جائیں گے اور بُرائیوں پر دلیر ہو جائیں گے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہنم میں جائیں گے اور وہاں دیر تک رہیں گے۔ معلوم ہوا کہ سارے دینی کاموں میں نماز مُقَدَّم (یعنی پہلے) ہے، نماز کا اثر ہر نیکی پر پڑتا ہے۔ یا یہ مَطْلَب ہے کہ یہ سُستی کرنے والا اور گناہ گاروں سے پیچھے (یعنی بعد میں) دوڑنے سے نکلے گا، رب فرماتا ہے:



(فتح البرہان)

فِرَّانٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(ترجمہ کنز الایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی

نماز سے بھولے بیٹھے ہیں)

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ
عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

نماز میں سُستی کی بہت صورتیں ہیں۔ فقہا فرماتے ہیں کہ ننگے سر یا آستین چڑھا کر نماز نہ پڑھے کہ یہ سُستی کی علامت ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۹ مختصراً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس آج کل ننگے سر نماز پڑھنے کا
بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 631 پر مسئلہ نمبر 38

اور 39 ہے: سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا۔ یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی ہے اور اگر

تحقیر نماز مقصود (یعنی اگر نماز کو ہانکا جان کر ایسا کر رہا) ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مُہتمم بالشان (مہتمم۔ تم۔ دش۔ شان یعنی بہت زیادہ

ضروری) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہننا جائے تو یہ کُفر ہے اور خُشوع خُشوع کے لیے سر برہنہ (سر۔ ب۔ رہ۔ نہ یعنی

ننگے سر) پڑھی، تو مُستحب ہے۔ (درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۴۹۱) نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے، جب کہ عمکل کثیر

(معنی آگے آرہے ہیں) کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے

اور نہ اٹھانے سے خُشوع مقصود (یعنی نماز میں زیادہ دل لگتا) ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۴۹۱)

عمکل کثیر معنی ۱۱۱

نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ

ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ نماز میں تب بھی عمکل کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و

شُبه ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمکل قلیل ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۰۹ ملخصاً، ذرِ مختار ج ۲ ص ۴۶۴)



(مبارزاق)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَمٌ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر بڑا دُشرف نہ بڑھا اُس نے جفا کی۔

آستین چڑھا کر نماز پڑھنا! دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی گلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲۴، لُزْمَاتُ ج ۲ ص ۴۹۰ ملخصاً)

”ہاف آستین“ ہاف آستین والا کرتا یا قمیص پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی و ناپسندیدہ ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم آستین (یعنی Half sleeves) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔“ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۱۹۳) مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقار الدین قادری رضوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

ہاف آستین والا کرتا، قمیص یا شرٹ کام کاج کرنے والے لباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معززین کے سامنے جاتے ہوئے گتراتا ہے) اس لئے جو ہاف آستین والا کرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ نہیں۔ (وَقَالَ الْفَتَاوَى ج ۲ ص ۲۴۶)

چھٹے نمازی پڑوسی کو! اے اللہ سے ڈرنے والے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی اور بُرائی سے مُمانعت کرنی چاہئے، آپ کا پڑوسی اگر بے نمازی ہے تو اُسے نماز کی دعوت دیجئے، اگر وہ نمازی ہے اور

جماعت (جماعت) میں سُستی کرتا ہے تو اُسے جماعت کی تلقین کیجئے۔ بلا عذر شرعی جماعت سے نماز نہ پڑھنے والے کے تعلق سے اگر آپ کا ظن غالب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعت سے نماز پڑھنا شروع کر دیگا تو اب اُسے سمجھانا واجب ہو گیا، نہیں سمجھائیں گے تو گنہگار ہوں گے۔



(تبع المباحث)

فَرَمَانَ قُصِّطَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمود و دوشریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مسجدوں کے پیش اماموں کی خدمتوں میں مشورۃ عرض ہے وہ اپنے مقتدیوں کی نگرانی

کیا کریں کہ ان میں سے کون جماعت سے نماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نمازی کسی

نماز میں غیر حاضر ہو تو اُس کی دکان یا گھر پر جا کر یا فون کر کے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا

ہو تو عیادت کریں اور سستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں اور تمام اسلامی بھائیوں کو بھی یہ انداز اختیار کرنا چاہئے۔

نیز اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے ابو ہوں تو اُن کو بھی اور دیگر محارم پر جماعت سے نماز پڑھنے کے متعلق

انفرادی کوشش کرتی رہیں۔ سب مدینہ غنی عشر کی خواہش ہے کہ کاش! سب کے سب نمازی اور نمازی بلکہ تہجد گزار بن جائیں۔

جماعت کا جذبہ بڑھا یا الہی!

ہو شوق تہجد عطا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز

فجر میں غیر حاضر پایا تو اسے پیغام بھجوایا، وہ شخص حاضر ہوا، آپ نے دریافت

فرمایا: تم کہاں تھے؟ اس نے عرض کی: میں بیمار تھا، اگر آپ کا قاصد (یعنی پیغام

پہنچانے والا) میرے پاس نہ آتا تو میں گھر سے نہ نکلتا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی اور کے پاس آسکتے ہو تو نماز

کے لیے بھی نکلا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۷۹ حدیث ۱)

اے جنت کے طلب گارو! اس حکایت میں اُن لوگوں کیلئے دُرس ہے جو بیماریوں میں

یوں تو ہر جگہ آنا جانا رکھتے ہیں مگر معمولی سی بیماری میں بھی مسجد کی جماعت ترک کر دیا

کرتے ہیں۔ یاد رہے! مسجد کی جماعت میں شرکت سے صرف اُس مریض کیلئے معافی

جماعت میں نہ آنے والے کی خبر گیری کیجئے

نماز کیلئے بھی نکلا کرو! (حکایت)

ہر مریض کو جماعت میں معاف نہیں



(الجزء)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

ہے جسے مسجد میں آنے میں سخت درد ہوتا یا بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہو۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تم اپنے بھائیوں کو مسجد میں نماز باجماعت کے وقت تلاش کرو! اگر

جماعت میں انہیں نہ پاؤ تو معلومات کرو کہ کیوں نہیں آئے، اگر وہ

بیمار ہیں تو ان کی عیادت کے لیے جاؤ! اگر شکر درست ہونے کے باوجود کسی شرعی مجبوری کے بغیر نہیں آئے تو انہیں سمجھاؤ اور

اللہ پاک کے عذاب سے ڈراؤ۔

موت کو یاد کرنے والے! اللہ کریم آپ کو بُرے خاتمے سے بچائے۔

امین۔ تڑک جماعت پر خبر گیری کرنا اپنے اسلامی بھائی کی خیر خواہی (یعنی بھلا

چاہنا) ہے، پہلے کے لوگ جماعت تڑک کرنے والوں کو خوب ملامت کرتے،

حتیٰ کہ بعض بزرگان دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم اگر کسی جنازے کے ساتھ ہوتے تو حشم

دیتے کہ جنازہ اُس شخص کے مکان کی طرف سے لے چلو جو نماز باجماعت کے لیے مسجد میں نہیں آتا، اور اس میں اشارہ

یہ ہوتا تھا کہ جس طرح جنازہ ایک لاش ہے اسی طرح وہ شخص بھی مُرَدّہ ہے جو نماز تڑک کرے یا مجبوری کے بغیر جماعت

میں شریک نہ ہو۔ گویا نماز و جماعت ہی مسلمان کی زندگی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نمازیوں کی

خبر گیری کرنے کی ایک حکایت سنئے اور اس کے مطابق عمل کا ذہن بنائیے چنانچہ

آپ نے صُح (یعنی بجز) کی نماز میں حضرت سیدنا سلیمان بن ابی حشمہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

کو نہیں دیکھا۔ بازار شریف لے گئے، راستے میں سیدنا سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا گھر تھا، اُن کی ماں حضرت سیدنا شفا رضی اللہ عنہا



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک بڑھاتا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یوسف)

کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُحْح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”صُحْح (یعنی فجر) کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام (یعنی عبادت) کروں۔“ (موطأ امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس ”حکایت“ کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نفل کی وجہ سے واجب نہیں چھوڑنا چاہئے

کی طرح حاضرین مسجد کی تحقیق فرماتے تھے کہ کون نماز میں آیا اور کون نہیں؟ حکایت کے اس حصے (صُحْح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا) کے تحت فرماتے ہیں: (تو) کیا وہ بیمار ہیں یا کہیں سفر میں چلے گئے ہیں؟ کیونکہ اُس زمانے میں کسی مسلمان کا جماعت میں نہ آنا اس کی بیماری یا سفر کی دلیل ہوتی تھی، خیال رہے کہ حضرت شفا (رضی اللہ عنہا) کا نام لیلیٰ بنت عبد اللہ تھا، شفا لقب، آپ مہاجرینِ اول میں سے تھیں، بہت سے عَزْووں (یعنی جنگوں) میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں۔ حکایت کے اس حصے (صُحْح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں) کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ جماعت، خصوصاً فجر کی نماز (کی) جماعت اہم واجب ہے اور رات کی عبادت تہجد وغیرہ نفل، ”نفل“ کی وجہ سے واجب نہیں چھوڑنا چاہیے، (حضرت) عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تہجد کی وجہ سے فجر کی جماعت جائے تو تہجد چھوڑ دو۔ (مرآة المناجیح ج ۲ ص ۱۷۹)

تم پڑھو ساری نمازیں باجماعت بھائیو!

فضل رب سے پاؤ گے جنت میں راحت بھائیو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



(مستادم)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کجوس ترین شخص ہے۔

ہذکرہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حکایت سنی اس میں دوسرے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر تھا۔ آپ کی کنیت ”ابو حفص“ اور لقب ”فاروق اعظم“ ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ 39 مردوں کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دُعا سے اعلانِ نبوت کے چھٹے سال میں ایمان لائے۔ آپ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور ان کو بہت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حرمِ محترم میں اعلانیہ نماز ادا فرمائی۔ آپ اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفار سے لڑے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام اسلامی تحریکات اور صلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں وزیر و مشیر کی حیثیت سے وفادار و رفیق کار رہے۔

صحابہ اور اہل بیت کی دل میں محبت ہے

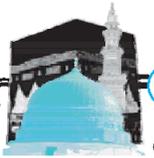
بِقِضَانِ رِضَا فِي هَؤُلَاءِ هُوں گدا فاروق اعظم کا

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

”یا عمر“ کے پانچ حروف کی نسبت سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضائل پر 5 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

﴿1﴾ آسمان کے تمام فرشتے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) کی عزت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے گزرتا

ہے (ابن عساکر ج ۴ ص ۸۵) ﴿2﴾ (حضرت) ابو بکر اور (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہما) سے مؤمن نہ ہوئے رکھتا ہے اور منافق ان سے



(طبرانی)

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانَ نَجْمِي هُوَ مَجْمَعُ بَرٍّ وَرُؤُوسِ بَرٍّ هُوَ كَرِيمٌ أَرَادَ رُؤُوسَ مَجْمَعٍ تَكْتُمُ بِنُجْمَاتِهِ.

نُبْحُضُ رُكْعَتَا ۱۳ ﴿3﴾ (حضرت) عُمَرُ (رضی اللہ عنہ) اَبِلِ جَنَّتِ كَمَا بَرَأَ خِزْيَانِ ۱۴ ﴿4﴾ یہ (حضرت) عُمَرُ (رضی اللہ عنہ) وہ فَخْصٌ ہُوَ جَوْ بَاطِلٍ كُو
پَئِنْدَ نَهْمِ ۱۵ ﴿5﴾ اللہ پاک کی رِضَا (حضرت) عُمَرُ (رضی اللہ عنہ) کی رِضَا ہے اور (حضرت) عُمَرُ (رضی اللہ عنہ) کی رِضَا اللہ پاک کی

(جَمْعُ الْجَوَامِعِ ج ۴ ص ۳۶۸ ح ۵۰۶)

رِضَا ہے۔

پس صدیق اکبر مُصَافًے کے سب صحابہ میں

ہے بے شک سب سے اُونچا مَرْتَبَہ فَا رُوَقِ اعْظَمِ كَا

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نَمَازِ فَجْرٍ مِثْلِ اَيِّكَ بَدْرُ بَحْتِ ابُو لُو لُو فَيُرْوِزُ نَامِي (مَجْمُوعِي اَعْمَامِ كَا بَدْرُ نَامِي) كَا فَرَسِ نِي
آپ پر فخر سے وار کیا اور آپ زُخْمِوں کی تاب نہ لاتے ہوئے تین راتوں بعد شرفِ

شہادت سے مُشْرِفِ ہو گئے۔ بُوْقَتِ شَهَادَتِ عُمَرُ شَرِيفِ 63 برس تھی۔ حضرت سَيِّدُ نَا صُهِيبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے نماز جنازہ پڑھائی

اور رَوْضَةِ مَبَارَكِ كِے اَنْدَرَكِيْمِ مُحَرَّمِ الْحَرَامِ 24 ہجری کو حضرت سَيِّدُ نَا صُديْقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِے پہلوئے اُتُو رِ مِثْلِ مَدْفُونِ

ہوئے جو كِے سر كَا رِ مَدِيْنَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِے پہلوئے پَا كِ مِثْلِ اَرَامِ فَرَمَا مِثْلِ (التعديل والتجريح للباقي ج ۳ ص ۱۰۴ وغیره)

(مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا 48 صفحات کا رسالہ ”کرامات فاروق اعظم“ پڑھئے)

رہے تیری عطا سے یا خدا! تیری عنایت سے

ہمارے ہاتھ میں دامنِ سدا فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! اے کاش! ہماری عبادت میں بھی اخلاص پیدا

ہو جاتا! کاش! ہمیں بھی عبادت کا ذوق نصیب ہو جاتا! کاش! ہمیں بھی

جماعت چھوٹنے پر غمگین ہونا نصیب ہوتا! آہ! غم کی کیفیت کیوں کر پیدا ہو!

ابن عساکر ج ۴۴ ص ۲۲۵ : مَجْمَعُ الرِّوَايَاتِ ج ۹ ص ۷۷ ح ۱۴۴۶۱ : مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدِ ج ۵ ص ۲۰۲ ح ۱۶۵۸۵



(بحر البراج)

فُرِّقَ فُرْقًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر رُوحِ جبر و سوارِ ذُرِّ و دُوباک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

(یعنی ہمیں زندگی ملی ہی رب کریم کی عبادت و بندگی کیلئے ہے، لہذا اگر زندگی عبادت و بندگی کے بغیر گزری تو آخرت میں شرم اٹھانی پڑے گی)

سُبْحَانَ اللهِ! وہ کیسا پاکیزہ دور تھا کہ مسجدوں میں رات دن رَوِّق ہوتی تھی اور آہ! آج کل مساجد عبادت کرنے والوں سے خالی نظر آتی ہیں، کاش کہ ایسا ہو جاتا کہ گسبِ حلال، والدین و اولاد وغیرہ کی دیکھ بھال اور دیگر ضروریات کے بعد بچ جانے والا فارغِ وقت ہم ذکر و درود، فکرِ آخرت اور عاشقانِ رسول کی اچھی صحبت میں گزارنے کی سعادت پانے والے بن جاتے!

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی
بُس اب اپنے اس بھیل سے ٹوٹکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بڈل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

الفاظ و معانی: مَحَل: موقع۔ آجَل: موت۔ جَہَل: جہالت۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان
ہے: ”اگر یہ نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ

اگر جماعتِ نبوت ہو جائے
کا نقصان جان لیتا تو

(معجم کبیر ج ۸ ص ۲۶۶ حدیث ۷۸۸۶)

اس رہ جانے والے کے لیے کیا ہے تو گھٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔“

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

غُسْلُ كَا طَرِيقَةُ سِرَالَةٍ
پڑھنے کی بزرگت

اے عاشقانِ رسول! نِزاکِ نماز کی عادتِ بدمٹانے، خود کو نمازوں کا پابند بنانے، نماز اور وُضُو و غُسْل کے ضروری مسائل کی معلومات بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے خوب مدنی قافلوں میں

سُفَرِ کِجئے۔ مدنی بہار: لاہور کے ایک اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں کی کثرت میں مبتلا تھے، نماز قضا کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس بات کا انہیں احساس ہی نہ تھا، حُشْرُ مَجْعے یا عید کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رمضان شریف کی آمد آدھی کہ ان کی نظر گھر میں رکھے ہوئے (مکتبۃ المدینہ کے) ایک رسالے پر پڑی، جس کا نام تھا: "غُسْلُ كَا طَرِيقَةُ" انہوں نے پڑھا تو حیران و پریشان ہوئے کہ مجھے تو آج تک غُسْلُ كَا صَحْح طَرِيقَةُ ہی معلوم نہ تھا۔ انہوں نے اسی دن سے اپنا غُسْلُ دُرُشْت کیا اور پانچوں وقت کی نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اور مکتبۃ المدینہ کے رسالوں سے ان کی حُجَّت ایسی بڑھی کہ تادم بیان ان کے بقول یہ 90 فی صد رسائل پڑھ چکے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِن رَسَالًا كُو پڑھنے کی بزرگت سے علمِ دین حاصل کرنے کا مزید جذبہ ملا اور انہوں نے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا اور دُرُشْتِ نِظَامی کرنے لگے۔

اگر سنتیں سینے کا ہے جذبہ

تُم آجاء دے گا سکھا مدنی ماحول (وسائل بخشش (مرم) ص ۶۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مسجد کے فضائل





الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسجد کے فضائل

یاربِّ الْمُصْطَفَى! جو کوئی ”مسجد کے فضائل“ (صَفْحَة 231 تا 254) مکمل پڑھ یا سُن لے اُس کا مسجد کے اندر خوب دل لگے اور اس کو جَنَّتِ الْفُرْدُوسِ میں عالی شان گھر ملے۔ امین۔

ڈرو و تریف کی فضیلت فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر ڈرو و پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر ڈرو و پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔“ (الْفُرْدُوسِ بِمَثُورِ الْخُطَابِ ج ۲ ص ۲۹۱ حدیث ۲۳۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

مسجد میں جنت اے عاشقانِ رسول! نمازی کا مسجد سے تعلق رہتا ہے، ایمان والے مسجد کو آباد کرتے ہیں، مسجد تعظیم کا مقام ہے، کعبہ شریف اور سب مسجدیں جنت میں جائیں گی۔ (دیکھئے: ملفوظات اہلِ حضرت ص ۵۳۸) بے شک مسجد کے بڑے فضائل ہیں۔

”مسجد کے عادی“ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبر گیری (یعنی دیکھ بھال) کرتے دیکھو (ایک روایت میں ہے: مسجدوں کا عادی دیکھو) تو اس کے ایمان کی



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں جھ پڑھو، پاک کہا تو جب تک یہ امر اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

گواہی دے دو، بے شک اللہ پاک فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَعْزَمُ مَسْجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمْنٍ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَأَتَى الزَّكَاةَ

(پ ۱۰، التوبة: ۱۸)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے
ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے
اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۲۶۶۶، ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۹ حدیث ۸۰۲)

حضرت علامہ عبدالرزاق و مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حدیث پاک کے اس حصے
مَسْجِدًا بَادِرًا لِمَعْنَى

پس: بہتر یہ ہے کہ یہ فضیلت (یعنی اس کے ایمان کی گواہی دے دو) ان تمام ہی لوگوں کے لیے مان لی جائے جو اعتراف،
عبادت نیز نماز و ذکر کے ذریعے مسجد کی آباد کاری، اس سے دلی لگاؤ یا مسجد کے ٹوٹے ہوئے حصے کی تعمیر اور اس کے شعار
(یعنی علامات) کو قائم کرنے کی کوششوں وغیرہ کی وجہ سے مسجد سے چمٹے رہیں۔ (فیض القدیر ج ۱ ص ۵۹ تحت الحدیث ۶۳۴)

مسجد میں بیٹھنا بھی عبادت ہے بھائیو!

کھڑانا مسجدوں سے ہلاکت ہے بھائیو!

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو ذر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اپنے شہزادے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا!
مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بلاشبہ میں نے مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ ”مسجد میں منتہیوں (یعنی پرہیزگاروں) کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ پاک
اس کی مغفرت، رحمت اور سوائے جنت لے جانے والے پل صراط سے بحفاظت گزارنے کا ضامن بن

مہبط کو مسجد
مستحق چمٹ
مہبط کی میں



فُرْطَانُ فَصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُز و پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن ماجہ)

جاتا ہے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۱۷۲ حدیث ۱) مسجد کو گھر بنانے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہاں رہائش اختیار کر لے بلکہ مراد یہ ہے کہ اتنی کثرت سے مسجد میں عبادت میں وقت گزارے کہ جیسے گھر میں وقت گزارتا ہے یا مسجد میں اس کا دل ایسے لگے جیسے گھر میں لگتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 134 صفحات کی کتاب، ”فیضانِ معراج“ صفحہ 80 پر ہے: سفرِ معراج کی سہانی رات پیارے پیارے

نور میں چھپا ہوا آدمی (حکایت)

آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا گزرا ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا: ”یہ وہ شخص ہے کہ دُنیا میں اس کی زبان ذکرِ الہی سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والدین کو برا کہے جانے یا اُن کی بے عزتی کی جانے کا سبب نہیں بنا۔“

(الاولیاء مع موسوعہ امام ابن ابی دنیا ج ۲ ص ۴۱۴ حدیث ۹۵)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک دُنیا کی مسجدوں کو سفید اونٹ کی مثل اٹھائے گا جن

سے سفید اونٹ جلتی مسجدیں ہوں گی

کے پاؤں عثر کے ہوں گے اور ان کی گردنیں زعفران کی اور سرمشک کے جب کہ ان کی ٹہار (یعنی ناک کی رتی) سبز زمرود کی ہوں گی، اور انہیں آباد رکھنے والے اور مؤذنین (یعنی اذان دینے والے) ان کو بھیجیں گے، اور امام صاحبان ہائیں گے، اور ان مساجد کو تعمیر کرنے والے ان کے ساتھ ہوں گے، امید ان قیامت میں چمکنے والی بجلی کی طرح سے گزر جائیں گے، اہل قیامت کہیں گے: کیا یہ لوگ ملائکہ مقررین (یعنی اللہ پاک کی نزدیکی پانے والے فرشتے) ہیں؟ یا اَنْبِیَاءِ مُرْسَلِیْنَ ہیں؟ تو نندا (یعنی پکار) ہوگی: یہ لوگ نہ فرشتے ہیں اور نہ اَنْبِیَاءِ بلکہ یہ اُمَّتِ مُحَمَّدِیْہ کے وہ لوگ ہیں جو مساجد کو آباد رکھنے والے اور نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(تفسیر قرطبی ج ۶ ص ۲۱۶)



فَرَسَانُ فَصَلَّاهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَرُوذُ قِيَامَتِ لُؤْلُؤُا فِي سَمْعِ قَرِيبِ تَرْدِهِ وَكَأَنَّ جَسَدَهُ نَبِيٌّ لَمْ يَلِدْ وَنَبِيٌّ لَمْ يَمُتْ وَنَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرْدَارٌ وَنَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَكْرَهُنَّ (ترمذی)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن اللہ پاک ہے، اگر زندہ رہیں تو رزق دے جائیں اور اگر مر جائیں تو اللہ پاک انہیں جنت میں داخل فرمائے گا: (۱) جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے اللہ پاک اس کا ضامن ہے (۲) جو مسجد کی طرف چلے اللہ پاک اس کا ضامن ہے (۳) جو راہِ خدا میں نکلے اللہ پاک اس کا ضامن ہے۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۴۹۹)

اللہ پاک
تین شخصوں کا
ضامن ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مساجد میں ذکر و آذکار کیلئے بیٹھنا چونکہ ثواب کا باعث ہوتا ہے لہذا شیطان مسجد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ”نمازی بڑھاؤ تحریک“ جاری فرمائیے اور مسجدیں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطان کو ناکام و نامراد بنا دیجئے۔ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن معقل رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ الْمَسْجِدُ حَصْنٌ حَصِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ۸ ص ۱۷۲ حدیث ۶)

مسجد شیطان سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں، انہیں قیامت کے دن کامل نُور کی خوش خبری دو۔“ (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۳۲ حدیث ۵۶۱)

اندھیروں میں مسجد کو جانے کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”جو مسجد کُھنچ یا شام کو جائے، اللہ پاک اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔“ (مسلم ص ۲۶۳ حدیث ۱۰۲۴) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۴۰)

اللہ پاک مہمانی تیار کرتا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ اللہ پاک سات اشخاص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللہ پاک کے عرش کے سائے

سات عرش کے سائے



(ترزی)

قرآن فصطی اللہ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دل چاہتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں دل نیکیاں لکھتا ہے۔

کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد سے نکلنے وقت مسجد میں لگا رہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

(مسلم ص ۳۹۹ حدیث ۲۳۸۱)

حضرت علامہ عبدالرزاق و فمناوی رَحِمَهُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (دل مسجد میں لگے رہنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ) جب بندہ اللہ رب العزت کی عبادت کو نوقیت (یعنی بڑائی) دیتا ہے اور عبادت کی محبت اس پر چھا جاتی ہے تو پھر اس کا دل مسجد کی جانب لگا

مسجد سے جدا ہونا
جگہ گوارا نہیں ہوتا

رہتا ہے اور مسجد سے جدا ہونا اسے اچھا نہیں لگتا کیونکہ وہ اس میں نیکیاں کر کے لذت و سکون پاتا ہے تو چونکہ عبادت کو ترجیح دے کر اس نے اللہ کریم کی پناہ حاصل کی ہے اس لیے اللہ پاک اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(فیض القدیر ج ۴ ص ۱۱۸ حدیث ۴۶۴۶)

صوفیا فرماتے ہیں کہ: ”مومن مسجد میں ایسا ہوتا ہے جیسے چھلکی پانی میں اور منافق ایسا جیسے چڑیا پتھرے میں“ اسی لیے نماز کے بعد بلا وجہ فوراً مسجد سے بھاگ جانا اچھا نہیں، خدا توفیق دے تو مسجد میں پہلے آؤ اور بعد میں جاؤ، اور

مومن مسجد میں ایسا
جیسے پانی میں چھلکی

(مراۃ الناجح ج ۱ ص ۴۳۵)

جب باہر رہو تو کان اذان کی طرف لگے رہیں کہ کب اذان ہو اور مسجد کو جائیں۔

مجھے مسجدوں سے دے آفت الہی!

کروں خوب تیری عبادت الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے رحمت والے

اللہ کا پیارا

نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اسے اپنا



قرآن فصطفاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعا وروژ جمعہ پر روڈ کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفق و گواہی ہوگا۔ (عقب الایمان)

محبوب (یعنی پیارا) بنا لیتا ہے۔“

(معجم اوسط ج ۴ ص ۴۰۰ حدیث ۶۳۸۳)

علامہ عبدالرؤف مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: (جو مسجد سے مَجَّبَت کرتا ہے) یعنی جو رَضَائے الہی کیلئے اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللهِ اور عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے کے لیے مسجد میں بیٹھنے کا عادی ہو تو اللہ کریم اسے اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنا لیتا ہے اور پیارا بنانے سے مراد یہ ہے کہ اسے اپنی حفاظت کے قَلْعے (قَل - ع) میں داخل فرما کر پناہ عطا فرما دیتا ہے۔ حضرت سَيِّدَنَا ابو مُسْلِمٍ خَوْلَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

مسجدوں میں بکثرت بیٹھتے اور فرماتے: ”مسجد میں عَزَّت والوں کی بیٹھک ہیں۔“

(فیض القدیر ج ۶ ص ۱۱۲، ۱۱۳)

حضرت سَيِّدَنَا اَلْس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قَلْب و سیدنا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ پاک کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔

(معجم اوسط ج ۲ ص ۵۸ حدیث ۲۵۰۲)

یہ دل میرا مسجد میں لگ جائے یارب!

نہ سُستی ترے دُکڑ میں آئے یارب!

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مسجد میں باتیں کرنا

چالیس سال کے اعمال پر بارش امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل کرتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ پاک اُس کے چالیس برس کے نیک اَعْمَال پر بارش فرمادے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۲۱۱، غَمْرُ الْعَيُون ج ۳ ص ۱۹۰)

آکارت (یعنی برباد) فرمادے۔



(عبدالرزاق)

قرآن فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراٹا جڑ لگھاتا ہے اور قیراٹا خد پھاڑ جھتا ہے۔

جس طرح چوتیانہ
گھاٹن کھا جاتا ہے

مدارک شریف میں ہے کہ رَحْمَتِ عَالَمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا نیکویوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو کھا جاتا ہے۔ (تفسیر نسفی ص ۹۱۶) (دونوں روایات بالا فتاویٰ رضویہ شریف سے لی گئی ہیں)

اللہ پاک سے
تعلق رکھنے والے

سرکارِ دو جہان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبْرَتِ نِشَان ہے: ”ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ مَت بٹھو کہ ان کو اللہ پاک سے کچھ کام نہیں۔“ (شعب الایمان ج ۳ ص ۸۷ حدیث ۲۹۶۲)

مسجد کی تعظیم کرنے
والے اور بزرگ

مسجد میں اللہ پاک کے گھر ہیں لہذا مسلمان کو چاہیے کہ ان کی تعظیم کرے کیونکہ مساجد کی تعظیم میں ربِّ کریم کی تعظیم ہے ﴿۱﴾ ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”میں نے کبھی مسجد میں کسی چیز سے ٹیک لگائی نہ اس میں پاؤں پھیلانے اور نہ اس میں کبھی دُنیوی بات چیت کی۔“ آپ نے یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی تاکہ آپ کی پیروی کی جائے ﴿۲﴾ حکایت:

حضرت سیدنا خَلْفِ بْنِ أَيْوُبٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک لڑکے نے حاضر خدمت ہو کر کوئی بات پوچھی، آپ اُٹھ کر مسجد سے باہر تشریف لے گئے پھر اس لڑکے کی بات کا جواب ارشاد فرمایا۔ جب آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے اتنے اتنے سالوں سے مسجد میں دُنیوی گفتگو نہیں کی۔“ (تنبیہ الغافلین ص ۱۶۷)

مسجد میں بیٹھنا

حضرت سیدنا سعید بن مُسَيْبٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو مسجد میں بیٹھتا ہے گویا وہ اللہ پاک کی مجلس میں بیٹھتا ہے لہذا اسے بھلائی کے سوا کوئی اور بات نہیں کرنی چاہئے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۷)



(فتح الباری)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

چادر کو بائیں دے کر بازار لے

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اس شخص کو مسجد میں زیادہ بیٹھنے سے روکتے جو مسجد کے آداب سے ناواقف ہوتا۔ آپ عَلَیْهِ السَّلَامُ نے ایک مرتبہ ایک قوم (یعنی کچھ لوگوں) کو مسجد میں آغوش (یعنی بے کار) کاموں میں مصروف دیکھا تو اپنی چادر کو بیل دے کر مارا اور انہیں مسجد سے نکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ کریم کے گھروں کو دنیا کا بازار بنا لیا! حالانکہ یہ آخرت کے بازار ہیں۔

(تنبیہ المغتربین ص ۱۶۲) (تنبیہ المغتربین (اردو) ص ۲۲۰ ملخصاً)

مسجد میں بیٹھنے کی 5 نیتیں

مکتبۃ المدینہ کی 417 صفحات کی کتاب، ”لباب الاحیاء“ صفحہ 366 تا 367 پر ہے: اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھے تو ﴿۱﴾ نماز کے انتظار کی نیت کرے کہ نماز کا انتظار کرنے والا نماز ہی میں ہوتا ہے، ﴿۲﴾ مسجد میں اعتکاف کی نیت کرے،

﴿۳﴾ اعضاء کو گناہوں سے روکنے اور ﴿۴﴾ مسجد کو اپنے لیے پناہ گاہ (یعنی گناہوں سے حفاظت کی جگہ) بنانے کی نیت کرے اور ﴿۵﴾ اللہ کریم کے ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت سننے کی نیت کرے تو یہ سب پے در پے نیکیاں ہیں جنہیں نیت کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں) تمام (جائز) حرکات و سکنات (مثلاً اٹھنا بیٹھنا، چلنا، کھڑا ہونا وغیرہ) اچھی نیت سے عبادت بن جاتی ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی عمر کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرے اور اس نیت کے ذریعے جانوروں سے ممتاز (یعنی جدا بن کر) رہے کیونکہ جانوروں کا طریقہ ہے کہ وہ ہر کام ارادہ و نیت کے بغیر کرتے ہیں۔

(لباب الاحیاء (اردو) ص ۳۶۶، ۳۶۷)

مسجد میں بیٹھنے کا عذاب

سرکارِ عالی و قار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مسجد میں بیٹھنا قبر میں اندھیرا (لا تا) ہے۔“ (الفرقوس بأثور الخطاب ج ۲ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱)



(فردوس الاخبار)

قرآنِ فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھا کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھا رہا ہو تو قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

جب مسجد میں ہنسنے کا یہ حال ہے تو وہاں قَهَقَهَہ لگانے کا کیا وبال ہوگا؟ ہاں مسجد میں ضرورتاً مُسکرانا منع نہیں ہے، مُسکرانے کی تعریف یہ ہے کہ

مُسْكِرَانِي هِنْسِنِي اَوْ قَهَقَهِي لِكَاثِرِي كِي تَعْرِيفَات

اس طرح ہنسا کہ آواز نہ خود کو سُنائی دے نہ ساتھ والے کو۔ (التعريفات للجرجاني

ص ۲۸) ہنسنے کی تعریف یہ ہے کہ اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اپنی آواز سُنے ساتھ والے کو آواز نہ آئے۔ (التعريفات للجرجاني ص ۹۸) اور قَهَقَهَہ یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ دوسرا ہوتا تو وہ بھی سُن لیتا۔ (التعريفات للجرجاني ص ۱۲۶) سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کبھی قَهَقَهَہ نہیں لگایا۔

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: ”جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے اللہ پاک اُس کے لیے جَنَّت میں گھر بنائے گا۔“

مَسْجِدِي بِيْر صَفَائِي هِيَ جَنَّتِي كَا ثَوَابِي

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷)

(رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد کی صاف صفائی کرنے والی ایک خاتون کی وفات کے بعد اُس کے بارے میں عَجِيب کی خبر دیتے ہوئے

جَنَّتِي بِيْر دِيْكَرِهَا هِيَ جَنَّتِي

فرمایا: ”میں اسے مسجد سے گردوغبار صاف کرنے کی وجہ سے جَنَّت میں دیکھ رہا ہوں۔“

(معجم کبیر ج ۱۱ ص ۱۹۰ حدیث ۱۱۶۰۷) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۰۶)

اگر لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو تو وہ خود اور لڑکی کے رشتے میں زکاوٹ ہو تو اُس کا بھائی یا باپ ثواب کمانے اور جلد نیک رشتہ مل جانے کی نیتوں سے روزانہ

پَشَادِي كَا نِسْخِي

کم از کم ایک بار مسجد میں ایسے وقت جھاڑ دینے کی سعادت حاصل کریں جس وقت واقعی صفائی کی حاجت ہو، اِنْ شَاءَ اللهُ کرم ہو جائے گا۔



(طبرانی)

فَإِنَّ قُصَّةَ صَاحِبِ الْمَدِينَةِ حَقٌّ عَلَيْهِ وَاللَّهُ سَلَامٌ: شبِ جماد اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

ویران مسجد کیسے آباد ہوئی!

اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت سے دلوں کو گرمانے، یادِ خدا وِ مُصْطَفَے سے دل کی اُجڑی بستی بسانے، اللہ پاک کی رحمت سے جنت پانے کیلئے مساجد کو آباد کیجئے۔ آئیے! مسجد آباد کرنے کے مُتَعَلِّق ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کچھ اسلامی بھائی کوٹ مٹھن (پنجاب) سے ہمارے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے تشریف لائے۔ ”علاقائی دورے“ کے دوران اُن کا گزر ”محلہ شیخان“ سے ہوا۔ یہاں اُن کی نظر ایک ایسی مسجد پر پڑی جس پر تالے پڑے ہوئے تھے۔ عاشقانِ رسول نے اہل محلہ کے ساتھ مل کر مسجد کھولی اور اس کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کیا اور لوگوں کو نماز پڑھنے اور مسجد آباد رکھنے کا ذہن دے کر وہاں سے تشریف لے گئے۔ مسجد کی رونقیں بحال ہو گئیں مگر افسوس! یہ رونقیں دیر پا ثابت نہ ہو سکیں۔ رفتہ رفتہ نمازی کم ہوتے گئے اور مسجد میں پھر سے ویرانی کے بادل منڈلانے لگے۔ دین کا درد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی جانب سے ایک مرتبہ پھر اس کی رونقوں کو بحال کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بھی کارآمد ثابت نہ ہو سکی۔ تیسری مرتبہ ”کوٹ مٹھن“ سے پھر اسلامی بھائیوں کا ایک مدنی قافلہ اسی محلہ میں تشریف لایا اور ان کی نگاہوں میں بھی مسجد کا یہ دل خراش منظر آیا۔ انہوں نے وہاں مدنی کام کا آغاز کر دیا۔ نیکی کی دعوت کے ذریعے اُن عاشقانِ رسول نے لوگوں کو نماز کی اہمیت اور مسجد آباد کرنے کی فضیلت سے آگاہ کیا اور ”علاقائی دورے“ کے ذریعے لوگوں کو مسجد میں لانے، دُورسِ فیضانِ سنّت میں شرکت کروانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مسجد نمازیوں سے آباد ہونے لگی۔ مسجد میں فیضانِ سنّت کا درس ہونے لگا۔ مدرسۃُ اَلْمَدِیْنَةِ کے قیام کے ذریعے دُورست بخارج کے ساتھ قرآن شریف پڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ دن بھی آیا کہ جس مسجد میں پانچ وقت دُور کی بات ایک وقت کی بھی نماز نہ ہوتی تھی آج اس میں جُمعہ کی نماز بھی ہونے لگی۔

مسجد آباد ہو، ہر کوئی شاد ہو
انھیں بہت کریں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ



(مسلم)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اپنی اُمت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: جو اللہ پاک کی رضا کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ پاک اُس کے لیے جَنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔
(مسلم ص ۲۱۴ حدیث ۱۱۸۹)

تعمیر مسجد بنانے کا چندہ دینے کی فضیلت

حضرت ابن عماد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”تَسْهِيلُ الْمَقْاصِد“ میں فرماتے ہیں: ”جتنے لوگ مسجد بنانے میں شریک ہوتے ہیں ہر ایک کے لیے اللہ پاک جَنَّت میں گھر بناتا ہے جیسا کہ جب کسی غلام کو آزاد کرنے میں کئی لوگ شریک ہوں تو سب کو دوزخ سے رہائی ملتی ہے۔“
(نزہة المجالس ج ۱ ص ۱۰۴)

تعمیر مسجد بنانے کا چندہ دینے والے کی جنت میں گھر بنانے کی فضیلت

”تفسیرِ رُوحِ الْبَيَان“ میں ہے: مسجد بنانے میں جتنے لوگ شریک ہوئے ہر ایک کے لیے جَنَّت میں گھر ہوگا۔ جس طرح ایک جماعت اپنے ایسے غلام جس میں دوسروں کا بھی حصہ ہو اُس کو آزاد کرے تو وہ سب کے سب دوزخ کی آگ سے آزاد ہو جائیں گے (ایسے نہیں کہ تھوڑا حصہ ملانے والے کو تھوڑی اور زیادہ حصہ ملانے والے کو زیادہ آزادی حاصل ہوگی)۔ اور قیاس یہ ہے کہ مسجد بنانے کو بھی غلام آزاد کرنے کے ساتھ ملا لیا جائے گا کیونکہ اس میں لوگوں کیلئے مسجد بنانے اور اسے آباد کرنے کی ترغیب ہے۔
(روح البیان ج ۳ ص ۵۰۴، ۵۰۵ ملخصاً)

تعمیر مسجد بنانے کا چندہ دینے والے کی جنت میں گھر بنانے کی فضیلت

خَلِيفَةُ اَعْلَى حضرت مُفْتِي ظَهْر الدِّينِ بہاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”یہ ثواب صرف اسی پر نہیں کہ ساری مسجد خود بنائے یا مال کثیر سے شرکت کرے بلکہ ہر شرکت والے کو چاہے شرکت پیسوں سے ہو یا روپوں سے یا اُشرفیوں سے،

تعمیر مسجد بنانے کا چندہ دینے والے کی جنت میں گھر بنانے کی فضیلت



(۲۷)

فَرَسَانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈرہ و پاک نہ پڑے۔

سب کو بے کم و کاست (یعنی کم زیادہ کئے بغیر) اُتنا ہی ثواب ملے گا۔“

(فتاویٰ ملک العلماء ص ۶۶)

مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ايمان پر خاتمے کا عمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق صحیح مومن کی علامت (یعنی نشانی) ہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔“

کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق صحیح مومن کی علامت (یعنی نشانی) ہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔“

(تفسیر نعیمی ج ۱۰ ص ۱۹۵)

نماز پڑھو گے سدا باجماعت
تو ایماں رہے گا تمہارا سلامت
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اِذَاكَ كَبَّرَ مَسْجِدًا سَيَرْكُنَا

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 697-698 سے)

﴿۱﴾ جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ”اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ مُتَارِف ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۰۴ حدیث ۷۳۴) (تابعی بزرگ حضرت سیدنا) ابُو الشَّعْثَا (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) کہتے ہیں: ہم (حضرت سیدنا) ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ مسجد میں تھے، جب مُؤَذِّن نے عَشْر کی اذان کہی، اُس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا کہ: ”اس نے ابُو القاسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کی۔“

﴿۲﴾ اذان سے مُراد وقت نماز ہو جانا ہے، خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔

﴿۳﴾ جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا مُعْتَظَم (مُن۔ت۔ظم یعنی انتظام کرنے والا) ہو، مَثَلًا امام یا مُؤَذِّن ہو کہ اُس کے

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۰۴ حدیث ۷۳۳)

(درمختار ج ۲ ص ۶۱۳)



(طبرانی)

فُتْرَانُ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بَرُّوسٌ مَرِيضٌ زَوْدٌ وَبَاكٌ بُرِّئَ اللَّهُ بِكَ أَسْ بَرُّوسٌ حَتَّى نَازَلَ فَرَمَاتَا هَبْ-

ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق (مُتَفَرِّقٌ - مُت - فَر - رِق - یعنی ادھر ادھر) ہو جاتے ہیں، ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں (جماعت کیلئے) اقامت بھی شروع ہوگئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔
(در مختار ورد المحتار ج ۲ ص ۶۱۲)

﴿۴﴾ سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جاسکتا ہے یا کسی کو کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ ظن غالب (یعنی مضبوط خیال) ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔ (در مختار ج ۲ ص ۶۱۴)

﴿۵﴾ جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو، اُسے مسجد سے چلے جانے کی مُنَاعَتُ اُس وقت ہے کہ (جماعت کیلئے) اقامت شروع ہوگئی، اقامت سے پہلے جاسکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیتِ نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اُسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جب کہ پڑھ لی ہو۔ (در مختار ج ۲ ص ۶۱۴)

باجماعت ہر نماز اے بھائیو! پڑھنا مدام

فضل رب سے دو جہاں میں تم رہو گے شاد کام

الفاظ و معانی: مدام: ہمیشہ۔ شاد کام: خوش۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

ہم سب کو اس کی جگہ ہے کہ چودہ حروف کی نسبت سے مسجد میں کی جائے والی غلطیوں کے متعلق ۱۴ حدیثیں پھول

نماز و اعتکاف، تلاوت قرآن، درس و بیان اور اجتماع ذکر و نعت وغیرہ عبادتوں کے ذریعے مسجدیں آباد رکھنا بے شک بڑے ثواب کا کام ہے۔ جس کام میں جتنا زیادہ ثواب ہوتا ہے، اُس میں شیطان اتنی ہی زیادہ خرابیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، لہذا مسجدوں میں کی جانے والی بے احتیاطیوں، بے ادبیوں اور گناہوں بھری حرکتوں سے



(ابن سنی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ كَسَاسِ مِيرَاؤِ كَرِهُوا اِرْسَانَ نَحْنُ بَرُوْرُوْا يَآكُ نَحْرًا تَحْتِمْ وَهَدْرًا بَحْتِمْ هُوْا كَيَا۔

خبردار کرنے کے متعلق 14 مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں:

﴿۱﴾ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”مسجد میں ہنسنا بکڑھیں اندھیرا (لا) ہے۔“ (الْفِرْدَوْسُ بِمَأْتُوْرِ الْخُطَابِ ج ۲ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱)

ہاں ضرورتاً مسکرانے میں حرج نہیں ﴿۲﴾ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نَقْلُ فَرَمَاتِهِ هِي: ”جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے،

اللہ پاک اُس کے چالیس برس کے نیک اعمال اَکارت (یعنی برباد) فرمادے۔“ (فَتَاوَى رِضْوِيَّةِ ج ۱ ص ۳۱۱، فَعْمَدُ الْعِيُونِ ج ۳ ص ۱۹۰)

﴿۳﴾ مُنْهَ مِيْلٍ بَدَلُوْهُ هُوْنَةُ كِي حَالَتِي مِيْلٍ (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں (یعنی مُنْهَ يَآ كِيْطُرُوْا

یابدن سے پسینے یا کسی بھی طرح کی بدبو آنے کی حالت میں) مسجد میں جانا حرام ہے۔ (فَتَاوَى رِضْوِيَّةِ ج ۷ ص ۳۸۴) ﴿۴﴾ مسجد میں

رَتَحْ (Break wind) خارج کرنا منع ہے ﴿۵﴾ مسجد میں ایسے بچوں کو (میمو باندھ کر بھی) لانا گناہ ہے جن کے بارے میں

غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے ﴿۶﴾ مسجد میں پاگلوں کو، یا اُن آسب زدوں کو جو اُچھل کود

وغیرہ کرتے ہوں، ایسے مریضوں کو جن کی وجہ سے لوگوں کو گھن آتی ہو لانا گناہ ہے اور اُن سمجھدار بچوں کو لانا بھی گناہ ہے

جو وہاں بھگم بھاگ کرتے، شور مچاتے اور نمازیوں کی پریشانی کا باعث بنتے ہیں ﴿۷﴾ فرشِ مسجد پر لوگوں کے گرے پڑے

بال یا ہلکا پھلکا کچرا ڈالنے کیلئے ہو سکے تو ایک شاپر جیب میں رکھ لیجئے۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جو مسجد سے تکلیف

دینے والی چیز نکالے گا، اللہ پاک اُس کیلئے جَنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (ابنِ مَلْجَ ج ۱ ص ۱۹۰ حدیث ۷۰۷) ﴿۸﴾ پسینے اور مُنْهَ كِي رَاْل

وغیرہ سے مسجد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچانے کیلئے جب بھی سونیں اپنی ذاتی چادر وغیرہ ہی پرسونیں ﴿۹﴾ مسجد میں

اگر خَسْ (یعنی معمولی سا زکا یا ڈرہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جیسے انسان کو اپنی آنکھ میں

معمولی ڈرہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جَدْبُ الْقُلُوْبِ ص ۲۲۲) ﴿۱۰﴾ اَعْضَاؤُ نَوْصُوْهٍ وَنَوْصُوْهٍ كِي پَانِي كِي قَطْرَةُ فَرَشِ مَسْجِدِ

(یعنی مسجد کی زمین) پر گرنا، ناجائز و گناہ ہے (اَلْبَهْتُ فَنَاءُ مَسْجِدِي مِيْلٍ قَطْرَةُ نِيْكَانَةُ كَا يَهْ حَلْمُ نَهِيْلٍ) ﴿۱۱﴾ مسجد کی دریوں اور کارپیٹ

وغیرہ کے دھاگے اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔ (ہر جگہ مثلاً کسی کے گھر یا کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تب بھی بلکہ

اَعْرَضُ اَعْوَاكُفِ مَسْجِدِي مِيْلٍ نَهْرِي نِ وَالْمَدْنِي قَاْفِي بَامَسْجِدِ كِي اَنْدَرُوْنَةُ وَالْمَدْنِي اَبَا كَرْدُوْنُوْا كِي تَرْبِيْعِي اَجْمَاعَاتِي مِيْلِي ”14 مدنی پھول“ پڑھ کر نماز ڈھیر دل نواب کائیے۔

مدینہ



(مجمع الروايات)

فَرَضَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَ نَعْمَ بَرِيحَ وَشَامِ دَسْ دَسْ بَارُوْ دُوْ بَاكٍ بَرِهَانُ سَ قِيَامَتِ كَدْنِ سِرِي شَمَاعَتِ طَلِيْـ

اپنے گھر میں بھی اس بات کا خیال رکھئے) ﴿۱۲﴾ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے ﴿۱۳﴾ مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے، اور چادر یا رومال وغیرہ سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو (مسجد کی صفائی کرنے والوں کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے) ﴿۱۴﴾ تلاوت و نعت (و باجائز تشریحی کئے جانے والے اعلان) وغیرہ کی اتنی بلند آواز سے پڑھنا جس سے کسی نمازی کو تشویش ہو یا سوتے کو ایذا پہنچے، مکروہ ہے۔ (مسجد میں نعرے لگانے اور مانگ استعمال کرنے میں سخت احتیاط کی حاجت ہے)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مسجد میں بھی بعض لوگ دوسرے مسلمانوں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور اس بات کو بہت معمولی خیال کرتے ہیں۔ پہلے مسلمان کو گناہوں بھری تکلیف دینے کے عذابات پڑھے اس کے بعد مسجد میں تکلیف دینے کے متعلق کچھ مثالیں پیش کی جائیں گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُكُوْتُ كَلِيْفَتِ دِيْنِيْ

سلطان دو جہان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اَذَى مُسْلِمًا فَقَدْ اَذَانِيْ وَمَنْ اَذَانِيْ فَقَدْ اَذَى اللّٰهِ۔ (یعنی) جس نے (بلاوجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا (یعنی تکلیف) دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔ (مُغْنَم)

اللّٰهُ رَسُوْلُكَ
اِيْذِ الدِّيْنِ وَالْاِيْمَانِ

آنسٹج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللہ پاک اور رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے بارے میں اللہ کریم پارہ 22 سُورَةُ الْاَحْزَابِ آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝۵۷



(مبارک زق)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر بڑا شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

”تفسیر صراطِ الْجَنَان“ جلد 8 صفحہ 87 پر ہے: یاد رہے کہ اللہ کریم اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ پاک کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے یا یہاں

اللَّهُ يَأْكُوتُ
أَيْذَاتِنَا مَعْنَى

اللہ پاک کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ پاک اور اس کے رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایذا دینا ہے، جیسے جس نے رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ پاک کی اطاعت کی، اسی طرح جس نے حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایذا دی اس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔

تابعی بزرگ حضرت سیدنا مجاہد رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جہنمیوں پر ایک قسم کی خارش مسلط کر دی جائے گی، جس کی وجہ سے وہ اپنے جسموں کو کھجائیں گے، یہاں تک کہ کھجائے کھجائے ان میں سے کسی کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی، تو آواز دی جائے گی: اے فلاں! کیا تجھے اس کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو پکارنے والا کہے گا: ”یہ اس کا بدلہ ہے جو تم مسلمانوں کو تکلیف دیتے تھے۔“

خَارِشٌ كَأَنَّكَ تَبِئُ

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۴۲)

بعض مساجد میں مانک کا بے تحاشا استعمال کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا رہتا ہے، یہاں تک کہ ایک طبقہ ایسا بھی پایا جاتا ہے جو ایسی مسجد کے پاس گھر لینا پسند کرتا ہے جہاں مسجد کے باہر مانک کی آواز نہ آتی ہو۔ مسجد کے مانک کے متعلق دو واقعات پیش کرتا ہوں:

مَسْجِدٌ أَوْ مَانِكٌ كَأَنَّكَ تَبِئُ

ایک صاحب مجھے دُکھ کے ساتھ کچھ یوں کہنے لگے: ہمارا گھر فلاں مسجد کے قریب ہے، رَمَضانُ الْمُبَارَكِ میں وہاں شیبینہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔

الْمَانِكُ بِرَشْبِينَةٍ



(تبع الامواج)

فَرَمَانَ قُصْطَافِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمود و روزِ شریف بڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صَف میں فقط چند افراد ہوتے ہیں مگر رات گئے تک اس قدر کان پھاڑا آواز سے ماتک چل رہا ہوتا ہے کہ ہم سو نہیں سکتے۔

ایک اہم اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک بار مجھے رات چار بجے کسی نے فون کیا اور ماتک پر

۲ رات کے چار بجے فون آیا

ہونے والی نعت خوانی کی آواز فون پر سنائی اور فریادی کہ ہمارا گھر فلاں مسجد کے قریب ہے، اس وقت رات کے چار بج چکے ہیں لیکن ابھی تک مسجد میں ماتک پر نعت خوانی ہو رہی ہے، ہم لوگ آزمائش میں ہیں۔ چنانچہ اُس اسلامی بھائی نے کسی طرح رابطہ کر کے مسجد کا ماتک بند کروادیا۔

اے عاشقانِ رسول! محفلِ نعت، بیان، بڑی راتوں کی مجالس وغیرہ میں بے شک بَعْضِ اہلِ محلّہ مُطالبہ کریں تب بھی مسجد کے باہر والے اسپیکر بند رکھنے چاہئیں، چند مطالبہ کرنے والوں کو اگرچہ لُطف آتا ہو مگر محلّے میں بوڑھے بزرگ، مریض اور دودھ پیتے بچے بھی ہوتے ہیں جن کو ماتک کی آواز سے تکلیف ہو سکتی ہے، بَعْضوں کو رات جلد سو کر صُبح سویرے کام کاج پر جانا ہوتا ہے، کسی کو جلد سونے کے بعد اُٹھ کر تَجَدُّد پڑھنی اور تلاوت کرنی ہوتی ہے۔ مسجد کے باہر والے اسپیکر چلنے کی وجہ سے نہ جانے کتنوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا! اپنی عبادت کے ذریعے دوسروں کو تکلیف پہنچانے کی شریعت میں ہرگز اجازت نہیں۔

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں:

بلند آواز میں تلاوت نہ کرنا

قرآن مجید کی تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نمازی یا ذاکر (یعنی ذکر کرنے والے) کے کام میں خلل ہو یا کسی جائز غیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے..... وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

نماز میں بلند آواز سے قراءت کے بارے میں مولانا مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: حاجت سے

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۸۳)



(جرمان)

فَرَمَانَ قُصْطَافِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ڈاکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈاکر دیا کہ نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعث تکلیف ہو کر وہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۴۴) مانسک صرف ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے اور آواز ضرورت سے زیادہ بلند نہ رکھی جائے۔ بیان و خطبے، اقامت و دُعا وغیرہ کیلئے مانسک Off کر کے Set کیا جائے ورنہ اکثر اس کی کھڑکھاہٹ مسجد میں شور کا سبب بنتی اور نمازی کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! نماز میں اور وہ بھی بغیر مانسک کے کی جانے والی تلاوت کی آواز سے بھی دوسروں کو تکلیف سے بچانے کی جب تاکید ہے تو بیان کرنے یا نعت شریف وغیرہ میں مانسک کی ایسی زور دار آواز رکھنا بلکہ ایک سو اڈر رکھنا جس سے واقعی پڑوسیوں وغیرہ کو تکلیف پہنچ رہی ہو، کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ سرٹکس گھیر کر یا آبادیوں میں راستے روک کر حقوقِ عامہ تلف کرتے ہوئے رات گئے تک محفلِ نعت یا اجتماع وغیرہ کرنے والوں سے بھی بچوں، بوڑھوں اور مریضوں نیز راہ چلتوں وغیرہ پر رحم کرنے کی ہاتھ جوڑ کر اپیل ہے۔

﴿۱﴾ صدائے مدینہ لگانے یعنی گلی محلے میں گھوم پھر کر مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کیلئے میگا فون کا استعمال نہ کیا جائے کیوں کہ اس سے نمازِ فجر پڑھ کر سوئی ہوئی خواتین، بچوں اور مریضوں

دعوتِ اسلامی کے مدنی
کا اور مانسک کا استعمال

وغیرہ کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ واقعہ: ایک اسلامی بھائی نے مجھے (یعنی ایاس قادری کو) بتایا کہ ایک بار میں میگا فون پر ”صدائے مدینہ“ لگاتے ہوئے کسی گلی سے گزرا تو ایک شخص نے مجھے میگا فون کے استعمال سے منع کیا مگر میں نہ مانا کہ کون سا غلط کام کر رہا ہوں میں تو نمازِ فجر کے لئے جگا رہا ہوں! دوسرے دن صُح کو پہلے ہی سے وہ شخص گلی کے کونے پر کھڑا تھا اور کہنے لگا دراصل میگا فون کی آواز سے میرا چھوٹا بچہ چونک کر جاگ جاتا ہے اور ہمیں پریشانی کا سامنا ہوتا ہے ﴿۲﴾ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اگر 100 یا اس سے زائد حاضرین جمع ہو جائیں اور آواز نہ پہنچتی ہو تو حسبِ ضرورت صرف



قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مسجد پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مسجد پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یسٰ)

آندر کے اسپیکر چلائے جائیں، آواز مسجد کے باہر نہ جائے اس کا خیال رکھا جائے ﴿۳﴾ اسی طرح بڑی راتوں کی محفلِ نعت وغیرہ میں صرف مسجد کے اندر کے اسپیکر استعمال کئے جائیں ﴿۴﴾ اگر میدان وغیرہ میں اجتماع ہو تب بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ آواز میدان کے باہر نہ جائے۔ الغرض اس بات کا پورا خیال رکھنا ہے کہ راستے گھیر کر یا مانگ کے بے تحاشا استعمال کے ذریعے کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچانی۔

پیشکش میں پیشکش کی تکلیف کا سبب ہبندنے والی 40 حرکتوں کی نشاندہی

(ان مثالوں میں ہر مثال کا ”گناہ“ ہونا ضروری نہیں، البتہ بعض مثالیں کئی گنا ہوں کا مجموعہ ہیں)

﴿۱﴾ اصل مالک (یا اُس نے جسے اجازت دینے کا اختیار دیا ہو اُس) کی اجازت کے بغیر کسی کے چپل پہن کر استنجہ خانے میں جانا گناہ ہے (اس کی اجازت مانگنے سے بھی بچئے) ﴿۲﴾ جماعت قائم ہوتے وقت یا کسی بھی سبب سے رش ہو تو دوسروں کو دھکے مارتے ہوئے راستہ بنانا ﴿۳﴾ رش میں گھڑے ہو کر کسی سے باتیں شروع کر دینا جس سے دوسروں کا راستہ رُک جائے ﴿۴﴾ نماز کیلئے صف میں اپنا مصلیٰ یا چادر اس طرح بچھانا جس سے ضرورت سے زیادہ جگہ گھرے اور برابر والے کے قدم (یا سجدے وغیرہ میں گھٹنے) کا کچھ حصہ اُس مصلیٰ کی کنارے وغیرہ پر پڑنے کے سبب اُس کی نماز کا خشوع متاثر ہو یوں اُس کو تکلیف پہنچے ﴿۵﴾ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پیچھے جانے والوں کا لوگوں کو ہاتھ پاؤں لگنے یا جو اپنی بقیہ نماز پوری کر رہے ہیں ان کو دھکے لگنے کی پروا نہ کرنا ﴿۶﴾ تسبیحات، التَّحِيَّاتِ وغیرہ کی آواز اتنی اونچی ہونا کہ برابر میں نماز پڑھنے والے کو پریشانی ہو ﴿۷﴾ دورانِ جماعت رُکوع و سُجود میں بازوؤں کو بلا ضرورت پھیلانا جس سے ساتھ والے کو تکلیف پہنچے ﴿۸﴾ جماعت میں مقتدی کا تکبیرات وغیرہ کی آواز بلا حاجت اتنی اونچی رکھنا جس سے



(مستحکم)

فَرَمَانَ مُصَلِّفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

- دوسروں کو تشویش (یعنی پریشانی) ہو ﴿۹﴾ مسجد سے نکلنے والوں کا دروازے کے پاس جوتیاں دھڑا دھڑ زمین پر ڈالنا ﴿۱۰﴾ دروازے کے باہر رکھی ہوئی دوسروں کی جوتیوں کو بغیر کسی مجبوری کے بے دردی سے روندتے سچلتے ہوئے گزرنا ﴿۱۱﴾ موبائل فون ”سائلنٹ“ نہ رکھنا ﴿۱۲﴾ اپنا سامان، جوتے وغیرہ اس طرح اٹھانا، رکھنا جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو ﴿۱۳﴾ نمازی کے آگے سے چیز گزار کر دوسری طرف والے کی طرف بڑھانا۔ اسی طرح ﴿۱۴﴾ نمازی کی دونوں طرف والوں کا آپس میں بات چیت کرنا (بلکہ اشارے کرنا بھی تکلیف دہ ہو سکتا ہے) ﴿۱۵﴾ نمازی کے قریب فون پر بات کرنا یا ﴿۱۶﴾ نمازی کے قریب دو افراد کا باتیں کرنا یا کانا پھوسی کرنا ﴿۱۷﴾ گزرنے کیلئے نمازی کے ایک دم قریب کھڑا رہنا کہ سلام پھیرے تو گزر جاؤں ﴿۱۸﴾ نمازیوں کی موجودگی میں چھینک اور کھانسی وغیرہ کی آواز میں کمی لانے کی کوشش نہ کرنا ﴿۱۹﴾ ناک پونچھ کر رومال لوگوں کی نظروں سے نہ چھپانا ﴿۲۰﴾ نماز پڑھنے والے کے چہرے کی طرف مُستَسَلل دیکھنا ﴿۲۱﴾ صَف میں چادر وغیرہ رکھ کر نماز کیلئے جگہ گھیر رکھنا لوگوں کی ناراضی کا باعث بنتا ہے (ہاں، پہلے سے بیٹھے تھے، وضو کی حاجت ہوئی، برابر والوں کو گواہ کر کے چند منٹ میں وضو وغیرہ کر کے آگئے اس میں حرج نہیں کہ اس طرح لوگ ناراض نہیں ہوتے) ﴿۲۲﴾ کوئی نماز پڑھ رہا ہو، اُس کو ضرورت ہو اس کے باوجود پنگھا بند کر دینا ﴿۲۳﴾ مسجد کے خادم وغیرہ کا جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد بھی ضرورت کے مطابق سچنے نہ چلانا (اس آزمائش کا سامنا کٹھن اوقات پچھلی صفوں والوں کو ہوتا ہے) ﴿۲۴﴾ جو نماز میں ہے اُس کو، صفائی یا مسجد بند کرنے کے لئے ”جلدی کرو!“ وغیرہ کہنا ﴿۲۵﴾ کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز میں سر سے گر جائے تو اسے پہنانے کی کوشش کرنا ﴿۲۶﴾ امام صاحب کا عرف سے ہٹ کر جماعت کھڑی کرنے میں بلاوجہ تاخیر کرنا ﴿۲۷﴾ وقت ہو جانے پر امام کی موجودگی کے باوجود مُؤَدِّن کا اقامت کہنے میں بلاوجہ تاخیر کرنا ﴿۲۸﴾ نماز کے لئے جاتے ہوئے چکنا چٹ والے ہاتھ صاف نہ کرنا، (سجدے میں بار بار دردی یا کارپیٹ پر چپکنے ہاتھ رکھنے سے وہاں سے ناگوار بو آنے لگتی ہے) ﴿۲۹﴾ بدبو دار منہ کے ساتھ مسجد میں آنا، نماز پڑھنا، (اس سے فرشتوں اور لوگوں



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ يَحْيَى هُوَ جَمُّهُ بِرُؤُوسٍ وَرُؤُوسُهُ كَتَمَّهَا رَادِرٌ وَجَمُّهُ تَكَّ بِمَنْجِيَّتَابِے۔

کو تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات تو اس کے) سجدے کی جگہ سے بھی بُو آنے لگتی ہے جس سے بعد میں وہاں نماز پڑھنے والا تکلیف میں آجاتا ہے ﴿۳۰﴾ پسینے کی بدبو والے کپڑے پہن کر جماعت میں شریک ہونا (اس سے بسا اوقات ساتھ والے کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے) ﴿۳۱﴾ کچھڑ والے پاؤں لیکر یا پاؤں کو صحیح دھوئے بغیر مسجد میں داخل ہو جانا (اس سے قریش، درمی وغیرہ گندے ہو جاتے اور نماز پڑھنے والوں بلکہ بیٹھنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے) ﴿۳۲﴾ مسجد کی درمی پر سر رکھ کر سونا (اس طرح درپوں پر سجدے کی جگہ پر تمیل کے بڑے بڑے دھبے ہو جاتے ہیں اور نماز پڑھنے والے کیلئے آزمائش کا سامنا ہوتا ہے) ﴿۳۳﴾ گرمیوں کے اندر جمعہ وغیرہ میں نمازیوں کا رش ہونے کے باوجود انتظامیہ کا اوپر کی منزلیوں کی کھڑکیاں کھولنے میں سستی کرنا (جس سے جنس یعنی ٹھن ہو جاتی اور نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے) ﴿۳۴﴾ فجر میں مقررہ وقت سے پہلے مسجد ٹھلوانے کے لئے نمازیوں کا زور زور سے دروازہ پھینا (اس سے اہل محلہ بھی پریشان ہوتے ہوں گے) ﴿۳۵﴾ مسجد کے دروازے کے بالکل سامنے سائیکل، موٹر سائیکل اور کار وغیرہ پارک کرنا (اس سے نماز کے بعد نکلنے والوں کا راستہ تنگ ہو سکتا ہے) ﴿۳۶﴾ بلائحت ضرورت کے بار بار امام صاحب کو تبدیل کرنا (یہ بھی بعضوں کو پریشان کر دیتا اور وہ اس مسجد میں آنا چھوڑ دیتے ہیں) ﴿۳۷﴾ سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے مانک پر اعلان وغیرہ شروع کر دینا (اس سے اپنی بقیہ رکنتیں پوری کرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے بعض تو رکنتیں ہی بھول جاتے ہوں گے، لہذا لوگوں کی تعداد کم ہو تو دونوں دعائیں بغیر اسپیکر کے مانگی جائیں اگر تعداد زیادہ ہو تو اسپیکر کی آواز صرف اتنی کھولی جائے جتنی ضرورت ہو اور دعا مانگنے والا بھی اپنی آواز قدرے دھیمی رکھے) ﴿۳۸﴾ خطیب صاحب کا جمعہ کا بیان طویل درطویل کرنا اور وقت مقررہ پر جماعت کھڑی نہ کرنا (اس سے اپنا دفتر یا فیکٹری یا دکان کو چھوڑ کر آنے والوں کو آزمائش ہوتی ہے اور نمازی دوسری مسجد کا رخ کرتے ہیں) ﴿۳۹﴾ اگلی صف میں مناسب جگہ نہ ہوتے ہوئے بھی زبردستی گھسنا، (اس سے بعض اوقات پوری صف ٹیڑھی ہو جاتی ہے) ﴿۴۰﴾ مسجد میں زور دار آواز والے آلام کی گھڑی کا ہونا۔ (ان مثالوں کو سامنے رکھ کر ہر اس حرکت سے بچنے کا ذہن بنائے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ اب



فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

تک جن جن کو بلا اجازت شرعی زندگی کے کسی بھی معاملے میں تکلیف پہنچائی ہے اور وہ گناہ کی صورت ہو تو اُن سے مُعاف کروانا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔ بیان کردہ 40 صورتوں میں کچھ صورتیں گناہ ہیں اور کچھ صورتیں گناہ نہیں)

ایذا نہ دو کسی کو خُدا سے ڈرا کرو!

ہاں! چاہئے ثواب تو ایذا سہا کرو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مسجد میں تھوکنَا خَطَا ہے اور اس کا

”بہارِ شریعت“ جلد 1 صفحہ 646 پر ہے: ”مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنَا اور ناک

سینکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اور پڑالنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سینکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔“

حدیثوں کی مشہور کتاب ”صحیح بخاری“ کے مؤلف حضرت سیّدنا امام محمد بن اسمعیل بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک مرتبہ مسجد میں تھے، ایک شخص نے اپنی داڑھی سے تیکا نکال کر

مسجد کے فرش پر ڈال دیا! آپ نے اُٹھ کر وہ تیکا اپنی آستین میں رکھ لیا جب مسجد سے باہر نکلے تو اُسے پھینک دیا۔

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۲)

اللہ! اللہ! حضرت امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا مسجد کا ادب! ہر مُسلمان کو مسجد کا ادب کرنا چاہئے۔ فیضانِ رَمَضَانَ (مَہْرَم) صفحہ 245 پر سے دو مدنی پھول قبول

فرمائیے: ﴿۱﴾ مسجد کے اندر کسی قسم کا کوڑا (یعنی سچرا) ہرگز نہ پھینکیں۔ سیّدنا شیخ



عبدالرحمن محدث دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ”جَدْبُ الْقُلُوب“ میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا نیک یا ذرہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی معمولی ذرہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القلوب ص ۲۲۲) ﴿۲﴾ مسجد کی دیوار، اس کے فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکتنا، ناک سنکنا، ناک یا کان میں سے میل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی سے دھاگیا تیکا وغیرہ نوچنا سب شرعاً ممنوع ہے۔

کرو مسجدوں کا آدب میرے بھائی!

کہ تم پر بھی ہو فضل رب میرے بھائی!

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ نماز! دل میں مسجد کا آدب بڑھانے، مسجد کی آباد کاری کا جذبہ پانے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ مدنی بہار: گوجرانوالہ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی مسجد میں نماز پڑھنے تو جاتے لیکن انہیں نماز دُرست پڑھنا نہیں آتی تھی۔ ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان سے کوئی غلطی ہوئی جسے پاس بیٹھے دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے دیکھ لیا، اس سے پہلے کہ وہ ان کی اصلاح کرتے یہ سلام پھیرتے ہی جلدی سے مسجد سے باہر نکل گئے۔ اگلی نماز میں ان کی ملاقات مُبتلغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی تو انہوں نے ان کی اصلاح فرمائی اور مکتبۃ المدینہ کا ایک رسالہ ”وَضُوْا اور سائنس“ پڑھنے کو دیا۔ یہ رسالہ پڑھ کر بہت متاثر ہوئے کہ وضو کے اتنے فائدے ہیں۔ پھر یہ خود اس مُبتلغ سے رسائل پڑھنے کے لئے لینے لگے اور پڑھ کر کسی اور کو تحفے میں دے دیتے۔ اسلامی بھائیوں نے انہیں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی لیکن انہیں گھر سے اجازت نہ ملی، گھر والوں کا کہنا تھا کہ رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے بیمار ہو جاؤ گے۔ یہ اجتماع میں تو نہ جاسکے لیکن صدمے سے ان کو بخار ہو گیا۔ گھر والے



(ازین سہ)

فَرَمَانَ قُصِّطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُؤُوسُهُمْ رُؤُوسُهُ، اللهُ بِأَكْثَرِ رَحْمَتٍ يَجِيءُكَ

کہنے لگے جس وجہ سے اسے روکا تھا وہ تو ہوگئی یعنی یہ بیمار ہو گئے، لہذا آئندہ انہیں اجتماع میں جانے سے نہ روکا جائے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یوں ان کی اجتماع میں حاضری ہونے لگی۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے تو مدنی مذاکرے کی برکتوں سے کیسے محروم رہتے! ان کا ذہن بنا کہ علم دین حاصل کرنا ہے چنانچہ انہوں نے دعوت اسلامی کے جامعہ المدینہ میں داخلہ بھی لے لیا۔ اللہ پاک ان کو اور ہم کو استقامت نصیب فرمائے، امین۔

بِقِیَاضِ اَحمَدِ رِضا اِنْ شَاءَ اللهُ

یہ پھولے پھلے گا سدا مدنی ماحول (وسائل بخشش فرم) ص ۶۶)

یاربِ الْمُصْطَفٰے! ہمیں مسجدوں کا احترام کرنے، ان کو آباد رکھنے، انہیں صاف سُتھری اور خوشبودار رکھنے کی توفیق

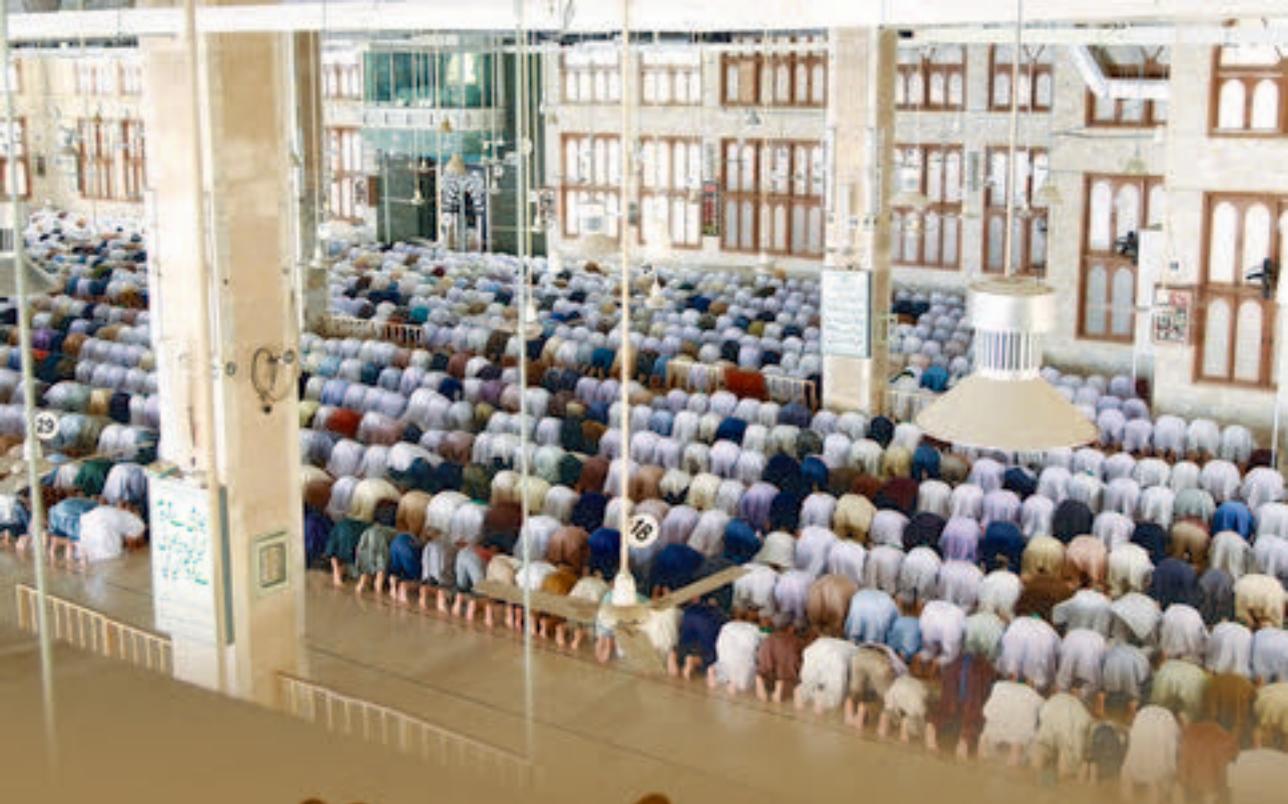
عطا فرما۔ اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کیا مُرید بننے کیلئے پیر کے ہاتھ ہاتھ کھنا ضروری ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

بذریعہ قاصد یا خط، مُرید ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۶ ص ۵۸۵)
 ”بدایہ“ میں ہے: جو حکم خطاب (یعنی مخاطب سے گفتگو) کا ہے وہی حکم کتاب (یعنی خط) کا بھی ہے۔ (بدایہ ج ۳ ص ۲۳) معلوم ہوا کہ مُرید بننے کیلئے سامنے حاضر ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت ہونا شرط نہیں بلکہ عورت تو نا حُرْم پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ ہی نہیں سکتی، بہر حال بیعت غائبانہ بھی کافی ہے، لہذا فون پر کال کر کے یا میسج بھیج کر یا انٹرنیٹ پر میل کر کے یا مدنی چینل کے ذریعے بیعت کرنا اور بیعت ہونا شرعاً جائز ہے۔



سجدے کے فضائل



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: سَجْدٌ بِكَرْتٍ مِنْ دُرِّهِ وَيَاكُ بِرَحْمَةِ نَجْمِكَ تَهَارًا مَجْهُرًا دُرُّهُ وَيَاكُ بِرَحْمَتِهِارَةً لَهَا هَوْنٌ كَيْلِيَةً مَغْفِرَتٍ هِيَ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سجدے کے فضائل

یَا رَبِّ الْمُصْطَفَى! جو کوئی ”سجدے کے فضائل“ کے 25 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے سجدوں کی لذتیں عنایت فرما اور اُس کا چہرہ دُنیا و آخرت میں روشن فرما۔ آمین۔

نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُّود شریف پڑھنے والے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دُعَا مَانِگ تَبُول کی جائے گی، سُوَال کر، دیا جائے گا۔

(نسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: جو بندہ حالتِ سجدہ میں تین
مَغْفِرَاتِ كَالسَّجْدَةِ مرتبہ یہ کہے: ”يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي، يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي، يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي“ جب وہ
اپنا سر اٹھائے گا تو اُس کی مغفرت یعنی بخشش ہو چکی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۳۳ حدیث ۲) (یہ دُعَا نفل نماز کے سجدوں میں
پڑھنے یا نفل کے علاوہ اللہ پاک کی نعمتوں پر سجدہ شکر کی نیت سے سجدہ کریں اور اس میں یہ اور جو چاہیں جائز دُعَا سیں مانگیں)

دینہ

۱۔ ترجمہ: اے پڑاؤ دگار! میری مغفرت فرما، اے پڑاؤ دگار! میری مغفرت فرما، اے پڑاؤ دگار! میری مغفرت فرما۔



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں چھ پڑھو پاک کہا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (مغربی)

یا خدا میری مغفرت فرما

باغِ فردوسِ مَرَحَّتِ فرما (وسائلِ بخشش (ترجم) ص ۷۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: ”بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربِّ کریم سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، اس لئے تم سجدے میں بکثرت (یعنی زیادہ) دُعا کیا کرو۔“

(مسلم ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۸۳)

شرح حدیث: حکیمُ الْأُمَّتِ حضرتِ مُفْتِي احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: ربِّ کریم تو ہم سے ہر وقت قریب ہے (مگر) ہم اُس سے دُور رہتے ہیں، البتہ سجدے کی حالت میں ہمیں اُس سے خصوصی قُرب (یعنی خاص قریب ہونا) نصیب ہوتا ہے، لہذا اس قُرب (یعنی نزدیکی) کو غنیمت سمجھ کر جو مانگ سکیں مانگ لیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۴)

سجدہ شکر میں دُصولاً زَم ہے اور بغیر سجدہ شکر کے عادتاً جو سجدہ کیا جاتا ہے اس کے لیے دُصولاً زَم نہیں کیوں کہ یہ شرعی سجدہ نہیں، محض ایک مباح عمل ہے نہ ثواب نہ گناہ۔ نماز کے علاوہ سجدوں میں دُعا مانگنی ہو تو عَرَبی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی مانگ سکتے ہیں۔

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسِ رضی اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: ”مجھے رُکوع و سجدے میں تلاوتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے، رُکوع میں تورت کی تعظیم کرو اور سجدے میں دُعا میں

(مسلم ص ۱۹۶ حدیث ۱۰۷۴)

کوشش کرو کہ وہ دُعا میں قبولیت کے لائق ہیں۔“

حضرتِ مُفْتِي احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: نفل نماز کے سجدوں میں صراحاً (یعنی



صاف لفظوں میں) دُعا میں مانگو اور دیگر نمازوں کے سجّدوں میں ربّ کریم کی تسبیح و تحمید (یعنی پاکی و خوبی بیان) کرو کہ یہ بھی ضمنی دُعا ہے، (یعنی ایک طرح سے دُعا ہی ہے کیوں کہ) کریم کی تعریف بھی دُعا ہوتی ہے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ وہ

سجّدے میں گر کر دُعا میں مانگتے ہیں ان کا ماخذ (یعنی بنیاد) یہ حدیث ہے کیونکہ سجّدے میں بندے کو ربّ کریم سے انتہائی قُرب ہوتا (یعنی بہت نزدیکی حاصل ہوتی) ہے، اس حالت کی دُعا اِنْ شَاءَ اللهُ ضرور قبول ہوگی۔ (مرآة المناجیح ج ۲ ص ۷۱)

والدراعی حضرت، مولانا تقی علی خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ”فضائل دُعا“ میں دُعا کی قبولیت کے 45 اوقات و حالات میں سے 20 نمبر ہے: سجّدے میں۔

سجّدے میں قبولیت
دُعا کی بہت اُمید ہے

(دُعا قبول ہونے کی قوی یعنی مضبوط اُمید ہے)

”فضائل دُعا“ کے صفحہ 62 پر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دیئے ہوئے ارشاد کا خلاصہ ہے: اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا و التجا کرنے کی توفیق ملنے پر، سجّدہ شکر کی نیت سے سجّدہ کرے کہ بندہ سجّدے میں اپنے ربّ کریم کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بندہ سجّدے کی حالت

دُعا کی توفیق
میں سجدہ شکر
کا ہوتی ہے

میں اپنے ربّ کریم سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، اس لئے تم سجّدے میں دُعا زیادہ مانگو۔ (مسلم ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۸۳)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت مولانا تقی علی خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل فرماتے ہیں: اُس (یعنی ولادت کے) وقت آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے جنابِ الہی میں سجّدہ کیا اور کہا: رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ (ترجمہ: ”خدا یا! میری اُمت کو میرے واسطے بخش دے۔ (یعنی میری اُمت مجھے دیدے)“ خطاب ہوا (یعنی کہا گیا): وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ

بِاَعْلَى هِمَّتِكَ (ترجمہ: ”میں نے تیری اُمت کو بسبب تیری بلند ہمت کے بخش (یعنی تجھے دے) دیا۔“ پھر فرشتوں سے ارشاد (الہی) ہوا:



قرآن فصلاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

”اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی اُمت کو پیدا ہونے کے وقت نہ بھولا تو اُس کو قیامت کے دن کس طرح بھولے گا!“ (انوار جمال ص ۱۰۴)

رَبِّ هَبْ لِيْ اَمْتِيْ، کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بچشا، الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ایک نیک بندے سے کسی نے اپنی پریشانیوں کا رونا روتے ہوئے کہا: جو کام

کرتا ہوں وہ اُلٹا ہو جاتا ہے، کیا کروں! انہوں نے پوچھا: اسٹام (Stamp)

دیکھی ہے؟ بولا: دیکھی ہے۔ پوچھا: کیا یہ جانتے ہو کہ اسٹام (Stamp) پر لکھائی

کیسے ہوتی ہے....؟ کہنے لگا: اُس پر اُلٹی لکھائی ہوتی ہے۔ فرمایا: کیا یہ بتا سکتے ہو وہ سیدھی کیسے ہوتی ہے؟ جواب دیا:

جب اسٹام (Stamp) کاغذ پر لگتی ہے تو الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا: جس طرح اسٹام (Stamp) اپنا ماتھا (یعنی

پیشانی) کاغذ پر لگتی ہے تو اس کے اُلٹے الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں، اسی طرح تو بھی وُضُوک کے سجدے جا اور اپنے خالق و مالک

کے حضور ماتھا ٹیک (یعنی سجدہ کر) اِنْ شَاءَ اللهُ تیرے بھی اُلٹے کام سیدھے ہو جائیں گے۔

”سجّدہ“ کے چار حروف کی نسبت سے
سجّدے میں اُمّات قبول ہونے کی چار کابیت

حضرت سَيِّدنا ابو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ دِمَشْقِيّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بيان کرتے ہیں کہ

حضرت سَيِّدنا مَكْحُوْل دِمَشْقِيّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: (اللہ پاک کے

پیارے نبی) حضرت سَيِّدنا سَلِيْمان بن داؤد عَلَيْهِمَا السَّلَام بالوں سے نبی ہوئی

ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے اصحاب ان کے گرد بیٹھے تھے۔ آپ نے ہوا کو حکم دیا تو اُس نے چٹائی کو اوپر



(ترجمہ)

فُتْرَانُ فَصَلَاتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس نعمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

اٹھالیا، جنات و انسان آپ کے سامنے چلنے لگے، پرندوں نے سایہ کر دیا۔ ایک کسان (Farmer) کھیت میں کام کر رہا تھا۔ اُس نے دل میں کہا: اگر حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام میرے سامنے ہوتے تو میں اُن سے تین باتیں کرتا۔ اللہ پاک نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ کسان کے پاس جائیے۔ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے کسان! میں سلیمان ہوں، تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! کسان عرض گزار ہوا: آپ کو میرے دل کے ارادے کا علم کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے مجھے اس کا علم عطا فرمایا۔ کسان نے عرض کی: میں نے اس علم پر یقین کیا۔ (پہلی بات یہ ہے:) خُدا کی قسم! جب میں نے آپ کو نعمتوں میں دیکھا تو خود سے کہنے لگا کہ حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کی گزشتہ (یعنی گزری ہوئی) لذتیں اور نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں جبکہ میں جس محنت اور تھکن میں گل تھا آج بھی ویسا ہی ہوں، مگر آپ عَلَیْهِ السَّلَام بھی گزری ہوئی لذت دوبارہ محسوس نہیں کرتے ہیں اور میں بھی گزری ہوئی تکلیف دوبارہ محسوس نہیں کرتا۔ حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام نے دوسری بات پوچھی تو اُس نے عرض کیا: میں نے خود سے یہ کہا کہ حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام بھی اس دُنیا میں ہمیشہ نہیں رہیں گے اور مجھے بھی مَر جانا ہے۔ ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔ کسان عرض گزار ہوا: تیسری بات میں نے فقط خود کو خوش کرنے کے لئے کہی تھی کہ بروز قیامت حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا، مجھ سے سؤل نہیں ہوگا۔ یہ سُن کر حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام نے گھوڑے سے اُتر کر سجدہ کیا اور روتے ہوئے بارگاہِ الہی میں عرض کی: اے میرے رب! اگر تُو جَوَاد (یعنی سب سے بڑا جو دو کرم والا) اور مُجَلِّ سے پاک نہ ہوتا تو میں ضرور تجھ سے ان نعمتوں کے واپس لینے کا سؤل کرتا۔ (یعنی عرض کرتا کہ اپنی نعمتیں واپس لے لے) اللہ پاک نے وحی فرمائی: اے سلیمان! (سجدے سے) اپنا سر اٹھا لو! کیونکہ اپنے بندے سے راضی ہو کر جو نعمت اُسے عطا کرتا ہوں اُس کا حساب نہیں لوں گا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۵ ص ۲۳۶) اللہ رَبُّ العِزَّتِ کِی ان پر رَحْمَتِ ہو اور اُن کے

صَدَقَ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ اَلْاَمِینِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



فَرَمَانَ مُصَطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَعَاوَرُ رُوَيْزِ جَعُوْمِجْهِ پُرُودِ كِي كَثْرَتِ كَرِيَا كَرُو جَوَايَا كَرُو كَا قِيَامَتِ كَعْدَنِ مِاسِ كَا شَفِيعِ كُوَاوَهُ نَوْنِ كَا۔ (شعب الایمان)

تو بے حساب بخشش کہ میں بے شمار جرم

دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا جعفر خُلْدِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت سیدنا خَيْرُ النَّسَاجِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے پوچھا کہ آپ خَيْرُ النَّسَاجِ کے نام سے کیسے مشہور ہوئے؟ کیا نَسَاجِ تھے؟ یعنی کپڑا بننے کا کام کرتے

سجّدے میں دعا ہے کہ
بَعْدَ زَمَانِي نَصِيْبُ كَيْسِي

تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اللہ کریم سے عہد کر رکھا تھا کہ کبھی بھی اپنے نفس کی خواہش پر تازہ کھجور نہیں کھاؤں گا اور کافی عرصے تک میں اپنے عہد پر قائم رہا۔ ایک مرتبہ نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے کچھ کھجوریں خریدیں اور کھانے کے لئے بیٹھ گیا، ابھی ایک کھجور ہی کھائی تھی کہ ایک شخص میری طرف غصے بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ پھر وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے خیر! تو تو میرا بھگا ہوا غلام ہے! دراصل اُس شخص کا ایک ”خیر“ نامی غلام تھا جو بھاگ گیا تھا اور اُس شخص نے غلط فہمی کی وجہ سے مجھے اپنا غلام سمجھ لیا تھا! اور اگر سچ پوچھو تو میری رنگت بھی اُس کے غلام جیسی ہو گئی تھی۔ بہت سارے لوگ جمع ہو گئے۔ جیسے ہی انہوں نے مجھے دیکھا تو سبھی ایک دم بول اُٹھے: اللہ پاک کی قسم! یہ تو تیرا غلام ”خیر“ ہے۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا کہ مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے! وہ شخص مجھے اپنا غلام سمجھ کر دکان پر لے گیا۔ وہاں اس کے اور بھی غلام موجود تھے جو کپڑے بنتے (یعنی دھاگوں سے کپڑے تیار کر رہے) تھے۔ مجھے دیکھ کر دوسرے غلام کہنے لگے: اے بُرے غلام! تو اپنے آقا سے بھاگتا ہے؟ چل! یہاں آ! اور اپنا وہ کام کر جو تو کیا کرتا تھا۔ پھر مالک نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں کپڑا بنو (یعنی دھاگوں سے تیار کرو)۔ جیسے ہی میں کپڑا بننے لگا تو ایسا محسوس ہوا جیسے میں بہت ماہر کاریگر ہوں اور کئی سالوں سے یہ کام کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں دوسرے غلاموں کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا۔



(عبدالرزاق)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخذ پھاڑ جتنا ہے۔

وہاں کام کرتے ہوئے جب کئی مہینے گزر گئے تو ایک رات میں نے خوب نوافل پڑھے اور ساری رات عبادت میں گزاری، پھر سجدے میں گر کر یہ دُعا کی: ”اے میرے پاک پروردگار! مجھے مُعاف فرما دے، میں اب کبھی بھی اپنے عہد سے نہ پھروں گا۔“ میں اسی طرح دُعا کرتا رہا، جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ میں اپنی اُصلی صورت میں آچکا ہوں، چنانچہ مجھے چھوڑ دیا گیا۔ اس وجہ سے میرا نام خَيْرُ النَّسَاج یعنی ”کپڑے بننے والا خیر“ پڑ گیا۔ (عیون الحکایات ص ۲۹) (عیون الحکایات (اردو) ج ۲ ص ۴۶) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ کِی ان پر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقہ ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتے ہو تم دُعا اللہ فرمائے قبول

گر کے سجدے میں دُعا مانگو، ہو رَحْمَتِ کا نُذول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا ابراہیم خواص رَحْمَةُ اللہ علیہ ایک بار جنگل میں تھے کہ اچانک ایک شخص بلا جسے دیکھ کر آپ اپنے دل میں ناپسندیدگی محسوس کرنے لگے، وہ شخص کہنے لگا: ”میں نصرانی راہب (یعنی کرسچین تَارِکُ الدُّنْیَا) ہوں اور ”رُوم“ سے آپ کی سُجُوت میں رہنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔“ آپ کو دل میں پیدا ہونے والی ناپسندیدگی کی کیفیت کا راز معلوم ہو گیا۔ آپ نے راہب سے فرمایا: میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں، کہیں ایسا نہ ہو تم تکلیف میں آ جاؤ۔ وہ کہنے لگا: یا سیّدی! (یعنی اے میرے سردار) دُنْیَا میں آپ کے نام کا دُکَّانُج رہا ہے اور آپ ابھی تک کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں! یہ سُن کر آپ نے اُس کو سُجُوت میں رہنے کی اجازت دے دی۔ سات دن رات بغیر کھائے پئے گزر گئے۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا: اب مُعَامَلہ میری برداشت سے باہر ہو چکا ہے، کھانے پینے کا کوئی انتظام فرما دیجئے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم خواص رَحْمَةُ اللہ علیہ نے سجدہ کیا



(فتح الباری)

فَوْرَانِ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”یا اللہ پاک اس غیر مسلم نے میرے بارے میں حُسنِ ظن (یعنی اچھا گمان) قائم کیا ہے، میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، مجھے اس غیر مسلم کے سامنے رُسوانہ کرنا۔“ دُعا مانگ کر جب سجدے سے سر اٹھایا تو ایک

تھال موجود تھا جس میں دو روٹیاں اور پانی کے دو برتن رکھے ہوئے تھے۔ کھاپی کر دونوں وہاں سے چل پڑے۔ مزید سات روز گزرنے کے بعد کہیں رُکے تو اُس راہب نے سجدے میں جا کر دُعا مانگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک طُشت (یعنی

تھال) نمودار (یعنی ظاہر) ہوا جس پر چار روٹیاں اور چار برتنوں میں پانی موجود تھا۔ آپ حیرت میں پڑ گئے! اپنا یہ ذہن بنایا کہ اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا کیوں کہ یہ کھانا ایک غیر مسلم کیلئے آیا ہے۔ وہ کہنے لگا: حُضُور! کھائیے! اور دو باتوں کی

خُوش خبری بھی سنئے ایک تو میں اسلام قبول کرتا ہوں، یہ کہہ کر اُس نے کلمہ شہادت پڑھا۔ دوسری یہ کہ اللہ کریم کے یہاں آپ کا بڑھت بڑا مقام ہے، میں نے سجدے میں سر رکھ کر یہ دُعا مانگی تھی: ”یا اللہ! مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

اگر رسولِ برحق ہیں تو مجھے دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما اور اگر ابراہیمِ حُوص تیرے ولی ہیں تو مزید دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما۔“ دُعا مانگ کر میں نے جو ہی سجدے سے سر اٹھایا تو کھانے کا یہ طُشت (یعنی تھال) موجود تھا۔ حضرت سیدنا

ابراہیمِ حُوص رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے یہ سننے کے بعد کھانا تناول فرما (یعنی کھا) لیا۔ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَهُوَ مُسْلِم (یعنی نیا مسلمان) ولایت کے اعلیٰ ذرّے پر فائز ہوا۔ (مَلَخَّصٌ اِنْ كَشَفَ الْمَخْجُوبِ ص ۲۳۹، فَيَظَانِ سُنْتِ ج ۱ ص ۷۹۹) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ اَنْ يُّرَحِمَتِ

هو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

خوب سجدے میں اے بھائی! گڑ گڑا کر دُعا

کام بن جائے گا تیرا از طفیلِ مُصْطَفَى

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَی مُحَمَّدٍ



(فردوس الاخبار)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھا کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

حضرت (سیدنا شیخ ابوبکر) شبلی (بخاراوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) نے ایک دُنیا میں پھنسے (یعنی دُنیا دار) آدمی کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے اور آپ نے یہ دُعا پڑھی: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِمَا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي

عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفَضُّلاً" (یعنی: اللہ پاک کا شکر ہے جس نے مجھ اس مُصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر تفضیلت دی) (مراۃ الساجد ج ۲ ص ۳۸۹)

مُحَمَّدٌ ابْنِي بَهْتٌ سَيُخَلَّقُ بِرَفْعِيَّتِي دِي) (اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ حَىٰ اِنْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اُنْ كَمَا صَدَقَ هَمَارِي بِعِ حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ - اَمِيْنِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

یہ رکایت نفل کرنے کے بعد حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: یہ دُعا ہر دینی و دُنیاوی مُصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جائے تو اِنْ شَاءَ اللهُ پڑھنے والا اُس مُصیبت سے دُور رہے گا۔ یہ دُعا ترمذی شریف کی حدیث نمبر 3443 میں بیان کی گئی ہے۔ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: بلا خواہ جسمانی ہو جیسے کوڑھ، اندھا پن یا اور کوئی بیماری، یا مالی جیسے قرض، فقر، تنگی رزق وغیرہ، یا دینی جیسے کُفر، فتنہ، ظلم، (بُری) بدعت وغیرہ عَرْض کہ ہر مُصیبت کے لیے یہ دُعا کَسِیر ہے۔ یہ دُعا بہت آہستہ کہے کہ وہ مُصیبت زدہ نہ سُنے، اُسے رُج ہوگا۔

تین قسم کی بیماریوں کو (۱) زُکام (۲) کھجلی اور (۳) آشوبِ چَشْم (یعنی آنکھیں دُکھنے) میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۰ ملخصاً) ان بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: حُضُور سرورِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو کمزور نہ رکھو (یعنی بُرا نہ سمجھو)۔ (۱) زُکام: کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں

ہر دینی و دُنیاوی مُصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جائے تو اِنْ شَاءَ اللهُ پڑھنے والا اُس مُصیبت سے دُور رہے گا۔ یہ دُعا ترمذی شریف کی حدیث نمبر 3443 میں بیان کی گئی ہے۔ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: بلا خواہ جسمانی ہو جیسے کوڑھ، اندھا پن یا اور کوئی بیماری، یا مالی جیسے قرض، فقر، تنگی رزق وغیرہ، یا دینی جیسے کُفر، فتنہ، ظلم، (بُری) بدعت وغیرہ عَرْض کہ ہر مُصیبت کے لیے یہ دُعا کَسِیر ہے۔ یہ دُعا بہت آہستہ کہے کہ وہ مُصیبت زدہ نہ سُنے، اُسے رُج ہوگا۔

تین قسم کی بیماریوں کو (۱) زُکام (۲) کھجلی اور (۳) آشوبِ چَشْم (یعنی آنکھیں دُکھنے) میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۰ ملخصاً) ان بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: حُضُور سرورِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو کمزور نہ رکھو (یعنی بُرا نہ سمجھو)۔ (۱) زُکام: کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں

تین قسم کی بیماریوں کو (۱) زُکام (۲) کھجلی اور (۳) آشوبِ چَشْم (یعنی آنکھیں دُکھنے) میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۰ ملخصاً) ان بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: حُضُور سرورِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو کمزور نہ رکھو (یعنی بُرا نہ سمجھو)۔ (۱) زُکام: کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں

تین قسم کی بیماریوں کو (۱) زُکام (۲) کھجلی اور (۳) آشوبِ چَشْم (یعنی آنکھیں دُکھنے) میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۰ ملخصاً) ان بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: حُضُور سرورِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو کمزور نہ رکھو (یعنی بُرا نہ سمجھو)۔ (۱) زُکام: کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں



(طبرانی)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمادِ اور روزِ جمادِ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

کی جڑا کٹ جاتی ہے ﴿۲﴾ کھجلی: کہ اس سے امراضِ جلدیہ (Skin diseases) جذام (یعنی کوڑھ) وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے (یعنی راستہ رک جاتا ہے)۔ ﴿۳﴾ آشوبِ چشم: ناپینائی (یعنی اندھے پن) کو دُفع کرتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۰ مَلْخَصًا)

ہر بُرائی سے تُو بچا یارب!

دیدے امراض سے شفا یارب!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

سجّدہ کرنے والے کو دیکھ کر شیطانِ صدمے سے چُور ہو جاتا ہے کہ افسوس!

سجّدے کی بَرَکت سے یہ توجَّت میں چلا جائے گا اور میں جہنّم میں جا پڑوں گا!

اس سلسلے میں سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جب

شیطان روننا ہو
بھاک کھڑا ہونا ہے

انسان سجّدے کی آیت پڑھ کر سجّدہ کرتا ہے، تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے، اور کہتا ہے: افسوس! انسان کو سجّدے کا حکم ہوا، اس نے سجّدہ

کر لیا، اور اس کو جنت ملی، مجھے سجّدے کا حکم ہوا، میں نے انکار کیا اور مجھے جہنّم ملی۔“

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی انسان کو سجّدہ تلاوت کرتا دیکھ کر شیطانِ حَسرت کرتا ہوا وہاں سے بھاگتا

ہے، چونکہ یہ سجّدہ سجّدہ نماز کے علاوہ ہے اور شیطان نے جس سجّدے کا انکار کیا

بیمان کن نماز
سجّدہ مراد ہے؟

تھا وہ بھی سجّدہ نماز کے علاوہ تھا، اس لیے اسے یہ (یعنی تلاوت کا) سجّدہ دیکھ کر حسرت ہوتی ہے نہ کہ سجّدہ نماز دیکھ کر کیونکہ

نماز کے سجّدے تو خود بھی کرتا رہا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۳)



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

”خوب قرآن پاک پڑھو، کے چودہ حروف کی نسبت سے سجدہ تلاوت کے ۱۴ آداب

- ﴿۱﴾ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۷۸) ﴿۲﴾ فارسی یا کسی اور زبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہوا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور (سجدہ کی) آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳) ﴿۳﴾ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے ﴿۴﴾ سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد (یعنی ارادہ) سنی ہو، بلا قصد (یعنی بلا ارادہ) سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۲۸) ﴿۵﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ پلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲ وغیرہ) ﴿۶﴾ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدے کا مادہ (یعنی لفظ) پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ سجدہ تلاوت کا طریقہ: سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۵، درمختار ج ۲ ص ۶۹۹، وغیرہما) ﴿۸﴾ سجدہ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد (یعنی التَّحِيَّات) ہے نہ سلام۔ (تسویر الابصار ج ۲ ص ۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیت



(۲۶۷)

فَرِحَ مَنْ فَضَّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطْلَقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۶۹۹)

﴿۱۰﴾ آیت سجدہ بیرون نماز (یعنی نماز کے باہر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور

وُضُوہ ہو تو تاخیر مکروہ تشریحی۔ (درمختار ج ۲ ص ۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے

والے اور سامع (یعنی سُننے والے) کو یہ کہہ لینا مُسْتَحَب ہے: **سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ** ﴿۱۰﴾

(تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: ہم نے سنا اور مانا، تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرتا ہے۔ (پ ۳، البقرة: ۲۸۰)) (رد المحتار ج ۲

ص ۷۰۳) ﴿۱۲﴾ ایک مجلس میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، اگرچہ چند شخصوں

سے سنا ہو یونہی اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار و رد المحتار ج ۲

ص ۷۱۲) ﴿۱۳﴾ پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں

کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی بلا لے۔ (درمختار ج ۲ ص ۷۱۷ وغیرہ)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿۱۴﴾ (احناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قرآن پاک میں سجدے کی ۱۴ آیتیں ہیں)

جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی ۱۴) آیتیں پڑھ کر سجدے

کرے اللہ پاک اُس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا

سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں ۱۴ سجدے کر لے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۲۸-۷۳۸ ملخصاً)

۱. **مَجْلِسِ بَدَلْنِي نَهْ بَدَلْنِي فِي صَوْرَتَيْنِ:** دو ایک لقمے کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، گھڑے ہو جانے، دو ایک

قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ

بدلے گی۔۔۔ تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو

جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۳۶ مختصراً)



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ : جَوْجُحْ پَرُوں مَرْطَبُو دُو پَاک پڑھے اَللّٰهُ پَاک اَس پَر سُو حَمِيں نَا زِل فَر مَاتَا هے۔

سجدوں کی کثرت کا ذمہ بنانے، فیضانِ قرآن پانے اور سنتیں اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بالغان) پڑھنے پڑھانے اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے بنانے کیلئے خوب

سرگرم عمل رہئے۔ مدنی بہار: کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن میں ایک ماڈرن نوجوان رہتے تھے۔ بُرے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے فلمی گانے سننے کی ایسی بُری عادت تھی کہ اکثر کوئی نہ کوئی گانا گنگناتے رہتے۔ ایک دن گانا سننے میں لگن

تھے کہ اچانک دل میں خیال آیا کہ ”اگر اسی حالت میں موت آگئی تو میرا کیا بنے گا؟“ بس یہ خیال آتے ہی ان کے جِسْم میں خوف کی ایک لہری دوڑ گئی۔ گھر سے باہر نکلے تو خوش قسمتی سے ان کی ملاقات ”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ ایک

اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ان کا ذہن بنایا کہ عشا کی نماز کے بعد مسجد میں مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بالغان) میں قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے، آپ بھی آیا کریں۔ اسلامی بھائی کی یہ دعوت سن کر انہیں یوں

لگا کہ رحیم و کریم پروردگار نے ان کی رہنمائی کے لئے اپنے اس نیک بندے کو بھیجا ہے۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ہامی بھری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے باقاعدگی سے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ چند ہی دنوں میں یہاں کے

سنتوں بھرے مدنی ماحول نے ان کی زندگی کی گاڑی کو نیکی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ ایک رات مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بالغان) میں جب دعوتِ اسلامی کے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کا جاری کردہ سنتوں بھرے بیان کا کیسٹ ”مردے کے صدمے“ چلایا گیا

تو ان کے دل کی دنیا زبر ہو گئی اور یہ خوفِ خدا سے کانپنے لگے، انہیں اپنے ماضی پر تدامت ہونے لگی اور حال کو سنوارنے کا جڈ بَدَل میں موجیں مارنے لگا۔ انہوں نے اپنے گناہوں سے بچنے دل سے توبہ کی اور اپنی آخرت کو سنوارنے کے لئے

دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ یہ کل تک گانے گنگناتے تھے، اب نَعْتِ پَاک مُصْطَفَى پڑھنے



(ان بنی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

لگے۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے مدنی اِثامات کے ذمہ دار بھی بنے، ان کی دُعا ہے کہ اللہ پاک انہیں مُشک بارِ مدنی ماحول میں ایمان کی سلامتی کیساتھ موت نصیب فرمائے۔ اَمِينِ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر

کے اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۶۶)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تابعی بزرگ حضرت سیدنا محمد ان بن ابولطعمہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں کہ میں صحابی رسول حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جسے میں کروں تو اُس کی بَرَکت سے اللہ پاک مجھے جَنَّت میں داخل

سَجْدَتوں کی کثرت
بَلَدِ مَدِينَةِ مَكَّةَ
بَلَدِ مَدِينَةِ مَكَّةَ

کروے، یا (میں نے یہ کہا کہ) مجھے اللہ پاک کا سب سے پسندیدہ عمل بتائیے۔ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا، آپ خاموش رہے۔ میں نے جب تیسری بار پوچھا، تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں سُوَال کیا تھا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا، ”کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ تم جب بھی اللہ پاک کے لیے

سجدہ کرو گے، اللہ پاک تمہارا ایک وَرَج بَلَدِ مَدِينَةِ مَكَّةَ کے بدلے تمہاری ایک خَطَا مُعَاف فرمادے گا۔“ (مسلم ص ۱۹۹ حدیث ۱۰۹۳)
ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ پاک اس کے سبب سجدہ کرنے والے کیلئے ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۸۲ حدیث ۱۴۲۴)

حضرت مُفْتِي احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پہلی حدیثِ پاک کے اس

اِنَّكَ سَيِّدَتٌ مَّا خَلَقْتَنِي

جسے (میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں سُوَال کیا تھا) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی میں نے بھی حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے تین بار یہ سُوَال کیا تھا، دو بار سرکار (صَلَّى اللهُ



(مجمع الروايات)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار ڈوڈو پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

علیہ والہ وسلم) خاموش رہے تھے اور تیسری بار میں جواب دیا تھا۔ (مرقات ج ۳ ص ۲۱۶) اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے میں بھی دو بار خاموش رہا۔ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاموشی سائل (یعنی پوچھنے والے) کا شوق بڑھانے کے لیے اور حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) کی خاموشی اسی سنت پر عمل کے لیے ہے، صحابہ کرام حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کی نقل کرتے تھے۔ مفتی صاحب حدیث پاک کے اس حصے (کثرت سے سجدے کیا کرو) کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ تُوَافِل زیادہ پڑھو اور تلاوت قرآن کریم کثرت سے کرو، سجدہ مُشکَر زیادہ کرو۔ اس حصّہ حدیث (اس کے بدلے تمہاری ایک خطا مُعَاف فرمادے گا) کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ گناہوں کا کفارہ ہے مگر گناہوں سے مُرَاد حُقُوقُ اللہ کے گناہِ صَغِيرَة (یعنی چھوٹے گناہ) ہیں، حُقُوقُ العِبَاد (یعنی بندوں کے حُقُوق) ادا کرنے سے اور گناہِ کَبِيرَة (یعنی بڑے گناہ) تو بہ سے مُعَاف ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۸۵)

حضرت علامہ عبدالرزاق بن مہزیب نے فرمایا رَحْمَةُ اللہ علیہ ایک سُوَال قَائِم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دَرَجَة بَلَد ہونے اور نیکیاں لکھنے میں کیا فرق ہے؟ حالانکہ نیکیاں لکھے جانے کے سبب ہی دَرَجَة بَلَد

دَرَجَة بَلَد ہونے اور نیکیاں لکھنے میں کیا فرق ہے؟

ہوتا ہے۔ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: دَرَجَة اگرچہ نیکیاں لکھنے کے سبب ہی بَلَد ہوتا ہے لیکن سَبَب الگ ہوتا ہے اور مُسَبَّب (یعنی سبب کا نتیجہ) الگ، لہذا یہ دو چیزیں ہوئیں، نیز کبھی ایسا بھی ہوتا ہے نیکیاں لکھنے کے سبب دَرَجَة بَلَد نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

(فیض القدیر ج ۵ ص ۶۶۱)

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سجدے کے نشان کے سوا انسان کے سارے جسم کو آگ جلانے کی۔ اللہ پاک نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو جلانے۔

اعضاء جہنم کی آگ سے محفوظ ہیں

(مسلم ص ۹۶ حدیث ۴۵۱)



(مہارزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا دُشرف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی وِزَخ کی آگ ان لوگوں (یعنی جو مسلمان جہنم میں جائیں گے) کے سارے اعضاء کو جلا دے گی مگر اس کی پیشانی کو نہ جلا سکے گی، بغض شارحین نے فرمایا کہ: سجدے کے ساتوں عُضْو (یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں) محفوظ رہیں گے۔ (اصح: ج ۳ ص ۴۱۸) بغض شارحین نے فرمایا کہ اس سے مراد پورا چہرہ ہے، اس قول کی تائید ”بخاری شریف“ کی اس حدیث ”وَيَحْرِمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ“ (یعنی اللہ پاک ان کی صورتیں آگ پر حرام فرما دے گا) سے ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۳۷، ملخصاً)

حضرت سیدنا ابو فراس رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ اَسْلَمِي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکارِ کبریٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رات کو حاضر رہتا، ایک شب آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وُضُو کے لیے پانی وغیرہ ضروریات لایا (آپ کا بحرِ رحمت جوش میں آیا اور) ارشاد فرمایا: مانگ! کیا مانگتا ہے؟ (کہ ہم تجھے عطا فرمائیں) میں نے عرض کی: اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. یعنی ”میں آپ سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔“ فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: فَاَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. یعنی تو کثرت سے سجدے کر کے اپنے نفس پر میری مدد کر۔ (مسلم ص ۱۹۹ حدیث ۱۰۹۴)

سائل ہوں ترا، مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو

معلوم ہے مجھ کو تری اقرار کی عادت

حضرت سیدنا رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ اَسْلَمِي رضی اللہ عنہ کی کثیت ”ابو فراس“ ہے، اہلکمی ہیں۔ اصحابِ صفہ میں سے تھے۔ پرانے صحابی ہیں، سفر و حضر کے حضور صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص خادم ہیں، 63ھ میں انتقال ہوا۔ (مراۃ ج ۸ ص ۸۳) اللہ رب العزت کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جُو مَجْهُرُو زَجْمُو دُو شَرِيفِ بَرَّهِي كَا مَشِ قِيَامَتِ كَدْنِ اَسْ كِي شَفَاعَتِ كَرُوں گَا۔

اِخْتِيَارَاتِ مِصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

خفیفوں کے زبردست پیشوا حضرت سیدنا علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: رسول اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جو مطلقاً (یعنی بغیر کسی قید و حد بندی کے) فرمایا: ”ماگ! کیا مانگتا ہے؟“ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ

کریم نے آپ کو اس بات کی قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرمادیں، اسی وجہ سے ہمارے ائمہ کرام (ا۔ ائم۔ ا۔ کرام) رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) جس کسی کو جس حکم کے ساتھ چاہیں خاص فرمادیں، جیسے حضرت سیدنا خُوَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ کی ایک گواہی کو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دو گواہیوں کے برابر کر دیا۔ نیز آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا اُمِّ عَطِيَّةٍ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص خاندان کے لیے نوحے کی اجازت عنایت فرمائی۔ حضرت سیدنا امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نَوَوِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: رسول انام صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لیے جائز (یعنی اللہ پاک کی طرف سے اجازت) ہے کہ عام احکام سے جسے چاہیں خاص کر دیں اور حضرت سیدنا ابو بَرْدَةَ بن نیار رضی اللہ عنہ وغیرہ کے لیے چھ ماہ کی بکری قربانی کے لیے جائز کر دی اور علامہ ابن سُبُع رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خصوصیات میں ذکر کیا ہے کہ اللہ پاک نے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو جنت کی زمین کا مالک بنا دیا ہے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس میں سے جو چاہیں، جس کو چاہیں عطا فرمادیں۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۶ ص ۶۱۰)

مالک کو تین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں (حدائق بخشش ص ۱۰۳)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ حدیث پاک کے حصے (میں آپ سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں) کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی مجھے آپ جنت میں اپنے ساتھ رکھیں جیسے بادشاہ شاہی قلعے میں اپنے خاص خادموں کو اپنے ساتھ رکھتے

جُو مَجْهُرُو زَجْمُو دُو شَرِيفِ بَرَّهِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِصْطَفَى



(الجزان)

فِرْمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و پاک نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

ہیں۔ خیال رہے کہ حضرت زبیرؓ (رضی اللہ عنہ) نے اس جگہ حضور ﷺ سے (جنت میں رفاقت (یعنی ساتھ) مانگ کر رضا) حسب ذیل چیزیں مانگیں: زندگی میں ایمان پر استقامت، نیکیوں کی توفیق، گناہوں سے کنارہ کشی، مرتے وقت ایمان پر خاتمہ، قبر کے حساب میں کامیابی، حشر میں اعمال کی قبولیت، پل صراط سے بخیریت گزر، جنت میں رب کریم کا فضل و بلندی مراتب (یعنی اونچے مرتبے)، یہ سب چیزیں صحابی نے حضور ﷺ سے مانگیں اور حضور ﷺ نے ان سے انکار کیا۔ لہذا ہم بھی حضور ﷺ سے ایمان، مال، اولاد، عزت، جنت سب کچھ مانگ سکتے ہیں، یہ مانگنا سنت صحابہ ہے، حضور ﷺ کے لنگر سے یہ سب کچھ قیامت تک بٹنا رہے گا اور ہم بھکاری لیتے رہیں گے۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ (رضی اللہ عنہ) نے حضور ﷺ سے حضور ہی کو مانگا مگر چونکہ حضور ﷺ جنت میں ہی ملیں گے، لہذا جنت کا بھی ذکر کر دیا۔ حدیث پاک کے اس حصے ”کثرت سجود (یعنی سجدوں کی کثرت) سے اپنے نفس پر میری مدد کر“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جنت میں تمہیں اعلیٰ مقام پر پہنچانا میرے کرم سے ہے نہ کہ محض تمہارے سجدوں سے، تم اپنے سجدوں سے مجھے اس کام میں امداد دو۔ علیٰ نَفْسِك (یعنی اپنے نفس پر) فرما کر اشارہ فرمایا گیا کہ نفس کی مخالفت جنت (پانے) کا ذریعہ ہے۔ (مرقات) کثرت سجود (یعنی سجدوں کی کثرت) سے بتایا گیا کہ فقط نماز پنجگانہ پر کفایت نہ کرو بلکہ (یعنی پانچوں وقت کی نمازوں کے ساتھ ساتھ) نوافل (بھی) کثرت سے پڑھو تا کہ میرے قُرب (یعنی نزدیکی) کے لائق ہو جاؤ۔ جیسے بادشاہ کہے کہ میرے پاس آنا ہے تو اچھا لباس پہنو۔ حاضری بادشاہ کے کرم سے ہے اور اچھا لباس دربار کے آداب میں سے۔

مالک ہیں خزائن قدرت کے، جو جس کو چاہیں دے ڈالیں

دی خلد جناب ربیعہ کو، بگڑی لاکھوں کی بتائی ہے

(مرآة المناجیح ج ۲ ص ۸۰)



فَرَّانُ فَصَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ يُرْوَى وَوَپَاكُ كَثْرَتُ كُرْبَةِ تَهْمَارِ مَجْهُرٌ يُرْوَى وَوَپَاكُ يُرْحَتَانِ تَهْمَارِ لَعْنَةُ يَكْتَبُ كَيْ كَابَعَثَ بَعْدَ (ابو یسفيان)

بلند مرتبے نفس کی مخالفت سے ملتے جلتے ہیں

حضرت سیدنا شیخ عبداللہ الحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حَدِيثُ پَاكِ كَعَصِي (اپنے نفس پر سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر) کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان

ایسے ہی ہے جیسے طبیب مریض سے کہتا ہے: میں تمہارا علاج ایسی دوا کے ساتھ کروں گا جس سے تمہیں شفا حاصل ہو جائے گی لیکن تم پر ہیز اور میری باتوں پر عمل کر کے میری مدد (یعنی میرے ساتھ تعاون) کرو اور سرکارِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ”اپنے نفس پر“ فرمانے میں اس بات پر تنبیہ (تعم - بیہ - یعنی خبردار کرنا) ہے کہ بلند مرتب (یعنی اونچے مرتبے) صرف نفس کی مخالفت کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ (لمعات التفتیح ج ۳ ص ۱۷۳)

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کی خدمت کرنا اور جس کام میں ان کی خوشی ہو اُسے پورا کرنا اور حقیقت و سعادت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، خاص طور پر سرکارِ دواعلم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا (یعنی خوشی) کو مد نظر رکھنا تو دین و دنیا کی سب سے بڑی سعادت اور بھلائی ہے۔ (اشعة اللغات (اردو) ج ۲ ص ۲۴۷ ملخصا)

اے عاشقانِ نماز! جب کبھی خوشی کی خبر ملے، دو رکعت نماز شکر ادا کرنا یا سجدہ شکر کر لینا چاہئے۔ ”دینی یا دنیوی خوشی کی خبر سن کر سجدے میں گر جانا سجدہ شکر کہلاتا ہے۔“ حضرت سیدنا ابو بکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ خوش ہوتے تو اللہ پاک کا شکر کرتے ہوئے سجدہ فرماتے۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: سجدہ شکر ادا کرنا سرکارِ دواعلم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ سے ثابت ہے۔ کیا ہم نے بھی کبھی کسی خوشی کے موقع پر سجدہ شکر ادا کیا ہے؟ ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ سے دو عرض و ارشاد ملاحظہ ہوں، عَرَضُ: سجدہ شکر مثنون ہے یا مثنوب؟ ارشاد: سُنَّتِ مُسْتَحَبَّةٌ

۱: مرآة المناجیح ج ۳ ص ۳۸۸ ۲: ابوداؤد ج ۳ ص ۱۱۷ حدیث ۲۷۷۴ ۳: مرآة المناجیح ج ۳ ص ۳۸۹ اخوذا



(مستند)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

(مُس۔ ت۔ حَبَّ) ہے۔ جس وقت ابو جہل لعین کا سرکٹ کر سرکار میں آیا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا) تو سجدہ شکر فرمایا۔ غرض: سجدہ شکر کی نیت نماز کے سجدے میں کر لی تو کچھ حرج تو نہیں؟ ارشاد: کوئی حرج نہیں اور بہتر یہ کہ نماز سے علیحدہ کرے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۷۹، ۱۴۶) ”بہارِ شریعت“ میں ہے: ”سجدہ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گئی ہوئی چیز مل گئی یا عریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے۔“ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۸-۷۳۹) اللہ کریم ہمیں بھی خوش خبری سننے پر سجدہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ پاک کے کرم سے اگر آپ کو یہ خوش خبری ملے کہ آپ کا حج یا عمرہ و مدینہ منورہ کی حاضری کا ویزا لگ گیا ہے تو اس پر آپ کو سجدہ شکر کرنا چاہئے۔

اے کاش! کوئی آ کر، کہدے مرے کانوں میں
چل! تجھ کو مدینے میں، سرکار بلاتے ہیں

سجدہ شکر (وسجدہ تلاوت) دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 731 پر ہے: (تلاوت اور شکر کے) سجدے کا مشنون طریقہ یہ ہے کہ (باوضو) کھڑا ہو کر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے، پھر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیامِ مستحب۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۱) سجدہ تلاوت (اور سجدہ شکر) کے لیے **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد (ت۔ ث۔ ہد) ہے نہ سلام۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

فَرَمَانَ قُصْفًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَىٰ هُوَ مَجْدٌ بِرُؤُوسِ رُؤُوسِهِمْ وَأَرْوَاحِهِمْ وَجَمْعٌ تَكْتُمُ حَيْثُ تَأْتِي.

حضرت سیدنا ابواسمعیل مُرَّه رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرمایا کرتے تھے اور جب عُمر رسیدہ ہو گئے تو 400 نوافل پڑھتے تھے۔ (البداية والنهاية ج ۵ ص ۵۶۵)

سجدے میں پیشانی اور کونفستان پہنچانا

حارث غَنَوِي کہتے ہیں کہ ”ایک بار آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مٹی نے

(تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۱۰۷) (152 رحمت بھری دکايات ص ۴۸۲۷)

پیشانی کو نقصان پہنچایا۔“ 76 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت سیدنا ابواسمعیل رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا جب انتقال ہوا تو اہل خانہ میں سے کسی

نورانی پیشانی

نے آپ کو خواب میں اس حال میں دیکھا گویا کہ آپ کے سجدے کی جگہ چمکدار

ستارے کی مانند روشن ہے، تو عرض کی: یہ آپ کے چہرے پر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”میری پیشانی کو مٹی کے نقصان پہنچانے کی وجہ سے نورانی کر دیا گیا ہے۔“ عرض کی: آخرت میں آپ کو کیا مقام حاصل ہوا؟ فرمایا: ”بہترین گھر ہے، جس کے اہل (یعنی

رہنے والے) یہاں سے منتقل (Transfer) ہوتے ہیں نہ ہی انہیں موت آتی ہے۔“ (السننات مع موسوعة للامام ابن ابی الدنیا ج ۳ ص ۵۸ رقم ۵۶)

یہ بھی منقول ہے کہ انتقال کے بعد کسی نے حضرت سیدنا ابواسمعیل رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سجدے کی جگہ نور بن گئی ہے تو

رحمت بھری دکايات

پوچھا: آپ کہاں ہیں؟ جواب دیا: ”میں ایسے گھر میں ہوں جس کے اہل (یعنی رہنے والے) یہاں سے کوچ کریں (یعنی

ٹھکیں) گے نہ انہیں موت آئے گی۔“ (البداية والنهاية ج ۵ ص ۵۶۵) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ انْ يَرْحَمْتِ هُوَ اَوْ اَنْ

كَمْ صَدَقَةٍ هَمَارِي بِي حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ - اَمِينِ بِجَاةِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”إحياء العلوم“ میں ہے: ”(تابعی بزرگ) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی

بغیر کچھ بچھارے

عادت کر یہ تھی کہ ہمیشہ سجدہ زمین ہی پر کرتے، سجدے کی جگہ مُصَلِّيٰ وغیرہ نہ بچھاتے۔“

(أحياء العلوم ج ۱ ص ۲۰۴) (أحياء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۴۶۶) اور ”بہار شریعت“ میں بھی بلا حائل



فَرْحَانَ فُضِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر درود شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شمع الایمان)

(یعنی بغیر کچھ بچھائے) سجدہ کرنا مستحب لکھا ہے۔ (دیکھئے بہار شریعت ج ۱ ص ۵۳۸) تاجدارِ سرمدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللہ پاک کے نزدیک بندے کی یہ حالت سب سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اُسے سجدہ کرتے دیکھے کہ منہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔“ (معجم اوسط ج ۴ ص ۳۰۸ حدیث ۱۰۷۰)

جب تک نمازی کے ماتھے پر سجدے کے دوران لگی ہوئی مٹی باقی رہتی ہے، فرشتے مغفرت کی دُعایا مانگتے رہتے ہیں، جیسا کہ شہنشاہِ سرمدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی

گرداورد پیشانی کی وضیعت

(کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُس کی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“ (معجم کبیر ج ۲۲ ص ۵۶ حدیث ۱۳۴)

(دورانِ نماز) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ (تنبیہی) ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر متفصود نہ ہو تو گراہت تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو (چھڑانے میں) حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ (چھڑالینا) چاہیے تاکہ ریاضت آنے پائے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۳۱) (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰)

حضرت سیدنا امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پارہ 26 سُورَةُ الْفَتْحِ

چہرے پر سجدے کا نشان

کی آیت نمبر 29، ”سَيَبْلُغُهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُودِ“ (تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْاِيْمَانِ:

ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس میں دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ یہ سجدے کا نشان (دنیا میں نہیں بلکہ) بروز قیامت ہوگا، چنانچہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ”يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُكُمْ“ (تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْاِيْمَانِ: جس دن کچھ منہ اُونجالے (یعنی روشن) ہوں گے) (پ ۴، مالِ عَمْرِن: ۱۰۶) نیز ارشاد فرماتا ہے: ”لَوْ رُحِمَ يَسْعَى“ (تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْاِيْمَانِ: ان کا نوردوزتا ہوگا (پ ۲۸، التصریم: ۸) اور ان کے چہروں میں نور، اللہ پاک کی جانب توجہ کرنے کی وجہ سے ہوگا

جیسا کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَيْهِ السَّلَام نے کہا تھا: اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ



(تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْاِيْمَانِ: میں نے اپنا منہ اُس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے۔ (پ ۷، الانعام: ۷۹)) اور جو شخص سورج کی سیدھ میں کھڑا ہوتا ہے تو سورج کی شعائیں (Rays) اُس کے چہرے پر پرتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر خوب نور (یعنی اُجالا) ظاہر ہوتا ہے حالانکہ سورج کا نور (یعنی اُجالا) عارضی (Temporary) ہوتا ہے جو ختم ہو جاتا ہے، جبکہ اللہ کریم آسمانوں اور زمین کو ممتوز یعنی روشن کرنے والا ہے، تو جو شخص اس کی جانب مُتوجّہ ہوگا اُس کے چہرے پر ایسا نور ظاہر ہوگا جو انوار (یعنی روشنیوں) سے بھرا ہوگا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سجدے کا نشان دُنیا میں ہوگا، پھر اس میں مزید دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ نشان (یعنی کالا دھبہ۔ داغ) ہے جو کثرتِ سُجُود (یعنی زیادہ سجدے کرنے) کے سبب پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ حُسن ہے جسے اللہ پاک رات میں سجدے کرنے والوں کے چہروں پر دن میں ظاہر فرماتا ہے اور عَشَل مندوں کے لیے یہ بات بالکل ثابت شدہ ہے کہ دو شخص رات جاگتے ہیں، ایک شخص رات شراب پینے اور لہو و لَعب (یعنی کھیل کود) میں مشغول رہ کر گزارتا ہے اور دوسرا نماز، قراءت و عِلْم دین حاصل کرنے میں گزارتا ہے تو دوسرے دن ہر شخص شراب اور کھیل کود میں رات گزارنے والے اور ذکر و شکر میں رات بسر کرنے والے کے درمیان فَرْق کر لیتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۸۹)

میرے آقا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”فتاویٰ

أَفْرِيقَهُ“ میں سجدے کے نشان کے مُتعلّق طویل بحث کرنے کے بعد

صَفْحَةٌ 66 پر لکھتے ہیں: اَقُول (یعنی میں کہتا ہوں): اس بارے میں تحقیق حُکْم

یہ ہے کہ دکھاوے کے لئے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) یہ نشان پیدا کرنا حرامِ قَطْعی و گناہِ کبیرہ ہے اور وہ نشان مَعَاذَ اللهِ اس کے اَحْتِقَاقِ جَهَنَّمَ (یعنی دوزخ کی حُثْراری) کا نشان ہے جب تک تو بہ نہ کرے۔ اور اگر یہ نشان کثرتِ سُجُود (یعنی زیادہ سجدوں)

سے خود پڑ گیا تو وہ سجدے اگر ریائی (یعنی دکھاوے کیلئے) تھے تو فاعِلِ جَهَنَّمی اور یہ نشان اگرچہ خود جُزْم نہیں مگر جُزْم سے پیدا

ہوا۔ لہذا اسی نَارِیْت (یعنی دوزخی ہونے) کی نشانی۔ اور اگر وہ سجدے خَالِصاً لِرُوحِہِ اللهِ (یعنی خالص اللہ پاک کیلئے) تھے مگر یہ



(ان ساری)

فُورَانُ فُصْطَافِ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر رُزْد و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

نشان پڑنے سے خوش ہوا کہ لوگ مجھے عابد ساجد (عبادت کرنے والا سجدہ گزار) جانیں گے تو اب ریا آ گیا اور یہ نشان اس کے حق میں مذموم (یعنی قابلِ مذمت) ہو گیا۔ اور اگر اسے اس کی طرف کچھ التفات (دھیان) نہیں تو یہ نشان نشانِ محمود (لائق تعریف نشان) ہے۔ اور ایک جماعت کے نزدیک آئیہ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے۔ اُمید ہے کہ قبور میں ملائکہ کے لیے اس کے ایمان و نماز کی نشانی ہو اور روزِ قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ نُورانی ہو۔ (فتاویٰ افریقہ)

حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے سجد پڑھنے والوں کے چہرے حسین (یعنی نُورانی) ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس لئے کہ وہ اپنے پاک پروردگار کے لئے تنہائی اختیار کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کو اپنے نُور کا

سجد کرنے اور کا چہرہ نورانی ہو جاتا ہے

لباس پہنا دیتا ہے۔“

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۷) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۷۴)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: نیکی کرنے سے دل میں نُور، چہرے میں چمک، رزق میں فراخی (یعنی سُشادگی۔ زیادتی) اور لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے مَحَبَّت پیدا ہو جاتی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عُثمانِ عَنی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

نیکی دان کا نور اور چہرہ کی چمک

ایک شخص کوئی کام چھپ کر بڑی رازداری سے کرتا ہے، اللہ پاک اس کے آثار اس کے چہرے اور اس کے کلام (یعنی گفتگو) میں نمایاں کر دیتا ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم ج ۷ ص ۳۳۷)

سجدوں کی لذتیں پانے، تکبیر سے جان چھڑانے اور خود کو عاجزی کا پیکر بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی قافلوں میں سفر کرتے کرواتے رہے۔ مدنی بہار: فیصل آباد میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی

کڑا کھلاڑی؟

کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل بہت ہی بگڑے ہوئے کردار کے مالک تھے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدزنگاہی



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ بِكَثْرَتِ سَعْيِهِ وَوِيَاكٍ بِرَحْمَتِهِ شَكَتَ تَهَارًا مَجْهُدًا بِرُؤُوسِ وَوِيَاكٍ بِرُؤُوسِ تَهَارًا لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا هُوَ إِلَّا مَكْرَمَةٌ لِيَكْفِيَهُ مَغْفِرَتٌ هِيَ -

اور لڑائی جھگڑا ان کے روزمرہ کے معمولات میں شامل تھے۔ انہوں نے مارشل آرٹس (یعنی کراٹے وغیرہ) سیکھا ہوا تھا جس کے بل بوتے پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتے۔ ہر نئے فیشن کو اپنانا ان کے مشاغل میں شامل تھا، افسوس! نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ انہیں اتنا بھی پتا نہ تھا کہ کون سی نماز کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں! آخر کار ان کی قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ ان کی ملاقات اپنے ایک پرانے دوست سے ہوئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکے تھے، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مدنی قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، ان کی انفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور یہ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے انہیں اپنی زندگی کا مقصد معلوم ہوا اور یہ اپنے گناہوں پر نادم ہوئے کہ زندگی کا بہت بڑا حصہ میں نے غفلت میں گزار دیا، انہیں اس حد تک رقت نصیب ہوئی کہ جب بھی بیان سنتے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے کہ مدنی قافلے سے واپسی پر بھی رونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اس دن کے بعد سے دعوتِ اسلامی کا دامن ان کے ہاتھوں میں رہا، یہ ڈیویشن سٹج پر مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں بھی مصروف نکل رہے۔

أَلْفَتِ مُصْطَفَىٰ أَوْرِ خَوْفِ خُذَا

چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش، نمبر ۱، ص ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یارب المصطفیٰ! ہمیں فرائض کے ساتھ ساتھ خوب نوافل پڑھنے اور کثرت کے ساتھ سجدے کرنے کی سعادت عنایت فرما۔

فرائض پڑھوں، خوب تفلیں پڑھوں میں

کرم کر خدا! خوب سجدے کروں میں

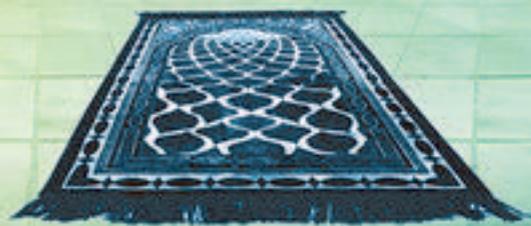
اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

عاشقِ مُصطفیٰ
 سیدِ الاولیا
 خائفِ کبریا
 متقیِ پارسا
 ہیں نڈرِ دلیر ہیں
 اپنے رب کے شیر ہیں
 شہرِ علم کے ہیں باب
 بو الحسنِ بو مرآب
 والدِ حسین ہیں
 غمزدوں کا چین ہیں
 یا علیٰ مرتضیٰ!
 ہو کر مہوعطا
 در پہ آئے ہیں گدا
 بھیک دیجئے شہا
 درودِ دل کر عطا
 آل کا وایطہ
 دو گناہ کی دوا
 مجھ کو نیک دو بنا



۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۴۴۰ھ
 19-3-2019

مُشْتَبِعٌ وَخُضُوعٌ سَے نَمَاز
پڑھنے کے فِضَائِل





الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ سے نماز پڑھنے کے فضائل

اے اللہ! جو کوئی "خُشُوعٌ و خُضُوعٌ سے نماز پڑھنے کے فضائل" کے 139 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو نمازوں میں خُشُوعٌ و خُضُوعٌ عطا فرما، اس کی تمام نمازیں قبول فرما کر اُسے دونوں جہانوں کی بہلائیوں سے مالا مال فرما۔ آمین۔

قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے آقا صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پٹڑے میں رکھ دیں گے، تو اس سے نیکیوں کا پٹڑا آوزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ **مُحْضُورٌ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** فرمائیں گے: "میں تیرا نبی محمد (صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود ہے جو تو نے مجھ پر بھیجا تھا۔"

(کتاب حسن الظن بالله مع موسوعه ابن ابی دنیا ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۷۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّيَ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

خُشُوعٌ كَيْ تَعْرِفَ الْبَيْتَ
(تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۵۹) دل کا نفل اور ظاہری اعضاء (یعنی ہاتھ پاؤں) کا عکس۔“

ہٹی ہوئی ہو اور نماز میں دل لگا ہو۔ اور ظاہری اعضاء کا عکس یعنی سکون سے کھڑا رہے، ادھر ادھر نہ دیکھے، اپنے جسم اور کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلے اور کوئی عیب و بے کار کام نہ کرے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۵۹، مدارک ص ۷۵۱، صاوی ج ۴ ص ۱۳۵۶)

نَمَازٌ مِّنْ خُشُوعٍ مُّشْتَبِحٌ
علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: نماز میں خُشُوعٌ مُّشْتَبِحٌ ہے۔ (عمدة القاری ج ۴ ص ۳۹۱ تحت الحدیث ۷۴۱) میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: نماز کا کمال، نماز کا نور، نماز کی خوبی فہم و تدبیر و حُضُورِ قَلْبٍ (یعنی خُشُوع) پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۰۵) مطلب یہ کہ اعلیٰ درجے کی نماز وہ ہے جو خُشُوع کے ساتھ ادا کی جائے۔

اللہ کریم پارہ 18 سُورَةُ التَّوْمُونِ کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝۱
الَّذِينَ
هَمٌّ فِي صَلَاتِهِمْ خُشُوعُونَ ۝۲
ترجمہ کنز الایمان: بے شک مُراد کو پہنچ ایمان والے جو
اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

”تفسیر صراط الایمان“ جلد 6 صفحہ 494 پر ہے: اس آیت میں ایمان والوں کو بشارت (یعنی خوش خبری) دی گئی ہے کہ بے شک وہ اللہ پاک کے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو کر ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پا جائیں گے۔ (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۵۸، روح البیان ج ۶ ص ۶۶، ملتقطاً) مزید صفحہ 496 پر ہے: ایمان والے خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، اس وقت ان کے دلوں میں اللہ کریم کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن (یعنی ٹھہرے ہوئے پُرسکون) ہوتے ہیں۔

بَارِكْ لَكَ يَوْمَ تَعْرِفُ الْبَيْتَ
تالبعی بزرگ حضرت سیدنا مُسْلِمُ بْنُ یَسَارٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس قدر توجہ کے ساتھ نماز پڑھتے کہ اپنے آس پاس کی کچھ بھی خبر نہ ہوتی، ایک بار نماز میں مشغول



(ترجمہ)

فَرِحَ اللهُ بِصَلَاةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دل فرماتے ہیں اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

تھے کہ قریب آگ بھڑک اٹھی لیکن آپ کو احساس تک نہ ہوا حتیٰ کہ آگ بھجادی گئی۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۷)

حکایت ﴿۱﴾: صحابہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدُنَا عائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں:

سرکارِ بَرِيذِيْنَةُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہم سے اور ہم آپ سے گفتگو کر رہے ہوتے لیکن جب نماز کا

وَقْتُتْ ہوتا تو (ہم ایسے ہوجاتے) گویا آپ ہمیں نہیں پہچانتے اور ہم آپ کو نہیں پہچانتے۔ (احیاء العلوم

ج ۱ ص ۲۰۰) حکایت ﴿۲﴾: امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدُنَا صَدِيقِ الْكَبْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نماز میں ایسے ہوتے گویا (گڑی ہوئی)

میخ (گھونٹی) ہیں۔ حکایت ﴿۳﴾: بَعْضُ صَحَابَةٍ كَرَامٍ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ رُكُوعٌ فِيهِمْ اتْنِئَةٌ يَرْسُكُونَ هَوْتَةً كَمَا انْ يَرْجُطَا بِمِطْطِ

جاتیں گویا وہ جمادات (یعنی بے جان چیزوں) میں سے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۲۸، ۲۲۹) حکایت ﴿۴﴾: بَعْضُ صَحَابَةٍ

كَرَامٍ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ فرماتے ہیں: بروز قِيَامَتِ لَوْ كَانَتْ فَمَازِيٌّ وَالِيَّ هَيْتِ (ہے۔ ات۔ یعنی کیفیت) پُرَاثَمَاءِ جَائِسِ كَغِي

نماز میں جس کو جتنا اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے اسی کے مطابق ان کا حَشْرٌ (یعنی اٹھایا جانا) ہوگا۔ (ایضاً ج ۱ ص ۲۲۲)

اللَّهُ يَأْتِي نَمَازِيَّ طَرَفِ نَظَرِيْنِيْنِ نَرَانِيَا

اللہ پاک ایسی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں بندہ اپنے جِسْمِ كَسَا تَهْدُوْلُ كَوَاحِضِرْهَ كَرِيْ

حضرت سَيِّدُنَا سَعِيْدُ تَنُوْحِي رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ جب نماز پڑھتے تو (اس قدر روتے کہ)

رُخْسَارٌ (یعنی گال) سے داڑھی پر مُسْتَلْسَلٌ آنسو گرتے رہتے۔

نماز میں خُشُوعٌ ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطنی بھی، ظاہری خُشُوعٌ یہ

ہے کہ نماز کے آداب کی تکمیل رعایت کی جائے مثلاً نَظَرُ جَائِسِ نَمَازِ

سے باہر نہ جائے اور آنکھ کے کنارے سے کسی طرف نہ دیکھے، آسمان

نماز میں ظاہری و باطنی خُشُوعٌ

خُشُوعٌ كَسْتَرِيْنِيْنِ كَهْتِيْنِيْنِ



فُتْرَانُ قُصَافٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعاءِ روزِ جمعہ پر رود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفقِ گواہ بنوں گا۔ (غیب الامیان)

کی طرف نظر نہ اٹھائے، کوئی عیبٹ و بیکار کام نہ کرے، کوئی کپڑا شانوں (یعنی کندھوں) پر اس طرح نہ لٹکائے کہ اس کے دونوں کنارے ٹٹکتے ہوں (ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں)، انگلیاں نہ پٹختائے اور اس قسم کی حرکات سے باز رہے۔ باطنی خُشُوعِ یہ ہے کہ اللہ پاک کی عَظَمَتِ پیشِ نَظَرِ ہو، دُنیا سے تَوَجُّہِ نَبیِ ہوئی ہو اور عَمَازِ میں دل لگا ہو۔

(تفسیر صراط الجنان ج ۶ ص ۴۹۶)

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 63 صفحات کی کتاب ”آدابِ

نماز کی سیسی مینی چاہیے!

دین“ کے صفحہ 30 پر ہے: (نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ) عاجزی اور خُشُوعِ وَخُضُوعِ کی کیفیت پیدا کرے اور خُضُوعِ قَلْبِ (یعنی دلی تَوَجُّہِ) کے ساتھ نماز پڑھے، وُسُوسِ سے بچنے کی کوشش کرے، ظاہری و باطنی طور پر تَوَجُّہِ سے نماز پڑھے، اَعْضَا پُر سُكُونِ رکھے، نِگاہِیں نیچی رکھے، (قیام میں) دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ پر رکھے، تلاوت میں غور و فکر کرے، دُرْتِ ہوئے اور خوف زدہ ہو کر تکبیر کہے، خُشُوعِ وَخُضُوعِ کے ساتھ رُكُوعِ وَسُجُودِ کرے، تَعْلِيمِ وَتَوَقِيرِ کے ساتھ تَسْبِيحِ (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى) پڑھے اور تَشَهُّدِ اس طرح پڑھے جیسے اللہ پاک کو دیکھ رہا ہے، (رَحْمَتِ خُداوندی کی) اُمید رکھتے ہوئے سلام پھیرے، اس خوف سے پلٹے (یعنی واپس ہو) کہ نہ جانے میری نماز قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں! اور رضائے الہی طلب کرنے کی کوشش کرے۔ (آدابِ دین)

حضرت سیدنا حاتمِ اصم رَحْمَةً اللهُ عَلَيْهِ سے ان کی نماز کے بارے میں

ہماری نماز کا اندازہ

پوچھا گیا تو فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں پورا وُضُوءِ کرتا ہوں،

پھر نماز کی جگہ آ کر بیٹھ جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے تمام اَعْضَا (یعنی

بَدَنِ کے سب حصے) پُر سُكُونِ ہو جاتے ہیں، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور کَعْبِہِ مَعْظَمَہِ کو اَبْرُوؤں (Eyebrows) کے سامنے، پُلِ صِرَاطِ کو قَدَمُوں کے نیچے، جَنَّتِ کو سیدھے ہاتھ کی طرف اور جَنَّمَ کو اُلٹے ہاتھ کی طرف، مَلَكِ المَوْتِ



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار رو دو پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراٹا جڑ لگاتا ہے اور قیراٹا خد پھاڑ جاتا ہے۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں اور اس نماز کو اپنی آخری نماز تصور کرتا ہوں۔ پھر اُمید و خوف کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ حقیقتاً تکبیر تحریر یہ کہتا ہوں، قرآن کریم کٹھن کٹھن کر پڑھتا ہوں۔ رُكُوعٌ تَوَاضَعٌ (یعنی عاجزی) کے ساتھ اور سَجْدَةٌ خُشُوعٌ کے ساتھ کرتا ہوں۔ بائیں (Left) پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھتا ہوں، دایاں (Right) پاؤں کھڑا کرتا ہوں۔ خوبِ اِخْلَاصٍ سے کام لینے کے باوجود یہی خوف رکھتا ہوں کہ نہ جانے میری نماز قبول ہوگی یا نہیں!“ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۶)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ انِ پر رَحْمَتٌ هُوَ اور انِ كے صَدَقَةِ هَمَارِي بے حساب مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں سے یہ ارشاد فرما رہے تھے: ”جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر ظاہر و باطن کی یکسوئی کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرے تو اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

جنت واجب ہے جو جاتی ہے

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک کے اس حصے (جنت واجب ہو جاتی ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں: ربِّ (کریم) کے فضل و کرم سے اس طرح کہ دُنیا میں اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، مرتے وقت ایمان پر قائم رہتا ہے، قبر و حشر میں آسانی سے پاس ہوتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صرف وضو کر لینے اور تَحِيَّةُ الْوُضُوِّ کے دو نفل پڑھ لینے سے بچتی ہو گیا، (اور) اب کسی عمل کی ضرورت نہ رہی، (بلکہ) اس قسم کی احادیث کا یہی مطلب ہوتا ہے (جو ابھی بیان ہوا)۔

جنت واجب ہے جو جاتی ہے

(مرآة المناجیح ص ۲۳۶)



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر قَرْضِ نَمَازِ کا وقت آئے اور وہ اچھی طرح وُضُوءِ کے خُشُوعِ کے

خُشُوعٌ سے نماز پڑھنا
مَکِنَا هَوْنٌ كَالْفَارِ

ساتھ نماز پڑھے اور دُرُوسْتِ طَرِيقِے سے رُكُوعِ کرے تو وہ نماز اُس کے پچھلے گناہوں کا کَفَّارَہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا اِرْتِکَابِ نہ کرے اور یہ (یعنی گناہوں کی مُعَانِي کی سلسلہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے (کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے)۔ (مسلم ص ۱۱۶ حدیث ۵۴۳)

عَلَامَةُ عَبْدِ الرَّؤُفِ مَنَاوِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِسْ حَدِيثِ پَاكِ كِے تَحْتِ لَكْهْتِے هِيں:

رُكُوعِ سے مُرَادِ نَمَازِ كِے تَمَامِ اِرْكَانِ هِيں يَعْنِي وَهْ نَمَازِ كِے تَمَامِ اِرْكَانِ اِچْھِي طَرِحِ اور خُشُوعِ كِے سَاثِھِ اِدَا كَرِے اور تَمَامِ اِرْكَانِ اِچْھِي طَرِحِ اِدَا كَرِنِے كَا مَطْلَبِ يِه

رُكُوعِ سے مُرَادِ نَمَازِ كِے تَمَامِ اِرْكَانِ هِيں يَعْنِي وَهْ نَمَازِ كِے تَمَامِ اِرْكَانِ اِچْھِي طَرِحِ اور خُشُوعِ كِے سَاثِھِ اِدَا كَرِے اور تَمَامِ اِرْكَانِ اِچْھِي طَرِحِ اِدَا كَرِنِے كَا مَطْلَبِ يِه

ہوتا ہے کہ ہر رُكُنِ پورے طَرِيقِے پر (سُنَّتوں وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے) اِدَا كِيَا جَايَے۔ (مزید فرماتے ہیں): نَمَازِ صَغِيرِہ (یعنی چھوٹے) گناہوں کے ليے كَفَّارَہ ہوگی، کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں کے ليے نہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ نماز سے مُعَافِ نہیں ہوتے (کبیرہ گناہوں کی مُعَانِي كِے لَئِے تَوْبِہ اور اِس كِے تَقَاضِے پورے كَرِنِے ہوں گے) اور يِه مَطْلَبِ نِہِيں هِيے كِے چھوٹے گناہ

صُفْرِ اِس وَقْتِ مُعَافِ ہوں گے جب بڑے گناہ نہیں ہوں گے (بلکہ بڑے گناہوں کی موجودگی میں بھی چھوٹے گناہ مُعَافِ ہو جائیں گے، يِه يَعْنِي گناہوں كِے مُعَانِي كَا سِلْسِلِہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے) يَعْنِي اِگَر رُوزَانِہِ يِھِي اُس سے (مَعَاذَ اللّٰہ) صَغِيرِہ گناہوں کا صُورِہ ہوتا ہے اور وہ فَرَايِضِ پورے طور پر اِدَا كَرِے تو ہر قَرْضِے اِپِنِے سے پہلے كِے صَغِيرِہ گناہوں كَا كَفَّارَہ ہو جَايَا كَرِے گا۔ (التيسير ج ۲ ص ۳۵۸)

اے مُعَانِي كِے طَلَبِ گَارُو! نَمَازِ سے صَغِيرِہ يَعْنِي چھوٹے گناہ مُعَافِ ہو جانے سے

مَعَاذَ اللّٰہ كُوْنِي يِه نہ سَھْجِے كِے صَغِيرِہ گناہ كَرْتِے رِھُو اور نَمَازِ پُڑھتِے رِھُو، مُعَانِي مَلْتِي رِھِے

گی۔ يَادِر كْھِے! صَغِيرِہ گناہ كو صَغِيرِہ يَعْنِي چھوٹا سَھْجِے كَر كَرِنِے سے وَه تَحْتِ كَبِيرِہ گناہ بَن جاتا

جَاكِ بُوْجْھَا
مَکِنَا هَوْنٌ كَالْفَارِ



ہے اور صغیرہ گناہ کو ہلکا جاننا بکھض صورتوں میں کُفر ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی 692 صفحات کی کتاب، ”کُفْرِيہ کلمات کے بارے میں سُوَال جَوَاب“، صفحہ 385 تا 396 میں سے بکھض ”سُوَال جَوَاب“ پڑھئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے!

سؤال: گناہ کی کیا تعریف ہے؟ نیز گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کون کون سے ہیں؟ **جواب:** صدرُ الْاَفَاضِلِ حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ پارہ 27 سُورَةُ النَّجْمِ

آیت نمبر 32 کے حصے **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ كِبِيرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ** (ترجمہ کنز الایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مُسْتَحَقُّ ہو اور بکھض اہلِ علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بکھض کا قول ہے: ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔ (حَزَائِنُ الْعُرْفَانِ ص ۹۷۳) فَفِيهِ مَلَّتْ، مُفْتِي مُحَمَّد جَلَالُ الدِّينِ اِمجدی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”کسی واجب کا ایک بار تَرَک کرنا گناہِ صغیرہ (یعنی چھوٹا گناہ) ہے بشرطیکہ بلا عذرِ شرعی ہو۔ جیسے ایک بار تَرَک جماعت کرنا یا ایک بار ڈاڑھی منڈانا وغیرہ۔ اور گناہِ صغیرہ اصرار سے گناہِ کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) ہو جاتا ہے۔ تَرَک اور کُفر اور ہر حرامِ قطعی کا اِثْتَاب گناہِ کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) ہے اور کسی فَرْضِ قطعی جیسے نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کا نہ ادا کرنا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔“ وَاللَّهُ تَعَالَى اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج ۲ ص ۵۱۰)

سؤال: ”گناہِ صغیرہ اصرار سے گناہِ کبیرہ ہو جاتا ہے“ اس میں اصرار سے کیا مراد ہے؟ **جواب:** ”اِصْرَار“ کا معنی ہے: مَضْبُوط باندھنا، مَضْبُوط ہو جانا، کسی

کے ساتھ ایسا وابستہ ہونا کہ اس سے جدا نہ ہو سکتا۔ (تفسیر نعیمی ج ۴، ص ۱۹۳ ملخصاً) ”گناہ پر اِصْرَار کرنا“ کے معنی کے مُتَعَلِّقِ مُتَخَلَفِ اقوال ہیں: حضرت علامہ شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:



(طبرانی)

فَإِنَّ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْرًا وَرَوَى جَمْرًا مَجْهُدًا بِكَثْرَتِهِ مِنْ دَرَدٍ وَدُرْهَمٍ كَمَا كُنْتُمْ تَهْتِكُونَ تَهْتِكًا وَرَوَى جَمْرًا مَجْهُدًا بِكَثْرَتِهِ مِنْ دَرَدٍ وَدُرْهَمٍ كَمَا كُنْتُمْ تَهْتِكُونَ تَهْتِكًا

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ: اصرار کی حد یہ ہے کہ گناہ کو بار بار کرے اور دل میں بے باکی (یعنی بے خونی) محسوس کرے (اشعة اللمعات ج ۲ ص ۲۰۸) ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اصرار کی حد یہ ہے کہ وہ گناہ کی پروا کئے بغیر بار بار صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہ) کو کرے۔ (فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۵۲۰) جو گناہ صغیرہ کیا اس سے توبہ کر لینے سے اصرار سے باہر نکل آتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جس شخص نے استیغفار کر لیا اس نے اپنے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر (70) بار گناہ کرے۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۱۲۰ حدیث ۱۵۱۴) حکیم الأئمة حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: (یہ شرط ہے کہ) بوقتِ توبہ گناہ سے باز (یعنی دُور) رہنے کا پورا ارادہ ہو اور اگر توبہ کے وقت ہی یہ خیال ہے کہ گناہ کرتا ہی رہوں گا، تو یہ توبہ نہیں بلکہ (مَعَاذَ اللَّهِ) اسلام کا مذاق ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۳ ص ۳۶۴)

تذکرہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں آپ کا نام مبارک عبد اللہ، آپ کی کنیت ابو بکر اور صدیق و عتیق آپ کے القاب ہیں۔ صدیق کا معنی ہے: ”بہت زیادہ سچا۔“ آپ زمانہ جاہلیت ہی میں اس لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ ہمیشہ سچ ہی بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: ”آزاد“ سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ”أَنْتَ عَتِيقٌ مِنَ النَّارِ“ یعنی تُوں نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔“ اس لئے آپ کا یہ لقب ہوا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۹) آپ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں شجرہ نَسَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے۔



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ عام الْفَيْل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔

الہی! رَحْمٌ فرما! خَادِمٌ صَدِيقِ اَكْبَرِ ہوں

تری رَحْمَتِ کے صَدَقَةِ، واسطِ صَدِيقِ اَكْبَرِ کا

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو بکر یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: سرکارِ دو عالم، حُضُورِ

اکرم صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو

ابو بکر کے مال نے دیا۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور

عَرَضَ کي: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم! میرے اور میرے مال کے مالک آپ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی تو ہیں۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۷۲ حدیث ۹۴)

وہی آنکھ اُن کا جو منہ تکی، وہی لب کہ تُو ہوں نعت کے

وہی سر جو اُن کے لئے جھکے، وہی دل جو اُن پہ نثار ہے (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۵۳)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مریض ہوئے اور مرض بڑھ گیا تو فرمایا کہ: ”ابو بکر کو جھک کر وہ نماز پڑھائیں۔“

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم! وہ نرم دل آدمی ہیں آپ کی

جگہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ فرمایا: جھک دو ابو بکر کو کہ نماز پڑھائیں۔ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی

دینہ: یعنی جس سال نامراد ابرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبہ ہمشرفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی کتاب ”عجائب القرآن مع غرائب القرآن“ کا مطالعہ کیجئے۔



(ترجمہ)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈرہ و پاک نہ پڑے۔

عذر پیش کیا۔ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ نے پھر یہی حکم بتا کید فرمایا اور حضرت سیدنا ابوبکر صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے خُضُوعاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ کی (ظاہری) مبارک زندگی میں نماز پڑھائی۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۴۲ حدیث ۶۷۸)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: علماً فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس پر

بہت صاف دلیل ہے کہ حضرت صَدِيقِ اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تمام صحابہ سے بالکل افضل اور خلافت و امامت کے لئے سب سے اَحَقُّ وَاوَّلِي (یعنی زیادہ حق دار اور بہتر) ہیں۔

(تاریخ الخلفاء ص ۴۸، ۴۷)

علم میں، زہد میں بے شبہ ٹوب سے بڑھ کر کہ امامت سے جڑی کھل گئے جو ہر صَدِيقِ

اس امامت سے کھلا تم ہو امام اکبر تھی یہی رمز نبی کہتے ہیں حیدر صَدِيقِ

(دیوان سالک)

فضائل و مراتب (یعنی مرتبوں) کے اعتبار سے منسلک حق اہل سُنَّتِ و صحابہ فضیلت بن ترتیب

جماعت کے نزدیک جو ترتیب ہے اس کا بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جَبَّتِي

ہیں، بعد انبیا و مرسلین، تمام مخلوقات الہی اِس و جن و ملک (یعنی انسانوں، جنوں اور فرشتوں) سے افضل صَدِيقِ اکبر ہیں، پھر

عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، جو شخص مولیٰ علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو (حضرت سیدنا) صَدِيقِ یافاروق

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے افضل بتائے، گمراہ بدنہ تب ہے۔ خلفائے اربعہ راشدین (یعنی چار خلفائے راشدین) کے بعد بقیہ

عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعة الرضوان (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب

قطعاً جَبَّتِي ہیں۔ افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ پاک کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو، اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی

تعبیر کرتے ہیں۔

(مُلَخَّصٌ از بہار شریعت ج ۱ ص ۴۲۴ تا ۴۲۵)



(طرائق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بَرُّونَ مَرْيُوتًا وَوِطَاقٌ بَرُّوا اللَّهَ يَأْكُفُّ عَنْهُمْ حَتَّى يَنْزِلَ فَرَمَاتُهُمْ -

مُصْطَفَى كَسَبَ صَحَابَهُ تَحَقَّتْ فِيهِمْ لَأَجْرَمِ

سَبَّ سَبَّ رَاضِي حَقِّ تَعَالَى سَبَّ بِهِ هُوَ أَسْ كَا كَرَمِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حُضُورِ انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات زہر کے عود کرنے (یعنی لوٹ آنے) سے ہوئی۔

اسی طرح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات اُس وقت سانپ کا زہر لوٹ آنے سے ہوئی، جس نے

ہجرت کی رات غار میں آپ کو ڈسا تھا۔ حضرت صدیق کوفنا فی الرسول کا وہ درجہ حاصل ہے کہ آپ کی وفات بھی

حُضُورِ انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کا نمونہ ہے، پیر کے دن میں حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات اور پیر کا دن

گزار کر شب میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات۔ حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے دن شب کو چراغ میں

تیل نہ تھا، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت گھر میں کفن کے لیے پیسے نہ تھے۔ یہ ہے فنا۔ (مرآة المناجیح ج ۸ ص ۲۹۵)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ 22 جمادی الآخری سن 13 ہجری بروز پیر 63 سال

کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوئے اور سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پہلوئے پاک میں آرام

فرما ہیں۔ (السنن الكبرى للبيهقي ج ۳ ص ۵۷ رقم ۶۶۶۳، الطبقات الكبرى ج ۳ ص ۱۰۱) (مزید معلومات کیلئے سبک مدینہ کا 64 صفحات کا رسالہ ”عاشق اکبر“ پڑھئے)

جو یارِ غارِ محبوبِ خُدا صدیقِ اکبر ہیں

وہی یارِ مزارِ مُصْطَفَى صدیقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

مدینہ

۱: جو زہر غزوہ خبیر کے موقع پر زینب بنت حارثؓ پہنودیر نے دیا تھا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۵۰)



(۱۰۱)

فَرَمَانَ قُصْطَافَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سوال: گناہ کو حلال سمجھنا کیسا؟ **جواب:** کسی بھی صغیرہ یا کبیرہ (یعنی چھوٹے یا بڑے) گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے جب کہ اس کا گناہ ہونا دلیل قطعی

(یعنی آیت قرآنی یا حدیث متواتر یا اجماع اُمت) سے ثابت ہو اسی طرح گناہ کو ہلکا سمجھنا بھی کفر ہے۔ (منہج الروض ص ۴۲۳)

اے اللہ پاک کی رحمت کے طلب گار اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت کی فکر کیجئے! خدا نخواستہ کفر پر خاتمہ ہو گیا تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ ہمارے بزرگان دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم ایمان کی حفاظت کی بہت فکر رکھتے تھے۔ چنانچہ دو حکایات ملاحظہ فرمائیے:

حضرت سیدنا حبیب عجمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** (کلہ توحید) پر ہوتا ہے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ پھر رونے لگے اور فرمایا: کون میرے لئے

ضمانت (Guarantee) دیتا ہے کہ میرا خاتمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پر ہوگا۔ (تثبیه المغتربین ص ۱۶۱)

حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرمایا کرتے تھے: ہمیں یہ

بات پہنچی ہے کہ ایک شخص ایک ہزار سال بعد جہنم سے نکلے گا۔ پھر

فرمایا: کاش! وہ شخص میں ہوتا کیونکہ جہنم سے اس کا نکلنا یقینی ہے۔

(یعنی اُس کا ایمان پر خاتمہ ہونا طے ہے) حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب شاعرانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یہ حکایت بیان کرنے کے بعد

فرماتے ہیں: اے بھائی! اپنے نفس کو دنیوی امور میں صرف ضرورت شرعیہ کے مطابق مشغول رکھ، ہو سکتا ہے تجھے غفلت

کی حالت میں موت آجائے، اور یوں تجھے دونوں جہانوں میں نقصان اٹھانا پڑے۔ **وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى**۔ (تثبیه المغتربین

ص ۱۶۱) ”دکفر یہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کا مضمون ختم ہوا، کہیں کہیں تھوڑا سا فرق کیا گیا ہے)

خُدا یا بُرے خاتے سے بچانا

پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یا الہی (وسائل بخشش (مرتم) ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



(مجمع الزوائد)

فِرَّانُ قُصَافَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُؤدِ دُؤدِ پاك پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم کا خوف بڑھانے اور خود کو
اماموں کی انفرادی کوششوں
 گناہوں سے بچانے کا ذہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک،

”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ

فیصل آباد، پنجاب کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے شب و روز

گناہوں میں بسر کرتے تھے، ماں باپ کی نافرمانی کرتے ان کا دل دکھاتے، محلّے داروں کو طرح طرح سے تنگ

کرتے، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُنانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ بُرے دوستوں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے شراب،

ہیروئن اور مختلف نشوں کے عادی ہو چکے تھے۔ ان کے ان گرتوتوں کا پتا جب ان کے ماموں کو چلا جو دعوتِ اسلامی کے

مدنی ماحول سے وابستہ تھے، تو انہوں نے ان کو بہت سمجھایا اور بڑی محبت سے انفرادی کوشش کر کے انہیں دعوتِ اسلامی

کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت پر راضی کیا اور اپنے ساتھ اجتماع میں لے گئے۔ اجتماع کے اختتام پر انہیں

ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خُدا کے سفر پر تین دن کے مدنی قافلے میں روانہ کر دیا۔ عاشقانِ رسول کی

صحبت کی برکت سے ان تین دنوں میں نُوْصُو، عُنْشَل، نماز کا طریقہ اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا، انہیں اپنے گناہوں پر شرمندگی

ہونے لگی اور توبہ کی توفیق مل گئی۔ وہ عاشقانِ رسول کے حُسنِ اخلاق اور مکنساری سے بے حد متاثر ہوئے اور ہاتھوں

ہاتھ 63 دن کے مدنی تربیتی کورس کے لئے فیضانِ مدینہ گجرات (پنجاب) روانہ ہو گئے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر

کے اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرقم) ص ۶۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(مبارک زنگ)

فَرِحْنَا بِفِطْرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

دورانِ نماز بچھو نہ 40 دن تک (شکایت)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بچپن میں دیکھی ہوئی ایک عبادت گزار خاتون مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ بحالتِ نماز بچھو نے انہیں چالیس (40) ڈنک مارے مگر ان کی حالت میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔

جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو میں نے کہا: اماں! اس بچھو کو آپ نے ہٹایا کیوں نہیں؟ جواب دیا: صاحبزادے! ابھی تم بچے ہو، یہ کیسے مناسب تھا! میں تو اپنے رب کے کام میں مشغول تھی، اپنا کام کیسے کرتی؟

(کشف المحجوب ص ۳۳۲)

نماز میں نکھیں بند نہ کرو!

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رَحْمَتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو

تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

(معجم کبیر ج ۱۱ ص ۲۹ حدیث ۱۰۹۰۶)

نماز میں بند نہ کرنا بہرہ یوں کا فعل ہے

حضرت علامہ عَبْدُ الرَّؤُوفِ مَنَاوِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نماز میں مجبوری کے بغیر آنکھیں بند رکھنا مکروہ تشریحی ہے کیونکہ یہ یہودیوں کا فعل (یعنی کام) ہے، اَلْبَتَّةَ خُشُوعٍ میں اِضَافَةٌ ہوتا ہو اور دل حاضر

رہتا ہو تو اب آنکھیں بند کرنا مکروہ نہیں۔

(فیض القدیر ج ۱ ص ۳۰ تحت الحدیث ۷۸۰)

بند نہ کرنا بہتر ہوتا ہے

بہارِ شریعت میں ہے: نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ (تشریحی) ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خُشُوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حَرَج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۴)



(تبع الہدای)

قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جوڈو و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

نماز بزرگ صراحتاً دیکھنے کا مسئلہ

دورانِ نماز ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے، کُل (یعنی پورا) چہرہ پھر گیا ہو یا بخش (یعنی کچھ) اور اگر منہ نہ پھیرے، صرف سٹکیوں (کن - آنکھوں یعنی ترچھی نظروں) سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی عرضِ صحیح سے ہو تو اصلاً (یعنی بالکل) حرج نہیں، (نماز میں) نگاہِ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔

بخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے: حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ ”احسان“ کیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَمَا تَك تَرَاهُ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانَّهُ يَرَاكَ (یعنی احسان یہ ہے کہ اللہ پاک کی عبادت ایسے کرو گویا (یعنی جیسا کہ) تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۱ حدیث ۵۰)

اے عاشقانِ نماز! عبادت کرنے والا اس طرح عبادت کرے گویا وہ اللہ رب العزت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ اخص الخواص یعنی خاصوں میں سے مخصوص بندوں کا مقام ہے۔ رہے قسمت! ہمیں بھی یہ مقام حاصل ہو جائے، ورنہ یہ بھی سعادت کی بات ہے کہ نماز و عبادت میں یہ تصور بندھا رہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے! بلکہ کاش! ہر گھڑی یہی خیال بچا رہے کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے! یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے! ہر حال میں اللہ دیکھ رہا ہے! اس طرح ان شاء اللہ گناہوں سے بچنے کا خوب سامان ہوگا۔ پارہ 4 سورۃ النساء کی پہلی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

اے گناہ کرنے والے خبردار! اللہ دیکھ رہا ہے

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱

(پ ۴، النساء: ۱)



(الجزان)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

اے اللہ پاک سے ڈرنے والو! اللہ رب العزت بہر صورت دیکھ رہا ہے! تاہم یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اللہ کریم مکان اور سمت (Direction) سے پاک ہے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 692

اللہ آسمان ہے یا زمین؟
ما کہتا ہے کہتنا کیسیا؟

صفحہ کی کتاب، ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 104 تا 109 پر ہے:

سوال: بد رنگا ہی کرنے والے کو ڈرانے کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ اللہ کریم آسمان سے دیکھ رہا ہے۔

جواب: نہیں کہہ سکتے کہ یہ کفریہ جملہ ہے۔ ”فتاویٰ عالمگیری“ جلد 2 صفحہ 259 پر ہے: ”اللہ پاک آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے“ ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری) ہاں بد رنگا ہی بلکہ کسی بھی طرح کا گناہ کرنے والے کو یہ احساس دلایا جائے کہ ”اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔“ جیسا کہ پارہ 30 سورة العلق کی 14 ویں آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: کیانہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿۱۳﴾

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کاش! حقیقی معنوں میں ہمارے ذہن میں ہر وقت یہ بات جمی رہے کہ اللہ کریم ہمیں دیکھ رہا ہے اگر واقعی یہ تصور

ہزار حج سے بہتر عمل ہے!

اچھی طرح قائم ہو جائے تو پھر گناہ نہیں ہو سکتے۔ حضرت سیدنا امام ابو القاسم قشیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت خضریٰ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرمایا کرتے تھے: ”ایک بار بیٹھنا ہزار حج سے بہتر ہے۔“ اس ایک بار بیٹھنے سے مراد یہی ہے کہ تمام تر توجہ جمع کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر تصور کرنا (کہ اللہ کریم مجھے دیکھ رہا ہے۔) (رسالہ فُشیرِیہ ص ۲۲۱) اللہ رب العزت کی اُن پر رَحْمَتِ هُو اور اُن کے صَدَقَةِ هُماری بے حساب مَغْفِرَتِ هُو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(ابوہنی)

فُتْرَانُ فَصَلَةٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔

کاش! رُکاوٹوں کی حفاظت کی عادت بن جائے، یقیناً بد رنگا ہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ علامہ ابن جوزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل کرتے ہیں:

بِمَنْكَرٍ مِّنْكَ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ
مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ

”جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی بروز قیامت اُس کی آنکھ میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی۔“

حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل کرتے ہیں:

بِمَنْكَرٍ مِّنْكَ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ
مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ

حضرت سیّدنا جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے کسی نے عرض کی: یاسیّدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیے جس سے مدد حاصل کروں۔ فرمایا: یہ ذہن بنائے رکھو کہ میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اس سے پہلے ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ پاک) مجھے دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۶۹) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ اَنْ يُّرَىٰ رَحْمَتٌ هُوَ اَنْ

كَمْ صَدَقَ هَمَارِي بَعْدَ حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ - اَمِيْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سیّدنا حسان بن ابوسنان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نماز عید کے لیے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ کی اہلیہ (یعنی بیوی) کہنے لگی: آج آپ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ

بِمَنْكَرٍ مِّنْكَ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ
مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَكْتُمُ

نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ (کتاب الوزع مع موسوعہ امام ابن ابی الدنیا ج ۱ ص ۲۰۰) سُبْحَانَ اللهِ! اللهُ وَاللّٰهُ بِالْبَلَاءِ وَرَوْتِ الْاَحْصَاةِ بِيْضِ كَيْفِ الْمَوْجِ پُورِ اَدْرُ اَدْرُ دِيْكَهْنِ سَعِ اس لَعْنَةَ مَرْحَبًا! کہ مبادا (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ) شرعاً جس کی اجازت نہ ہو اس پر نظر پڑ جائے! (گزرے ہوئے نیک بندوں کی ایک علامت بیان کرتے ہوئے) حضرت سیّدنا داؤد طائی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: نیک



(مستادم)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر جو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

لوگ فضول ادھر ادھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (سابقہ حوالہ ص ۲۰۴) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِ هُوَ أَوْر**

ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ **أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

حضرت سیدنا فرقدہ سبخی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مُنَافِقٌ جَب دیکھتا ہے کہ اُسے کوئی

(آدمی) نہیں دیکھ رہا تو وہ گناہ کر ڈالتا ہے۔ افسوس! کہ وہ اس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ

اُسے نہ دیکھیں مگر اللہ کریم دیکھ رہا ہے اس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۳۰)

مَنْ يَكْتُمُ
تَوْبَتَهُ
يَكْتُمُ
رَبَّهُ
وَيَكْتُمُ
نَارَهُ

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او بجزم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے (عقائد بخشش شریف ۱۱۷)

(”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کا مضمون ختم ہوا، کہیں کہیں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے)

”بخاری شریف“ میں ہے: **أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ گئی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے **حَمِيصَه** (یعنی نقش و نگار والی) چادر میں

نماز پڑھی، اس کے نقش و نگار (یعنی ڈیزائن) پر ایک **نَظَرٌ** ڈالی، جب فارغ ہوئے تو فرمایا:

”میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم سے **أَنْبِجَانِيَه** کی چادر لے آؤ، کیونکہ اس (ڈیزائن والی)

چادر نے ابھی مجھے نماز سے باز رکھا۔“ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ ”میں نماز میں اس کے نقش و نگار (یعنی ڈیزائن) دیکھنے لگا تو

(بخاری ج ۱ ص ۱۴۹ حدیث ۳۷۳)

مجھے خوف ہے کہ یہ میری نماز خراب کر دے۔“

حَكِيمَةُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے

ہیں: **عَرَبِيٌّ** میں **حَمِيصَه** تیل بوٹے (یعنی ڈیزائن) والی چادر کو کہتے ہیں، یہ اونی سیاہ چادر

تھی جو ابو جہم (رضی اللہ عنہ) نے ہدنیہ (ہ۔ وی۔ سیہ۔ یعنی بطور Gift) خدمت اقدس

لِبَايَسَرِي كَا اَشْرَق
وَانْ هَرْتَا مَعِي



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ مَجْهُدٌ بِرُؤُوسِ دُرٍّ وَرُؤُوسِ كَهْمَا رَدْمَا وَجْهَهُ تَكَّ بِحَيْثُ تَابَعَهُ۔

میں پیش کی تھی، اس کو اوڑھ کر سرکارِ رسولِ اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ اُنْجَبَانِيَّةِ شَام (یعنی سوریہ) کی ایک بستی کا نام ہے جہاں سادہ کپڑے تیار ہوتے ہیں اسی کی طرف اس کی نسبت ہے۔ جیسے ہمارے ہاں بھاگل، بوریہ، ڈھاکہ کی ٹیکل یا لائل پور کا اٹھا مشہور ہے۔ چونکہ چادر کا واپس کرنا ابو جہم (رضی اللہ عنہ) کو ناگوار گزرتا، ان کی ولداری (یعنی دلجوئی) کے لیے اس کے عوض (یعنی بدلے) دوسری چادر طلب فرمائی۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے، خصوصاً صاف اور روشن دل جلدی اثر لیتے ہیں، جیسے سفید کپڑے پر سیاہ دھبہ معمولی بھی (ہوتو) دُور سے چمکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محرابِ مسجد سادہ ہونا بہتر ہے تاکہ نمازی کا دھیان نہ بٹے۔ بغضِ صوفیا نقش و نگار والے مُصَلَّے کی بجائے سادہ چٹائی پر نماز بہتر سمجھتے ہیں، ان کا ماخذ (یعنی بنیاد) یہی حدیث ہے۔ خیال رہے کہ یہ سب اپنی اُمت کی تعلیم کے لیے ہے، قلبِ پاکِ مُصْطَفَى (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی واردات (یعنی مبارک دل پر گزرنے والی کیفیات) مختلف ہیں، کبھی کپڑے کے تیل بوٹے (یعنی ڈیزائن) سے خُشُوعٌ کم ہونے کا اندیشہ (یعنی دُور) ہوتا ہے اور کبھی میدانِ جہاد میں تلواروں کے سائے میں نماز پڑھتے ہیں اور خُشُوعٌ میں کوئی فرق نہیں آتا، کبھی بَشْرِيَّة کا ظہور ہے اور کبھی نُورَانِيَّة کی جلوہ گری۔

(مراۃ النائح ج ۱ ص ۳۶۶ ملاحظا)

اے عاشقانِ رسول! اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ رنگین یا ڈیزائن والے لباس میں نماز پڑھنا ہی ناجائز ہے! مسئلہ یہ ہے کہ لباس کا ڈیزائن ہو یا جیب میں کوئی وزنی چیز یا کوئی سی بھی شے جو نماز کے خُشُوعٌ میں رکاوٹ

ڈیزائن والے لباس میں
میں نماز جائز ہے

ڈالے اُس سے بچنا بہتر اور کارِ ثواب ہے۔

خُشُوعٌ تَمَّ كَرِيْمٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِيَّةً بَارِعَةً تَعْلِيْنِ شَرِيْفِيْنِ يَعْنِي مُبَارَكِ جَوْتِيُوْنِ كُوْبَهْنَا، وَهَآءُ كُوْبَهْنَا لِيُوْنِ تُوْبَهْنَا شُكْرًا لِيُوْنِ اِرْشَادِ فَرْمَايَا: مِيْنِ نِيْنِ اِيْنِ رُبِّ كِي

تَعْلِيْنِ شَرِيْفِيْنِ



فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْلُوكَ ابْنَ جُلَسَ مِنْ اَللّٰهِ پَاكِ كَ وَ كَرَاوَرَجِي پَرْدُو دُشْرِيفِ پَرْدِهے بَغِيْر اُتْه گئے تُو وَهْد بُوْدَاوَرْدَا رَسَا اُتْهے۔ (عَب اَلْاِيْمَان)

سامنے عاجزی کی تاک وہ مجھ پر غضب ناک نہ ہو۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باہر تشریف لے گئے اور سب سے پہلے ملنے والے سائل (یعنی منگتا) کو وہ نَعْلَيْنِ شَرِيْفَيْنِ عَظَا فَرَا دِيے۔ پھر امیرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سَيِّدُ نَاعِلِيٍّ اَلْمُرْتَضَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”میرے لئے پُرَانِے زَمِ پَجَرِے كَ نَعْلَيْنِ (یعنی جوتے) خَرِيْدُو۔“ پھر انہیں پہنا۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۰۹)

سونے کی انگوٹھی
 مزدوں کیلئے سونا حرام ہونے سے پہلے مُصْطَفَى جَانِ رَحْمَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ مبارک میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نُورَانِي خَثْبَرِ پَر تشریف فرما تھے کہ انگوٹھی اُتَار دِي اور ارشاد فرمایا: ”اِس نے مجھے مَشْغُول کر دیا، میری ایک نَظَرِ اِس کی طرف رہی اور ایک نَظَرِ تَمَارِي (یعنی حاضرین کی) طرف۔“

(احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۰۹)

سونا ہرگز
 اے عاشقانِ رسول! پہلے سونا مزدوں کیلئے جائز تھا مگر بعد میں حرام کر دیا گیا۔ چنانچہ حضرت سَيِّدُ نَا مَوْلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: رَحْمَتِ عَالَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سیدھے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں (یعنی Left) ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ ”یہ دونوں چیزیں میری اُمت کے مزدوں پر حرام ہیں۔“

(ابو داؤد ج ۴ ص ۷۱ حدیث ۴۰۷) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۲۴)

سونے کی انگوٹھی پھینک دے
 ہم سب کے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُس کو اُتَار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ ”کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے!“ جب حُضُوْرِ اَكْرَمِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) تشریف لے گئے، کسی نے ان سے کہا: اپنی انگوٹھی اُٹھا لو، اور کسی کام میں لانا۔ انہوں نے کہا: خُدا کی قسم! میں اُسے کبھی نہ لوں گا،

(مسلم ص ۸۹۱ حدیث ۵۴۷۲)

جبکہ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے پھینک دیا۔



(بجانب الاحزاب)

فَرَمَانَ قُصُطَافَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ زُور و پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ہر صحابی نبی جنتی جنتی

سب صحابیات بھی جنتی جنتی

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ایک عابد (یعنی عبادت گزار بندے) نے کسی جنگل میں طویل (یعنی لمبے) عرصے تک اللہ رب العزت کی عبادت کی۔ اُس نے ایک مرتبہ کسی پیرندے کو درخت کے اندر اپنے گھونسلے میں چھپتا دیکھ کر دل میں کہا: کیا یہی

پیرندے کی محبت کا وہ نیاں (حکایت)

اچھا ہو جو میں عبادت کیلئے اس درخت کے قریب جگہ بنا لوں تاکہ اس پیرندے کی آواز سے اُس یعنی پیار (Affection) پاتا رہوں۔ پھر اس نے ایسا کر لیا، تو اللہ پاک نے اُس وقت کے نبی عنبیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: فُلاں عابد (یعنی عبادت گزار) سے کہہ دو: ”تم مخلوق سے مانوس ہوئے (یعنی پیار حاصل کیا) میں نے تمہارا درجہ ایسا کم کر دیا ہے کہ اب کسی بھی عمل سے اُسے نہیں پاسکو گے۔“

اے عاشقانِ نماز! پیرندے وغیرہ پالنا جائز ہے۔ مگر ان کاموں میں ایسی مشغولیت مناسب نہیں جو نمازوں کے خُشُوع اور دیگر عبادات کے اندر دلجمعی میں رُکاوٹ بنے۔ اور یہ ضروری ہے کہ دانہ پانی وغیرہ اس کثرت سے دیجئے کہ کسی طرح بھی آپ کی وجہ سے اُن کو بھوک پیاس کی تکلیف نہ پہنچے۔ میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: ”(جانور کو) دن میں ستر (70) دفعہ

پالنا کیسا؟

(یعنی بہت زیادہ مرتبہ دانہ) پانی دکھائے۔ ورنہ پالنا اور بھوکا پیاسا رکھنا سخت گناہ ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۴) جانور پر ہر طرح کے ظلم سے بچنا ضروری ہے کہ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ مسلمان مُقَدَّمہ وغیرہ دائرہ کر سکتا ہے مظلوم جانور بے چارہ کس کو فریاد کرے گا! یہ بھی یاد رہے! کہ مظلوم جانور کی بددعا مقبول ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



(از سنن)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: مَجْهُرًا وَرُؤُوسًا شَرِيفًا يَدُوسُ، اللهُ يَأْكُتُمُ بِرَحْمَتِهِ يَجِيءُكَ -

صَحَابِيٌّ فِي بَابِ مَدْرِكُ رُؤْيَا (ذَكَاتِ)

حضرت سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، یکایک خاکی رنگ کا ایک کبوتر اڑا اور باہر نکلنے کے راستے کی تلاش میں ادھر ادھر گھومنے لگا، آپ کو یہ منظر اچھا لگا، لمحے بھر کے لیے اپنی نظر اسی طرف لگا دی، پھر

جب نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں ہوئی ہیں! آپ نے فرمایا: میرے مال (یعنی باغ) نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا! چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اب وہ باغ صدقہ ہے، جہاں چاہیں اسے خرچ فرمائیں۔

(مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۱۰۷، حدیث ۲۲۵)

بَابُ الْبَيْعِ فِي بَابِ مَدْرِكُ رُؤْيَا (ذَكَاتِ)

ایک تابعی بزرگ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھجوروں کے باغ میں نماز ادا کی، گھجور کے درخت پھلوں (کی کثرت کی وجہ) سے جھکے ہوئے تھے، ان پر نظر پڑی تو ان کو بھلے لگے اور یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں! انہوں نے یہ واقعہ امیر المؤمنین

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیان کیا اور عرض کی: اب وہ باغ صدقہ ہے اُسے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دیجئے۔ چنانچہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُسے 50 ہزار میں بیچ دیا۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۱۰)

اے جنّت کے طلب گارو! دیکھا آپ نے! صحابی رسول اور تابعی بزرگ کی نماز کے خُشُوع میں ان کے باغ رکاوٹ بنے تو انہیں راہ خدا میں خیرات کر دیا گیا! سُبْحَانَ اللهِ! ہمارے بزرگان دین کا نماز کے ساتھ کیسا زبردست لگاؤ تھا اور آہ! آج ہماری حالت ہے کہ اکثر شریعت نماز ہی کو بھلا بیٹھی ہے! اذان کے ذریعے پانچوں وقت نماز کیلئے بلاوے ملتے ہیں

دُوسرے کی بَابُ الرِّضَى كَا مَدْرِكُ رُؤْيَا (ذَكَاتِ)



مگر احساس تک نہیں ہوتا! اگر کسی کو منکک کا صدر یا کوئی وزیر دعوت نامہ بھیج دے تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہے، لوگوں میں اس دعوت کا خوب مذاکرہ کرتا پھرے کہ فلاں تاریخ کو میں فلاں وزیر کی دعوت میں جاؤں گا۔ افسوس! دُنوی حکمران کی دعوت تو باعثِ فخرِ ٹھہرے مگر نماز کی دعوت دینے والا (یعنی مُؤَدِّن) دربارِ الہی کی حاضری کیلئے مسجد کی طرف بلائے تو اس کی کوئی پروا نہ کی جائے۔ اگر کوئی عزیز یا دوست شادی بیاہ یا کسی دوسری تقریب کی دعوت دے تو موڈ نہ ہونے کے باوجود بھی اس کی دعوت قبول کر لی جاتی ہے کیونکہ بسا اوقات یہ ڈر ہوتا ہے کہ دعوت قبول نہ کرنا کہیں اس کی ناراضی کا سبب نہ بن جائے! مگر کبھی آپ نے یہ سوچا کہ مُؤَدِّن کی پکار: **حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ**، یعنی ”آؤ نماز کی طرف!“ سُن کر اگر دعوتِ نماز قبول نہ کی تو پاک پڑوؤں دگار ناراض ہو جائے گا! یاد رکھئے۔

پڑھتے ہیں جو نماز وہ جنت کو پائیں گے

جو بے نماز ہیں وہ جہنم میں جائیں گے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 103 صحائف کی کتاب ”راہِ علم“ کے صفحہ 87 پر ہے: طالبِ علم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ دُنیاوی اُمور (یعنی دُنیا کے معاملات) کے بارے میں فکر و غم کرے کیونکہ دُنیاوی اُمور کی فکر

بیشعور و آلی نماز
بہم دور کرتی ہے

کرنا سراسر نقصان دہ ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ فکرِ دُنیا دل کی سیاہی کا موجب (یعنی سبب) ہوتی ہے، جبکہ فکرِ آخرت تو نورِ قلب کا باعث ہوتی ہے اور اس نور کا اثر نماز میں ظاہر ہوتا ہے، (کیوں) کہ دُنیا کا غم اسے خیر (یعنی بھلائی کے کاموں) سے منع کر رہا ہوتا ہے جبکہ آخرت کی فکر اس کو کارِ خیر (یعنی اچھے کاموں) کی طرف ابھار رہی ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ نماز کو خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادا کرنا اور تحصیلِ علم (یعنی علمِ دین حاصل کرنے) میں لگے رہنا فکر و غم کو دور کر دیتا ہے۔ (راہِ علم)



فَرِيقَانِ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو دیا کہ نماز تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

عَم رُوزِگارِ میں تو مرے آشک بہ رہے ہیں

ترا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی (وسائل بخشش (نرم) ص ۳۸۴)

اسی ”راہِ علم“ کے صفحہ 92 پر ہے: رِزْق کی وَسْعَت کا قَوی یعنی روزی میں

بَرَکَت کا مَضْبُوط تَرین ذَرِیعہ یہ ہے کہ انسان نماز کو خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ، تَعَدیل

اَرکان (یعنی ارکانِ نماز ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے) کا لحاظ کرتے ہوئے اور تمام

واجبات اور سُنن و آداب کی پوری طرح رعایت کرتے ہوئے ادا کرے۔ (راولم)

وہ چیزیں جو عَم میں زیادتی کا سبب بنتی ہیں، وہ یہ ہیں: ﴿۱﴾ نیکی کرنا ﴿۲﴾

مسلمانوں کو ایذا نہ دینا ﴿۳﴾ بڑرگوں کا احترام کرنا ﴿۴﴾ صلہ رَحْمی (یعنی رشتے

داروں سے اچھا سلوک) کرنا ﴿۵﴾ ہر روز صُحُوح و شام ان کلمات کو تین تین بار پڑھنا:

سُبْحَانَ اللَّهِ، مَلَأَ الْمِيزَانَ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ، وَمَنْبَعُ الرِّضَا، وَزِيَّةَ الْعَرْشِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ

أَكْبَرُ، مَلَأَ الْمِيزَانَ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ، وَمَنْبَعُ الرِّضَا، وَزِيَّةَ الْعَرْشِ ﴿۶﴾ بلا ضرورت ہرے بھرے دَرِخْتوں کو کاٹنے سے بچنا

﴿۷﴾ پورے طریقے سے سُنن و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے وُضُو کرنا ﴿۸﴾ نماز خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ سے پڑھنا ﴿۹﴾ ایک ہی احرام

سے سَج و عَمراہ ادا کرنا یعنی سَج قرآن کرنا ﴿۱۰﴾ اپنی صِحَّت کا خیال رکھنا۔ یہ تمام باتیں عَم میں زیادتی کا سبب بنتی ہیں۔ (راولم ص ۵۵ و تیسری)

غیب کی خبریں بتانے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان

ہے: ”جب آذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ آذان نہ سُن سکے،

آذان کے بعد پھر آجاتا ہے۔ اور جب ”اقامت“ ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے، اقامت

کے بعد آ کر نمازی کو وُضُو سے ڈالنا شروع کر دیتا ہے اور اس کی جُھولی ہوئی باتوں کے بارے میں کہتا ہے: فُلاں بات یاد کر، فُلاں بات یاد کر حُشّی



کہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی ہیں؟“

(بخاری ج ۱ ص ۲۲۲ حدیث ۶۰۸)

حکیمہ الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه اِس حدیث پاک کے

تحت لکھتے ہیں: یہاں شیطان کے بھاگنے کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں اور

اذان میں دُفَع شیطان کی تاثیر ہے، اسی لیے طاعون (Plague) پھیلنے

پر اذان کہلواتے ہیں کہ یہ دُجائت کے اثر سے ہے۔ بچے کے کان میں اذان دیتے ہیں کہ اس کی پیدائش پر شیطان موجود

ہوتا ہے جس کی مار سے بچہ روتا ہے۔ دُفن کے بعد قبر کے سر ہانے اذان دی جاتی ہے کیونکہ وہ میت کے امتحان اور شیطان

کے بہکانے کا وقت ہے، اس (یعنی اذان) کی بَرکت سے شیطان بھاگے گا، نیز میت کے دل کو سکون ہوگا، نئے گھر میں

دل لگ جائے گا، نَکَبْرَیْن (یعنی منکر تکیہ) کے سوالات کے جوابات یاد آجائیں گے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۷۰۹) (قبر پر اذان دینے

کے متعلق تفصیلی معلومات کیلئے ”مقاوی رضویہ“ (منعرجہ) جلد 5 میں موجود رسالے ”اِنْدَانُ الْاٰخِرِ فِیْ اَذَانِ الْقَبْرِ“ کا مطالعہ کیجئے)

مفتی احمد یار خان صاحب آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تجربہ ہے کہ

نماز میں وہ باتیں یاد آتی ہیں جو نماز کے باہر یاد نہیں آتیں۔ اس سے معلوم

ہوا کہ اللہ پاک نے شیطان کو انسانوں کے دلوں پر تَصْرُف کرنے کی

قُدْرَت دی ہے انسانوں کی آزمائش کے لئے، کتنی ہی کوشش کی جائے مگر ان دُشمنوں سے کُلّی (یعنی مکمل طور پر) نجات نہیں

ملتی۔ چاہیے کہ دُشمنوں کی پروانہ کرے، نماز پڑھتا رہے، لکھیوں کی وجہ سے کھانا نہ چھوڑے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۷۱۰)

ایک شَخْص مال دُفن کر کے بھول گیا اور حضرت سیدنا امام عظیم ابوحنیفہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: رات بھر

نفل نماز پڑھو، تمہیں یاد آجائے گا، اس شَخْص نے نماز پڑھنا شروع کی ابھی

اذان میں شیطان
دُور کرنے کی تاثیر ہے

نماز میں بھولی باتیں
یاد آجاتی ہیں

شیطان نے خزانہ کا
پتہ بتا دیا! (حکایت)



فَرَمَانَ فَصَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

چند رکعات ہی پڑھی تھیں کہ اسے یاد آ گیا (تو اس نے نفل نماز شروع کر دی) پھر امام اعظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ شیطان تجھے رات بھر نماز نہ پڑھنے دے گا اور تجھے تیرا مال یا دودلا دے گا تاکہ تو نماز چھوڑ دے۔

(الخیرات الحسان ص ۷۱ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے حکم کے مطابق اُس شخص نے رضائے الہی کے لئے خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ کے ساتھ نفل پڑھے تھے اور اُس کا کام بن گیا۔ یہ یاد رکھئے! جب کبھی کسی دُنیوی کام کیلئے وِزِدُو ووظیفہ کریں اُس میں ثواب کی نیت بھی کرنی چاہئے، مثلاً روزی میں بَرَکت، بیماری سے شفا، قرض کی ادائیگی، اولاد ہونے یا رشتہ یلنے وغیرہ کیلئے دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کریں یا کوئی وِزِدُو ووظیفہ کریں تو اللہ پاک کی رضا پانے کی نیت ضرور کریں اللہ کریم چاہے تو کام بھی بن جائے گا۔ اسی طرح صَلَوةُ الْحَاجَتِ وغیرہ کی ادائیگی بھی ثواب کی نیت سے کرنی چاہئے۔

”بہارِ شریعت“ میں ہے: ﴿جس کو شمارِ رکعت میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے) کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل مُنَافِئِ نَمَاز (یعنی خلاف نماز) کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب (یعنی مطابق) پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو (نئے) سرے سے پڑھے۔ مَحْضُ توڑنے کی نیت کافی نہیں (یعنی نماز توڑنے کا عمل کرنا ہوگا) اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر (یعنی اس سے پہلے) بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اُس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وَعَلَى هَذَا الْقِيَاس (یعنی اور اسی طرح) اور تیسری چوتھی دونوں میں قَعْدَہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا مُحْتَمَل (یعنی تیسری کے چوتھی ہونے کا امکان) ہے اور چوتھی میں قَعْدَہ کے بعد سَجْدَہ سَہُو کر کے سلام پھیرے اور



(ترجمہ)

قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن (یعنی تین بار **سُبْحَانَ اللَّهِ** کہنے کی مقدار) کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا ﴿ نماز پوری کرنے کے بعد شک ہو تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وُضُوْ، غُسْل اور نماز کے مسائل سیکھنے کا جذبہ پانے، اپنے اندر خوفِ خدا بڑھانے، گناہوں سے پیچھا چھڑانے اور خود کو جنت کے راستے پر چلانے کا ذہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول

وہ انٹرنیٹ کا غلط استعمال
استعمال کی گتیا کرتے تھے

کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے وابستہ رہے۔ ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنئے: چنانچہ کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی نے رات دن گناہوں کا بازار گرم کر رکھا تھا، اسنوکر، ڈبو، کرکٹ وغیرہ میں جوا کھیلنے، بُرے دوستوں کے ساتھ مل کر فلمیں ڈرامے دیکھتے اور ذاتی کمپیوٹر پر شہم ناک فلمیں دیکھا کرتے تھے۔ وقتِ بیان سے کم و بیش چار یا پانچ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک بار انٹرنیٹ استعمال کر رہے تھے اور مختلف ویب سائٹس کھول رہے تھے کہ اچانک ہی ایک بیان آن لائن ہوا۔ وہ آگے بڑھنا ہی چاہتے تھے کہ بیان کرنے والے کے انداز نے ان کے ہاتھ روک دیئے، وہ بیان سننے لگ گئے، مبلغِ خوفِ خدا دلار ہے تھے۔ دورانِ بیان یہ بھی اپنے گناہوں کو یاد کر کے نادام ہونے لگے، وہ یہ بیان سن کر متاثر ہوئے۔ مزید معلومات کیں تو پتہ چلا کہ یہ بیان دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں صحرائے مدینہ نزد ٹول پلازہ کراچی میں ہو رہا تھا۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** اسی اجتماع میں غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا مُرید بننے کے بعد گناہوں سے حفاظت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے، یوں انہیں توبہ کی سعادت مل گئی۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے دعوتِ اسلامی کی برکتیں دیکھی ہیں مثلاً ایک مرتبہ انہوں



قرآنِ مُصطَفَی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ چھ پروردگی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفع و گواہی ہوگی۔ (عقب الایمان)

نے خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں نماز سہِ المدینہ (بالغان) لگا ہوا ہے اور اسلامی بھائی قرآنِ کریم پڑھ رہے ہیں۔ ایک مرتبہ دیکھا کہ مسجد نبوی میں دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے اور ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بیان فرما رہے ہیں۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَا قَائِي سَطْرٍ مَدَنِي اِثْعَامَاتِ كِي وَتَمَّه دَارِي بَهِی طَلِي اَوْرَكَمْ وَبِئِشْ كِيَارَه مَاه سَه اِسْتِقَامَتِ كَه سَاَتَه هِر مَاه مَدَنِي قَا فَلَی مِی سَفَرِ كِي سَعَادَتِ بَهِی نَصِیْبِ هَوْنِي۔

ترا شکر مولا دیا مدنی ماحول

نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (نرم) ص ۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مُصطَفَی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو رخصت ہونے والے شخص کی طرح یہ گمان رکھ کر نماز پڑھے کہ اب کبھی دوبارہ نماز نہیں پڑھے گا۔ (جامع صغیر ص ۵۰ حدیث ۷۱۶)

دُنْيَا سَه جَا زَه وَآلِه
بَهِی طَرِحِ نَمَازِ بَرِیْ هَه

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِسْ حَدِيثِ پَاك كَه تَحْتِ فَرَمَاتَه هِن : بَعْنِي اُسْ شَخْصِ كِي طَرِحِ نَمَازِ پَر هُو جُو اِسْنَه نَفْسِ كُو رَخْصَتِ كَر تَا هُو، اِسْنِي خَوَابِشَاتِ سَه كُوْجِ كَر تَا هُو اَو اِسْنِي زَنْدَكِي كُو اَلْوَدَاعِ (احياء العلوم ج ۱ ص ۲۰۵)

نَمَازِ كَه وَتِ اِسْنِي بَرِیْ
مَهْ سَه كُو اَلْوَدَاعِ كَه تَه دَوَا

کہتا ہوا اپنے مولیٰ کی طرف جا رہا ہو۔

حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ مَزْنِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں : اِگَر تَمَّه یَه چَاہْتَه هُو كَه تَمَّه اَرِي نَمَازِ تَمَّه هِن نَفْعِ پَه چَاہْتَه، تُو نَمَازِ شُرُوعِ كَرْنَه سَه قَبْلِ) یَه كَهو : شَايِدِ مِی اِس نَمَازِ كَه بَعْدِ وَبَارَه نَمَازِ نَبِیْ پَر هَه سَكُوْں كَا۔

(قصر الامل مع موسوعه لامام ابن ابی دنیا ج ۳ ص ۳۲۸ رقم ۱۰۴)



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرَأْسِ بَارِدٍ وَرُؤُوسٌ بِرَأْسِ بَارِدٍ هِيَ أَمْرٌ يُرَادُ بِهَا خُضُوعٌ وَخَشُوعٌ.

یہ میری زندگی تھی آخری نماز تھی

نماز کے وقت موت کی یاد کی جائے اور یہ ذہن بنایا جائے کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: 'اپنی نماز میں موت کو یاد کرو کیونکہ جب کوئی شخص اپنی نماز میں موت کو یاد کرے گا تو وہ ضرور عمدہ انداز میں نماز پڑھے گا اور اس شخص کی طرح نماز پڑھو جسے امید نہ ہو کہ وہ دوسری نماز ادا کر سکے گا۔'

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۱۲ حدیث ۲۰۰۷۵)

موت کے بارے میں 6 فرامینِ مصطفیٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر نمازی کی کوئی نہ کوئی نماز تو آخری نماز ہوگی ہی، لہذا ہر نماز میں موت یاد آ جائے تو نہایت سعادت کی بات ہے۔ یوں بھی موت کی یاد کی احادیثِ مبارکہ میں

ترغیب دلائی گئی ہے، اس سلسلے میں 6 فرامینِ مُصْطَفَى سُنَّے: ﴿۱﴾ لَذِّتُونَ كَوْخَمٍ كَرْنِے وَالِی كُوزِیَادٍ یَادُ كُرُوءِ۔ (ابن مساجہ ج ۴ ص ۴۹۵ حدیث ۴۲۵۸) یعنی موت کو یاد کر کے لذتوں کو بد مزہ کر دو تا کہ ان کی طرف طبیعت مائل نہ ہو اور تم یکسوئی کے ساتھ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّه ہو جاؤ۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۷۷)

اگر جانور موت کے بارے میں جان لیتا تو...

اگر جانور موت کے بارے میں وہ کچھ جان لیتے جو انسان جانتے ہیں تو تمہیں کھانے کیلئے کوئی موٹا جانور نہ مل پاتا۔

(شعب الایمان ج ۷ ص ۳۰۳ حدیث ۱۰۵۰۷)

موت کو 20 بار یاد کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: 'ہاں! اسے جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔' (قوت القلوب

ج ۲ ص ۴۳) اس فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ موت کی یاد اس دھوکے باز دنیا سے دُور کر کے آخرت کی تیاری کا مطالبہ کرتی ہے جبکہ



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

موت کو یاد نہ کرنا دنیاوی خواہشات میں مشغول کر دیتا ہے۔

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۹۳) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۷۷)

الْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ یعنی موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔ (شعب الایمان

ج ۷ ص ۱۷۱ حدیث ۹۸۸۶) یہاں پکا سچا مسلمان مراد ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے

دیگر مسلمان محفوظ رہتے ہوں نیز اس میں مومنانہ اخلاق موجود ہوں اور گناہوں

کا میل کچیل نہ ہو یعنی کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں سے بچتا ہو اور فریض کی ادائیگی کا خیال رکھتا ہو کہ اگر گناہ صغیرہ (یعنی چھوٹے

گناہ) ہوئے تو موت ان گناہوں کو مٹا کر اسے پاک صاف کر دیتی ہے۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۹۳) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۷۸)

حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا

جس سے ہنسی کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، ارشاد فرمایا: اپنی مجلسوں (یعنی

بیٹھکوں) میں لڈتوں کو بے مزہ کر دینے والی کا بھی ذکر کیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: لڈتوں کو بے مزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟

(ذکر الموت مع موسوعه للامام ابن امی دنیا ج ۵ ص ۴۲۳ حدیث ۹۵)

ارشاد فرمایا: موت۔

رسول اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ایک شخص کا ذکر ہوا تو

لوگوں نے اس کی خوب تعریف کی۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

ارشاد فرمایا: وہ موت کو کس طرح یاد کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے تو نہیں سنا کہ وہ موت کو یاد کرتا ہو۔ ارشاد فرمایا: پھر اس

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۹۴) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۷۹)

کا ذکر یہ نہیں ہے۔

﴿۱﴾ اللہ پاک کے عَظَمَتِ والے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ

رُوحُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو ان

کی جلد مبارک (Blessed skin) سے خون کے قطرے بہ نکلتے۔

موت کے بارے میں ان بتایا اور ان کے بعض واقعات و ارشادات

﴿۲﴾ اللہ پاک کے عظیم نبی حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام جب موت و قیامت کا ذکر کرتے تو اتاروتے کہ جسمانی جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے پھر جب رحمت الہی کا ذکر کرتے تو اپنی جگہ واپس آ جاتے۔

﴿۳﴾ تابعی بزرگ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ روزانہ رات کے وقت علمائے کرام کو جمع کرتے پھر آپس میں مل کر قبر و آخرت اور موت کے بارے میں گفتگو کرتے، پھر سب یوں روتے گویا ان کے سامنے جنازہ رکھا ہے۔

﴿۴﴾ تابعی بزرگ حضرت سیدنا کعب الأحمق رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو شخص موت کو پہچان لیتا ہے اس پر دنیا کی مصیبتیں اور غم تلکے ہو جاتے ہیں۔

﴿۵﴾ حضرت سیدنا ابراہیم تَمِیْمِی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذتیں چھڑا دیں، ایک موت کی یاد نے اور دوسرا بارگاہ الہی میں کھڑے ہونے (کے خیال) نے۔

﴿۶﴾ حضرت سیدنا محمد بن سیرین رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو آپ کے جسم کا ہر حصہ سُن ہو جاتا۔

حضرت سیدنا ریح بن خنیم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اپنے گھر میں ایک قبر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں سختی پاتے اس میں لیٹ جاتے اور جب تک اللہ پاک چاہتا اس میں رہتے، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرماتے:

رَبِّ ارْجِعُونِ ۙ لَعَلِّي أَعْمَلُ

صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ

ترجمہ کشورُ الايمان: اے میرے رب! مجھے واپس

پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو

چھوڑ آیا ہوں۔

(پ ۱۸، المؤمنون: ۹۹، ۱۰۰)

اسے دہراتے رہتے پھر اپنے آپ سے کہتے: اے رب! تیرے رب نے تجھ واپس بھیج دیا ہے، اب عمل کر۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۲)



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: شب جمعہ اور روز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا احمد بن حنبل نے فرماتے ہیں: زمین اُس شخص پر تعجب کرتی ہے جو اپنے لئے بستر بچھاتا اور اس کی سلوٹیں

زمین کا تعجب کرنا

دُست کرتا ہے اور کہتی ہے: اے آدمی! میرے اندر لمبے عرصے تک گناہوں کا پڑاؤ گا اس کو یاد کیوں نہیں کرتا! اس وقت

میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز نہ ہوگی۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۵۹۳)

سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے مشائخِ کرام میں سے ایک مشہور

پہلی اُمید نیکوں کی راہ

بزرگ حضرت سیدنا شیخ معروف کَرْنِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے ایک مرتبہ

(جماعت کیلئے) ”اقامت“ کہی پھر ایک صاحب سے فرمایا: آگے

بڑھے اور ہمیں نماز پڑھائیے۔ انہوں نے عرض کیا: ”میں آپ حضرات کو یہ نماز پڑھا تو دوں گا مگر آئندہ نہیں پڑھاؤں

گا۔“ حضرت سیدنا شیخ معروف کَرْنِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: (معلوم ہوتا ہے کہ) آپ اپنے دل میں یہ منصوبہ بنا رہے ہیں

کہ دوسری نماز پڑھنے تک زندہ رہیں گے! ہم لمبی اُمید سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں، کیونکہ ”لمبی اُمید“ عملِ خیر (یعنی

نیکوں) سے روک دیتی ہے۔

اے اللہ سے ڈرنے والے بندو! امام بننے والے صاحب نے جو یہ کہا کہ میں آپ کی بات مان کر صرف

ایک بار نماز پڑھا دیتا ہوں اس پر ان کو فرمایا گیا کہ اچھا آپ اپنی اس نماز کو آخری نماز تصور نہیں کر رہے عزیز زندہ

رہتے ہوئے اور نمازوں کا موقع بھی ملے گا، آپ یہ لمبی اُمید لگائے اور موت کو بھلائے ہوئے ہیں!

حضرت سیدنا سَحِيْم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ جو کہ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے، فرماتے ہیں:

مجھے جلدی ہے!

میں تابعی بزرگ حضرت سیدنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے پاس (گیا) تھا، وہ

نماز پڑھ رہے تھے، آپ مختصر نماز پڑھ کر میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”مجھے جلدی ہے! فوراً اپنی ضرورت بیان کیجئے!“ میں



(مسلم)

فَرَمَانٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نے پوچھا: کس چیز کی جلدی ہے؟ فرمایا: ”اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے مجھے جلدی ہے! کہیں مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (روح قبض کرنے کیلئے) نہ آجائیں۔“ پھر میں وہاں سے اُٹھ گیا اور دو بارہ نماز میں مشغول ہو گئے۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۵۰۶)

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے! اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ کے مقبول بندے حضرت سیدنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک سانس بھی بغیر عبادت کے گزارنے کے حق میں نہیں تھے! اُن کا یہ ذہن بنا ہوا تھا کہ

بِتَجَانِ مِنْهُ كَالْفِرْحَانِ
اَمْتَرْتَنِي كَا بَهِي يَا بَهِي

موت اب آئی کہ اب آئی! لہذا جتنا جلد ہو سکے نیکیاں اکٹھی کر لی جائیں کہ انتقال کے بعد اس کا موقع نہ مل سکے گا۔

ہمارے بخشے بخشائے مَلِي مَدَنِي آقَا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کوئی لمحہ ذِكْرُ اللهِ سے خالی نہ گزرتا تھا۔ یاد رکھے! طولِ اَمَلٍ یعنی

”لمبی اُمید“ آخرت کیلئے نقصان دہ ہے، یہ خوش فہمی آدمی کو کہیں کانہیں رہنے دیتی کہ ابھی تو بہت زندگی پڑی ہے، فلاں

فلاں نیکی بعد میں کر لیں گے! یقین مانئے ہماری زندگی وہی ہے جو ہم جی چکے، اب آئندہ ایک لمحہ بھی زندہ رہنے کی گارنٹی کسی

کے پاس نہیں۔ اس بارے میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 814 صفحات کی کتاب، ”احیاء العلوم (اردو)“

جلد 5 صفحہ 485 سے ایک انتہائی عبرت انگیز حدیث مبارکہ سنئے: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ حضرت سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایک ماہ کے ادھار پر 100 دینار

کے بدلے ایک کنیز خریدی تو میں نے پیارے آقَا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا: کیا تمہیں اُسامہ پر حیرت نہیں ہوتی

کہ انہوں نے ایک ماہ کا ادھار کیا! بے شک انہوں نے لمبی اُمید باندھی ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہٴ قُدْرَتِ میں میری جان ہے!

میں نے جب بھی پلکیں جھپکیں تو یہی گمان کیا کہ پلکوں کے ملنے سے پہلے ہی اللہ پاک میری روح قبض فرمائے گا اور جب بھی نگاہ اٹھائی تو

یہی گمان کیا کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے ہی روح قبض کر لی جائے گی اور جب بھی کوئی لقمہ اٹھایا تو میرا گمان یہی رہا کہ نگلنے سے پہلے ہی

موت آنے کی وجہ سے حَلَقِ میں پھنس کر رہ جائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے ابنِ آدم! (یعنی اے آدمی!) اگر تم غفلت رکھتے ہو تو اپنے آپ کو



(ترقی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

مردوں میں شمار کیا کرو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیسے پیارے انداز میں ہمیں ”لمبی اُمید“ سے بازرہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یقیناً۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشْر نہیں

سامان سو برس کے ہیں پل کی خَبْر نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

عَفَلت کی نیند سے بیدار اور ”لمبی اُمید“ کی آفت سے خبردار کرنے والی چند مزید روایات و حکایات سنئے

اور اپنی آخرت کی بھلائیاں سمیٹئے:

اسلام کے سب سے بڑے مُبَلِّغ، کریمت عالم صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا

عَبْدُ اللَّهِ بنِ عُمَرُ رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: جب تم صُحُح کرو تو تمہارے دل میں شام کا

خیال نہ آئے اور جب شام کرو تو صُحُح کی اُمید نہ رکھو اور اپنی تندرستی سے بیماری کے لئے اور

مَشَاكِرُ تَوْضِیْحِ كِی
اُمید مت رکھو!

زندگی سے موت کے لئے کچھ توشہ لے لو۔ اے عبد اللہ! تم نہیں جانتے کہ کس نام سے پکارے جاؤ گے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۸۴)

اے عنقریب دُنیا سے کوچ کرنے والو! اس روایت میں کس قدر عبرت کے مدنی

پھول ہیں۔ آج اگرچہ ہمیں، ”جناب“ کہہ کر پکارا جا رہا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ کل ہمارے

آج کا جناب
کل کا مرحوم

نام کے ساتھ ”مرحوم“ کا لقب (یعنی Title) لگا دیا جائے!

صُحُح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عَمْرُ یوں ہی تمام ہوتی ہے

ادبیہ

۱: چاہے وہ قیامت ہو یا عمرنے کے بعد اٹھنایا حساب یا ثواب و عذاب۔ (تفسیر صراطِ ایمان ج ۳ ص ۲۱۴)



(طبرانی)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جو مجھ پر اس مرتبہ ڈرو پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

نَمُوْا دُنْيَا دَارًا

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مجھے تم پر دو باتوں کا زیادہ خوف ہے ﴿۱﴾ خواہشات

کی پیروی اور ﴿۲﴾ لمبی اُمیدیں۔ خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے جبکہ لمبی اُمیدیں دُنیا کی

مَحَبَّتِ کا سبب ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: سُن لو! بے شک اللہ پاک دُنیا اُسے بھی دیتا ہے جس سے مَحَبَّتِ فرماتا ہے اور اُسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے اور جب کسی بندے سے مَحَبَّتِ فرماتا ہے تو اُسے ایمان کی دولت عنایت فرماتا ہے۔

سُن لو! کچھ لوگ دیندار ہوتے ہیں تو کچھ دُنیا دار، لہذا تم دیندار بننا، دُنیا دار مت بننا، سُنو! دُنیا پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت سامنے سے آرہی ہے، سُنو! تم نکل والے دن میں ہو جس میں کوئی ”حساب“ نہیں اور عقرب (یعنی جلد ہی) تم ایسے حساب والے دن میں ہو گے جس میں کوئی ”نکل“ نہ ہوگا۔

(قصر الامل مع موسوعة امام ابن ابی دنیا ج ۳ ص ۳۰۳ رقم ۳)

دُنْيَا دُنْيَا دَارًا

اے دین اسلام سے مَحَبَّتِ کرنے والو! بیان کردہ حدیثِ پاک عبرت کے مدنی

پھولوں سے خوب مالا مال ہے۔ اس میں ہمیں ”دیندار“ بننے کا حکم دیا گیا اور ”دُنیا دار“

بننے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ دیندار وہ ہے جو ظاہرًا باطنًا (یعنی ظاہری بھی اور چھپی حالت

میں بھی) دونوں طرح احکامِ شریعت کا پابند ہو، بغیر صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر فرض یا واجب یا سنّت مؤکدہ ترک نہ کرتا ہو۔ یاد رکھئے! جس کا ظاہری ٹھیکہ تو دینداروں والا ہو، مثلاً داڑھی، عمامہ اور سنّت کے مطابق لباس میں ملبوس رہتا ہو، نماز

روزے کا پابند بھی ہو، زکوٰۃ بھی پوری نکالتا ہو، مگر شرعی مجبوری کے بغیر نماز کی جماعت ترک کر دیتا ہو، جھوٹ، غیبت،

چُغلی، وُشہہ خَلانی، گالی گلوچ وغیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو، دوستوں میں اگرچہ ملنسار اور حُسنِ اخلاق کا پیکر اور بیٹھے بول

بولنے والا ہو مگر گھر والوں یا پڑوسیوں وغیرہ کو زبان سے ایذا دیتا ہو، فلمیں ڈرامے دیکھتا، گانے باجے سنتا ہو، بدرنگاہی کرتا

ہو، ایسا شخص ہرگز ”دیندار“ نہیں ہو سکتا یہ تو فاسق اور پکا دُنیا دار ہے۔



(ابن سنی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اخلاق ہوں اچھے برا کردار ہو سٹھرا

مَجُوب کا صَدَقَةٌ تُو مجھے نیک بنا دے (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

تین لکڑیاں سرکارِ دو جہاں صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ نے ایک بار تین لکڑیاں لیں، ایک اپنے سامنے گاڑی، دوسری اس کے برابر میں جبکہ تیسری کچھ دُور، پھر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے ارشاد فرمایا:

تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: **اللَّهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ** یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”ایک لکڑی انسان اور دوسری موت ہے جبکہ دُور والی اُمید ہے، انسان اُمید کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہے مگر اُمید کے بجائے موت اُسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔“

بڑھایا موت کے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ انسان ہے اور یہ موتیں ہیں جو کہ اس کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہیں، ان کے بعد بڑھایا، اور بڑھاپے کے بعد اُمید ہے، لہذا انسان اُمید لگائے رہتا ہے حالانکہ موتیں ارد گرد پھیلی ہوتی ہیں اور جس موت کو حکم ہوتا ہے وہ بندے کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے، اگر ان سے بچ جائے تو بڑھاپا اُسے مار دیتا ہے اور وہ ”اُمید“ کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

تجھے پہلے ”بچپن“ نے برسوں کھلایا ”جوانی“ نے پھر تجھ کو بچنوں بنایا

”بڑھاپے“ نے پھر آ کے کیا کیا ستایا ”آجکل“ تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



(فتح البرہان)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُور و پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

الفاظ و معانی: مَجْنُون: پاگل۔ اَجَل: موت۔ صَفَايَا: کسی چیز کو زربے دینا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اللہ پاک

کے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے پوچھا: کیا تم سب جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو ارشاد فرمایا:

أَمْ كُنْتُمْ جَنَّةً مَبْنِيَةً
أَمْ كُنْتُمْ جَنَّةً مَبْنِيَةً

اپنی اُمیدوں کو کوتاہ (یعنی مختصر) کرو، موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور اللہ پاک سے حیا کرنے کا حق ادا کرو۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۸۷)

مُصْطَفَى جانِ رَحْمَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے: يَا اللهُ!

میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُس دُنیا سے جو آخرت کی بھلائی میں رُکاوٹ ڈالے،
میں پناہ چاہتا ہوں اُس زندگی سے جو اچھی موت میں رُکاوٹ بنے اور میں

أَمْ كُنْتُمْ نِيَاهُ جَوْأَخْرَجْتُمْ
أَمْ كُنْتُمْ نِيَاهُ جَوْأَخْرَجْتُمْ

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۴۸۷)

پناہ چاہتا ہوں اُس اُمید سے جو نیک عمل میں رُکاوٹ پیدا کرے۔

حضرت سیدنا عبید اللہ بن شَمِيط رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں

نے اپنے والد صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو یہ کہتے سنا: اے لمبی سحت سے
دھوکا کھانے والو! کیا تم نے کسی کو بیماری کے بغیر مَرْتے نہیں دیکھا؟ اے

خبر دار! صِحَّتْ
دَهْوُكَ كَأَمْتٍ كَثَانَا!

لمبی مہلت ملنے سے دھوکا کھانے والو! کیا تم نے بغیر مہلکات کے (یعنی اچانک) کسی کو مَرْتے نہیں دیکھا؟ اگر تم اپنی لمبی عُمر کے
بارے میں سوچو گے تو پچھلی لذتیں بھول جاؤ گے، تمہیں صحت نے دھوکے میں ڈالا ہے یا لَمْبَا عَرَصَ عَافِيَتٍ سے گزرنے پر

اثر اتے ہو یا موت سے بے خوف ہو چکے ہو یا پھر موت کے فرشتے پر دلیر ہو چکے ہو! (یاد رکھو!) جب مَلَكُ الْمَوْتِ تشریف لائیں
گے تو انہیں تمہارا ڈھیر سا مال روک سکے گا نہ لوگوں کی کثرت۔ کیا تم نہیں جانتے کہ موت کا وقت انتہائی تکلیف دہ بَحْتِ اور



(مہدارزاق)

فَورَانِ فَصَلَّاهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

نافرمانیوں پر شرمندہ ہونے کا ہے۔ پھر فرمایا: اللہ پاک اُس بندے پر رحم فرمائے جو موت کے بعد کام آنے والے اعمال کرے اور اُس (بندے) پر بھی رحم فرمائے جو موت کے آنے سے پہلے اپنا محاسبہ (یعنی حساب) کر لے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۹۱)

اے خُدا سے ڈرنے والو! خُدا نے پاک مجھ پر اور آپ سب پر رحم فرمائے۔ امین۔ واقعی آدمی کی جسمانی

طاقت، دُنوی دولت، وزارت و حکومت اور شان و شوکت سب کچھ دُنیا میں رہ جائے گا۔ بے شک دُنیا کا بڑے سے بڑا مالدار، دُنیا سے جانے کے بعد اکثر نشانِ عبرت بن کر رہ جاتا ہے۔ ”سوشل میڈیا“ پر دُنیا سے عَرَب کے ایک نہایت مالدار شخص کے متعلق اس کی ویران قبر کی تصویر کے ساتھ تفصیلات دیکھنے کو ملیں اُس شخص کا نام حذف کر کے الفاظ کی تبدیلی

کے ساتھ عبرت کے لئے اُس کی رُوداد پیش کی جاتی ہے۔ کاش! ہمیں عبرت ملے!

کویت کے ایک تاجر کے پاس 2008ء میں اندازاً 14 ارب ڈالر تھے۔ جب کچھ عرصے کے بعد اُس کا انتقال ہوا اُس وقت کے مال و دولت

کویت کا ایک تاجر

کی تفصیلات کچھ یوں بتائی گئیں: کویت کے بنکوں میں 12 ارب ڈالر نقد، 33 آئل کیریئر جہاز، دُنیا بھر میں سب سے زیادہ ہوٹل، ”زین ٹیلی کام“ کا آدھا مالک، کویت، ملیشیا، دبئی، فرانس، اٹلی،

اور لندن میں 20 سے زیادہ فلک بوس عمارتیں۔ سوشل میڈیا کی خبر میں اُس کی قبر کی تصویر دکھا کر عبرت دلائی گئی کہ اتنا بڑا مالدار شخص اب اس محل (یعنی مختصری قبر) میں آرام فرما ہے!

حُسن ظاہر پر اگر تُو جائے گا عالمِ فانی سے دھوکا کھائے گا

یہ مُنقَش ساپ ہے ڈس جائے گا کر نہ غفلت یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

الفاظ و معانی: حُسنِ ظاہر: ظاہری خوب صورتی۔ عالمِ فانی: ختم ہونے والی دُنیا۔ مُنقَش: ڈیزائن والا۔



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صحابی ابنِ صحابی امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے حُطْبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: کہاں ہیں وہ خوب صورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر اتر آیا کرتے تھے! کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور مضبوط

بہتجہ حسن ظاہر نے
دھوکے میں ڈالا

دیواروں کے ذریعے ان کو محفوظ کیا! کہاں ہیں وہ سپہ سالار (Commander) جو میدانِ جنگ میں کامیابیاں سمیٹا کرتے تھے! وقت انہیں زمین میں گاڑ چکا ہے، وہ اب قبر کے تنگ اور اندھیرے گڑھے میں جا پڑے ہیں، جلدی کرو! جلدی کرو! پھر نجات ہے پھر نجات ہے۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۹۵)

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینتِ زانی ہو فیشن زالا

جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: موت کی یادوں میں بسانے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ جو مر چکے ہیں اُن کے چہرے اور صورتیں یاد کرے کہ انہیں موت نے ایسے وقت میں آد بوجا تھا جس کا

ہل بی امیدوں سے
بچنے کا طریقہ

انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا یعنی یکا یک موت کا شکار ہو گئے تھے، اَلْبَيْتُ جو موت کی تیاری کر کے بیٹھا تھا اُس نے بڑی کامیابی پائی جبکہ لمبی اُمید کے دھوکے میں مبتلا شخص نے بہت بڑا نقصان اٹھایا۔ انسان ہر گھڑی اپنے جہنم کے متعلق یوں غور و فکر کرے کہ کس طرح کیڑے میرے جہنم کو کھائیں گے، کس طرح میری ہڈیاں پکھر جائیں گی نیز یوں سوچے کہ نہ



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ كَيْفَ يَأْتِيهِمْ يَأْتِيهِمْ بِأَكْبَرِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ جَنَّةٍ كَارِيَةٍ يَهْوِي بِهَا.

جانے کیڑے پہلے میری دائیں آنکھ کی پتلی کھائیں گے یا بائیں آنکھ کی، آہ! میرا جسم کیڑوں کی خوراک بن چکا ہوگا۔ مجھے صرف وہی علم و عمل فائدہ دے گا جو میں نے خالص اللہ کریم کے لئے کیا ہوگا۔ اسی طرح کی سوچیں ول میں موت کی یاد تازہ رکھیں گی اور اس کی تیاری میں مشغول کریں گی۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۹۹ ملخصاً)

کاش! عطار کا ہو طیبہ میں

تیرے جلووں میں ارتقا آقا (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۷۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قَبْرِ مَكَابِحِ مَكَابِحِ مَكَابِحِ مَكَابِحِ“ اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔“ (جمع الجوامع ج ۲ ص ۱۴ حدیث ۳۵۱۶)

اے جنت کے طلب گارو! یقیناً وہ شخص انتہائی خوش نصیب ہے جو لمبی اُمید سے بچتا ہو، موت کی یاد جسے خوف زدہ کئے رہتی ہو، جو بُرے خاتمے کے خوف، قبر کے اندھیرے اور اس کی گھبراہٹ سے سہما سہما (یعنی ڈرا ہوا) رہتا ہو۔ آہ!

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر

کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یارب (وسائل بخشش (مرم) ص ۷۸)

ہَمِيمِينَ كَيْفَ يَأْتِيهِمْ مَكَابِحِ مَكَابِحِ مَكَابِحِ مَكَابِحِ اے اللہ پاک کی رحمت کے اُمیدوارو! لمبی اُمیدوں کے سبب زندگی کے اوقات غفلت میں گنوانے سے خود کو بچانے، موت کی یادوں میں بسانے اور آخرت میں بھی بہتریاں پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی صحبتوں میں وقت گزارنے کی کوشش فرمائیے۔ آئیے! ایک مدنی بہار سنئے: لیاری، کراچی کے ایک نوجوان اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۲ سال) پہلے پہل دعوتِ اسلامی



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یوسف)

کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر افسوس! گناہوں کی لذت میں گم ہوتے ہوتے وہ مدنی ماحول سے دُور ہو گئے۔ ننگے سر گھومتے اور نماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔ رمضان کے روزے تک چھوڑ دیتے۔ نیٹ کیفے جا کر انٹرنیٹ پر گانے باجے سنتے اور شرم ناک فلمیں دیکھا کرتے تھے۔ ایک دن اچانک نیٹ پر مدنی چینل کھول لیا جس پر نگرانِ شوریٰ کے بیان ”ہمیں کیا ہو گیا ہے؟“ کا کلپ دکھایا جا رہا تھا پھر انہوں نے یہی بیان گھر میں مدنی چینل پر بھی سنا۔ اس بیان کو سُن کر اسی وقت انہوں نے نیٹ کی کہ آج کے بعد داڑھی نہیں مُنڈواؤں گا اور دیگر حرام کام بھی چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے نماز کی پابندی شروع کر دی، نیٹ کیفے جانا بھی چھوڑ دیا، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کیا، 63 دن کا تربیتی کورس کیا پھر پورے ماہِ رمضان المبارک کا اعتکاف کرنے کی بھی سعادت ملی۔ یوں مدنی چینل کی برکت سے صُح کا بھولا شام کو گھر واپس آ گیا اور دوبارہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

چوٹ کھا جائے گا ایک نہ ایک روز دل، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

فضل رب سے پدایت بھی جائے گی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش (نرم) ص ۱۳۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

خادمِ نبی، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو نمازیں اپنے وقت میں ادا کرے اور نماز کے لیے اچھی طرح وُضُو کرے اور اس کے قیام، خُشُوع، رُکُوع و سُجُود (یعنی سجدے) پورے کرے تو اس کی نماز سفید اور روشن ہو کر یہ کہتی ہوئی نکلتی ہے: ”اللہ پاک تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔“ اور جو شخص نماز بے وقت ادا کرے اور اس کے لئے کامل (یعنی اچھی طرح) وُضُو نہ کرے اور اس کے خُشُوع، رُکُوع اور سجدے پورے نہ کرے تو وہ نماز



(مستادم)

فَرَمَانَ قُصُطَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْسَ بِمِرَاذِ كَرَبُو اور وہ مجھ پر زور شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

سیاہ تاریک (یعنی کالی اندھیری) ہو کر یہ کہتی ہوئی نکلتی ہے: ”اللہ پاک تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔“ یہاں تک کہ اللہ پاک جہاں چاہتا ہے وہ (نماز) اُس جگہ پہنچ جاتی ہے، پھر وہ بوسیدہ (یعنی پھٹے پرانے) کپڑے کی طرح لپیٹ کر اُس نمازی کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے۔

(معجم اوسط ج ۲ ص ۲۲۷ حدیث ۲۰۹۵)

اے عاشقانِ نماز! نمازِ اطمینان و سکون سے پڑھنی چاہئے تاکہ وہ قبولیت کی منزل تک پہنچ سکے۔ حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے:

**اَطْمِئِنَّا نَسْتَمِنُ اَسْمَانَا
مِنْ تَحْتِهَا نَسْتَمِنُ اَرْضَنَا
مِنْ تَحْتِهَا نَسْتَمِنُ جَنَّتَنَا
مِنْ تَحْتِهَا نَسْتَمِنُ نَارَنَا**

جو شخص اچھی طرح وُضُو کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اس کے رُكُوع، سُجُود اور قِرَاءَت (قراءت) کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے: ”اللہ پاک تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔“ پھر اُس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اُس کے لیے چمک اور نور ہوتا ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُكُوع، سُجُود اور قِرَاءَت مکمل نہ کرے تو نماز کہتی ہے: ”اللہ پاک تجھے ضائع کر دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔“ پھر اُس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (یعنی اندھیری) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے مُنہ پر مارا جاتا ہے۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۱۴۳ حدیث ۳۱۴۰)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

میں پڑھتا رہوں سنتیں وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یا الہی (وسائل بخشش (مزمع) ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

فَرَمَانَ قُضِيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ جَهْدٌ يَرُدُّوهُ بِرُحْمَةٍ كَتَمَهَا رَأْسُهُ وَجَعَلَ تَحْتَهُ كَبَابًا يَنْجِيهَا.

نماز کے بعد کی کیفیات میں حکایات

حضرت سیدنا امام ابو حاید محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: نماز ادا کرنے کے بعد اپنے دل میں حیا اور خوف محسوس کرو اور دل کو نماز میں کوتاہی کرنے کا احساس دلاؤ اور اس بات سے ڈرو کہ کہیں تمہاری نماز قبول ہی نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے تم کسی ظاہری یا باطنی (یعنی چُھپے) گناہ کی وجہ سے غَضَبِ الہی کا

شکار ہوئے ہو اور تمہاری نماز تمہارے مُنہ پر ماردی گئی ہو، لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی اُمید رکھو کہ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے تمہاری نماز قبول فرمائے گا ﴿۱﴾ حکایت: حضرت سیدنا یحییٰ بن وَحَّاب رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ جب نماز پڑھ لیتے تو جس قدر اللہ پاک چاہتا ٹھہرتے، آپ پر نماز (قبول نہ ہونے کے خوف) کا رنج و غم پہچان لیا جاتا ﴿۲﴾ حکایت: حضرت سیدنا ابراہیم نَحَعِی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ نماز کے بعد گھنٹہ بھر ٹھہرے رہتے (نماز قبول نہ ہونے کے خوف کے سبب یوں محسوس ہوتا) گویا آپ مریض ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۳۰) ﴿۳﴾ حکایت: حضرت سیدنا ابراہیم بن اَدْنَم رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ جب بھی نماز ادا کرتے تو فرماتے: مجھے یہ

دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں میری نماز میرے مُنہ پر نہ ماردی جائے (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ میری نماز قبول نہ ہو)۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۹۶)

اے پیارے پیارے نمازیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُرُگانِ دین کا خوفِ خدا! یہ صاحبانِ اعلیٰ درجے کی نمازیں ادا کرنے کے باوجود ربِّ العِزَّت کی جناب میں عاجزی فرمایا کرتے تھے۔ آہ!

ظاہری و باطنی آداب سے خالی ہماری نمازیں! اگر ہم میں سے کوئی نماز کے مسائل میں ماہر ہو تب بھی اُسے اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ہر نماز کے بعد یہ خوف دامن گیر رہنا چاہئے کہ کہیں میری نماز میرے مُنہ پر نہ ماردی جائے!

ہوں میری ٹوٹی پھوٹی نمازیں خُدا قبول

اُن دو کا صدقہ جن کو کھاشہ نے ”میرے پھول“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ



فَرِحْنَا بِفَضْلِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پڑھو و شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (غیب الامان)

امام صاحبان نماز کے مسائل بتاتے رہیں

امام صاحبان کو چاہیے کہ حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے مقتدیوں کو بہارِ شریعت یا مکتبۃ المدینہ کی کتاب نماز کے احکام سے ضروری مسائل بتاتے رہیں، صفیں دُرست رکھنے

کی تاکید، ارکانِ نماز کی سنتوں کے مطابق اور خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادائیگی، نیز زُکُوع، جُود، تَوَمُّع، جَلْسَہ وغیرہ اُمور دُرست طریقے سے ادا کرنے کی ہدایت فرماتے رہیں، نیز مقتدیوں کو بھی چاہئے وہ امام صاحب سے مسائل نماز سیکھیں،

ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریقہ کار تھا کہ اگر کوئی نماز میں کوتاہی کرتا تو اُس کی رہنمائی فرماتے، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھا مبارک کے پیچھے سے دیکھنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز جماعت کرانے کے بعد ایک شخص کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرمایا: ”اے فلاں! تم اپنی

نماز اچھی طرح کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا نمازی نماز پڑھتے وقت غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ صرف اپنے لیے نماز پڑھتا ہے، خدا کی قسم! بے شک میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہارے

سامنے سے دیکھتا ہوں۔“ (مسلم ص ۱۸۰ حدیث ۹۰۷) ”بخاری شریف“ کی روایت میں ہے: تم یہ سمجھتے ہو کہ میری توجہ صرف

قبلے کی طرف ہوتی ہے، اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا زُکُوع چُھپا ہوا ہوتا ہے اور نہ تمہارا خُشُوع پوشیدہ (یعنی غائب)

ہوتا ہے اور بے شک میں تم کو اپنی پشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۶۱ حدیث ۴۱۸)

شارح بخاری حضرت علامہ بڈالذین عینی رَحْمَةُ اللہ علیہ حدیث مبارکہ سے حاصل

ہونے والے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: امام کو چاہیے کہ جب وہ کسی شخص

کو کسی دینی معاملے میں کوتاہی کرتا یا اسے ناقص (Imperfect) ادا کرتا دیکھے تو

امام صاحب نیک ہی کی دعوت دیا کرتے



اُسے اُس فعل (یعنی حرکت) سے منع کرے اور اُسے وہ کام کرنے پر ابھارے جس میں زیادہ ثواب ہے۔ (عمدة القاری ج ۳ ص ۴۰۴ تحت حدیث ۴۱۸) شارح بخاری مفتی شریف الحق انجیری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: امام پر لازم ہے کہ اگر مقتدیوں کی نماز میں کوئی خامی دیکھے تو انہیں خبردار کر دے۔

علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: امام مجاہد رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے منقول ہے کہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا یہ دیکھنا نماز ہی کیلئے خاص نہ تھا، یہ دیکھنا تمام اوقات میں تھا۔ (عمدة القاری ج ۳ ص ۴۰۵)

پیچھے سے دیکھنا کیا نماز کے سنا تھ خاص تھا؟

غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے شوقِ صدرِ مبارک (یعنی مبارک سینہ چاک کرنے) کے بعد پاکیزہ دل کو جب زمزم کے پانی سے دھویا تو فرمانے لگے: قَلْبٌ سَدِيدٌ فِيهِ عَيْمَانٌ تَبْصِرَانِ وَأَذْنَانِ تَسْمَعَانِ (یعنی قلبِ مبارک ہر قسم کی کجی (یعنی نیڑھے پن) سے پاک ہے اور بے عیب ہے، اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی

دل مبارک پر دو آنکھیں اور دو کان

ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۴۱۰) مبارک دل کے یہ کان اور آنکھیں دنیا کی وہ چیزیں جو محسوس کی جا سکیں ان سے بہت ہی آگے کی حقیقتوں کو دیکھنے اور سننے کے لیے ہیں جیسا کہ خود حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِنِّي اَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ یعنی ”میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔“ جب اللہ پاک نے خلافِ عادت حضور عَلَيْهِ السَّلَام کے دل مبارک میں آنکھیں اور کان پیدا فرمادئے ہیں تو اب یہ کہنا کہ دنیا کی وہ چیزیں جو محسوس کی جا سکیں ان سے بہت ہی آگے کی حقیقتوں کو حضور عَلَيْهِ السَّلَام کا دیکھنا اور سنتنا کبھی کبھی ہے دائمی (یعنی ہمیشہ کیلئے) نہیں، بالکل غلط ہو گیا۔ جب ظاہری آنکھوں اور کانوں کا دیکھنا اور سنتنا دائمی (یعنی Permanent) ہے تو دل مبارک کے کانوں اور آنکھوں کا سنتنا اور دیکھنا کیونکر عارضی (یعنی Temporary) اور کبھی کبھی ہو سکتا ہے؟ اَلْبَيِّنَةُ



(از: تہذیب)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈر و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

حکمتِ خُذْ واندی کی بنا پر کسی خاص معاملے کی طرف حُضُور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا دھیان شریف نہ رہنا اور توجُّہ شریف ہٹ جانا دوسرا معاملہ ہے جس کا کوئی (بڑے سے بڑا عالم بھی) مُشْکِر (یعنی انکار کرنے والا) نہیں اور وہ (یعنی خیال نہ رہنا) عِلْم کے خلاف بھی نہیں ہے، لہذا اس حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ حقیقت بالکل واضح ہوگئی کہ حُضُور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا باطنی طور پر سُننا اور دیکھنا عارضی (یعنی وقتی طور پر) نہیں بلکہ دائمی (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہے۔

(مقالات کاظمی ج ۱ ص ۶۰ آسمیلا)

سر عرش پر ہے تری گزر، دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں (حدائق بخشش ص ۱۰۹)

شرح کلامِ رضا: یا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! عرشِ اعظم پر آپ کا آنا جانا ہے اور اللہ کریم کی عنایت سے زمین کے اندر تک کے راز جانتے ہیں۔ زمینوں اور آسمانوں کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے اللہ پاک کے کرم سے آپ نہ جانتے ہوں۔

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش ص ۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے سچے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے (رات میں) قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں قیام سے صرف

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۱۶ حدیث ۳۶۴۲)

جاگتا ملتا ہے۔

سرکارِ مکہ میں صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: ”اللہ پاک اس نکل کو قبول نہیں فرماتا جس میں بندہ

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۰۳ حدیث ۲۴)

اپنے بدن کے ساتھ اپنا دل حاضر نہ کرے۔“



صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
”غور و فکر کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھنا غافل دل کے ساتھ پوری رات

قیام (یعنی عبادت) کرنے سے بہتر ہے۔“ (مجموع رسائل ابن رجب ج ۱ ص ۳۰۲)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے
پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ ”آدمی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے

لیکن اُس کے لیے (نماز کا) حُزفِ دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا یا

(ابو داؤد ج ۱ ص ۳۰۶ حدیث ۷۹۶)

علامہ عبد الرزاق بن حنبلی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک کی مُراد یہ ہے کہ خُشوع اور غور و فکر وغیرہ نماز کو

کامل (یعنی مکمل) بنانے والی چیزوں کے اعتبار سے نماز کا ثواب ملتا ہے جیسا کہ باجماعت نماز میں ہوتا ہے کہ کسی کو

پچیس درجہ ثواب ملتا ہے اور کسی کو ستائیس درجہ۔

(فیض القدير ج ۲ ص ۴۲۲، ۴۲۳ ملخصاً)

تذکرہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اسے بیان کرنے والے صحابی رسول حضرت

سیدنا ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کی بڑی عَظَمَتِ ہے، کئی مَدَنی آقَا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست نہیں

ہوتا۔ (شرح السنہ ج ۷ ص ۱۷۴ حدیث ۳۷۰۶) اس حدیثِ پاک کی شرح یہ ہے: یعنی جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو

دُرُست کر دیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمت میں، ہیں تھوڑے مگر سب کی اصلاح انہی کے ذریعے سے ہے۔



قرآنِ فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو دیا کہما تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (عربی)

ریل کا پہلا ڈبہ جو انجن سے متصل (یعنی ملا ہوا) ہے، وہ ساری ریل کو انجن کا فیض پہنچاتا ہے، انجن سے وہ پہلا ڈبہ کھینچتا ہے اور سارے ڈبے اُس کے ذریعے کھینچتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۲۳) عرب کی سر زمین جب اسلام کی نورانی کرنوں سے متور ہوئی تو حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ساتھ والد ماجد حضرت سیدنا یاسر اور والدہ ماجدہ حضرت سیدنا ثنابہ بی

سُمیہ اور بھائی حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہم بھی ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۸۶)

چونکہ یہ مقدّس گھر اناعلیٰ کی زندگی بسر کر رہا تھا اس لئے کفار قریش پورے گھرانے کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، حضرت سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے سینے پر کبھی بھاری پتھر رکھ دیتے تو کبھی پانی میں غوطے دے کر بے حال کر دیتے اور کبھی آگ سے جسم

دینِ اسلام کی خاطر قربانیاں

داغ دار کر کے بڑھا کر دیتے تھے۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۵۸۹) یہاں تک کہ آپ کی پیٹھ مبارک ان زخموں سے بھر گئی۔ کسی نے آپ کی پیٹھ شریف کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیسے نشانات ہیں؟ ارشاد فرمایا: کفار قریش مجھے مکہ مکرمہ کی تپتی ہوئی پتھریلی زمین پر نگلی پیٹھ لٹاتے اور سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچاتے تھے، یہ ان زخموں کے نشانات ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۸۸)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی قربانیوں کے صلے میں بارگاہ رسالت سے آپ کو یہ اعزاز ملا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جنت

جنتِ عمار کی ہمشائق

عمار کی مشتاق (یعنی آرزومند) ہے۔“ (ترمذی ج ۵ ص ۴۳۸ حدیث ۳۸۲۲) ”جس نے عمار سے بغض رکھا اللہ پاک اُس سے ناراض ہو۔“ (مسند امام احمد ج ۶ ص ۶ حدیث ۱۶۸۱۴) سرور کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ آپ تمام عذرات میں شریک ہوئے۔

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۲۱ مہینے تک کوفہ کی گورنری کے فرائض سرانجام

وفاتِ شریفہ



دیئے اور بروز بدھ 7 صَفَرُ الْمُظْفَر سن 37 ہجری میں جنگِ صفین میں حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا، اس وقت آپ کی عُمر مبارک 93 سال تھی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۴۳ ص ۳۰۹، ۴۴۹)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَىٰ اِن پَر رَحْمَتِ هُو اور اُن كے صَدَقَةِ هَمَارَى بے حساب مَغْفِرَتِ هُو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الہی! رُحْم فرما از پئے عَمَارِ بِنِ یَاسِر

مجھے ہر حال میں رکھنا خُدا یا صَیْر و شَاکِر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

ابھی آپ نے حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر سنا۔ سارے ہی صحابہ کرام شان والے ہیں،

آئیے! شان صحابہ کرام سنتے ہیں:

صَحَابَةُ بَنِي عَظِيْمَتِ اِيْشَانِ قِرَانِ سَيِّدِ اَللّٰهِ كَرِيْمِ پارہ 27 سُورَةُ الْحَدِيْدِ كى آيْتِ 10 ميں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبے میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلٌ اُولَئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ اَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَتْلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرٌ ۝۱۰

مفسر قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کے درجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جنتی ہونا بالکل یقینی ہے

کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔ تمام صحابہ عادل و مثمنی ہیں کیونکہ سب سے رب کریم نے جنت

تمام صحابہ جنتی ہیں



فُرْمَانَ فَصَّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

کا وعدہ فرمایا، جنت کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا۔ (نور العرفان، آیت مذکورہ کے تحت) ہر صحابی، نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحابیت کی نسبت سے ہمارے لئے واجبُ التَّعْظِيمِ ہے اور کسی بھی صحابی کی گستاخی حرام اور گمراہی ہے۔

پارہ 11 سُورَةُ التَّوْبَةِ کی آیت نمبر 100 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ
الَّذِينَ اسْتَبَعُوا اللَّهَ عِزًّا
وَرَضُوا بِاللهِ رِضًا
وَأَعَدَّ لَهُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۰

ترجمہ کنز الایمان: اور سب میں اگلے پہلے تمہارا اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیروں ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس آیت میں تمام صحابہ کے متعلق تین چیزوں کا اعلان ہوا:

(۱) اللہ اُن سے راضی ہو چکا (۲) وہ اللہ سے راضی ہو چکے (۳) جنت اور وہاں کی نعمتیں اُن کے نام زد (یعنی مقرر) ہو چکیں۔

(امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۹)

رَبِّ غُفُورٍ پارہ 26 سُورَةُ الْفَتْحِ آیت 29 میں فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يُبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
سِيَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ
ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ
فِي الْإِنْجِيلِ ۝

ترجمہ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت میں اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے، ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔



(ترجمہ)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ پاک اس پر ان رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے صحابہ کرام کی عبادات، اُن کے رُکوع سجدے، اُن کا آپس میں رحیم و کریم ہونا وغیرہ کا اعلان فرمایا۔

(امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں جن کے ایمان کو اللہ کریم نے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا:

فَإِنَّ أُمَّوَابِئِشَلْ مَا أَمْنْتُمْ بِهِ فَقَدْ أَهْتَدَوْا

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا

تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے۔ (پ ۱، البقرة: ۱۳۷)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں فرمایا گیا کہ وہ ہی ایمان کا مدعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) ہدایت پر ہے جو صحابہ کی طرح ایمان رکھتا ہو یعنی صحابہ ایمان کی کسوٹی ہیں۔

(امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۹ ملخصاً)

پاک پڑوؤ ڈوگا رپارہ 10 سُورَةُ الْأَنْفَالِ آیت 74 میں فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی

اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی

وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش ہے اور عزت

کی روزی۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَانصَرَوْا

أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۴۲﴾

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے تمام مہاجرین و انصار کا سچا مومن ہونا اور ان کا صاحبِ درجات ہونا معلوم ہوا۔ یہ بھی پتا لگا کہ تمام صحابہ عادل ہیں، فاسق کوئی نہیں، اگر کسی سے کوئی جُرمِ سرزد ہو گیا تو توبہ نصیب ہو جاتی ہے اس پر باقی نہیں رہتے۔

(نور العرفان ص ۲۹۷ ملخصاً)

اوپر (یعنی صفحہ 328 تا 330 پر) دی ہوئی آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام صحابہ مجتبیٰ ہیں، اللہ پاک ان سب سے راضی ہے اور یہ خدا سے راضی

۱: غیر مسلم۔ ۲: اے صحابہ!



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جومجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اور اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخذ پیاڑ جتنا ہے۔

کہتے ہو تو وہ بُرائی خود تمہاری طرف ہی لوٹی ہے اور اس کا وبال تم پر ہی پڑتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۴۴)

اللہ کریم ہمیں دل و جان، قلم و زبان سے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے

صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور جنت میں ان کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

اُمہات المؤمنین و چار یار

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے (وسائل بخشش (مرتم) ص ۷۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ دو جہان صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کافر مان عالی شان ہے: جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ پاک کی بارگاہ

میں حاضر ہوتا ہے، جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”تو کس کی طرف

دیکھ رہا ہے؟ کیا مجھ سے بہتر کی طرف دیکھ رہا ہے؟ اے ابنِ آدم! میری طرف مُتَوَجِّہ ہو جا! میں اُس سے بہتر ہوں جس کی

طرف تو دیکھ رہا ہے۔“ (مسند البزار ج ۱۶ ص ۲۰۰ حدیث ۹۳۳۲)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ انور،

محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک

کی رحمتِ نمازی کی جانب مُتَوَجِّہ رہتی ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے،

جب ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت بھی اُس سے پھر جاتی ہے۔“ (ابو داؤد ج ۱ ص ۳۴۴ حدیث ۹۰۹)

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 496 صفحات کی کتاب،

”نماز کے احکام“ صفحہ 252 پر ہے: (نماز میں) نگاہ آسمان

میری جانب
مُتَوَجِّہ ہو جا!

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا
سے رحمت کا پھر جانا!

نماز میں ادھر ادھر
دیکھنے سے رحمت کا پھر جانا!



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصَلِّئِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَبَّ تَمَّ رَمَلُوا لِي بِرُؤُوسِهِمْ وَبِهِمْ يَرْجِعُونَ، بَعْدَ شُكْرِكَ فِي كُلِّ جِهَانٍ مِنْ جِهَانِ رُبِّكَ كَارِئِينَ هُنَّ.

کی طرف اٹھانا (مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲۶) اللہ پاک کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:

”کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز ہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک (یعنی چھین) لی جائیں گی۔“ (بخاری ج ۱ ص ۲۶۵ حدیث ۷۵۰) (نماز میں) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا، (بھی مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) چاہے پورا منہ پھرایا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر ادھر ادھر بے ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے اور نادرا (یعنی کبھی کبھار) کسی غرض صحیح کے تحت ہو تو حرج نہیں۔

اللہ مجھے بتا دے

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد عزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

جس طرح ادھر ادھر متوجہ ہونے سے سر اور آنکھ کو بچانا ضروری ہے، اسی طرح دل کو بھی بچانا ہے، جب دل غیر کی طرف متوجہ ہونے لگے تو اُسے یاد دلاؤ کہ اللہ کریم باطن (یعنی دلی کیفیات) سے باخبر ہے لہذا اپنے دل میں خُشُوعِ اختیار کیے رہو، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ظاہری و باطنی طور پر توجہ ادھر ادھر نہیں جائے گی کیونکہ جب باطن میں خُشُوعِ ہوتا ہے تو اعضاء (یعنی جسمانی حصوں) میں بھی خُشُوعِ پیدا ہو جاتا ہے۔ مُصَلِّئِ جَانِ رَحْمَتِ، شَمِّعِ بَزْمِ هِدَايَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِيَّاتِ أَحَدِ شَخْصٍ كَوَيْدِهَا جَوْمَازِ فِي أَيْدِي دَارِضِي سَهْلِي رَهَاتِهَا، فَرَمَايَا: ”اگر اس کے دل میں خُشُوعِ ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خُشُوعِ ہوتا۔“

(نوادرا اصول ج ۱ ص ۵۸۲) (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۲۸)

نماز میں دارڑھی سے کھیلنے کا مسئلہ

”نماز کے احکام“ صفحہ ۲۴۷ پر ہے: (نماز میں) دارڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا۔ (مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵)

کتب کہاں کی نظر نہ نو (حکایت)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک بار بعد نماز ظہر مسجد میں وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب نے مسجد میں آکر بیٹ باندھی، جب رُکوع کیا تو گردن اٹھائے تجدہ گاہ کو دیکھتے رہے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ



نے انہیں پاس بلا کر شرعی مسئلہ سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بحالتِ قیام نظر تجذہ گاہ پر اور بحالتِ رُکوع پاؤں کی انگلیوں پر اور بحالتِ تَسْمِيعِ (تس۔ مع یعنی رُکوع سے اُٹھ کر تُوْمَة میں سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمَدَهُ کہتے وقت) سینے پر اور بحالتِ جُذُونَاک پر اور بحالتِ قُعُودِ (یعنی التَّجِيَّاتِ میں بیٹھنے کی حالت میں) اپنی گود پر نظر رکھنا چاہیے، نیز سلام پھیرتے وقت کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو ملحوظ (یعنی دھیان میں) رکھتے ہوئے اپنے شانوں (یعنی کندھوں) پر نظر ہونی چاہیے۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۳۰۳)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِيك مرتبہ نماز کے بعد وہاں (ہند) کی ایک مسجد میں مشغول وظيفہ تھے۔ ایک صاحب آئے اور آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگے۔ جب تک قیام میں

پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگائیے! (حکایت)

رہے مسجد کی دیوار کو دیکھتے رہے، رُکوع میں بھی سر اوپر اٹھا کر سامنے دیوار ہی کی طرف نظر رکھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس وقت تک اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بھی اپنا وظیفہ مکمل کر چکے تھے۔ آپ نے انہیں اپنے پاس بلا کر شرعی مسئلہ سمجھایا کہ ”نماز میں کس کس حالت میں کہاں کہاں نگاہ ہونی چاہئے۔“ پھر فرمایا: ”بحالتِ رُکوع نگاہ پاؤں پر ہونی چاہئے۔“ یہ سنتے ہی وہ صاحب قابو سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے: ”واہ صاحب! بڑے مولانا بنتے ہو، نماز میں قبلے کی طرف منہ ہونا ضروری ہے اور تم میرا منہ قبلے سے پھیرنا چاہتے ہو!“ یہ سن کر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ان کی سمجھ کے مطابق کلام کرتے ہوئے فرمایا: ”پھر تو تجذدے میں بھی پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگائیے!“ یہ حکمت بھرا جملہ سن کر وہ بالکل خاموش ہو گئے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ ”قبلہ رُو ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اول تا آخر قبلے کی طرف منہ کر کے دیوار کو دیکھا جائے،“ بلکہ صحیح مسئلہ وہی ہے جو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے بیان فرمایا۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

فُتْرَانُ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمادِ اور روزِ جمعہ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

نماز میں دیدارِ مُصْطَفَى (ایمان افزہ و رحمت کائیت)

”بخاری شریف“ میں روایت ہے کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ (تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آیاتِ عالت یعنی بیماری کے دنوں

کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: پیر (Monday) کے روز

صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ائید میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ (یعنی

Blessed room) کا پردہ اٹھایا اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو صفوں کے اندر نماز میں دیکھ کر مسکرا دیے، امیر المؤمنین

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ گمان کرتے ہوئے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے

ہیں، صف میں پیچھے کی طرف آنے لگے اور خوشی کے مارے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی نظریں نماز ہی میں آپ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چہرہ مبارک کی طرف لگ گئیں اور قریب تھا کہ سب حضرات نماز توڑ دیتے مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے اشارہ فرمایا کہ نماز مکمل کرو۔ پھر مکانِ عالی شان میں تشریف لے گئے اور پردہ ڈال دیا۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۰۶، حدیث ۱۲۰۵)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نماز کے دوران

اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نظارے میں مشغول ہو گئے۔ جب

نمازی نماز میں قرآنی الفاظ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ اور مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ

کہے گا، تَشَهُّد (ت۔ شہ۔ ہُد) میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ عرض کرے گا اور دُرُودِ اِبْرَاهِيم

پڑھے گا تو عاشقِ رسول نمازی کے ذہن میں سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا تصور آسکتا ہے، اور نماز میں تعظیم کے

ساتھ آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا تصور آنا عین سعادت ہے۔ بے شک اس سے خُشوع میں اضافہ ہوتا ہے اور نماز کامل

(یعنی پوری) ہوتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”شَرْحُ الْعُبَاب“ میں لکھتے ہیں:

نماز میں آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا تصور



(مسلم)

فَرَمَانَ مُصَاطَفَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَ لَمْ يَجْهَرَ بِرَأْيِهِ وَبِأَكْبَرِ مَا بَدَأَ اللهُ بِكَ أَسْ بِرِدْسٍ رَحْمَتِي يَهْتَابُ.

”نماز میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو (أَيُّهَا النَّبِيُّ) کہہ کر مخاطب کرنے میں گویا یہ اشارہ ہے کہ اللهُ رَبُّ الْعِزَّةِ نَبِيُّ رَحْمَتِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمت کے نمازیوں سے پردہ اٹھادیتا ہے اور گویا آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ تشریف فرما ہیں تاکہ ان کے لیے افضل عمل (یعنی نماز) کی گواہی دیں اور آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی موجودگی کا تصوّر ان کے خُشوع میں اضافے کا سبب بن جائے۔“

(الإيعاب شرح العُيَاق (مخطوطه) ص ۸۹، حاشية اعانة الطالبين ج ۱ ص ۲۸۸)

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوّر میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جب نمازی نماز کے دوران التَّجِيَّاتِ (أَث - ت - حِيَات) میں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہے تو تصوّر میں ذاتِ پاکِ مُصَاطَفَةَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تشریف فرما سمجھتے ہوئے عَرَضُ کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ یعنی اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ پاک کی

(احياء العلوم ج ۱ ص ۲۲۹)

آقا کے تصوّر نے جینے کا مزا بخشا
میں کیسے کہوں جینا و شوار نظر آئے

اے عاشقانِ رسول! عشقِ رسول کے بھر بھر کر جام پینے اور سنتوں کے مطابق دنیا میں جینے کی آرزو ہو تو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے ساتھ عملی طور پر وابستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک ”مدنی بہار“ پیش کی جاتی ہے: چنانچہ لو دھراں (پنجاب) کے مضافاتی علاقے ”جلال پور موڑ“ کے ایک نوجوان (عمر تقریباً 22 سال) بڑی صحبت کی وجہ

سے نشے کے ایسے عادی تھے کہ شاید ہی ایسا کوئی نشا ہو جو وہ نہ کرتے ہوں، بالخصوص نشے کے انجکشن کی انہیں ایسی عادت

نماز میں سلام
عمر میں کثرت
مکاہ طریقت
مکاہ طریقت

رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں۔

روزانہ نشہ
مکاہ طریقت
سور و مالا
دو انجکشن
مکاہ طریقت



(ترجمہ)

فَرِحَ فَرِحَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ دیا پاک نہ پڑے۔

پڑی ہوئی تھی کہ روزانہ ڈیڑھ دو سو روپے کے انجکشن لگواتے بلکہ اگر کوئی نہ ملتا تو خود ہی اپنے آپ کو انجکشن لگا لیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے انہیں کاروبار کروا کر دیا تھا وہ بھی بُری عادتوں اور نشے کے چکر میں ختم ہو چکا تھا۔ گھر والے ان کی وجہ سے بے حد پریشان تھے، والد صاحب نے تنگ آ کر کئی مرتبہ انہیں زنجیر سے باندھ دیا تاکہ نشے کا انجکشن نہ لگا سکیں مگر وہ باز نہیں آتے تھے۔ وہ اپنے علاقے میں ”لشکارا“ کے نام سے مشہور تھے۔ افسوس! کہ وہ اور ان کے دوست مل کر رکشے والوں سے فی کس دس روپے بھتا لیا کرتے اور دکانوں سے سامان مفت اٹھا لیا کرتے۔ آہ! پانچ وقت کی نماز تو دور کی بات ہے انہیں یاد نہیں پڑتا کہ انہوں نے اس زمانے میں کبھی عید کی نماز بھی پڑھی ہو۔ ایک دن خدا نے انہیں سنبھلنے کے اسباب مہیا کر دیئے، ہوا یوں کہ ایک دن وہ گھر سے نکلے تو سبز عمامے والے عاشقانِ رسول ان کے سامنے آگئے اور ان سے کہنے لگے: ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے آپ کے محلے کی مسجد میں آیا ہوا ہے، براہِ کرم! مغرب کی نماز مسجد میں پڑھئے اور سنتوں بھرا بیان سنئے۔ عاشقانِ رسول کے عاجزانہ لہجے سے وہ بہت متاثر ہوئے اور مغرب کی نماز پڑھنے مسجد میں چلے گئے۔ نماز کے بعد جب بیان سنا تو ان کے دل پر اتنی گہری چوٹ لگی کہ جب انہوں نے بیان کے بعد تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی تو وہ ہاتھوں ہاتھ تیار ہو گئے اور سفر پر روانہ بھی ہو گئے۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت اور انفرادی کوشش کی برکت سے بعد تو بہ سُر پر عمامہ شریف، مدنی لباس اور فرانس و واجبات کے ساتھ ساتھ مدنی آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل کی بھی پکی نیت کر لی۔ اس نیت پر عمل کی برکتیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو گھر والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا اور محلے والوں کو بھی خوش گوار حیرت ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنے محلے کی مسجد میں درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی، دعوتِ اسلامی کے مبلغ کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانے میں مشغول ہو گئے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

سینے سنتیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (ترمذی) ص ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْعُ بَرْدٍ مَرِيضٌ وَوَيْسُ الْبُكَاءِ بَرْدٌ اللهُ يَأْكُ أَسْرُورَةً تَمِيْلُ نَازِلٌ فَرَمَاتَا بَـ

نماز میں خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ پیدا کرنے والے اسباب

ایمان کی چار دعائیں! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُشُوع کی جگہ دل ہے جبکہ اعضاء اس کے ظاہر ہونے کا مقام۔ خُشُوع کا حاصل ہونا اللہ رب العزت کی

نہایت عظیم نعمت ہے۔ شیطان پہلے تو بندے کو نماز سے روکتا ہے، اگر بندہ پھر بھی نماز پڑھنے لگتا ہے تو مختلف دنیوی چیزیں یاد دلا کر نماز کی رُوح یعنی خُشُوع وَخُضُوع ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم خُشُوع وَخُضُوع کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے، ہمیں بھی خُشُوع وَخُضُوع حاصل کرنے کے لیے خوب کوشش کرنی اور اسے پانے کے لیے

گڑگڑا کر دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یوں دُعائیں مانگا کرتے:

اے اللہ! میں اس دل سے تیری پناہ لیتا ہوں
جو خُشُوع اختیار نہ کرے۔

﴿۱﴾ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ

اے میرے رب! مجھے تیرا بہت شکر گزار، تیرا
بکثرت ذکر کرنے والا، تجھ سے بہت ڈرنے والا،
تیرا نہایت فرمانبردار، تیرے لیے خُشُوع اختیار
کرنے والا، تیری بارگاہ میں بہت گریہ و زاری
کرنے والا اور رجوع لانے والا بنا۔

﴿۲﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَرًا،
لَكَ ذَكَرًا، لَكَ رَهَابًا،
لَكَ مَطْوَعًا، لَكَ حُبِيًّا،
إِنَّكَ أَوْفَىٰ أَمْنِيًّا



(ابن سنی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ كَيْسَ يَأْتِيهِ رُؤُوسُكُمْ نَزِيحًا تَحْتِمْ وَهَذَا بَحْتٌ يَكُونُ.

﴿۳﴾ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا

يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس علم سے جو نفع

ندے، اس دل سے جو خُشُوع اختیار نہ کرے، اس

نفس سے جو سیر نہ ہو، اس دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

﴿۴﴾ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ

لَا تَسْتَفْعَلُ.

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نماز سے جو نفع

ندے۔

علامہ عبد الرزاق مناوی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ دُعَاةِ مُصْطَفَى نَمْبَر 3 كِتَحْتِ فَرَمَاتِهٖ
هِي: بَارِكَاةِ الْهِي مِي "أُسْ عِلْمٌ سِي جَوْفَعٌ نَدَى" اَوْر "أُسْ دَل سِي جَوْفَعٌ
إِخْتِيَارِنَه كَرَى" اَيْك سَا تَه عَرَضُ كَرِنِي مِي يِه اِشَارَه هِي كِه عِلْمٌ نَافِعٌ (عِنِي نَفَعٌ

(فيض القدير ج ۲ ص ۱۹۴)

دینے والے علم) سے دل میں خُشُوع پیدا ہوتا ہے۔

عِلْمٌ نَافِعٌ (عِنِي نَفَعٌ دِينِي وَالْعِلْمُ) وَهٖ هَوْتَا هِي جَوْدَل مِي اَثَرُ كَرَجَاةٍ اَوْر اَس مِي اَللّٰهُ رَبُّ
الْعَزَّةٖ كِي مَعْرِفَتِ، عَظَمَتِ، خَوْفٌ، تَعْظِيْمٌ اَوْر حُبَّتِ ذَال دے اَوْر جَب يِه چيزِي دَل مِي
تَهْضُر جَاتِي هِي تَو دَل مِي خُشُوعٌ پِيْرَا هَوْتَا هِي اَوْر دَل كِي پِيْرُوِي مِي تَمَام اَعْضَا هِي خُشُوعٌ

(مجموع رسائل ابن رجب ج ۱ ص ۱۶)

اختیار کرتے ہیں۔

حَضْرَتِ سَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ تَسْتَرِي رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَرَمَاتِهٖ هِي: "جَسَّ شَخْصٌ كِه
دَل مِي خُشُوعٌ هَوْتَا هِي شَيْطَانِ اس كِه قَرِيْبٌ نِيْسِ اَتَا."

(بصائر ذوی التمييز ج ۲ ص ۵۴۲)

شَيْطَانِ قَرِيْبٌ نِيْسِ اَتَا



(مجمع الزوائد)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اگر آپ خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ سے نمازیں پڑھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے گناہوں سے پرہیز کیجئے، گناہ خُشُوعٌ کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں، گناہ پر قائم رہتے ہوئے خُشُوعٌ حاصل نہیں ہو سکتا۔

گناہ خُشُوعٌ کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں

اگر دل میں نَزَمی وَخُشُوعٌ لانا چاہتے ہیں تو نیکیوں کی کثرت کیجئے اور ایک عظیم الشان نیکی تلاوتِ قرآن بھی ہے۔ تلاوت کے سبب دل نَزَم ہوتا ہے، نیز لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا بھی دل کی نَزَمی کا باعث ہے۔ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں دل کی سَخْتی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نَزَم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا

دل کی نَزَمی کا باعث ہے۔ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں دل کی سَخْتی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نَزَم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا

(شعب الایمان ج ۷ ص ۴۷۲، حدیث ۱۱۰۳۴)

کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔“

مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”احترامِ مُسَلِّم“ صفحہ ۱۲ تا ۱۳ پر ہے: جس بچے یا بچی کا باپ فوت ہو جائے اُس کو یتیم کہتے ہیں۔ جب بچہ بالغ یا بچی بالغ ہوگی تو اب یتیم کے احکام ختم ہوئے۔ یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا بھی بڑا ثواب ہے۔

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

چنانچہ رسول کریم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: ”جو شخص یتیم کے سر پر مَحَضُّ اللہ پاک کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے مقابل میں اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے، میں اور وہ جَنَّت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔“

اُمت کے عَمَمُو آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف

(مُعْجَم اَوْسَط ج ۱ ص ۳۰۱ حدیث ۱۲۷۹)

لے آئے اور بچے کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔“



(مبارک)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

دل کی سختی کیسے دور ہو؟ (حکایت)

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک خاتون نے قساوت قلبی (یعنی دل کی سختی) کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”موت کو کثرت سے یاد کیا کر تیرا دل نرم ہو جائے گا۔“ جب اس عورت نے ایسا کیا تو اس کا دل نرم ہو گیا۔

پس اس نے اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شکر یہ ادا کیا۔ (الزُّوْضُ الْفَائِقُ ص ۲۳)

امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: دل کو پیدا کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کے لیے خُشُوع کرے تاکہ اس کے سبب سینہ کھل جائے اور دل نور ڈالے جانے کے قابل ہو جائے، جب دل میں خُشُوع نہیں ہوگا تو وہ سخت کہلائے گا اور سخت دلی سے پناہ مانگنا ضروری ہے، اللہ کریم (پارہ 23 سُورَةُ الرَّحْمٰن آیت 22 میں) ارشاد فرماتا ہے:

دل کی پیدائش کا مقصد

ترجمہ کنز الایمان: تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِلنَّفْسِیَةِ قَلْبُوهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(شرح الطیبی ج ۵ ص ۲۱۰)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عاجز دل زرخیز زمین کی طرح ہے جس میں پیداوار خوب ہوتی ہو اور سخت دل اس پتھر کی طرح ہے جس میں پھیلا یا ہوا بیج بیکار جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۶۰) (ایک اور مقام پر فرماتے ہیں) جس دل میں اللہ (پاک) کے ذکر سے بچلن، عذاب کے ذکر سے خوف، جنت کے ذکر سے شوق، حضور عَلَیْهِ السَّلَام کے ذکر سے وجدان (یعنی قلبی لذت) نہ پیدا ہو وہ سخت ہے، اللہ (پاک) اس سے بچائے۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۵۹)

سخت دل کی پہچان

آپ کا نام سنتے ہی سرکارِ کاش
دل چلنے لگے جان ہو بے قرار

(وسائلِ بخشش (نرم) ص ۲۲۴)



(فتح الباری)

فَرَمَانَ قُصُفَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْهُ بَرُوذُ جَمُوذُو وَوَشْرِيفُ بُرْهَسَ گائِشِ قِيَامَتِ كَدْنِ اُسْ كِي شَفَاعَتِ كَرُوں گَا۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ایک حدیثِ قدسی میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں فرماتا بلکہ میں اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت

اللہ کے نزدیک سورج سے زیادہ روشن چہرہ کس کا ہوگا؟

کی خاطر تواضع (یعنی عاجزی) اختیار کرے، میری حرام کردہ چیزوں سے

اپنی خواہشات کو روکے رہے، میری نافرمانی پر اصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، بے لباس کو لباس پہنائے، مُصِیبت زدہ پر رُحْم کرے، مُسافر کو ٹھکانا دے اور یہ سب کچھ میرے لیے کرے۔ میری عِزَّت و جلال کی قِسم! اس کے چہرے کا نُور

میرے نزدیک سورج کے نُور سے زیادہ روشن ہوگا، علاوہ ازیں میں اس کی تہاالت کو حِلْم (یعنی بُردباری۔ نرمی) اور تاریکی (یعنی اندھیرے) کو روشنی بنا دوں گا، وہ مجھے پُکارے گا میں اُسے لَبَّيْكَ کہوں گا، مجھ سے سُوَال کرے گا میں اُسے

عطا کروں گا، مجھ پر قِسم اٹھائے گا میں اُس کی قِسم پوری کروں گا نیز اسے اپنا قُرب عطا کر کے اُس کی نگہبانی کروں گا اور اپنے فرشتوں کے ذریعے اس کی حفاظت کرواؤں گا۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۱۴ حدیث ۲۰۱۰۰)

جس کا دل سَخت ہو جاتا ہے اس سے خُشُوع رُخْصت ہو جاتا ہے، دِل سَخت ہونے کے کئی اَسباب ہیں، ان میں سے ایک سَبَب گُناہ کرنا بھی ہے۔

گناہوں سے دل کا لہو جاتا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو جہان صَلَّى اللهُ

عليه وآله وسلم کا فرمانِ عالی نشان ہے: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نُقطہ (Black dot) پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آ جاتا ہے اور توبہ و استغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نُقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ

پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ دَنگ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اس طرح فرمایا ہے:



(الجزان)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُورِ پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر رنگ
چڑھا دیا ہے ان کی کماؤں نے۔

كَلَّا بَلْ سَكَنَ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ (پ: ۳۰، المطففين: ۱۴)

(ترمذی ج ۵ ص ۲۲۰ حدیث ۳۳۴۵)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے غم میں

سرکار! مگر دل کی قساوت نہیں جاتی (وسائل بخشش (مرم) ص ۲۸۲)

بِغَيْرِ مَقْصِدٍ كَمَا سَبَّحْنَاكَ اللَّهُ بِحَمْدِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَصْبَحْنَا وَبِحَمْدِكَ أَنْعَمْتَ إِنَّكَ عَالِمُ السُّرُورِ وَمَا عَلَّمْنَا مِنْ دِينِكَ كَلِمَاتٍ نَسْتَعِينُ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ

بِغَيْرِ مَقْصِدٍ كَمَا سَبَّحْنَاكَ اللَّهُ بِحَمْدِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَصْبَحْنَا وَبِحَمْدِكَ أَنْعَمْتَ إِنَّكَ عَالِمُ السُّرُورِ وَمَا عَلَّمْنَا مِنْ دِينِكَ كَلِمَاتٍ نَسْتَعِينُ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ

بِغَيْرِ مَقْصِدٍ كَمَا سَبَّحْنَاكَ اللَّهُ بِحَمْدِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَصْبَحْنَا وَبِحَمْدِكَ أَنْعَمْتَ إِنَّكَ عَالِمُ السُّرُورِ وَمَا عَلَّمْنَا مِنْ دِينِكَ كَلِمَاتٍ نَسْتَعِينُ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ

ظَالِمٌ سَيِّئٌ مَلِكٌ ذَلِيلٌ
مَكَالًا كَرِيمًا

حضرت سیدنا امام ابو یوسف رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی کہ رُؤْيَةُ وَجْهِ الظَّالِمِ تُسَوِّدُ الْقُلُوبَ یعنی
ظالم کا چہرہ دیکھنا دل کو کالا کرتا ہے۔

بُرُورٌ كَا فَرْمَانِ هِيَ: ”گناہ کفر کے قاصد (یعنی اسباب) ہیں، یعنی اس
اعتبار سے کہ گناہ دل میں سیاہی پیدا کر کے اسے اس طرح ڈھانپ لیتے
ہیں کہ پھر وہ کبھی کسی بھلائی کو قبول نہیں کرتا، اُس وقت دل سُخْت ہو جاتا ہے اور
اس سے ہر رحمت و مہربانی اور خوف نکل جاتا ہے، پھر وہ شخص جو چاہتا ہے کہ گزرتا ہے اور جو بات اسے پسند ہوتی ہے اس
پر عمل کرتا ہے، نیز اللہ پاک کے مقابلے میں شیطان کو اپنا دوست بنا لیتا ہے تو وہ شیطان اُسے گمراہ کرتا، وَرَعَلَاتَا، جھوٹی
اُمیدیں دلاتا اور جس قدر ممکن ہو اُس سے کفر سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہوتا۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱ ص ۶۳)



قرآن فصلاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یوسف)

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل

کچھ تم ہی کرو نا یہ شوخت نہیں جاتی (وسائل بخشش (مرم) ص ۳۸۲)

حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: ”اللہ پاک اور بندے کے درمیان گناہوں کی ایک طے شدہ حد ہے جب بندہ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے تو اللہ پاک اُس کے دل پر مہر (Seal) کر دیتا ہے اس کے بعد اُسے نیکی کی توفیق نہیں دی جاتی۔“

دل پر مہر کر دی
تو نبی کی
توفیق نہ ملے گی

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۶۵) (احیاء العلوم (اردو) ج ۴ ص ۱۵۷)

یا اللہ پاک! رحم کی درخواست ہے، میرے دل سے گناہوں کی سیاہی کو مٹا کر اس میں نیکیوں کا نور بھر دے،

مولیٰ! ورنہ کہیں کا نہ رہوں گا۔

گناہوں کی عادت بڑھی جا رہی ہے کرم یا الہی کرم یا الہی

گناہوں کی تاریکیاں چھا گئی ہیں کرم یا الہی کرم یا الہی

تُو عطار کو بے سبب بخش مولیٰ

کرم کر کرم کر کرم یا الہی (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰهِ عَلَیْ سَیِّدِنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ نے اپنے حواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم فضول بولنے سے بچتے رہو، کبھی

بھی ذِکْرُ اللّٰهِ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سخت

دل کی سختی کا ایک سبب
”فُضُولٌ گُونی“ ہے

ہو جائیں گے، حالانکہ دل نرم ہوتے ہیں (لیکن فضول گونی نہیں سخت کر دیتی ہے) اور سَخَتْ دِلُ اللّٰهِ رَبِّ الْعِزَّتِ کی



(متواتر)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلِّمْ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کجس ترین شخص ہے۔

(غُبُونُ الْحِكَايَاتِ ۱۱۹)

رحمت سے محروم ہوتا ہے (یعنی اگر تم اللہ پاک کی رحمت کے اُمیدوار ہو تو اپنے دلوں کو سختی سے بچاؤ۔“

یارب! نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں

اللہ ڈباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۹۳ نمبر ۹۳)

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

”راہِ آخِرَتِ پر چلنے والے بُرُّرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کی مبارک عادت

تھی کہ وہ سائن ہمیشہ نہیں بلکہ کبھی کبھار ہی کھاتے تھے اور نَفْس کی

خواہشات سے بچتے تھے، کیوں کہ انسان اگر خواہش کے مطابق لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اس سے اُس کے نَفْس میں اکڑ

(یعنی سرکشی، مغروری) اور دل میں سختی پیدا ہوتی ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قدر مانوس (یعنی ان کا اس قدر عادی)

ہو جاتا ہے کہ دُنوی لَذتوں کی مَحَبَّتِ اُس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلالُه کی ملاقات اور اُس

کی بارگاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے، اس کے حق میں دُنیا جنت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ اَلْبَتَّ وہ اپنے نَفْس

پر اگر سختی ڈالے اور اس کو لَذتوں سے محروم رکھے تو دُنیا اُس کیلئے قید خانہ بن کر تنگ ہو جاتی ہے اور اُس کا نَفْس اس قید خانے

اور تنگی سے آزادی چاہتا ہے اور موت ہی اس کی آزادی ہے۔ حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے فرمان میں

اسی بات کی طرف اشارہ ہے چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”اے صدیقین کے گروہ! جنت کا ولیمہ کھانے کیلئے

اپنے آپ کو بھوکا رکھو کیوں کہ نَفْس کو جس قدر بھوکا رکھا جائے اُسی قدر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔“ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۳)

پیٹ بھر کر کھانے کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ آدمی عبادت کی لَذت اور شگھاس

سے محروم ہو جاتا ہے، چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تاکہ عبادت

ذکرہ لَبَنَانِ کرے
اولئنا کی نصیحت



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ مَعِيَ هُوَ مَجْهُدٌ بِرُؤُوسِهِ وَرُؤُوسُهُ كَتَمَاهَا رَأْسُهُ وَجْهَهُ تَكْتُمُهَا بَيْتُهُ أَيْ

کی خلوات (یعنی سٹھاس) نصیب ہو۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن آدم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کوہ لبنان میں کئی اولیائے کرام کی صحبت میں رہا، ان میں سے ہر ایک نے مجھ سے یہی کہا: جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں چار باتوں کی نصیحت کرنا، ان میں ایک نصیحت یہ تھی کہ جو زیادہ کھائے گا اسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی۔ (منہاج العابدین ص ۸۴، ۹۸)

شوق کھانے کا بڑھ چلا یارب نفس کا داؤ چل گیا یارب!
 خوب کھانے کی نحوٹا یارب نیک بندہ مجھے بنا یارب!
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! ہنسنا اگرچہ جائز ہے لیکن ”زیادہ ہنسنا“ غفلت میں ڈالنے والا، غیر مناسبت اور دل کو مُردہ کر دینے والا کام ہے، غیر ضروری ہنسی سے بچنے کے سبب ان شاء اللہ روحانیت میں ترقی حاصل ہوگی۔ لہذا اس

دَلِیْلِ كَيْ سَخِنَتْ كَا اِيكِي
 سَبَبٌ زِيَادَةٌ هِنْسَانًا

سلسلے میں کچھ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں کہ کہیں یا آخرت کے باب میں ہمیں تنجیدگی ملے! رسول کریم صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: ”زیادہ ہنسنا ہنسنا! کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۶۵ حدیث ۴۱۹۳)

زیادہ ہنسنا آخرت سے غفلت کی علامت (یعنی نشانی) ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

هِنْسَانًا غَفَلْتُمْ
 كَيْ غَلَفْتُمْ

یعنی اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۱۸ حدیث ۴۶۲۱)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے

ہَا كَيْ صَحَابَةٌ
 هِنْسَانًا تَخَفْتُمْ؟

(شرح السنہ ج ۶ ص ۳۷۵ حدیث ۳۲۴۴)

مضبوط تھا۔



قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پڑھو و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اٹھے۔ (شعب الایمان)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: شاید سائل (یعنی پوچھنے والے) نے وہ حدیث سنی ہوگی، ”زیادہ ہنسنا دل مردہ کرتا ہے“ تو اُس نے سوچا ہوگا کہ حضرات صحابہ (علیہم الرضوان) کبھی نہ ہنستے ہوں گے (کیوں کہ) وہ حضرات (تو) زندہ دل تھے پھر انہیں ہنسی سے کیا تعلق! (سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ”ہاں“ میں) جواب (دینے) کا مقصد یہ ہے کہ ہنسنا حرام نہیں حلال ہے، وہ حضرات (یعنی صحابہ کرام علیہم الرضوان) وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل مردہ کر دے یعنی ہر وقت ہنستے رہنا بلکہ وہ (صاحبان وہ) ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شگفتہ (یعنی تروتازہ) رکھے اور سامنے والے کو بھی شگفتہ (یعنی تروتازہ) بنا دے۔ (مراۃ ج ۶ ص ۴۰۴)

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے اور جو مزاح (یعنی مذاق بختری) کرتا ہے لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، جو کسی کام کو کثرت سے (یعنی زیادہ) کرتا ہے وہ اسی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے، جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور جس کی غلطیاں زیادہ ہو جائیں اُس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے اُس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اور جس کی پرہیزگاری کم ہو جائے اُس کا دل مر جاتا ہے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۳ ص ۳۸۹)

دل کی سبب

حضرت سیّدنا ذہب بن واد رحمۃ اللہ علیہ نے عید الفطر کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اگر ان لوگوں کی مغفرت ہوگئی ہے تو کیا یہ شکر کرنے والوں کا کام ہے اور اگر ان کی بخشش نہیں ہوئی تو کیا یہ خائفین (یعنی ڈرنے والوں) کا انداز ہے؟ (احیاء العلوم (اردو) ج ۳ ص ۳۹۰) یہ روایت عفت والی ہنسی کے متعلق ہوگی ورنہ عید پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔

صحابی ابن صحابی حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ خائفین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والے) کون ہیں؟ فرمایا: ان کے دل خوفِ خدا

اللہ سے ڈرنے والے کون ہیں؟



(بحر البراج)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسْمٌ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ڈو و دیا کہ پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

سے رنجی ہیں، ان کی آنکھیں روتی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے خوشی کریں جبکہ موت ہمارے پیچھے ہے اور قبر ہمارے سامنے ہے اور قیامت ہمارے وعدہ کی جگہ ہے، چہنم پر سے گزرنا ہے اور اللہ رب العزت کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۲۷)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا چہنم میں داخل ہوگا۔“ (احیاء العلوم (اردو) ج ۳ ص ۳۹۱) تابعی بزرگ حضرت سیدنا عمار بن قیس رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”جو شخص دُنیا میں بھرت ہنستا ہے

وہ قیامت میں بھرت روئے گا۔“

(تنبيه المغتربین ص ۴۲)

عظیم تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام حسن بصری رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے آپ نے فرمایا: يَا فَسِي هَلْ مَرَزْتَ بِالصِّرَاطِ؟ یعنی اے جوان! کیا تو پلِ صراط سے گزر چکا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: هَلْ تَسْذِرُنِي

وہ پھر کبھی ہنستا ہے؟

إِلَى الْجَنَّةِ تَصِيرُ أَمْ إِلَى النَّارِ؟ یعنی کیا تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: فَمَا هَذَا الضَّحْكُ یعنی پھر یہ ہنسا کیسا ہے؟ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۲۷) یعنی جب ایسی مشکلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نجات کا بھی علم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے؟ اس کے بعد وہ شخص کسی سے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔ (اخلاق الصالحین ص ۴۹)

حضرت سیدنا محمد بن واسع رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جب تم جنت میں کسی کو روتا ہوا دیکھو گے تو کیا تمہیں اس کے رونے سے تعجب نہیں ہوگا؟ عرض کی گئی: ضرور ہوگا۔ ارشاد فرمایا: جو دُنیا میں ہنستا ہے لیکن

اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا ٹھکانا کیا ہے (یعنی جنت پانا ہے یا چہنم میں جانا ہے) تو اس (ہنسنے والے) شخص پر اس سے بھی زیادہ تعجب ہے۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۳ ص ۳۹۱)



(از سنن)

قرآن فصلاً فی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر رزق و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

حدیث قدسی میں آیا ہے (اللہ پاک فرماتا ہے): **عَجَبًا لِمَنْ آيَقَنَ بِالْمَوْتِ**

كَيْفَ يَفْرَحُ۔ یعنی تعجب ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے، پھر کیسے ہنستا

(شعب الایمان ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۲۱۲)

موت کا یقین
ہر گھنٹے والا کیسے ہنستے؟

حضرت سیدنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ چالیس سال تک نہ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ اسی طرح حضرت عَزْرَوَان رَقَائِشِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نہیں ہنستے

(تنبیہ المغتربین ص ۴۲)

40 سوال
تیک نہ ہنسنے

حضرت سیدنا عَوْن بن ابوزید رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں حضرت عَطَاء سَلَمِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے پاس پچاس سال رہا میں نے ان کو کبھی ہنسنے ہوئے نہیں دیکھا۔

(تنبیہ المغتربین ص ۴۲)

50 سوال
تیک نہ دیکھا

حضرت مُعَاذَةُ عَدَوِيَّة رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ایک دن ایسے نوجوانوں پر گزریں جو کہ ہنس رہے تھے اور ان کا لباس صُوف (اون) کا تھا یعنی لباس صُوفیانہ تھا تو آپ نے فرمایا:

(تنبیہ المغتربین ص ۴۲)

لباس نیکوں
والا اور نہ

سُبْحَنَ اللّٰهِ، لِبَاسِ الصّٰلِحِيْنَ وَضَحْكُ الْعَافِلِيْنَ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ! لباس تو نیک

لوگوں کا ہے اور ہنسنے غافلوں کا۔

﴿1﴾ رُكُوع و سُجُود والی نماز میں بالغ نے قَهْقَهَه لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضُو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وُضُو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وُضُو۔ مُسکرانے میں آواز

نماز میں ہنسنے
مکے احکام

بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالغ نے نماز جنازہ میں قَهْقَهَه لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وُضُو باقی ہے۔



﴿3﴾ نماز کے علاوہ فقہ فقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ (سراج الفلاح ص ۹۱-۸۴) ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی فقہ فقہہ نہیں لگایا لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زور زور سے نہ بنیں۔

یارِ مصطفیٰ! ہمارے دلوں کی سختی دُور کر کے انہیں اپنی یاد سے معمور فرما، فضول گوئی، بے جا ہنسی اور نفسانی خواہشات کی اتباع سے ہم کو بچا، ہر طرح کے گناہ سے ہماری حفاظت فرما اور ہمیں ہر دم ذکر و دُور میں مشغول رہنے کی

سعادت عنایت فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گیا قلب ہائے سیاہ لطف نورِ خدا کیجئے

قلب پتھر سے بھی سخت ہے اس کو نرمی عطا کیجئے

جگمگا دیتے قلب سیاہ لطف بدرِ الدینی کیجئے (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۵۰۵)

اے آخرت کی بہتری کا در در رکھنے والو! بے جا ہنسی کی عادت مٹانے، دل آزار یوں سے خود کو بچانے اور سنجیدگی پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی صحبت

میزانِ سببِ بندگی

میں رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ”مدنی بہار“ پیش خدمت ہے: سُومئی (بلوچستان) کے ایک اسلامی بھائی اُس وقت

آٹھویں کلاس میں پڑھتے تھے جب بُرے دوستوں کی صحبت نے ان پر اپنا رنگ چڑھانا شروع کیا۔ میٹرک کے بعد کالج

میں داخلہ ہوا تو گویا انہیں ہر بُرا کام کرنے کی کھلی چھوٹ مل گئی! شیطان نے ہاتھ پکڑ کر انہیں تباہی کے گڑھے میں

دھکیل دیا۔ اب شراب نوشی، مار دھاڑ، جُو اور طرح طرح کے برے کام کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ساری ساری

رات جو اکیلے اور نشا کرتے ہوئے گزر جاتی یہاں تک کہ فجر کی اذانیں سنائی دیتیں لیکن افسوس! وہ اپنے دوستوں کے

ساتھ موجِ مستیوں میں لگے ہوتے۔ اگر کبھی ان کی ماں انہیں سمجھاتی بھی تو اس سے زبانِ درازی کیا کرتے بلکہ



قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں چھ پڑھ دیا کہ نماز تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

مَعَاذَ اللَّهِ گالیاں تک بک دیتے۔ انہوں نے اپنے کمرے میں چاروں طرف فلمی اداکاروں کی تصویریں لگا رکھی تھیں اور ان تصویروں کے پیچھے ایک جگہ ”خفیہ خانہ“ بنا رکھا تھا جہاں ہر وقت شراب کی بوتل موجود ہوتی۔ انہی سیاہ کاریوں میں مصروف رہتے ہوئے 1998ء کا سال آ گیا۔ انہوں نے اپنا ”میوزک سینٹر“ کھول لیا، ایک دن وہ دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے انہیں ملکتیہ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان کی ایک کیسٹ دی اور چلانے کی درخواست کی، انہوں نے جونہی کیسٹ چلائی تو کسی مولانا کی آواز سنائی دی انہوں نے گھبرا کر بند کر دی اور اسلامی بھائی کو کیسٹ واپس کر کے کہنے لگے: بھائی! میں ان چیزوں سے الرجک ہوں، میں یہ کیسٹ نہیں چلا سکتا۔ اس اسلامی بھائی نے غصہ کرنے کے بجائے رونی صورت بنا کر کہا: اگر یہاں نہیں چلا سکتے تو براہ کرم! یہ کیسٹ گھر لے جائیں اور سن ضرور لیجئے گا۔ انہوں نے جان چھڑانے کے لئے ان سے کیسٹ لے کر جیکٹ کی جیب میں ڈال لی۔ رات جب سونے لگے تو انہیں وہ کیسٹ یاد آئی، سوچا کہ سن لیتا ہوں، صبح اگر اس اسلامی بھائی نے پوچھ لیا تو شرمندگی ہوگی۔ جب انہوں نے وہ کیسٹ چلا کر سنی تو سکتے میں آگئے، کیسٹ ختم ہونے کے بعد دوبارہ روتے روتے سنی۔ اپنے گناہوں سے توبہ کی اور صبح فجر پڑھنے مسجد پہنچ گئے۔ نمازیوں نے خوش گوار حیرت سے ان کی طرف دیکھا کہ یہ شخص نماز پڑھنے آ گیا؟ وہ بھی فجر کی! پھر انہوں نے اپنا ”میوزک سینٹر“ بھی بند کر دیا اور کچھ ہی عرصے میں داڑھی شریف سے ان کا چہرہ سچ گیا۔ پھر 2003ء میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مدنی قافلہ کورس کرنے کی بھی سعادت ملی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بارہ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کا موقع ملا اور بلوچستان کی دو کابینات میں مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا کام کرنے کی سعادت بھی میسر ہوئی۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی

پڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، فرم، ص ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



نماز کے آغاز سے قبل ان تمام چیزوں سے خود کو فارغ کر لیجئے جو نماز میں توجُّہ بننے اور یادِ الہی سے غافل کرنے کا باعث بن سکتی ہوں نیز جگہ پُر سُکون اور شور و غل سے دُور ہو، سامنے کے پردے یا

توجُّہ ہٹانے والے معاملات سے پہلے فارغ ہونا چاہئے

جائے نماز پر ایسا نقش و نگار، سلوٹیں اور اُبھار وغیرہ نہ ہو، جس سے توجُّہ بٹے اور خُشُوع و خُضُوع میں خلل پڑے۔ سخت سردی اور سخت گرمی سے بچاؤ کے اسباب بھی اختیار کیجئے۔ اگر کھانے یا پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو اس سے فارغ ہو جائیے۔

حضرت سیدنا ابو ذرؓ فرماتے تھے: ”آدمی کی سمجھداری سے ہے کہ پہلے ہی اپنا ضروری کام نمٹالے تاکہ نماز شروع کرتے وقت اس کا دل فارغ ہو۔“ (قوت القلوب ج ۲ ص ۱۶۹) تابعی بزرگ حضرت سیدنا مشروق

سمجھداری کی بات (توکل حکایت)

رحمۃ اللہ علیہ اپنے اہل خانہ سے فرماتے: ”مجھ سے مُتَعَلِّق (اپنی تمام حاجتیں میرے نماز شروع کرنے سے پہلے مجھے بیان کرو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۱۲ رقم ۱۶۱۱)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس بات سے دل بٹے اور (وہ بات) دَفْع (یعنی دُور) کر سکتا ہو اسے بے دَفْع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو، مگر جب وقت

دل کا کھانے میں بیخوشی

جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ (یعنی واجب الإعادة کی نیت سے دوبارہ پڑھے کیوں کہ نماز مکروہ تحریمی ہوئی تھی) یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو۔ غرض کوئی ایسا امر و ذمہ پیش ہو جس سے دل بٹے، خُشُوع میں فُزُق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۵۷)



نہ آؤ، بلکہ چلتے ہوئے اطمینان کے ساتھ آؤ، جو پاؤں پڑھو، جو رہ جائے پوری کر لو۔“

(مسلم ص ۲۳۹ حدیث ۱۳۶۰)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی

جماعت کے لیے گھبرا کر دوڑتے نہ آؤ کہ اس میں گر جانے، چوٹ کھانے کا اندیشہ

ہے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جماعت میں شامل ہونے کے

لیے سکون سے آنا مستحب ہے، دوڑنا مستحب کے خلاف ہے حرام نہیں۔ دوسرے یہ کہ (نماز کا) آخری جُز (یعنی حصہ) بل

جانے سے جماعت مل جاتی ہے لہذا جو نمازِ جمعہ کی التَّحِيَّات میں مل جائے وہ جمعہ پڑھے (یعنی اس کو جمعہ کی جماعت مل گئی)۔

تیسرے یہ کہ جس رُکعت میں مُقَدَّمی طے وہ تعداد کے لحاظ سے رُکعتِ اوَّل ہے اور قرأت کے لحاظ سے رُکعتِ

آخری۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) جب سے وہ نماز کے ارادے سے گھر سے چلا اسے نماز کا ثواب مل رہا ہے پھر

تیزی کیوں کرتا ہے! کیوں گرتا اور چوٹ کھاتا ہے! اطمینان سے آئے جو پائے اس کو ادا کرے۔ خیال رہے کہ اگر تکبیر

اوَّلیٰ یا رُکوع پانے کے لیے قدرے (یعنی تھوڑی) تیزی سے آئے مگر نہ اتنی کہ چوٹ لگنے لگنے کا اندیشہ ہو، تو مُضَائِقَہ

نہیں۔

(مرآۃ المناجیح ص ۴۳۵، ۴۳۶ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

تابعی بزرگ حضرت سیدنا وہب بن مُسَبِّہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی

اسرائیل کے ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کو شیطان نے بہکانے کی کافی

کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ایک دن وہ بزرگ کسی ضرورت کی خاطر

نکلے تو شیطان بھی ساتھ ہولیا، اُس نے خواہشات اور غُصے کے ذریعے دُرْغَلَا ناچا، لیکن کچھ نہ ہوا۔ پھر خوف زدہ کرنے

کیلئے اُس نے پہاڑ سے ایک چٹان لُڈھ کا دی، بزرگ نے اللہ کا ذکر شروع کر دیا تو وہ چٹان دُور چلی گئی۔ پھر ڈرانے



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ گواہ ہوں گا۔ (عبد الامین)

کیلئے اس نے شیر اور دیگر درندوں کی سی شکل بنائی، انہوں نے پھر ذکر الہی سے کام لیا اور اس کی پروا نہ کی۔ جب بزرگ نے نماز شروع کی تو شیطان سانپ کی شکل میں ان کے قدموں سے ہوتا ہوا اجڑم سے لپٹ گیا، حتیٰ کہ سر تک پہنچ گیا، جب انہوں نے سجدہ کرنا چاہا تو وہ اُن کے چہرے سے لپٹ گیا، جب بزرگ نے سجدے کے لیے سر مبارک رکھا تو سانپ نے منہ کھولا تاکہ ان کے سر کو نگل لے، بزرگ نے اُسے ہٹا کر زمین پر سجدہ فرمایا، جب نماز مکمل کر لی تو آگے چل پڑے۔

شیطان کھل کر سامنے آ گیا اور کہنے لگا: میں نے آپ کو بہکانے کی بڑی کوششیں کیں لیکن کامیاب نہ ہو سکا، میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں، آپ نہ آئیں، آپ کو کبھی بھی نہیں بہکاؤں گا۔ بزرگ نے فرمایا: تو نے آج مجھے ڈرانے کی بہت کوشش کی

لیکن بِحَمْدِ اللَّهِ میں نہیں ڈرا، مجھے تیری دوستی کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیطان بولا: کیا آپ مجھ سے اپنے گھر والوں کے حالات نہیں پوچھیں گے کہ آپ کی غیر موجودگی میں اُن پر کیا گزری! بزرگ بولے: میں ان سے پہلے ہی مر چکا ہوں (یعنی مجھے ان کے بارے میں تجھ سے پوچھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں) وہ بولا: کیا آپ یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں لوگوں کو کیسے

بہکاتا ہوں! فرمایا: ہاں یہ بتادے۔ شیطان بولا: تین چیزوں کے ذریعے بہکاتا ہوں: (۱) مَنخَل (۲) غُصَّة اور (۳) نَشَا۔ انسان جب مَنخَل میں بُتلا ہو جاتا ہے تو میں اس کا مال اُس کی نظر میں کم دکھانا شروع کر دیتا ہوں، یوں (اپنا مال بڑھائے چلے جانے کی ہوس میں) وہ اپنے مال کے شرعی حُقوق ادا کرنے سے رُک جاتا بلکہ پرانے مال میں رَغْبَت کرنے لگ جاتا ہے۔

اور جب انسان غُصَّة میں آتا ہے تو میں اس سے یوں کھیلتا ہوں جیسے بچے گیند (Ball) سے۔ اگرچہ (وہ اتنا نیک ہو کہ) اپنی دُعا سے مُردے زندہ کر دے تب بھی میں اُس غُصیلے آدمی سے مایوس نہیں ہوتا، کیونکہ کبھی نہ کبھی وہ غُصے میں بے قابو ہو کر

کوئی ایسا جملہ بک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی۔ اور جب انسان نَشَا کرنے لگ جائے تو میں اُسے اپنی مرضی سے جس بُرائی کی جانب چاہتا ہوں اس طرح کھینچ کر لے جاتا ہوں جس طرح بکری کو کان پکڑ کر لے جایا

جاتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۱۱۰ ملخصاً)



اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان بندے کو ہر ممکن صورت میں عبادت سے روکنے کی کوشش کرتا ہے مگر نیک اور مخلص بندے اللہ کریم کی مدد سے اُس کے چنگل میں پھنسنے سے بچ جاتے ہیں۔ یہ بھی پتا چلا کہ بخل، غصہ اور نشا شیطان کے تین بدترین ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو برباد کرنے کی کوششیں کرتا ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ شیطان کے ان ہتھیاروں کو ناکام بنا دے۔

گرتوڑی ہے عصیاں نے، دبا یا کُٹس و شیطان نے

نہ کرنا حشر میں رسوا، مرا رکھنا بھرم مولیٰ (وسائل بخشش (مرم) ص ۹۷)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نماز کی تکبیر تحریر کے لیے ہاتھ اٹھاتے وقت کاش! یہ تصور ہو کہ میں گویا اللہ پاک کو دیکھ رہا ہوں۔ یا کم از کم یہ خیال پیدا ہو جائے کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے اور میں ایک لمحے کے لیے بھی اُس سے اوجھل (یعنی چھپا

کاش! زوتے زوتے!
نماز پڑھنا نصیب ہو!

ہوا) نہیں ہوں۔ ذرے نصیب! حالتِ قیام میں سر نہ امت سے جھکا ہو، کندھے بیبت سے تھر تھرا رہے ہوں، چہرہ خوف سے زرد ہو، دل میں خُشُوع کی کیفیت ہو اور اعضا سے اس کا اظہار ہو رہا ہو نیز آنکھوں سے آنسو رواں ہوں اور رُکوع و سُجود میں اُس کی عظمت پیش نظر ہو نیز سجدے میں یہ یقین بھی ہو کہ میں اس وقت اللہ پاک کے بہت زیادہ قریب ہوں جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”بندہ اللہ پاک سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔“ (مسلم ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۸۳) لیکن یہ تمام کیفیات اُس صورت میں پیدا ہوں گی جبکہ دل دُنیاوی آلائشوں (یعنی گندگیوں) سے پاک و صاف ہوگا، دل میں یہ خیال کہ اللہ کریم دیکھ رہا ہے اور جواب دینے کیلئے اس کے سامنے پیشی کا احساس ہو اور ذہن میں آخرت کی فکر رچی بسی ہو۔



آپ دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اونی پٹیاں بھگ جاتیں۔ جب امی جان انہیں خشک کرنے کے لئے نچوڑتیں اور آپ اپنے آنسوؤں کا پانی امی جان کے بازو پر گرتا دیکھتے تو بارگاہ الہی میں عرض کرتے: ”اے اللہ کریم! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری امی جان ہیں اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔“

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے تین صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سنی۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۸ حدیث ۱۲۴)

فَارُوقُ عَظِيمُ
رُونَ كِي وَازِحَاتٍ

حضرت سیدنا بشر بن حسین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو جب بھی فرض نماز میں کھڑا دیکھا تو آپ کے آنسو داڑھی مبارک پر بہتے ہوئے دیکھے۔ حضرت سیدنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو قبلہ رخ نماز پڑھتے دیکھا کرتا اور چٹائی پر آپ کے آنسوؤں کے گرنے کی آواز سنا کرتا۔ حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن اسدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا سعید بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سے عرض کیا: اے ابو محمد! آپ نماز میں روتے کیوں ہیں؟ پوچھا: اے بھتیجے! یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: شاید اس سے اللہ پاک مجھے فائدہ پہنچائے۔ ارشاد فرمایا: میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہونے لگتا ہوں تو جہنم کا نقشہ میرے سامنے کھینچ جاتا ہے۔

جَهَنَّمَ كَالنَّقْشَةِ
مَنْ بَحَّ جَانَا حَايَاتٍ

حضرت سیدنا سفیان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعید بن سائب طائفی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے آنسو قریب قریب تھمتے ہی نہ تھے، ہر وقت روتے ہوئے نظر آتے

هَرُوقَتْ رُؤْيَا
وَادِلُ بَزْرِكَا

حضرت سیدنا سفیان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعید بن سائب طائفی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے آنسو قریب قریب تھمتے ہی نہ تھے، ہر وقت روتے ہوئے نظر آتے



(طبرانی)

فَرَمَانُ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمادِ اور روزِ جمادِ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

تھے۔ نماز ادا کرتے تو روتے روتے، طواف کرتے تو روتے روتے، بیٹھے ہوئے دیکھ کر قرآن کریم پڑھتے تو روتے روتے، میری آپ سے جب راستے میں ملاقات ہوتی تب بھی رورہے ہوتے۔ ایک شخص نے آپ کو ہر وقت روتے رہنے پر تلامت کی (یعنی برا بھلا کہا) تو رو دیے اور (بطور عاجزی) فرمانے لگے: تمہیں (میرے رونے پر نہیں بلکہ) میری خطاؤں اور زیادتیوں پر تلامت کرنی چاہیے کہ یہ دونوں (یعنی خطائیں اور زیادتیاں) مجھ پر غالب آچکی ہیں۔ اُس شخص نے جب یہ سنا تو آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔

(الرقعة والبكاء مع موسوعة ابن ابي الدنيا ج ۳ ص ۲۱۵ رقم ۲۴۲)

نماز میں رونے کا شرعی مسئلہ

نماز کے دوران ڈرؤ یا مصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ آہ، اُوه، اُف، تَفْ نکل گئے یا آواز سے رونے میں خرف پیدا ہو گئے، نماز فاسد ہوگئی، اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و خروف نہیں نکلے تو خرَج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱، ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۵۵) اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ”ارے“، ”نَعَمْ“، ”ہاں“ زبان سے جاری ہو گیا تو کوئی خرَج نہیں کہ یہ خُشُوعٌ کے باعث ہے اور اگر امام کی خُشُوعٌ الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی۔

(ردُّ الْمُحْتَار ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۵۶)

تو ڈر اپنا عنایت کر، رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر

رہتا خوفِ جہاں دل سے، مٹا دُنیا کا غم مولیٰ (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۹۸)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

خُشُوعٌ حاصل ہونے کیلئے نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں اور اذکار نماز مثلاً ثِنَاءًا، سورۃ فاتحہ، رُكُوع اور سُجُود کی تسبیحات و دُرُود شریف وغیرہ کے معانی معلوم ہوں تاکہ پتا چلے کہ اپنے پڑوؤ دگار سے کیا عَرَض کر رہے ہیں۔ آیات و



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دُعاؤں کے معانی اگر ذہن میں موجود ہوں گے تو خیالات قابو میں رہ سکیں گے، اور ان شاء اللہ پورے طور پر خُشُوع و خُضُوع سے نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوگی۔

حضرت سیدنا حکم رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ بات نماز کے پورے ہونے سے ہے کہ تمہیں معلوم نہ ہو تمہارے دائیں بائیں کون ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱)

دائیں بائیں کون ہے
اس کا ہوش نہ ہو

ص ۴۹۲ حدیث ۱۵ صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں خُشُوع یہ ہے کہ نمازی اپنے دائیں بائیں شخص کو نہ پہچانے۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا سعید بن جبیر رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”جب سے میں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان سنا ہے، چالیس سال ہونے کو ہیں میں نے نماز میں اپنے دائیں بائیں شخص کو نہیں پہچانا۔“ (اتحاف السادة المتقين ج ۳ ص ۱۸۱)

نمازوں میں ایسا نما یا لاہی

نہ پاؤں میں اپنا پتا یا لاہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

رُکُوع، سَجْدہ، قُومۃ اور جَلَسَہ وغیرہ اطمینان سے ادا نہ کئے گئے تو کسی صورت میں خُشُوع و خُضُوع پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ جلد بازی سے نماز کی رُوح چلی جاتی ہے۔

جلد جلد پڑھنے سے
نماز کی رُوح چلی جاتی ہے

افسوس! انی زمانہ مسلمانوں کی بہت کم تعداد نماز پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے بھی بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے بارہا اپنی نمازیں ہی برباد کر بیٹھتے ہیں۔ جلد بازی میں غلط نماز پڑھنے والے کو نماز کا چور قرار دیا گیا ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی

نماز ادا کرنے میں
جلد بازی



(۲۶۷)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”لوگوں میں سب سے بدتر چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔“ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یا رسولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کوئی شخص اپنی نماز میں کس طرح چوری کر سکتا ہے؟“ تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”وہ اس کے رُكُوع و سُجُود پورے نہیں کرتا۔“ یا ارشاد فرمایا: ”وہ رُكُوع و سُجُود میں

اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

”معلوم ہوا کہ مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیونکہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا

ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری

پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور ”بندے کا حق“ مارتا ہے جبکہ نماز کا چور ”اللہ پاک کا حق۔“ یہ

حالت ان کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں، اس سے وہ لوگ ڈر کر عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی

نہیں۔“

(مرآة المناجیح ج ۲ ص ۷۸)

حضرت سیدنا خَدِيفَةُ بْنُ يَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے

ہوئے رُكُوع و سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: ”تم نے نماز نہیں

پڑھی اور اگر تم اسی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا مُحَمَّدٌ مِصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے طریقے پر تمہاری موت

واقع نہیں ہوگی۔“ (بخاری ج ۱ ص ۲۸۴ حدیث ۸۰۸) نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے پوچھا: تم

کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے۔ تو آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: ”تم نے

چالیس سال سے نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اس حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی عَلَيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكُمْ پر نہیں

مروگے۔“

(نسائی ص ۲۲۵ حدیث ۱۲۰۹)



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّفًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بَرُّونَ مَرْثِيَةً وَوِطَاكٌ بَرُّنِي اللهُ بِكَ أَسْ بِرَسُولِ مُحَمَّدٍ نَازِلٌ فَرَمَاتَا يَهِي-

بِذِكْرِ حَضْرَةِ حَازِمِ بْنِ يَمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! ابھی آپ نے حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا جو کہ خود بھی صحابی

رسول تھے اور آپ کے والد محترم بھی۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب صاحب

سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ (یعنی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رازدار) ہے۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی عَظَمَتِ وَشَانِ کے کیا

کہنے! خود حُضُورِ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَكْرَمُ مَا اَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ۔ یعنی میرے صحابہ کی

عزّت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۳۴ حدیث ۶۰۱۲) آپ کے والد ماجد کا نام حضرت حَسَلٌ يٰحُسَيْلٌ تھا مگر

”یمان“ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ والد صاحب نے کچھ وجوہات کی بنا پر مکہ شریف چھوڑ کر مدینے میں رہائش اختیار

کر لی تھی اور یہیں شادی کی، یوں حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش مدینے میں ہوئی۔ (زرقانی علی المواہب ج ۴ ص ۵۵۷)

اسی وجہ سے حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مکہ مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے اختیار

دیا کہ میں اپنا شمار کروں مہاجرین میں کروں یا انصار میں، تو میں نے گروہِ انصار کو پسند کیا۔ (معجم کبیر ج ۳ ص ۱۶۴ حدیث ۳۰۱۱)

ہم کو سب اصحابِ محبوبِ خدا سے پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللهُ دُو جِهَانِ مِیْنِ اِبْنِ اَبِي پَارِ هِی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

آپ منافقین اور علاماتِ نفاق کی خوب پہچان رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ عطائے الہی سے

غیب کی خبریں بتانے والے اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو

قریب بلایا اور ایک ایک منافق کا نام بتا دیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی کوئی جنازہ آتا تو

مُتَابِعِينَ كَوْنًا
بِجَانِبِ وَالِدِ
مَنْ



(ابن تین)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

آمیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معلوم کرواتے کہ حضرت حذیفہ اس جنازے میں شامل ہیں یا نہیں؟ اگر حضرت حذیفہ شامل ہوتے تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پڑھادیتے ورنہ خود بھی شریک نہ ہوتے۔ (اسد الغابۃ ج ۱ ص ۵۷۳) ایک موقع پر صحابی رسول حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَالله!** دنیا کے خاتمے تک جتنے بھی ایسے فتنہ پڑو اور لوگ آئیں گے جن کے پیروکار تین سو یا اس سے زائد ہوں گے ان سب کا نام، ان کے باپوں کا نام، ان کے قبیلوں کا نام رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ (ابو داؤد ج ۴ ص ۱۲۹ حدیث ۴۲۴۳)

بَارَكَاةِ فَارُوقِ بْنِ عِزَّازٍ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو کوئی عہدہ سپرد فرماتے تو وہاں کے لوگوں کے نام یہ تحریر فرمادیتے کہ ”جب تک یہ تمہارے درمیان عدل کریں تو تم ان کی اطاعت کرنا،“ لیکن جب حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ”مدائن“ کے گورنر کا عہدہ عطا کیا تو تحریر فرمایا: لوگو! ان کی اطاعت کرنا اور جو کچھ یہ طلب کریں، انہیں دے دینا۔ (ابن عساکر ج ۱۲ ص ۲۸۶ ماخوذاً)

حضرت حذیفہ بن یمان کی شادگی! حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نہایت سادہ طبیعت تھے اور تکلفات (Luxuries) میں پڑنے سے بچتے تھے چنانچہ دراز گوش (یعنی گدھے) پر سوار ہو کر بڑی بے نیازی سے دونوں پاؤں ایک جانب لٹکائے ہوئے شہر مدائن میں گورنر کی حیثیت سے داخل ہوئے جبکہ شہر کے لوگ منتظر ہی رہے اور اندازہ بھی نہ لگا پائے کہ نیا گورنر کون ہے؟ بعد میں معلوم ہوا تو دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی ضروریات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے لئے کھانا اور گدھے کے لئے چارادن میں 2 مرتبہ چاہئے (اور بس)۔ (ابن عساکر ج ۱۲ ص ۲۸۶ ماخوذاً) حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب ”مدائن“ سے آپ کی واپسی کی اطلاع ملی تو مدینے آنے والے راستے پر آپ کا انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کی پہلے والی اور موجودہ حالت کو دیکھیں۔ جب آپ کو پہلی حالت ہی پر (یعنی خالی ہاتھ) دیکھا تو (خوش



(مجمع الزوائد)

فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُؤدِ وِوِپَاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(ہو کر) آپ کو گلے سے لگایا اور فرمایا: تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ (الزهد ص ۲۰۰ رقم ۱۰۱۳)

آپ نمازِ انتہائی خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ سے ادا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ نماز میں رو کر پچکیاں بندھ گئیں۔ فارغ ہوئے تو قریب ہی ایک شخص کو موجود پایا،

ارشاد فرمایا: جو کچھ دیکھا ہے کسی کو ہرگز نہ بتانا۔ خُدا خونی اور دُنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے اس خواہش کا اظہار کرتے کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤں اور کسی سے نہ بولوں یہاں تک کہ بارگاہِ الہی میں حاضر ہو جاؤں (یعنی وفات پا جاؤں)۔

(صفة الصفوة ج ۱ ص ۳۱۲)

حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو رونے لگے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اس لئے نہیں رو رہا کہ دُنیا چھوٹ

رہی ہے کیونکہ موت تو مجھے پیاری ہے، (رونے کی وجہ یہ ہے کہ) میں نہیں جانتا کہ جب مجھے آگے پیش کیا جائے گا تو اللہ پاک مجھ سے راضی ہو گا یا ناراض؟ (ابن عساکر ج ۱۲ ص ۲۹۶) آپ کا انتقال مبارک تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی

اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد (غالباً ۲۸) محرم الحرام ۳۶ ہجری کو مدائن (سلمان پاک) میں ہوا، یہیں آپ کا مزار پُر آنوار ہے۔

وفات کے سینکڑوں سال بعد غالباً ۲۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۵۱ ہجری کے دن قبر میں نمی آنے کے باعث حضرت سیدنا حذیفہ اور حضرت سیدنا جابر

رضی اللہ عنہما کے مبارک جسموں کو دوسری جگہ منتقل (Transfer) کیا گیا تو دُنیا بھر سے آنے والے لاکھوں زائرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دونوں اصحاب رسول رضی اللہ عنہما کے مبارک بدن اور

پاکیزہ کفن یہاں تک کہ دائرہ مبارک کے بال تک بالکل صحیح سلامت تھے۔ مبارک جسموں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا



(مہدارزاق)

فَرَمَانَ قُصَافَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْ يَأْسُ مِيرَاؤُكَ رُبَّوْا رَأْسَ نَعْمَ مَجْهُرًا وَشَرِيفًا نَهْ بِرَحَا أَسْ نَعْمَ جَفَا كُنَى -

کہ شاید ان کی وفات کو دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا۔ (تقریباً ۱۵۴۱ء) اللہ رب العزت کی ان سب پر

رَحْمَتِ هُوَ اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جب کبھی نمی یا پانی وغیرہ قبز میں آجائے تو کسی عاشقِ رسولِ مُفتی کی اجازت

کے بغیر ہرگز قبز نہ کھولی جائے۔ مزید بعض اوقات مردہ خواب میں آکر بتاتا

ہے کہ میں زندہ ہوں! مجھے نکالو! یا کہتا ہے: میری قبر میں پانی بھر گیا ہے، مجھے یہاں پریشانی ہے! میری لاش کسی اور جگہ

مُسْتَقِل (Transfer) کر دو! وغیرہ، چاہے بار بار اس طرح کے خواب نظر آئیں، خوابوں کی بنیاد پر ”قبر کُشائی“، یعنی قبر

کھولنا جائز نہیں۔ بالفرض کسی نے خواب کی بنیاد پر یا شرعی اجازت نہ ہونے کے باوجود قبر کھول دی اور میت کا بدن مَح

کُفْنِ سَلَامَتِ نِکَا، خوشبوئیں آئیں اور دیگر بھی اچھی اچھی نشانیاں دکھیں تب بھی بلا اجازت شرعی قبر کُشائی کرنے والے

گنہگار ہی ٹھہریں گے، اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف کے ”سوال جواب“ ملاحظہ ہوں، سوال: اس بارے میں کیا

فرماتے ہیں کہ ایک عورت پوری مدتِ حَمَل کے بعد بحالتِ حَمَلِ اِنْتِقَالَ کَرْنِی، دستور کے مطابق اُسے دُفِن کر دیا گیا، ایک

مردِ صَالِح (یعنی نیک آدمی) نے خواب دیکھا کہ اُس عورت کو زندہ بچہ پیدا ہوا ہے، اب شخص مذکور کے خواب پر اعتماد کر کے

قبر کھود کر بچے کو عورت کے ساتھ نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: جائز نہیں، مگر جب کوئی روشن دلیل ہو، پردہ محفوظ ہے، اور

خواب طرح طرح کے ہوتے ہیں، ”سراجیہ“ پھر ”ہندیہ“ میں ہے: ایک عورت کے حَمَل کو سات مہینے ہوئے بچہ اُس

کے پیٹ میں حرکت کرتا تھا، وہ مر گئی اور اُسے دُفِن کر دیا گیا، پھر کسی نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے میں نے بچہ

جنا ہے، تو قبر نہ کھودی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم یعنی اور خدائے برتر خوب جاننے والا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَحْرَجہ ج ۹ ص ۴۰۰)

”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 501 سے ”قبر کُشائی“ کے متعلق نہایت اہم و عبرت انگیز ”عَرْض وارشاد“

ملاحظہ فرمائیے: عَرْض: ایک قبر کٹی ہے، ہر بار (بارش وغیرہ) پانی بھر جاتا ہے (کیا) اس میں کٹی ڈاٹ (یعنی سوراخ



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بند کرنے کی چیز) لگا دیں؟ **ارشاد:** قَبْر پر ڈاٹ لگانے میں حَرَن نہیں، ہاں کھولی نہ جائے۔ مَیْت کو دفن کر کے جب مٹی دے دی گئی تو وہ امانت ہو جاتا ہے اللہ پاک کی، اس کا کشف (یعنی کھولنا) جائز نہیں۔ (کیونکہ قَبْر میں مُردہ) دو حال سے خالی نہیں (یا تو) مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے یا مُنْعَم عَلَیْہ (یعنی نعمت میں)۔ اگر مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اسے، جس سے اُسے (یعنی خود دیکھنے والے کو) کَرْح پہنچے گا اور کَرْح کچھ نہیں سکتا۔ اور اگر مُنْعَم عَلَیْہ (یعنی نعمت میں) ہے تو اس میں اُس (یعنی مَیْت) کی ناگواری ہے۔

رہے یارب! ہمیشہ عشقِ احمد میرے سینے میں

حَدِیْفہ کا وسیلہ میری رَحْمَت ہو سہیلے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کوئے کی سی ٹھونگ (یعنی چوٹی) مارنے اور درندے کی طرح ہاتھ پچھانے سے منع فرمایا۔

(ابو داؤد ج ۱ ص ۳۲۸ حدیث ۸۶۲)

یعنی ساجد (سجدہ کرنے والا) سجدہ ایسی جلدی جلدی نہ کرے جیسے کوا زمین پر چوٹی مار کر فوراً اٹھالیتا ہے اور سجدے میں گہنیاں زمین سے نہ لگائے جیسے گٹا، بھیسڑ یا وغیرہ بیٹھے وقت لگالیتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۸۷)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رُکوع پورے طور پر ادا نہیں کرتا اور سجدوں میں ٹھونگیں (یعنی چونچیں) مارتا ہے اس کی مثال اُس بھوکے کی سی ہے جو ایک

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۹۹ حدیث ۷)

یادو کھجور کھائے تو یہ اس کی بھوک کو دور نہیں کر سکتی۔



(جرمان)

فُتْرَانُ فَصَلَّاهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

دُوبَارِ نَمَازٍ طَهْرَانِيٌّ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا، رَحْمَتِ عَالَمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد کے ایک کونے میں جلوہ گر تھے،

اس شخص نے نماز پڑھی اور حُضُورِ اَكْرَمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سلام کیا، اُس سے نَجْحِي كَرِيمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، لوٹ جاؤ، نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی! وہ لوٹ گیا نماز پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، لوٹ جاؤ، نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی! اس نے دوسری بار یا اس کے بھی بعد عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مجھے سکھا دیجئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جب تم نماز کی طرف اٹھو تو وضو پورا کرو پھر کعبہ کو منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآن آسان ہو پڑھ لو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نماز میں یہی کرو۔“

(بخاری ج ۴ ص ۱۷۲ حدیث ۶۲۵۱)

رَسُولِ كَرِيمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ مَسْئَلَةٌ جَلَّتِي نَمَازٌ (حَاكِيَةٌ)

تابعی بزرگ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سنّتوں پر عمل کی بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ جب آپ حاکم مدینہ تھے اُن دنوں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خادم خاص حضرت سیدنا انس

بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے مدینہ شریف آئے تو حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہیں حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی نماز بہت پسند آئی چنانچہ نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: ”مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ مِنْ هَذَا الْعَلَامِ“ یعنی میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ملتی جلتی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (سیرت عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی ص ۳۴) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ اَنْ سَبَّ بِرَحْمَتِ هُوَ

اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(ابو یسٰ)

فَرِيقَانِ فَصَلُّوا لِرَبِّكَ مِنْ مَوَاطِنَ فَاصْبِرْ
 مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک بڑھاتا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔

نماز اعلیٰ حضرت

حضرت مولانا محمد حسین چشتی نظامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جس قدر احتیاط سے نماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات

نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت اُن کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں کم سے کم چھ رکعت بلکہ آٹھ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (جیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۵۵) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ انِ بِرِ رَحْمَتِ هُو اور**

ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ امین بِجَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اسی طرح نماز میں خُشُوعٌ پانے کیلئے تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کی جائے اور جہاں جہاں شرعی رَحْمَتِ ہو وہاں مثلاً رات تنہائی میں تہجد

وغیرہ کے اندر نہایت خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھا جائے۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا یَعْلَى بن مَمْلُوك رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قراءت کے بارے میں پوچھا، تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ایسی قراءت بیان کی جس کا ایک ایک حَرْفِ واضح تھا۔

(تساقی ص ۲۸۴ حدیث ۱۶۲۶ ملخصاً)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”مراۃ المناجیح“ میں فرماتے ہیں: یعنی آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی قراءت نہایت آہستگی سے اور صاف تھی، جس سے ہر کلمہ جدا گانہ سمجھ میں آتا تھا اور ہر کلمے کے حروف ج، ع، ز،

قرآن کریم تھوڑا تھوڑا
 مگر درست پڑھو

ذ، ظ، ض، واضح طور پر سمجھ لیے جاتے تھے۔ ایک کلمہ دوسرے سے مخلوط (یعنی گڈمڈ) نہ ہوتا تھا، تلاوت قرآن کریم کا یہ

ہی طریقہ چاہیے، زیادہ پڑھنے کی کوشش نہ کرو، (اگرچہ تھوڑا پڑھو مگر) دُرُست پڑھنے کی کوشش کرو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴۷)



(سعادہ)

فُتْرَانَ فَصَلِّ فَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

اچھا قاری وہ جو اللہ سے ڈرے اور اللہ سے ڈرنے والا ہو

حضرت سیدنا طاہر بن زینب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا گیا: کون شخص قرآن کریم میں خوش آواز اور اچھی قراءت والا ہے؟ فرمایا: وہ کہ جب

تم اسے قرآن پڑھتے سُنو تو تحسوس کرو کہ وہ اللہ پاک سے ڈر رہا ہے۔

(دارمی ج ۲ ص ۶۳ حدیث ۳۴۸۹)

سُننے والوں کو رونگٹے کھڑے ہو جاتے

حضرت مفتی احمد یار خان رضی اللہ عنہما اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث اُن تمام احادیث کی شرح ہے جس میں اچھی آواز، اچھی تلاوت کا حکم دیا گیا یعنی ڈر و دل والی آواز اور خوفِ خدا والی قراءت اچھی ہے، نفسِ آواز (یعنی

پڑھنے والے کی آہل آواز) باریک ہو یا موٹی۔ بغضِ بڑوں کو دیکھا گیا کہ اُن کی آواز موٹی تھی مگر اُن کی تلاوت سے خود اُن کے اور سُننے والوں کے رُونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے، دل کانپ جاتے تھے، اللہ پاک ایسی تلاوت نصیب کرے۔ آمین۔

(مرآة المناجیح ج ۳ ص ۲۷۴)

تلاوتِ قرآن کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے، قرآن کریم کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”جو شخص کتابِ اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا اللہ ایک حرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“

(ترمذی ج ۴ ص ۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بڑے 100 نیکیاں ہیں اور جو نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بڑے

ہر حرف کے بڑے 100 نیکیاں



50 نیکیاں ہیں اور جو نماز کے علاوہ با وضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں اور جو بغیر وضو تلاوت کرے اس کے لئے 10 نیکیاں ہیں اور رات کا قیام افضل ہے کیونکہ اس وقت دل زیادہ فارغ ہوتا ہے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۶) (احیاء العلوم اردو) ج ۱ ص ۸۳۱

بعض اسلامی بھائی نہایت تیز رفتاری سے قرآن کریم پڑھتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ تلاوت کی سعادت حاصل کر لیں مگر دوران تلاوت قواعد تجوید کی رعایت نہیں کرتے اور غلط سلط پڑھ جاتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم کے حروف کی درست ادائیگی اور غلط پڑھنے سے پچنا فرض عین ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بلا شبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (ش۔ جی۔ ح۔ حروف ہو) یعنی حروف درست ادا ہوں، اور غلط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرض عین ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ منجرحہ ج ۶ ص ۳۳۳)

قرآن پاک ٹھہر کر پڑھنا چاہیے

پارہ 29 سُورَةُ الْمُرْسَلِ کی چوتھی آیت میں ارشاد ربانی ہے:

وَسَرِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴿۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”ترتیل“ کی وضاحت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: ”قرآن مجید اس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اس کی آیات والفاظ گن سکے۔“ (فتاویٰ رضویہ منجرحہ ج ۶ ص ۲۷۶) نیز فرض نماز میں اس طرح تلاوت کرے کہ جدا جدا ہر حرف سمجھ آئے، تراویح میں متوسط (یعنی درمیانے) طریقے پر اور رات کے نوافل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (ذم مختار ج ۲ ص ۲۲۰) ”مدارک“ میں ہے: ”اطمینان کے ساتھ، حروف جدا جدا، وقف



قرآن فصلاً صلى الله عليه وآله وسلم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پڑھو و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اٹھے۔ (شعب الایمان)

(یعنی ٹھہرنے وغیرہ کی علامات) کی حفاظت اور تمام حرکات (یعنی زیر، زبر وغیرہ) کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے۔ ”تذریباً“ (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) اس مسئلے میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔“ (مدارک التنزیل ص ۱۲۹۲، فتاویٰ رضویہ مخرّجہ ج ۶ ص ۲۷۸، ۲۷۹) (تذریب کے احکام جاننے کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ

275 تا 282 کا مطالعہ فرمائیے)

فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 478 تا 479 پر آہستہ اور درمیانی رفتار

سے پڑھنے کے حوالے سے بہت خوب صورت کلام کیا گیا ہے

یہاں اس کا خلاصہ آسان لفظوں میں عرض کرنے کی کوشش کی جاتی

ہے: جو لوگ قرآن کریم پڑھنے میں غور فکر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ان کیلئے تلاوت کرنے میں درمیانہ درجے کی

جلدی ہی افضل ہونا چاہئے کہ جس قدر جلدی پڑھیں گے اسی قدر تلاوت زیادہ ہوگی اور قرآن کریم کے ہر حرف پر

10 نیکیاں ہیں، 100 کی جگہ 500 حروف پڑھیں گے تو ہزار کی جگہ پانچ ہزار نیکیاں ملیں گی۔ اور ہر ثواب سمجھنے ہی پر

مٹھیر نہیں۔ حکایت: حضرت سیدنا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ پاک کی خواب میں زیارت کی تو عرض کی: اے

میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے چھڑانے والی ہے؟ فرمایا: میری کتاب (یعنی قرآن کریم)۔ عرض

کی: اے سمجھ کر پڑھنا یا بغیر سمجھے؟ فرمایا: (دونوں طرح یعنی) سمجھ کر (پڑھنا) اور بغیر سمجھے (پڑھنا)۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ

رضویہ جلد 7 صفحہ 478، 479)

تلاوت کی توفیق دیدے الہی

گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ



نماز سے ضروری مسائیل جاننا ضروری ہے

نماز کے ضروری مسائیل جاننا ضروری ہے کیونکہ جو نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں اور نماز کو فاسد کرنے (یعنی توڑنے) والی چیزوں وغیرہ کا علم رکھتا ہے وہ اچھی طرح نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ جو نماز کے ضروری مسائیل سے ناواقف ہے

وہ دُرس ت نماز کیوں کر ادا کر سکے گا! یاد رہے! جس پر نماز فرض ہے اُس پر نماز کے ضروری مسائیل جاننا بھی فرض ہے۔

اے عاشقانِ رسول! انتہائی نازک دور آ گیا ہے، ہمارے یہاں ایسے مسلمانوں کی بھی ایک تعداد مل سکتی ہے جن کو نماز پڑھنا بالکل بھی نہیں آتا،

دولہ کی نماز (حکایت)

جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں کراچی کی ایک مسجد میں امام ہوں۔ ایک رات عشا کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ (برائے باغان) کے سلسلے میں ہم کچھ اسلامی بھائی مسجد میں موجود تھے کہ ایک دولہا اپنے چند دوستوں سمیت مسجد میں آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ مجھے نماز پڑھادیتجئے۔ میں نے جواباً کہا کہ نماز تو میں نے پڑھادی ہے آپ اپنی پڑھ لیجئے۔ اُس نے پھر کہا کہ نہیں مجھے آپ نماز پڑھادیتجئے۔ تو اب میں اس کی بات سمجھا کہ وہ کہہ رہا ہے: مجھے سرے سے نماز پڑھنا ہی نہیں آتی لہذا آپ مجھے اس کا طریقہ بتادیتجئے۔ میں نے ایک سلجھ ہوئے اسلامی بھائی کو کہا کہ آپ انہیں طریقہ بتادیتجئے۔ انھوں نے طریقہ بتایا مگر اس 34 سالہ دولہے کو رکوع، سُجود، اَلتَّحِيَّاتِ وغیرہ کے متعلق کچھ بھی پتا نہیں تھا کہ یہ کس کو کہتے ہیں اور کیسے کرتے ہیں! حتیٰ کہ اسے ایک ایک چیز بتانی پڑی کہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھیں، رکوع و سجدہ اس طرح کریں، یوں شروع سے آخر تک انہیں ایک ایک چیز بتائی گئی اور ہاں، وہ دولہا نماز عشا پڑھنے کیلئے نہیں بلکہ اس لیے آیا تھا کہ ان کی برادری میں شادی کے موقع پر دولہا کو دو رکعت نفل ادا کرنے کی رسم ہوتی ہے۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

مَن اپنا پُرانا پانی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا



(از سناری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ أَحْسَنَ بَدَنِكَ لِيَذْهَبَ فِيهِ مَلَائِكَةٌ مُّسْتَوِيَةٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَنْفِ لِيَشْهَدُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ إِذْ أَخْرَجْتَهُ مِنَ بَطْنِ أُمِّهِ فَكَرِهْتَ الْحَمْلَ فَجَعَلْنَا قُلُوبَكَ حُرِّيرًا وَجَعَلْنَا لَكَ الْإِسْلَامَ دِينًا وَجَعَلْنَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَاهِدًا فَذَكَرْهُ لَعَلَّكَ تَمْنَنُ ۗ

اے عاشقانِ نماز! نمازوں میں جلد بازی کی علامت مٹانے، نمازوں کے ضروری احکام سے آگاہی پانے اور نمازوں میں حُشُوعٌ وَخُضُوعٌ کا جذبہ بڑھانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے

”قبر کی پہلی رات“ نامی بیان نے زندگی تبت کی

ایک ”مدنی بہار“ پیش کی جاتی ہے: چنانچہ ڈھیر کی (ضلع گھنٹی، سندھ) کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 24 سال) دُنیا دارِ فِئَم کے نوجوان تھے جو دینی معلومات سے کوسوں دُور تھے۔ نمازوں کی پابندی نہ روزوں کا خیال! کچھ بھی تو نہ تھا۔ بُرے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، فامیں ڈرامے دیکھنا ان کا معمول تھا۔ بُری صحبت کی وجہ سے شراب بھی پینے لگے تھے۔ ان جیسے بھٹکے ہوئے انسان کو نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن کرنے کا سہرا دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کے سر ہے جنہوں نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ انہوں نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ان پر تھوڑا بہت اثر ضرور ہوا مگر گناہوں میں قید ہونے کی وجہ سے وہ دعوتِ اسلامی کی زیادہ برکتیں سمیٹنے سے محروم رہے۔ پھر کچھ عرصے بعد انہی اسلامی بھائی نے ان کو عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی جس پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے راہِ خُدا میں سفر اختیار کیا۔ دورانِ مدنی قافلہ ایک مبلغ نے 63 دن کا مدنی تربیتی کورس کرنے کا ذہن دیا اور انہیں یہ کورس کرنے کی بھی سعادت نصیب ہو گئی۔ اسی کورس کے دوران فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے تین دن کے تربیتی اجتماع میں شرکت کا موقع بھی ملا جہاں انہوں نے بیان ”قبر کی پہلی رات“ سنا تو ان کے دل میں تبدیلی برپا ہو گئی اور انہوں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے سنتوں بھرا حلیہ اپنانے کی پکی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ انہیں ایک مسجد میں امامت کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کی ذمہ داری بھی ملی۔

بِرا شکر مولا دیا مدنی ماحول

نہ چھوٹے کبھی بھی خُدا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، حرّم) ص ۶۴۷



صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابن شوذب رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا یونس بن عُقَيْد رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کو فرماتے سنا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر

بندے میں وہ دُرُست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام مُعَامَلَات دُرُست

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۲۲ رقم ۳۰۰۶)

اے عاشقانِ نماز! کاش! بیان کردہ خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ پیدا کرنے والے اسباب اپناتے ہوئے ہمیں نماز پڑھنا نصیب ہو، کاش! ہماری نمازیں اللہ کریم

کے نیک بندوں کی نمازوں کا ثَمَوْنَةٌ بنیں۔ امین۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ نماز کی

قَبُولِیَّت کے لئے سب سے بُنیادی شَرْطِ اِخْلَاص ہے۔ لہذا ہر طرح کی نماز خواہ وہ فَرِض ہو یا نَفْل، حَرْف و حَرْف اللہ پاک

کو راضی کرنے کیلئے ادا کی جائے، دوسروں کو دکھانے کے لئے ریاکارانہ نماز نہ پڑھی جائے۔ اِخْلَاص کی اَہَمِیَّت اور

ریا کاری کی نَمَدَّت میں کچھ روایات وغیرہ پیش کی جاتی ہیں:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک دن ہم آپس

میں مَسِيحِ دَجَال کا ذکر کر رہے تھے، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تم پر دَجَال سے زیادہ خوف ہے؟ ہم نے عَرَض کی:

کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ شَرِکِ خَفِی (یعنی چھپا ہوا شرک) ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے مُغْدِگی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے

کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ حدیثِ پاک کے اس حصے (جو میرے نزدیک تمہارے لیے مَسِيحِ دَجَال

تو تَمَامِ مُعَامَلَاتِ دُرُست ہو جائیں گی

نماز کی قبولیت کیلئے اِخْلَاصِ شَرْطِ ہے

فِتْنَةُ دَجَالِ كَاخْوَفَا



سے زیادہ خطرناک ہے) کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ دَجَال کو تو کوئی شخص ہی پائے گا وہ بھی قیامت کے قریب، پھر انسان اس سے بچ بھی سکے گا کہ نہ اس کے پاس جائے نہ اس کے پھندے میں پھنسے، مگر (شُرکِ خفی یعنی) ”ریا کاری“ کی مُصِیبت ہر شخص کو ہر وقت درپیش ہے، اس لیے یہ آفتِ دَجَال سے زیادہ خطرناک ہے۔

(امراۃ المناجیح ص ۷۶ ص ۱۴۳)

”امراۃ المناجیح“ میں ہے: دَجَال کی ایک آنکھ مَسْحُوح یعنی پونچھی ہوئی ہے یا چونکہ وہ سوائے تحریمین شریفین کے باقی ساری دنیا کی سیر کرے گا لہذا اسے مَسِیح کہا جاتا ہے۔

خیال رہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو ”مَسِیح“ اس لیے کہتے ہیں کہ آپ مُردے کو

چھو کر زندہ کرتے اور بیمار کو چھو کر تندرست یا اس لیے کہ آپ نے کہیں گھر نہ بنایا ہمیشہ سفر میں رہے۔ (امراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۸ ملخصاً)

فرمانِ مُصْطَفَیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس نے لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے اور تنہائی میں بُرے طریقے سے نماز ادا کی، بے شک اس نے اپنے رب کی تُوہین کی۔ (مسند ابویعلیٰ ج ۴ ص ۳۸۰)

حدیث (۵۰۹۵) یہاں تُوہین سے مراد بارگاہِ الہی میں آدب کی کمی ہے، کفر یہ تُوہین مراد نہیں۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مَسْجِدِ نَبَوِیِّ میں تشریف لے گئے،

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو مدینے کے تاجدار، محبوبِ پُروردگار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مزارِ

پُرآتوار کے پاس اَشْکُبَارِ یعنی روتا ہوا پایا۔ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

کیوں روتے ہو؟ حضرت سیدنا معاذ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: ایک بات میں نے رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے

سُنی تھی، وہ مجھے رُلاتی ہے۔ میں نے خُصُور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو یہ فرماتے سنا: ”تھوڑا سا ریا بھی شُرک ہے اور جو شخص اللہ پاک

کے ولی سے دُشمنی کرے، وہ اللہ پاک سے لڑائی کرتا ہے۔ اللہ پاک نیوں، پرہیزگاروں، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غایب ہوں تو

ڈھونڈے نہ جائیں، حاضر ہوں تو بولائے نہ جائیں اور ان کو نزدیک نہ کیا جائے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، ہر عُبار آلود تاریک سے



نکل جاتے ہیں۔ (مسندردک ج ۴ ص ۲۰۶ حدیث ۲۰۲۳۱، ابن ماجہ ج ۴ ص ۳۵۱ حدیث ۳۹۸۹) یعنی مشککات اور بلاؤں سے الگ ہوتے ہیں۔ (بازاریت ج ۳ ص ۱۳۲)

”مراة المناجیح“ میں حدیث پاک کے اس حصے (ہر عُبَّار آلود تارک سے نکل جاتے ہیں) کے تحت ہے: یعنی یہ

اولیاء اللہ تارک (یعنی اندھیرے) گھروں، غیر مشہور محلوں، نامعلوم بستوں سے پیدا ہوتے رہیں گے۔ یا یہ مَطَلَب ہے

کہ وہ حضرات تارک گرد و غبار والے عقائد و اعمال و شبہات (یعنی غلط عقیدوں، بُرے عملوں اور شک شبہے والے اُمور) سے نکل

جائیں گے کبھی اس میں پھنسیں گے نہیں۔ (مراة ج ۷ ص ۱۴۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم

کا فرمانِ عیترت نشان ہے: ”قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید کا فیصلہ ہوگا،

جب اُسے لایا جائے گا تو اللہ پاک اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ اُن نعمتوں کا اقرار

کرے گا، پھر اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ”تُو نے ان نعمتوں کے بڑے میں کیا عمل کیا؟“ وہ عرض کرے گا: ”میں نے

تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔“ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ”تُو جھوٹا ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ

تجھے بہادُر کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا (یعنی تیرے جہاد اور شہادت کا عوض) (یعنی بدلہ) یہ ہو گیا کہ لوگوں نے تیری واہ واہ کر دی کیونکہ تو

نے اسی نیت سے جہاد کیا تھا کہ خدمتِ اسلام کے لیے، پھر اس کے بارے میں جہنم میں جانے کا حکم دے گا تو اسے منہ کے

بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (یعنی نہایت ذلت کے ساتھ مرے ہوئے گئے کی طرح ٹانگ سے گھسیٹ کر کنارہ جہنم سے

نیچے پھینکا جائے گا۔ جہنم کی گہرائی آسمان وزمین کے فاصلہ سے کروڑوں گنا زیادہ ہے۔ اللہ (پاک) کی پناہ!)

پھر اُس شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا، سکھایا اور قرآنِ کریم پڑھا، وہ آئے گا تو

اللہ پاک اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ

پاک اس سے دریافت فرمائے گا: ”تُو نے ان نعمتوں کے بڑے میں کیا کیا؟“ وہ عرض

شہید عالم اور
سنی جہنم میں
مناجیح

یارِ کارِ قاری
و مائتہ کا انجیل



قرآن فصلاً فی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

کرے گا کہ ”میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن کریم پڑھا۔“ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ”تُو جھوٹا ہے تو نے علم اس لئے سیکھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن کریم اس لئے پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔“ (یعنی تیری یہ ساری محنت خدمتِ دین کے لیے نہ تھی بلکہ علم کے ذریعے عزت اور مال کمانے کی تھی وہ تجھے حاصل ہو گئے (اب) ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اسی حدیث کو دیکھتے ہوئے بغضِ علمانے اپنی کتابوں میں اپنا نام بھی نہ لکھا اور جنہوں نے لکھا ہے وہ ناموری کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی دُعا حاصل کرنے کے لیے لکھا ہے۔) پھر اُسے بھی جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا تو اسے مُنہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک مال دار شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ پاک نے کثرت سے مال عطا فرمایا تھا، اُسے لاکر نعمتیں یاد دلائی جائیں گی وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ”تو نے ان نعمتوں کے بدلے کیا کیا؟“ وہ عرض کرے گا: ”میں نے تیری راہ میں جہاں ضرورت پڑی وہاں خرچ کیا۔“ تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ”تُو جھوٹا ہے، تو نے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہہ لیا گیا۔“ پھر اس کے بارے میں جہنم کا حکم ہوگا، چنانچہ اُسے بھی مُنہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

(مسلم ص ۸۱۳ حدیث ۴۹۲۳)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ بیان کی ہوئی حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ جیسے اخلاص والی نیکی جنت ملنے کا ذریعہ ہے ایسے ہی ریا والی نیکی جہنم اور ذلت حاصل ہونے کا سبب۔ یہاں ریا کار شہید، عالم اور سخی ہی کا ذکر ہوا، اس لئے کہ انہوں نے بہترین عمل کئے تھے جب یہ عمل ریا سے برباد ہو گئے تو دیگر اعمال کا کیا پوچھنا! ریا کے حج و زکوٰۃ اور نماز کا بھی یہی حال ہے۔

(جز ۱۵ النایح ص ۷۷، ۱۹۲)



(ترجمہ)

قرآن فصلاً صلى الله عليه وآله وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

اخلاق کی بھیک مانگ لیجئے

اے جنت کے طلب گارو! دیکھا آپ نے! ریا کاری جو کہ خطرناک باطنی بیماری ہے اس نے ان بد نصیبوں کو کہیں کا نہ چھوڑا! غور تو کیجئے کہ جہاد جیسا نیک کام، شہادت جیسی عظیم نعمت، قرآن کریم و علم دین پڑھنے پڑھانے جیسا پاکیزہ عمل، صدقہ و خیرات جیسا بہترین کام مٹی ہو گیا کیونکہ کرنے والے کی نیت اللہ کریم کو راضی کرنے کے بجائے دنیا کی عزت و شہرت حاصل کرنے کی تھی۔ میدان جنگ میں اپنی جان قربان کر دینے والا بھی جنت کی نعمتوں کو نہ پاسکا کیونکہ اُس کے دل میں ”بہادُر“ کہلوانے کی نیت تھی، مال دار اپنی پیاری شے یعنی مال خرچ کر کے بھی نقصان میں رہا کیونکہ اس کی ”دبئی“ پکارے جانے کی نیت تھی، اور رات دن ایک کر کے علم و قراءت سیکھنے والے عالم و قاری کے ہاتھ بھی کچھ نہ آیا کیونکہ اس نے شہرت کیلئے سب کچھ کیا تھا۔ ان ریا کاروں کی کوششیں بے کار گئیں اور اپنی واہ وا کروانے کی غلط نیت نے انہیں جنتی عمل کرنے کے باوجود جہنم میں جھونک دیا۔ پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی بے نیازی سے لرز جائیے اور اس کے حضور گڑ گڑا کر اِخْلَاص کی بھیک مانگ لیجئے۔

برا ہر عمل بس ترے واسطے ہو

کر اِخْلَاص ایسا عطا یا الہی (وسائل بخشش (ترجمہ) ص ۱۰۵)

ریا کی تعریف یہ ہے: ”اللہ پاک کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا۔“ جیسا کہ عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزت و غیرہ دیں۔ (الزواج ج ۱ ص ۸۶)

مکتبۃ المدینہ کی 312 صفحات کی کتاب ”نجات دلانے والے اعمال“ صفحہ 25 پر ہے: ”کسی بھی نیک عمل میں محض (یعنی صرف) رضائے الہی حاصل



فَرَمَانَ قُصِّطَ فِيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَبِيبُ جَعْوٍ أَوْ رَوْزِ جَعْوٍ مَجْهُدٍ بِرُودِ كَيْفِ تَكْرِيهِ كَرِيماً جَوْأَيَا كَرَسَ كَاتِمَاتِ كَدْنِ مِثْلِ اسْ كَاشْفِ كَوَاوَهُنَّ كَا - (عَبْدُ الْيَمَانِ)

کرنے کا ارادہ کرنا اِخْلَاصُ کہلاتا ہے۔“

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۰۷)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا: یہ فرمائیے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ”یہ مومن کے لیے جگہ یعنی دُنیا میں بشارت ہے۔“ (مسلم ص ۱۰۸۹ حدیث ۶۷۲۱)

لوگ خود بخود تعریف کرتے تو؟

(یعنی یہ ریا نہیں ہے بلکہ قبولیت کی علامت ہے کہ لوگوں کے مُنہ سے خود بخود اس کی تعریف نکلتی ہے۔ غرض یہ کہ ریا کا تعلق عاقل (یعنی نکل کرنے والے) کی نیت سے ہے کہ وہ دکھلاوے (اور) شہرت کی نیت سے نیکی کرے، یہ ہے ریا۔) (مِزَاة الْمَنَاجِيعِ ج ۷ ص ۱۲۹ ملخصاً)

حضرت سیدنا امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال راہِ خُدا میں خیرات کیا۔ آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ مدینہ پاک کے بہت سے غریبوں کے گھروں میں اس طرح چھپے طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے کہ غریبوں کو خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ یہ رقم کہاں سے آتی ہے! مگر جب آپ کا وصال (یعنی انتقال) ہو گیا تو ان غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی سخاوت تھی۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۲۳۶، ۲۳۷)

سُبْحَانَ اللهِ! آلِ رسول کی آنکھوں کے تارے، امام حسین کے جگر پارے، امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نیکیاں چھپانے کا جذبہ صد کروڑ مَرِحِبَا! اسی طرح اور بھی حضرات گُزرے ہیں جو چھپا کر خیرات کرنے میں اس قدر زیادہ کوشش فرماتے تھے لینے والا نہ جان سکے کہ کس نے دیا ہے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”ضیائے صدقات“ صفحہ ۲۴۲ پر ہے: ”بعض (صاحبان) تو ناپینا کے ہاتھ میں دیتے اور بعض فقیر کے رستے میں ڈال دیتے اور فقیر کی بیٹھک کے پاس یوں رکھ دیتے کہ دینے والا نظر ہی نہ آتا۔ اور بعض تو سوئے ہوئے فقیر کے کپڑوں میں ڈال دیتے

اس طرح دیتے کہ لینے والا دینے والے کو پہچان نہ سکے

خیرات کرنے میں اس قدر زیادہ کوشش فرماتے تھے لینے والا نہ جان سکے کہ کس نے دیا ہے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”ضیائے صدقات“ صفحہ ۲۴۲ پر ہے: ”بعض (صاحبان) تو ناپینا کے ہاتھ میں دیتے اور بعض فقیر کے رستے میں ڈال دیتے اور فقیر کی بیٹھک کے پاس یوں رکھ دیتے کہ دینے والا نظر ہی نہ آتا۔ اور بعض تو سوئے ہوئے فقیر کے کپڑوں میں ڈال دیتے



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ: جو مجھ پر ایک بار رو دو پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخذ پھاڑ جتنا ہے۔

اور بعض دوسروں کے ہاتھ فقیر کو یوں بھجواتے کہ اُسے دینے والے کا علم نہ ہو اور دینے والا پہنچانے والے (وکیل) کو چھپانے کا کہہ رکھتا کہ اس کے بارے میں نہ بتائے۔ ”آہ! ہم اگر کسی نیک کام کیلئے چندہ دینے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو جب تک دوسروں کو علم نہ ہو جائے اُس وقت تک ہمیں قرار نہ آئے، جیلے بہانے سے اپنے خیر خیرات کا تذکرہ کر کے ہی دم لیں!

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: فرض اگر ریا کے طور پر ادا کیا جب بھی اس کے ذمے سے ساقط (یعنی ختم)

ہو جائے گا، اگرچہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ثواب نہ ملے۔ ایک مقام

پر فرماتے ہیں: عبادت کوئی بھی ہو اُس میں اخلاص نہایت ضروری چیز ہے یعنی محض (صرف) رضائے الہی کے لیے عمل کرنا ضرور ہے، دکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع (یعنی بالإتفاق) حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۳۶، ۶۳۸)

ریا کی دو صورتیں ہیں، کبھی تو اصل عبادت ہی ریا کے ساتھ کرتا ہے کہ مثلاً

ریا کی دو صورتیں ہیں۔ لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں یہ ریا کے کامل (یعنی پوری ریا کاری) ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا

نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف (یعنی خوبی) میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجے کی ہے، اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ (خوبی کا اضافہ) ریا سے ہے اخلاص سے نہیں۔ (ذمۃ المحتار ج ۹ ص ۷۰۱) (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۳۷)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ریا والی عبادت گننے ہوئے ختم (یعنی ایسے بیج جسے گھن یعنی کیڑے نے کھا کر اندر سے ریزہ ریزہ کر کے بیکار

کر دیا ہو) کی طرح ہے جس سے پیداوار نہیں ہوتی۔ (مرآة المناجیح ج ۷ ص ۱۴۲)

ریا کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کے مسائل

ریا کی دو صورتیں ہیں

ریا والی عبادت کی طرح گننے ہوئے بیج کی طرح ہے



مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَةِ كِي 166 صَفْحَات كِي كِتَاب، ’رِيَا كَارِي‘ صَفْحَه 83
پَر ہے: پِيَارے پِيَارے اِسْلَامِي بھَانِيُو! هُو سَكْتَا هے كِه كَسِي كِه دَل ميْن
شَيْطَان يِه وَهَسُوْسَه ڈَالے كِه جَب رِيَا كَارِي كِي اِس قَدْر آفْتِيْن هِيْن اُوْر

رِيَا كَارِي كِي خَوْف سَيَا
عِبَادَت چھوڑنا كِي سِيَا؟

رِيَا كَارِي سَيَا پُچھْنَا بھِي بے حُدُوشُوَار هے تُو سَرے سَيَا نِيَك عَمَل بھِي نَكِيَا جَانے تَا كِه كَم اَز كَم هَم رِيَا كَارِي كِي سَمْرَا سَيَا تُو نُوچْ
جَانِيْن۔ ايسے اِسْلَامِي بھَانِيُوْن كِي خَدْمَت ميْن عَرَض هے كِه رِيَا كَارِي كِي خَوْف سَيَا نِيَك عَمَل چھوڑنا اَدَا نَش مَشْدِي كِي بَات
نَهِيْن كِيونَكِه اِس طَرَح هَم اِخْلَاص اُوْر نِيَكِي دُونُوْن كِي ثَوَاب سَيَا مَحْرُوم هُو جَانِيْن گے۔ حَضْرَت سَيِيْدُنَا فُضَيْل بِن عِيَاض
رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِرْشَاد فرمَاتے هِيْن: ’لُوگوْن كِي لِيَا نِيَك عَمَل تَزْك كَر دِيْنَا رِيَا كَارِي هے اُوْر لُوگوْن كِي لِيَا نِيَك عَمَل كَرْنَا شَرِك
(اَصْفَر) هے، جَب كِه اِخْلَاص يِه هے كِه اللهُ پَاك تَجْهے اِن دُونُوْن چِيْزُوْن سَيَا نَجَات عَطَا فرمَادے۔‘ (الزَوَا جِر ۱ ص ۸۶)

’بَهْمَا رِشْرِيْعَت‘ ميْن هے: اِگَر كَسِي كُو فَرَض اَدَا كَرْنِي ميْن رِيَا كِي مُدَاخَلَت (لِيَعْنِي وُضَل
اِنْدَازِي) كَا اِنْدِيْشَه هُو تُو اِس مُدَاخَلَت كِي وَجِه سَيَا فَرَض كُو تَرَك نَكْرے بَلَكِه فَرَض
اَدَا كَرے اُوْر رِيَا كُو دُور كَرْنِي كِي اُوْر اِخْلَاص حَاصِل هُونِي كِي كُو شَش كَرے۔

رِيَا كِي خَوْف سَيَا
فَرَض نِيَا چھوڑے

(بَهْمَا رِشْرِيْعَت ج ۳ ص ۶۳۹)

مَلْفُوْنَاتِ اَعْلَى حَضْرَت سَيَا ’عَرَض وَاِرْشَاد‘ سُنْنِي:

عَرَض: اِگَر كُوْنِي تَبَاهَا خُشُوْع كِي لِيَا نَمَاز پَرُھے اُوْر عَادَتِ ڈَالے تَا كِه سَب كِي
سَا مَنِي بھِي خُشُوْع هُو تُو يِه رِيَا هے يَا كِيَا؟ اِرْشَاد: يِه بھِي رِيَا هے (كِيُون) كِه دَل ميْن

سَنِيَانِي ميْن بھِي
رِيَا كَارِي مَمْكِن هے

نَبِيَّتِ غَيْرِ خُدَا هے۔ (مَلْفُوْنَاتِ اَعْلَى حَضْرَت ص ۲۳۱) عَرَض: اِگَر رِيَا كِي لِيَا نَمَاز رُوْزَه رَكْهَا تُو فَرَض اَدَا هُو كَا يَانِيْبِيْن؟ اِرْشَاد: نَفَقْهِي نَمَاز رُوْزَه
هُوَ جَانے كَا كِه مُفْسِد (لِيَعْنِي نَمَاز يَارُوْزَه تُو رَنِي وَالا كُوْنِي كَام) نَه پَايَا كِيَا، ثَوَاب نَه مَلِي كَا، بَلَكِه عَذَابِ نَارِ كَا مُسْتَحَقْ هُو كَا۔ رُوْزِ قِيَا مَتِ اُس



(مسلم)

فَرَمَانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہکتیا مکھی کنی وجہ تہ سے حرکت کروں؟

حضرت سیدنا خَلْفِ بْنِ أَيُّوب رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ سے پوچھا گیا: نماز میں آپ پر کھیاں بیٹھ جاتی ہیں تو انہیں دُور کیوں نہیں فرمادیتے؟ کیا آپ کو ان سے تکلیف نہیں پہنچتی؟ آپ ان سے پہنچنے والی تکلیف پر کیسے صبر کر لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی

ہے کہ فاسق لوگ جب بادشاہ کے کوڑے کھا کر صبر کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے: فُلاں (کوڑے کھانے والا) شَخْصٌ بَهْتٌ صَبْرٌ كَرْنِے والا ہے اور وہ (یعنی کوڑا کھانے والے لوگ) اس پر فخر کرتے ہیں۔ جبکہ میں اپنے رب کریم کے حُضُور کھڑا ہو کر ٹھہرے بیٹھنے پر بے صبر ہو جاؤں اور اس کی وجہ سے حرکت کروں! (یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا) (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۶) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كى ان پر رَحْمَتِ ہو اور ان کے صَدَقِے ہمارى بے حساب مَغْفِرَتِ ہو۔

أَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ کے پاؤں میں جب آکھہ کی بیماری ہوئی (آکھہ اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت چھڑنے لگتا ہے) تو طبیبوں نے یہ تجویز کیا کہ آپ کا

پاؤں کی کٹھ گیتا مکھی پتائے چلا (حکایت)

پاؤں کا ٹاٹا جائے گا تاکہ یہ زخم پورے جسم میں نہ پھیل جائے لیکن آپ اس سے منع کرتے رہے۔ آپ کی زوجہ نے طبیبوں سے کہا: آپ لوگ ان کا پاؤں کاٹنے پر اس وقت قادر ہو سکتے ہیں جب یہ نماز میں ہوں۔ چنانچہ نماز کی حالت میں آپ کا پاؤں مبارک کاٹ دیا گیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ نے دیکھا کہ طبیبوں نے آپ کو گھیرا ہوا ہے تو ارشاد فرمایا: کیا دوسری مرتبہ بھی کاٹنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: بس اسی ایک مرتبہ تھا، آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! مجھے آپ لوگوں (نے پاؤں کاٹا اس) کا پتتا تک نہ تھا۔

(المدخل لابن الحاج ج ۲ ص ۲۶۶)



امام بیہقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے یہ حکایت کچھ فَرَق کے ساتھ نقل کی جس میں یہ بھی ہے: حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنا کٹا ہوا پاؤں ہاتھ میں لے کر اُسے چوما پھر فرمانے لگے: ”اُس ذات کی قسم جس نے

میں اسے پاؤں سے کبھی چھو
گناہ کی طرف نہیں گیا

مجھے تجھ پر سوار کیا! بے شک وہ (پرویزگار) جانتا ہے کہ میں اس (پاؤں) کے ساتھ کبھی کسی حرام کام یا گناہ کی طرف چل کر نہیں گیا۔“ پھر آپ کے حکم پر اُس پاؤں کو غسل دیا گیا، خوشبو لگائی گئی اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دُفن کے لیے بھیج دیا گیا۔

(شعب الایمان ج ۷ ص ۱۹۸ حدیث ۹۹۷۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کس قدر خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ کے ساتھ نمازیں ادا فرماتے تھے کہ دورانِ نماز پاؤں کٹ گیا لیکن اس کا احساس تک نہ ہوا! آہ! ایک

حسن یوسف کپڑے میں
مصر میں نکشت زناں

ہماری حالت ہے کہ دورانِ نماز خواہشات کی وادیوں میں بھٹک رہے ہوتے ہیں اور یہ غور تک نہیں کرتے کہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں! جبکہ بزرگانِ دین نماز میں داخل ہوتے تو محبتِ الہی سے سرشار ہو کر دُنیا و ما فیہا (یعنی دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُس) سے بے خبر ہو جاتے، اس کو اس مثال سے سمجھئے کہ ڈاکٹر کو جب آپریشن کرنا ہوتا ہے تو مریض کو انجکشن لگا کر بے ہوش کر دیتا ہے جس سے مریض کو اپنے جسم کے کٹنے اور پھاڑے جانے کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ دیکھئے نا! مصر کی عورتوں نے جب حضرت سیدنا یوسف عَلِي بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ وَسَلَّمَ کا حُسن و جَمال دیکھا اور چھری سے پھل تراشنا چاہا تو بجائے پھل کے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں اور اس کا احساس تک نہ ہوا۔ تو جن کی نگاہوں میں جَمالِ یوسفی کے جلوے تھے انہیں ہاتھوں کے کٹنے کا پتا نہ چلا تو جو ظاہر و باطن کی یکسوئی کے ساتھ بارگاہِ الہی کی جانب مُتَوَجِّہ ہوں انہیں پاؤں کٹنے کا احساس کیوں کر ہو سکتا ہے!



(طرائق)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ اے اللہ! پاک اے اللہ! اس پر سو مرتبہ نازل فرماتا ہے۔

پیش یوسف ہاتھ کاٹے ہیں زنانِ مصر نے

تیری خاطر سر گنا بیٹھے فدا یانِ جمال (ذوقِ نعت)

اعمال میں اخلاص بڑھانے، نمازوں کو ریا سے بچانے اور خود کو عاشقِ نماز بنانے

کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رہئے۔ مدنی ماحول کی برکتوں کے بھی

کیا کہنے! آئیے! ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: فیصل آباد کی تحصیل چک جھمرہ کے

اب لوگ ان کی
مثالیں دیتے ہیں

علاقے رستم آباد شریف کے ایک نوجوان اسلامی بھائی مدنی ماحول سے پہلے بڑی ٹھجت کے باعث گناہوں بھری زندگی

گزار رہے تھے، والدین سے بدتمیزی کرنا اور لڑائیوں میں گندی گالیاں بکنا علاقے میں ان کی پہچان بدین چکی تھی۔ ذرا

ذرا سی بات پر مرنے مارنے پر اتر آتے اسی وجہ سے محلے میں ان کی اکثر کسی سے نہیں بنتی تھی۔ زبان دراز ایسے تھے کہ کبھی

کبھی محلے کی مسجد کے امام صاحب سمجھانے کی کوشش کرتے تو انہیں بدتمیزی کے ساتھ بات کاٹ کر اول قول بکنے لگتے۔

ایک بار تو غصے میں یہاں تک بول دیا کہ مولانا صاحب آپ کو سمجھانے کے سوا آتا کیا ہے! آئندہ مجھے سمجھایا تو جان سے

مادروں گا!!! گھر والوں نے کسی طرح ان کو راضی کیا اور انہیں قرآنِ کریم کی تعلیم کے لیے 3 مئی 1999ء کو ایک مدرسے

میں داخل کروادیا۔ کچھ عرصے بعد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی ان کی گناہوں بھری تاریک

زندگی میں ہدایت کا چمکتا ستارہ بن کر طلوع ہوئے وہ یوں کہ اسلامی بھائی نے انہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک،

”دعوتِ اسلامی“ کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کی خوش نصیبی کہ انکار کرنے کے بجائے ان کی

دعوت قبول کی اور اجتماع میں جا پہنچے، وہاں مبلغِ دعوتِ اسلامی سنتوں بھرے بیان میں گناہوں کی تباہ کاریاں بیان فرما

رہے تھے، انداز ایسا دلنشین اور پرتا شیر تھا کہ دل میں اترتا چلا گیا، وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے کانپ اٹھے اور ان کی

آنکھوں سے آنسو نکل آئے، اجتماع کے اختتام تک ان کا دل چوٹ کھا چکا تھا۔ انہوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گناہوں



(ابن سنی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سے بچنے کا عزم کر لیا یعنی سچی توبہ کر لی۔ ان کے دل کی دنیا ایسی بڑی کہ جو کل تک والدین کا گستاخ تھا، الْحَمْدُ لِلَّهِ ایسا فرمانبردار بن گیا کہ اب لوگ اپنے بچوں کو ان کے باادب انداز کی مثالیں دیتے ہیں۔ جو لوگ ان سے کتراتے اور نفرت کیا کرتے تھے اب محبت سے پیش آتے ہیں، عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے ان پر ایسا مہذنی رنگ چڑھا دیا کہ فرض نمازیں باجماعت پڑھنے کی عادت کے ساتھ ساتھ نوافل پڑھنے کا بھی معمول بن گیا۔ داڑھی رکھ لی اور عمائے شریف کا تاج بھی سجایا۔

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سکندر

جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (ہرم) ص ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری (المعروف امام بخاری) رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
ایک دن نماز پڑھ رہے تھے، شہد کی مٹھی نے آپ کو 17 جگہ ڈنک مارے، نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا: ذرا دیکھو تو یہ کیا چیز ہے جو نماز میں مجھے اذیت

شہد کی مٹھی نے 17
ڈنک مارے (حکایت)

پہنچا رہی تھی، شاگردوں نے دیکھا تو آپ کی پیٹھ مبارک سترہ (17) جگہ سوجی ہوئی تھی۔ امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے شہد کی مٹھی کے 17 ڈنک مارنے کے باوجود نماز نہ توڑنے کے متعلق بتایا کہ میں ایک آیت کی تلاوت کر رہا تھا اور میری یہ خواہش تھی کہ میں یہ آیت پوری کر لوں۔

(ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۴۵۰)

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے نماز میں خُشُوعٌ کا انداز! حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی ولادت 13 شَوَّالِ الْمَكْرَمِ 194ھ کو

اللہ کی دُعا سے سنا کہ حسین
بن گمبین (حکایت)

مُحَمَّدِ الْبَارِكِ کے دن ہوئی۔ تقریباً 62 سال کی عمر میں 256ھ کو یفتمے کی



(جمع الراءاء)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُؤد و پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رات وصال (یعنی انتقال) فرمایا۔ بچپن میں ناپیدا ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ اللہ پاک کی بارگاہ میں بہت زیادہ رو رو کر دُعائیں مانگیں، جس کی برکت سے اللہ رب العزت نے آپ کی بینائی لوٹادی۔ آپ بخاری شریف میں ہر حدیث مبارکہ لکھنے سے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ (152 رحمت بھری حکایات ص 198)

محبوب باریؐ کے دربار میں امام بخاری کا انتظار

حضرت سیدنا عبد الواحد طوایسی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں حضور نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صحابہ کرام

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ساتھ ایک مقام پر کھڑے تھے۔ میں نے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سلام کا جواب عزیمت فرمایا۔ پھر میں نے کھڑے ہونے کا سبب دریافت کیا تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔“ کچھ دن کے بعد معلوم ہوا کہ امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا وصال (یعنی انتقال) ہو گیا ہے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ جس رات آپ کا انتقال ہوا تھا اسی رات میں نے حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی تھی۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۱۰ ص ۳۱۹)

امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو کافی عرصے تک اُس مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دُور دُور سے آکر امام بخاری کے مزار شریف کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے۔ ابو فتح سمرقندی

مزار بخاریؐ کی برکات

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کے وصال کے دو سو (200) سال کے بعد سمرقند میں قحط پڑا۔ لوگوں نے بارہا ”نماز استسقا“ پڑھی، دُعائیں مانگیں مگر بارش نہ ہوئی پھر ایک نیک آدمی قاضی شہر (Judge) کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کے مزار شریف پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ کریم سے بارش کی دُعا مانگو شاید اللہ



(مہارزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

پاک تمہاری دُعا قبول کر لے۔ قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کے مزار شریف پر حاضر ہوا، لوگوں نے وہاں خوب رور و کر اللہ پاک سے نہایت خُضوع خُشوع سے دُعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیت دُعا کیلئے سفارش کی درخواست کی۔ اسی وقت آسمان پر بادل اُٹد آئے اور سات دن لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لئے ”خرنگ“ سے ”سمرقند“ پہنچنا مشکل ہو گیا۔ (ارشاد الساری ج ۱ ص ۶۷) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ حَسْبِيَ ان سَبِّ پر رَحْمَتِ** ہو اور ان کے صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ **امین بجاہ النبی الامین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر کا خشوع و خضوع (۵ حکایات)

حضرت سیدنا عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے زیادہ اچھے انداز سے نماز پڑھتے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

حسن خوبی سے نماز پڑھنے والے

تابعی بزرگ حضرت سیدنا ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا ابن منکدر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھتے دیکھتے تو

مگر نماز میں فرق نہ پڑنا

ضرور کہتے کہ یہ کسی درخت کی ٹہنی ہیں جسے ہوا تھکی دے رہی ہے۔ (یعنی ہوا سے درخت کی شاخ جس طرح لرزتی معلوم ہوتی ہے اسی طرح آپ نماز میں لرز رہے ہوتے) میدان جنگ میں دوران نماز دشمن کی منجینیق (جو کہ توپ کی طرح ایک آلہ ہوتا تھا جس سے بڑے بڑے پتھر پھینکے جاتے تھے وہ) پتھر برسارہی ہوتی اور پتھر آپ کے ارد گرد گرتے مگر آپ کو اس کی بالکل پروا نہ ہوتی۔



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

۳) گویا لکڑی! تابعی بزرگ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: جب حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی لکڑی ہے اور یہ بات آپ کے نماز میں خشوع و خضوع کی وجہ سے کہی جاتی۔

۴) مسجد کا کبوتر! حضرت سیدنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی راتیں بکثرت قیام (یعنی نمازوں) میں گزرتیں اور دن روزے میں کٹتے تھے اور انہیں مسجد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔

۵) خرمناجات کرنے والا! حضرت سیدنا ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: تابعی بزرگ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا: آپ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا جانتے ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ انہیں دیکھ لیتے تو اللہ پاک سے ان جیسا مناجات (یعنی التجائیں اور دعائیں) کرنے والا کسی کو نہ پاتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۴۱۰، ۴۱۱)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَىٰ ان سب پر رَحْمَتِ ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا مسروق کا خشوع و خضوع

حضرت سیدنا مسروق بن عبد الرحمن ہمدانی کوئی رحمۃ اللہ علیہ تابعی بزرگ گزرے ہیں، سرورِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری وفات سے پہلے اسلام لائے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجنبیوں وغیرہ سے ملاقات کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ میں سن 62 ہجری کو وفات پائی وہیں مزار شریف ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۱۰۲، ۱۰۵)



(اہلسنی)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔

حضرت سیدنا عمارؓ کا خُشوعٌ وَخُضُوعٌ (۶ حکایات)

تابعی بزرگ حضرت سیدنا عمار بن عبد اللہ بن عبد قیس رَحْمَةُ اللہ علیہ قائمُ الیل اور صائمُ اللہہر تھے (یعنی رات عبادت میں گزارتے اور دن روزے میں) آپ کی سجدہ گاہ (یعنی سجدے کی جگہ) پر شیطان سانپ کی شکل میں گنڈلی مار کر بیٹھ جاتا، جب اُس کی بوجھوس کرتے تو ہاتھ سے دُور کر کے سجدہ کر لیتے اور (جب سلام پھیر لیتے تو اُس سے) فرماتے: اگر تیری بونہ ہوتی تو میں تجھ پر ہی سجدہ کر لیتا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۰۳)

حضرت سیدنا علقمہ رَحْمَةُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا عمار رَحْمَةُ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سانپ قمیص میں داخل ہو کر آستین وغیرہ سے نکل رہا ہے لیکن آپ ذرا بھی حرکت نہ کرتے۔ عرض کی گئی: آپ نے

سانپ کو دُور کیوں نہیں کر دیا؟ فرمایا: اللہ پاک کی قسم! مجھے حیا آتی ہے کہ اللہ کریم کے سوا کسی اور سے دُروں! خدا کی قسم! مجھے تو احساس تک نہیں ہوا کہ وہ کب داخل ہوا اور کب نکلا!

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۰۳)

حضرت سیدنا ابن وہب رَحْمَةُ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمار رَحْمَةُ اللہ علیہ بہترین عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ علیہ نے خود پر روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھنا لازم کر لیا تھا۔ طُلُوعِ آفتاب سے لے کر عصر تک مُستَکمل نماز میں مشغول رہتے۔ جب لوٹتے تو پاؤں اور پنڈلیاں سوجی ہوتیں۔ اپنے نفس سے فرماتے: ”اے نفس! اے برائی کا حکم

دینے والے! تجھے صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا! میں تجھے مُستَکمل سرگرم عمل (یعنی Busy) رکھوں گا حتیٰ



(مستادم)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجس ترین شخص ہے۔

کہ بستر تجھ سے حصّہ وصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔“

تابعی بزرگ حضرت سیدنا عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِيك بار

واوئى سباع (يعنى درندوں كى وادى) كى طرف تشریف لے گئے، وہاں حضرت سیدنا

حُمَمَه رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نام كے ايك حبشى عابد (يعنى عبادت گزار) رہتے تھے۔ آپ ايك

كونے ميں اور وہ حبشى عابد دوسرے كونے ميں مشغول عبادت ہو گئے۔ 40 دن اور 40 رات تك دونوں ايك دوسرے

كے پاس نہیں گئے۔ جب فرض نماز كا وقت ہوتا تو نماز ادا كرتے پھر دوبارہ نوافل ميں مشغول ہو جاتے۔ 40 دن بعد

حضرت سیدنا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حضرت سیدنا حُمَمَه رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كے پاس گئے اور پوچھا: اللہ كريم آپ

پر رحم فرمائے! آپ كون ہیں؟ کہا: چھوڑیے! مجھے اپنے كام ميں مشغول رہنے ديتيے۔ حضرت سیدنا عامر نے فرمایا:

ميں آپ كو قسم ديتا ہوں بتائيے آپ كون ہیں؟ جواب دیا: ميں حُمَمَه ہوں۔ فرمایا: اگر آپ وہی حُمَمَه ہیں جن كا مجھ سے

تذكرہ كيا گیا تھا تو پھر آپ دنيا ميں سب سے زيادہ عبادت گزار ہیں۔ آپ مجھے (اپنی) بہترين خصلت كے بارے ميں

بتائيے۔ حضرت سیدنا حُمَمَه رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے کہا: بلاشبہ ميں نعل كے معاملے ميں كوتاہی (يعنى كى) كا شكار ہوں، اگر فرض

نماز كے مقررہ اوقات ميں قیام و تجود كے قطع ہونے كا سبب نہ بنتے تو ميں پسند كرتا كہ ساری عمر ركوع ميں گزار جاتی اور

میرا چہرہ سجدے ميں جھكار ہتا یہاں تك كہ ميراثقال ہو جاتا ليكن فرائض مجھے ایسا نہیں كرنے ديتے۔

یہ کہنے كے بعد حبشى عابد نے پوچھا: اللہ كريم آپ پر رحم فرمائے!

آپ كون ہیں؟ فرمایا: ميں عامر بن عبد قیس ہوں۔ کہا: اگر آپ

وہی عامر ہیں جن كا ميں نے تذكرہ سُن ركھا ہے، پھر تو آپ تمام لوگوں

سے زيادہ عبادت گزار ہیں، لہذا مجھے (اپنی) بہترين خصلت كے بارے ميں بتائيے۔ حضرت سیدنا عامر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ نَجْمِي هُوَ مَجْهُدٌ بِرُؤُوسِ دُرِّهِمْ وَأَرَادَهُ مَجْهُدًا تَكْتُمُ نَجْمِي تَابَعَهُ.

فرمایا: بے شک مجھ سے بھی نعل میں کوتاہی (یعنی کمی) سرزد ہو جاتی ہے لیکن اللہ رب العزت کے ہیبت و جلال کی عظمت و دل میں اس قدر ہے کہ میں اُس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ ایک بار درندوں نے مجھے گھیر لیا، ایک درندہ پشت (یعنی پیٹھ) کی جانب سے مجھ پر چھوٹا اور میرے کندھے پر اپنے پنجے گاڑ دیئے جبکہ میں یہ آیتِ مقدّسہ تلاوت کر رہا تھا:

ترجمہ کنز الایمان: وہ دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے

ذَلِكَ يَوْمَ مَجْمُوعٍ لَّهُ النَّاسُ

ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے۔

وَذَلِكَ يَوْمَ مَسْهُودٍ ﴿۱۳﴾ (ہود: ۱۰۳)

جب درندے نے دیکھا کہ میں نے اس کی کچھ پروا نہیں کی تو وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔

حضرت سیدنا حممہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اے عامر! آپ کے لیے کون سی چیز باعثِ ہلاکت ہے؟ فرمایا: ”مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔“ حضرت سیدنا حممہ رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا حممہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: 800 روزانہ نوافل پڑھتے تھے

نے کہا: اگر اللہ پاک مجھے پیٹ (یعنی کھانے پینے) کی آزمائش میں مبتلا نہ فرماتا تو میرا رب العزت مجھے ہر وقت رُکوع و سُجود ہی میں مشغول پاتا لیکن جب میں کھاتا ہوں تو قصائے حاجت بھی پیش آتی ہے۔ (اور یوں وقت خرچ ہوتا ہے) حضرت سیدنا حممہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ روزانہ 800 رکعت نوافل ادا فرماتے اور پھر (عاجزی کرتے ہوئے) فرماتے: میں عبادت کے معاملے میں کوتاہی (یعنی کمی کرنے والا) ہوں۔ آپ (بطورِ عاجزی) اپنے آپ کو بہت زیادہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: ”اللہ پاک! سر دیوں میں میرے لئے ظہارت (یعنی وضو وغیرہ) کرنا آسان

۵ پانی سے بھاپ اٹھ رہی ہوئی (کرامت)



فَرَمَانٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر درود شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (عقب الامان)

فرما۔ “(اس کے بعد) جب طہارت کے لئے پانی لایا جاتا تو (وہ تدری طور پر گرم ہوتا اور) اُس میں سے بھاپ (Steam) نکل رہی ہوتی۔

(الزهد لابن مبارک ص ۲۹۵ حدیث ۸۶۱، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۱۴۹)

حضرت سیدنا ابوسلمیمان دارانی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے عرض کی گئی: ”آپ کے گھر کا اُطراف آگ کی پلیٹ میں اچکا ہے (لہذا اپنے گھر کی خیر لیجئے)۔“ آپ نے فرمایا: ”آگ

آگ کی پلیٹ میں اچکا ہے (لہذا اپنے گھر کی خیر لیجئے)۔“ آپ نے فرمایا: ”آگ

کو چھوڑ دو وہ اللہ پاک کی طرف سے مامور (یعنی مقرر) ہے۔“ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ جب آگ ٹُڑب و جوار (یعنی آس پاس) کو جلاتی ہوئی ان کے گھر تک پہنچی تو دوسری جانب پھرتی۔ (ابن عسکری ج ۲ ص ۲۶، ابن عسکری ج ۲ ص ۱۴۹)

اے عاشقانِ رسول! سُبْحَانَ اللَّهِ! خوفِ خُدا ہو تو ایسا اَعْمَلِ ہو تو ایسا! اور عاجزی ہو تو وہ بھی ایسی! کہ روزانہ ہزار ہزار رکعت پڑھیں، ہر وقت عبادت میں مشغول رہیں اور جو وقت بقدرِ ضرورت کھانے وغیرہ میں گزر جائے اُس پر بھی افسوس

مجھ بڑے کو بھی! مگر جہلا ثاب!

کریں کہ کاش! یہ وقت بھی نوافل ہی میں گزرتا۔ ایسی عظیم عبادت کے باوجود عاجزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو سُست اور کوتاہی (یعنی کمی) کرنے والا سمجھنا اُن مُقَدَّس ہستیوں ہی کا حصہ تھا۔ آہ! ایک ہماری حالت ہے کہ اولاً تو عمل کرتے نہیں، اگر کبھی دوچار نوافل پڑھ بھی لیں تو اپنے آپ کو بڑا پرہیزگار و عبادت گزار تصور کرنے لگیں! اگر ہم کبھی کسی کے آگے عاجزی کریں بھی تو ایسی جس کی خود اپنا ہی دل تصدیق نہ کرے۔ پاک پروردگار ہمارے حال زار پر رحم فرمائے اور ان عظیم بزرگوں کی عبادتوں اور سچی عاجزیوں کے صدقے ہمیں بھی عبادت کی کثرت کی نعمت اور حقیقی عاجزی کی دولت عنایت فرمائے اور ان بھلے بزرگوں کے صدقے ہم بڑوں کو بھی بھلا بنائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ

اس بڑے کو بھی کر بھلا یارب (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تَحْفِظُكَ
تَقْدِيْرُكَ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا و عشقِ مُصطَفٰی پانے، گناہوں بھری دوستیوں سے جان چھڑانے اور والدین کی فرماں برداری کا جذبہ بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے منسلک رہئے، آئیے! ایک ”مدنی

بہار“ سنتے ہیں: گوجرانوالہ (پنجاب) کے قریبی شہر راہوالی کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے طرح طرح کے گناہوں میں مشغول تھے، لڑکیوں سے دوستیاں کرنے کے شوقین اور بارہا ان سے رات دیر تک باتیں کر کے گندی شیطانی لذت لیا کرتے، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے سننے کے تو ایسے شیدائی تھے کہ ان کے پاس سات سو کے لگ بھگ گانوں کی کیسٹیں موجود تھیں اس کے باوجود جب بھی انہیں کسی نئی کیسٹ کے بارے میں پتا چلتا تو یہ سوچ کر کہ مارکیٹ میں تو یہ کیسٹ آتے آئے گی! ہول سیل والوں سے پہلے ہی خرید لاتے۔ دن بھر کھیل کود کے لئے کرکٹ کا میدان اور رات بھر آوارہ گردی کے لئے سرسٹیس، ہوٹل اور گلی کوچوں کے چوراہے ان کا مسکن تھے، رات گئے تک گھر سے باہر رہتے یہاں تک کہ ہر طرف رات کی تاریکی اور سناٹا چھا جانے کے باوجود گھر نہ پہنچنے پر ان کے والد صاحب کو اکثر و بیشتر ان کی تلاش میں نکلنا پڑتا حالانکہ امام مسجد ہونے کے ناطے انہیں نمازِ فجر پڑھانے کے لئے رات جلدی سونا ہوتا تھا مگر انہیں والد صاحب کے آرام میں خلل واقع ہونے کی کوئی فکر نہ تھی اور اپنے گرتوتوں کی وجہ سے ان کی عزت و وقار کے داغدار ہونے کا بھی کچھ احساس نہ تھا۔ والد صاحب بار بار اپنے پاس بٹھا کر سمجھاتے مگر وہ ایک کان سے سنتے اور دوسرے سے نکال دیتے۔ اللہ کا ان پر احسان ہوا کہ ملتان میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“



(ابن سنی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مُحَمَّدٌ بَرُّؤُورٌ وَشَرِيفٌ بَرُّهُو، اللَّهُ پاك تَمَّ بَرُّهُت بِيحِبِّهِ كَا۔

کے سنتوں بھرے اجتماع میں جانے کی سعادت مل گئی، وہاں پر انہوں نے اختتامی دُعا میں عہد کیا کہ آئندہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں سے بچوں گا اور نیک کام کروں گا۔ اللہ پاک کے کرم سے انہیں نیکیوں کی توفیق ملی اور انہوں نے نماز پڑھنا شروع کر دی، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے استقامت کی دولت بھی ملی اور مسلسل چار ماہ تک ان کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی مگر بد قسمتی سے ایک بار پھر بُرے دوستوں کی صحبت میں بیٹھنے لگے۔

”صحبتِ آثر رکھتی ہے“، لہذا وہ ایک مرتبہ پھر پرانی گناہوں کی دُنیا میں واپس چلے گئے اور رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دُور ہو گئے۔ جب مدنی ماحول سے محرومی کو کافی طویل عرصہ بیت گیا تو ایک روز اتفاقاً ایک مُبلغِ دعوتِ اسلامی سے ان کی پہلی ملاقات ہوئی، پہلے سے کوئی شناسائی نہ ہونے کے باوجود اس اسلامی بھائی نے جب نہایت محبت کے ساتھ مُصافحہ کیا تو پہلے پہل انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ شاید یہ کوئی ضرورت مند ہے اور جس طرح یہ شخص میرے سامنے بچھا جا رہا ہے ہونہ ہو مجھ سے پیسوں وغیرہ کا سوال کرے گا! مگر اس کے برعکس جب اس اسلامی بھائی نے مُسکراتے ہوئے انہیں

مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسٹ ”بادشاہوں کی ہڈیاں“ دے کر اسے شروع سے آخر تک سُننے کی تاکید کی اور ان سے کسی چیز کا سوال نہ کیا بلکہ اس کیسٹ کے ہڈیہ کا بھی مُطالبہ نہ کیا تو انہیں اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا، گھر آ کر جب انہوں نے وہ بیان سنا تو خوفِ خدا سے لرز اُٹھے اور آنکھیں پر تم ہو گئیں، ان کی نگاہوں کے سامنے دعوتِ اسلامی میں گُزارے ہوئے چار مہینے گھومنے لگے چنانچہ وہ ایک مرتبہ پھر نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنا لیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو کابینہ سطح پر تعویذاتِ عطا رہیہ کے ذمے دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کی سعادت ملی، اللہ پاک انہیں اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین



سنور جائے گی آخرت **إِنْ شَاءَ اللَّهُ**

تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (ترجمہ) ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اما اعظم رحمة الله كما خشونته وخضوعه

۱۳ احکامات

دعوتِ اسلامی کے مکتبہ اہلِ مدینہ کے 36 صفحات کے رسالے، ”اشکوں کی برسات“

صفحہ 1 تا 2 پر ہے: پُررُوقِ بازار میں ریشم کے کپڑے کی ایک دُکان پر اُس دکان کا

خادمِ مشغولِ دُعا ہے اور اللہ پاک سے جنت کا سوال کر رہا ہے۔ یہ سن کر مالک

دُکان پر رقت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حتیٰ کہ کپٹیاں (گن - پ - ٹیاں) اور کندھے کاپنے لگے۔

مالک دُکان نے فوراً دُکان بند کرنے کا حکم دیا، اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر جلدی سے اُٹھے اور کہنے لگے: افسوس! ہم اللہ

پاک پر کس قدر جبری (یعنی بڈر) ہو گئے کہ ہم میں سے ایک شخص صرف اپنے دل کی مرضی سے اللہ پاک سے جنت مانگتا

ہے۔ (یہ تو بہت ہی بھرا سوال ہے) ہم جیسے (گناہ گاروں) کو تو اللہ پاک سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگنی چاہئے۔ یہ

مالک دکان بہت زیادہ خوفِ خدا والے تھے، رات جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کی آنکھوں سے اس قدر

اشکوں کی برسات ہوتی کہ چٹائی پر آنسو گرنے کی ٹپ ٹپ صاف سنائی دیتی۔ اور اتاروتے اتاروتے کہ پڑوسیوں

(مُلَخَّصٌ اَزَ الْخَيْرَاتِ الْجَسَانِ ص ۵۴، ۵۵)

کو رحم آنے لگتا۔



قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو دیا کہ تا وقت تک میرا نماز میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (مغربی)

اے عاشقانِ رسول! آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ مالکِ دکان تابعی بزرگ

کروڑوں خفیوں کے عظیم پیشوا، حضرت امامِ اعظم، سیدنا امام ابوحنیفہ عثمان بن

ثابت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ تھے۔ آپ کی عاجزی مَرِحًا! خوفِ خُدا صَدْر مَرِحًا! جَنَّت کا سوال

جَنَّتِ مَا تَكْنِي مِيْنِ
شَرَعًا حَرْجِ نَهِيْنِ

کرنے پر آپ کی کیفیتِ خوفِ خُدا کے سبب تھی وَرَنَه جَنَّتِ مَا تَكْنِي مِيْنِ شَرَعًا كُوْنِي حَرْجِ نَهِيْنِ۔ چنانچہ ہم گناہ گاروں کو اپنے

رب سے جَنَّتِ دِلْوَانِے والے پیارے پیارے آقَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جَوَالله سے تین مَرْتَبَة جَنَّتِ مَا تَكْنِي مِيْنِ

جَنَّتِ کہتی ہے: اَللّٰہی! اسے جَنَّتِ مِيْنِ دَاخِلِ كَرْدِے اور جَو تِيْنِ بَار تَهْنَمُّ سے پناہ مانگے تو تَهْنَمُّ کہتا ہے: اَللّٰہی! اسے جَهَنَّم سے محفوظ

فرمادے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۵۷ حدیث ۲۵۸۱)

شَرَحِ حدیث: یعنی جو روزِ اَضْحٰ و شام یا دن میں ایک بار، تین دفعہ یہ کہے: ”اَللّٰہُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ“ اور

تین دفعہ یہ کہے لے: ”اَللّٰہُمَّ اَحْرِزْنِي مِنَ النَّارِ“، تو خود جَنَّتِ اس کے لیے داخلہ کی دُعا کرے گی اور خود دَوْرَخ سے

پناہ کی بارگاہِ اَللّٰہی میں عَرْض کرے گی۔ (مخص از: مَرَاتَة الْمَنَاجِح ج ۴ ص ۶۷)

چکر بھی رنجی ہے دل بھی گھائل، ہزار نگریں ہیں سو مسائل

دُکھوں کا عَطَّار کو دو مرہم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۵۷۴)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت سَيِّدِنَا فَضْلِ بْنِ دُكَيْنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے تابعین میں سے

کسی کو حضرت سَيِّدِنَا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی طرح بہترین انداز میں نماز

پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نماز شروع کرنے سے پہلے بہت زیادہ گڑ گڑا کر دُعا

نَمَازِے قَبْلِيْ
دُعَا مِيْنِ كَرَطْرَانَا

مدینہ

۱: یعنی اے اللہ! مجھے جَنَّتِ مِيْنِ دَاخِلِ فرما۔ ۲: یعنی اے اللہ! مجھے دَوْرَخ سے بچا۔



مانگتے حتیٰ کہ دیکھنے والا کہتا کہ واقعی خوفِ خدا رکھنے والے یہی ہیں۔ کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ کسی پُرانے مشکیزے کی طرح مَرُجھائے ہوئے معلوم ہوتے۔

(الخيرات الحسان ص ۵۱)

امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایک رات نماز میں پارہ 27، سُورَةُ الْقَمَر کی آیت نمبر 46:

بَلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهَىٰ وَاَمْرٌ ﴿٤٦﴾

(ترجمہ کنز الایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت گڑی ہے اور سخت گڑی)

پڑھی اور پوری رات اسے دُہراتے رہے اور دوسری رات نماز میں قرأت کرتے ہوئے جب پارہ 27، سُورَةُ الطُّور کی آیت نمبر 27:

فَمَنْ لَّهِ عَلَيْنَا وَوَقْنَا
عَذَابَ السُّوْمِ ﴿٢٧﴾

(ترجمہ کنز الایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا)

پر پچھتے تو بار بار یہی آیت مبارکہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ مُؤدِن نے فجر کی اذان کہہ دی۔

(الخيرات الحسان، ص ۵۱)

حضرت سیدنا یزید بن کثیر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ (عشا کی فرض نماز میں) امام نے (قیامت کی خوفناکیوں کے بیان پر مُشتمل) سُورَةُ الزَّلْزَالِ پڑھی اور حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

بھی جماعت میں شامل تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فکر مند بیٹھے ہیں اور لمبی لمبی سر آہیں بھر رہے ہیں۔ میں وہاں سے اُٹھ گیا تاکہ آپ کی توجہ نہ بٹے اور تبدیل کہ جس میں تھوڑا سا تیل تھا، وہیں چھوڑ دی۔ پھر جب میں طلوعِ فجر کے بعد آیا تو تبدیل (اسی طرح) روشن تھی اور امام صاحب اپنی



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

داڑھی مبارک پکڑے کھڑے ہو کر عرض کر رہے ہیں: اے وہ ذات! جو ذرّہ بھر خیر (یعنی بھلائی) کی جزائے خیر اور ذرّہ بھر شر (یعنی بُرائی) کی سزا دے گی، نُعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کو اپنے فضل سے آگ سے اس طرح بچالے کہ آگ کے قریب بھی نہ جائے اور اس (یعنی ابوحنیفہ) کو اپنی وسیع رحمت میں داخل فرمالے۔ جب میں آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا: کیا قَدیل لینا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں تو صُحیح کی اذان بھی دے چکا۔ فرمایا: جو کچھ تم نے دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ پھر فجر کی دو سُنّتیں پڑھ کر بیٹھ گئے، یہاں تک کہ نماز قائم کی گئی اور آپ نے رات کے کیے ہوئے وُضُوء سے ہمارے ساتھ صُحیح کی نماز پڑھی۔

(الخیرات الحسان ص ۵۳)

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے

ہو مجھ ناتواں پر کرمِ یالہی (وسائل بخشش (ترمذی ص ۱۱۰))

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے خوفِ خُدا کی کیا بات ہے! قیامت کی خوف ناک کَیْفِیَّت پر مُشْتَمِل سُورَةُ الرَّزَالِ سُن کر قیامت کا ایسا خوف طاری ہوا کہ ساری رات فِکْرِ آخرت میں گزار دی! افسوس! اس طرح کی قرآنی سورتیں پڑھنے سُننے سے ہم پر کوئی اثر ہی نہیں پڑتا سُورَةُ الرَّزَالِ پارہ 30 میں ہے، اس میں آٹھ آیات ہیں۔ ”صِرَاطُ الْجَنَانِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ“ جلد 10 صفحہ 789 تا 794 سے یہ مبارک سورت، ترجمہ کنز الایمان اور اس کی مُختَصراً تفسیر پیش کی جاتی ہے، اسے پڑھئے اور غور و فکر کر کے آخرت کا سامان کیجئے۔

سُورَةُ الرَّزَالِ مَعِ تَرْجُمَةٍ وَتَفْسِيرٍ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

جب زمین ٹھہرنا شروع ہو جائے جیسا اس کا ٹھہرنا ٹھہرا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا زَلَّتِ الْأَرْضُ زَلَزَالًا



(ترزی)

قرآن فصلاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

(یعنی) ارشاد فرمایا کہ جب زمین اپنے زلزلے کے ساتھ تھر تھرا دی جائے گی اور زمین پر کوئی درخت، کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا حتیٰ کہ زلزلے کی شدت سے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ زمین کا یہ تھر تھرا نا اُس وقت ہوگا جب

زَمِينٌ زَلَزَلَتْ
مَهْرُادِيٌّ جَائِغِيٌّ

(خازن ج ۴ ص ۴۴۰)

قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھر تھرائے گی۔

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۖ

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔

یعنی جب زمین اپنے اندر موجود خزانے اور مردے سب نکال کر باہر پھینک دے گی۔ یاد رہے! انسان اور جنات بوجھ والے وجود ہیں، جب تک زمین کے اوپر موجود ہیں تو وہ زمین پر بوجھ ہیں اور جب

النَّسَانُ
أَوْ رَجِئَاتُ
مُتَّقِلِينَ كَيْفَ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟

زمین کے اندر ہوں تو زمین کے لئے بوجھ ہیں، اسی وجہ سے انسانوں اور جنات کو ثقَلین کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مردہ ہوں یا زندہ زمین ان کا بوجھ اٹھاتی ہے۔

(مدارک ج ۲ ص ۸۲۶، خازن ج ۴ ص ۴۰۰، ۴۰۱، ملقطاً)

حضرت (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”زمین سونے چاندی کے سٹونوں جیسے اپنے جگر کے ٹکڑے اگل دے گی، قاتل دیکھ کر کہے گا کہ اسی (مال) کی وجہ سے تو میں نے قتل کیا تھا، رشتے داری توڑنے والا

قِيَامَتِ كَيْفَ
مَالٌ سَبِيْرًا

کہے گا: اسی وجہ سے تو میں نے رشتے داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا کہ اسی مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا، پھر سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔“

(مسلم ص ۳۹۲ حدیث ۲۳۴۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور آدمی کہے: اسے کیا ہوا؟

وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَالَهَا ۖ



قرآن فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ و گواہی ہوں گا۔ (عقب الایمان)

یعنی اس زلزلے کے وقت جو لوگ موجود ہوں گے وہ حیرت سے کہیں گے:

زَیْنٌ كُوكِبًا مَّرْمَرًا

زمین کو کیا ہوا کہ ایسی مُضطرب (یعنی بے قرار) ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ

(روح البیان ج ۱۰ ص ۴۹۲)

جو کچھ اس کے اندر تھا اس نے سب باہر پھینک دیا۔

ترجمہ کنز الایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب یہ امور واقع

**زَیْنٌ نَبِیْکُمْ اَبْدَانًا
مِنْ خَبْرِیْنَ وَتَمَّیْمًا**

ہوں گے تو اس دن زمین اللہ پاک کے حکم سے مخلوق کو اپنی خبریں بتائے گی

اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بیان کرے گی اور اس سے مقصود یہ ہوگا کہ

زمین نافرمانوں سے شکوہ (یعنی شکایت) کر سکے اور فرمانبرداروں کا شکر یہ ادا کر سکے، چنانچہ وہ یہ کہے گی کہ فلاں شخص نے مجھ پر نماز پڑھی، فلاں نے زکوٰۃ دی، فلاں نے روزے رکھے اور فلاں نے حج کیا جبکہ فلاں نے کفر کیا، فلاں نے زنا کیا، فلاں نے چوری کی، فلاں نے ظلم کیا حتیٰ کہ کافر (یہُن کر) تمہارا کرے گا کہ اسے (یعنی خود کو) جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(ملقط از خازن ج ۴ ص ۴۰۱، تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۵۵)

ترجمہ کنز الایمان: اُس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر۔

يَوْمَئِذٍ يَصُدُّرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا

اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ حساب کی جگہ پر پیش ہونے کے

**كَمَنْ سَفِيْدًا
مِنْ كَمَنْ سَفِيْدًا
مِنْ كَمَنْ سَفِيْدًا**

بعد وہاں سے کئی راہیں ہو کر لوٹیں گے، کوئی دائیں (یعنی سیدھی) طرف سے ہو کر

جنت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں (یعنی الٹی) جانب سے ہو کر دوزخ کی طرف

جائے گا تاکہ انہیں ان کے اعمال کی جزاء دکھائی جائے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جس دن وہ امور واقع ہوں گے جن کا ذکر کیا

گیا تو اُس دن لوگ اپنی قبروں سے حساب کی جگہ کی طرف مختلف حالتوں میں لوٹیں گے کہ کسی کا چہرہ سفید ہوگا اور کسی کا



(عبدالرزاق)

فُتْرَانُ فُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار رو دو پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراٹا جڑ لگتا ہے اور قیراٹا خد پھاڑ جتا ہے۔

چہرہ سیاہ (یعنی کالا) ہوگا، کوئی سوار ہوگا اور کوئی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا پیدل ہوگا، کوئی آشن کی حالت میں ہوگا اور کوئی خوفزدہ ہوگا تا کہ انہیں ان کے اٹھال دکھائے جائیں۔

(خازن ج ۴ ص ۴۰۱، روح البیان ج ۱۰ ص ۹۳ ملتقطاً)

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝^۸
ترجمہ کنز الایمان: اور جو ایک ذرہ بھربرائی کرے اسے دیکھے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور کافر کو قیامت کے دن اس کے نیک اور بُرے اٹھال دکھائے جائیں گے، مومن کو اس کی نیکیاں اور بُرائیاں دکھا کر اللہ پاک بُرائیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے ضائع ہو چکیں اور بُرائیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا (یعنی بدلہ) دُنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دُنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومنوں میں کوئی وہ ہوگا جو اپنی بُرائیوں کی سزا دُنیا میں پائے گا تو آخرت میں اُس کے ساتھ کوئی بُرائی نہ ہوگی۔ بعض مُفسِّرین نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلی آیت (7) مومنین کے بارے میں ہے اور یہ آیت (8) کفار کے بارے میں ہے۔ (ملقطاً از خازن ج ۴ ص ۴۰۱، مدارک ج ۲ ص ۸۲۶)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد (یعنی کام آنے والی) ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال (یعنی بوجھ۔ مُصِیْبَت) ہے۔ حضرت (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بندہ کبھی اللہ پاک کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بکھنص



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر رُو درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں (اللہ پاک اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔“ (بخاری ج ۴ ص ۲۴۱ حدیث ۶۷۸) (صراط الجنان فی تفسیر القرآن ج ۱۰ ص ۷۸۹ تا ۷۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے، ایک سانپ چھت سے گرا، لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے لیکن آپ بدستور نماز میں مشغول رہے اور آپ کو کچھ پتا نہیں چلا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۱۳)

۵۱ چھت سے سانپ گرا! (حکایت)

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں پچپن (55) حج کئے۔ جب آخری بار حج کی سعادت حاصل کی تو خدام کعبہ مشرفہ نے آپ کی خواہش پر باب الكعبہ (یعنی کعبے کا دروازہ) کھول دیا،

۶۱ حنیفوں کے لئے مغفرت کی بشارت

آپ بصد عجز و نیاز (یعنی بہت ہی عاجزی کے ساتھ) اندر داخل ہوئے اور بیٹ اللہ کے دوستوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کیا، پھر دیر تک رو کر مناجات (دُعا) کرتے رہے، آپ مشغول دُعا تھے کہ بیٹ اللہ کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے آواز آئی: ”تم نے اچھی طرح ہماری مشرفت (یعنی پہچان) حاصل کی اور خلوص کے ساتھ خدمت کی، ہم نے تم کو بخشا اور قیامت تک جو تمہارے مذہب پر ہوگا (یعنی تمہاری تقلید کرے گا، حنفی ہوگا) اُس کو بھی بخش دیا۔“ (دُرِّ مختار ج ۱ ص ۱۲۶-۱۲۷) الْحَمْدُ لِلَّهِ هَمَّ كَسَّ قَدْرُ خُوشِ لَيْسِبِ هَيْسِ كَهْ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اِمَامِ اعْظَمِ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ كَا دَامِنِ كَرَمِ هَمَارِے هَاتهُوْنَ مِیْلِ اَیَا۔

مروں شہا! زیر سبز گنبد، ہو ندن آقا بقیع عرشد

کرم برائے رسول اکرم، امام اعظم ابو حنیفہ (وسائل بخشش (ترجم) ص ۵۷۴)



(فردوس الاخبار)

فَرَمَانَ مُصَلِّفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر شہنشاہ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا بے حد لطف و کرم تھا۔ مدینے شریف میں جب آپ نے سرکارِ نامدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے روضہ پُر انوار پر اس طرح سلام عرض کیا: **السَّلَامُ عَلَيْكَ**

وَضُشَاهِ اَنَا
مُسْتَسْجَبِ سَلَامِ

يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ (یعنی اے رسولوں کے سردار آپ پر سلام ہو!) تو روضہ پُر انوار سے جواب کی آواز آئی: **وَعَلَيْكَ السَّلَامُ**
يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِينَ۔ (یعنی اور اے مسلمانوں کے امام تم پر سلام ہو!)

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۸۶)

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مُصَلِّفِ ہوں

کرم پے شاہِ غوثِ اعظم، امام اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش، حرّم ص ۵۷۴)

حضرت سیدنا مسعر بن کدّام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حاضر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ لوگوں کو سارا دن علم و دین پڑھاتے رہتے، اس دوران صرف نمازوں

اِذَا اَعْظَمَ كَرَمِ
رَاتِ كَرَمِ مَعْمُورَاتِ

کے وقفے ہوئے۔ بعد نمازِ عشا آپ اپنے مکانِ عالیشان پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس پہن کر خوب عطر لگا کر فضائیں مہرکاتے، اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے پھر آ کر مسجد کے کونے میں نوافل میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، اب مکانِ عالیشان پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کر کے واپس آئے اور نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد گزشتہ کل کی طرح عشا تک سلسلہ درس و تدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ بہت تھک گئے ہونگے، آج رات تو ضرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اسی طرح گزرا۔ میں بے خدمتاً اثر ہوا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی مسجد ہی میں مستقل قیام اختیار کر لیا۔ میں نے اپنی مدتِ قیام میں، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت و



(مسلم)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے دھوم چاروں طرف سخا کی، بھری ہے جھولی ہر اک گدا کی

عطا ہو مجھ کو بھی طیبہ کا غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائل بخشش (فرم) ص ۵۷۳)

امام ابو یوسف رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عِيدُ الْفِطْرِ

سمیت رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے، (دن کو ایک،

رات کو ایک، تراویح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے دن ایک) اور مال

میں سخاوت کرنے والے تھے، علم سکھانے میں صابر (یعنی صبر کرنے والے) تھے، اپنی ذات پر کئے جانے والے اعتراضات

کو سنتے تھے، غصے سے بہت دور تھے۔ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَانُ ص ۵۰)

عَطَاهُ خَوْفِ خُذَا خُذَارًا، دُو الْفَتَى مُصْطَفَى خُذَارًا

کروں عملِ سنتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائل بخشش (فرم) ص ۵۷۳)

عباسی خلیفہ منصور نے امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے عرض کی کہ آپ میری

مملکت (عم - ل - کت یعنی حکومت) کے قاضی القضاة (یعنی چیف

جسٹس) بن جائیے۔ فرمایا: میں اس عہدے کے قابل نہیں۔ منصور

بولا: آپ جھوٹ کہتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا! جھوٹا شخص قاضی بننے کے لائق

ہی نہیں ہوتا۔ خلیفہ منصور نے اس بات کو اپنی توہین تصور کرتے ہوئے آپ کو جیل بھجوا دیا۔ روزانہ آپ کے سر مبارک پر

دس کوڑے مارے جاتے جس سے خون سر آڈس سے بہ کر ٹخنوں تک آجاتا، اس طرح مجبور کیا جاتا رہا کہ قاضی بننے کیلئے

ہامی بھر لیں، مگر آپ حکومتی (یعنی گورنمنٹ کا) عہدہ قبول کرنے کیلئے راضی نہ ہوئے۔ اسی طرح آپ کو روز دس کے

حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔ لوگوں کی ہمدردیاں امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ساتھ تھیں۔ بالآخر دھوکے سے



(۲۶)

فَرِحَ فَرِحَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

زہر کا پیا لہ پیش کیا گیا، مگر آپ مومنانہ فراست سے زہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا۔ اس پر آپ کو لٹا کر زبردستی حلق میں زہر اُتدیل دیا گیا، زہر نے جب اپنا اثر دکھانا شروع کیا تو آپ بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئے اور سجدے ہی کی حالت میں 150ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (الْخَيْرَاتُ الْجَسَانُ ص ۸۸-۹۲) اُس وقت آپ کی عمر شریف 80 برس تھی۔ آپ کا تزار شریف بغدادِ معلیٰ میں ہے۔ **اللَّهُ رَبُّ الْعَزَّةِ كَسَىٰ انْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ اور ان کے صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دیارِ بغداد میں بلا کر، مزار اپنا دکھا جہاں پر

ہیں نُور کی بارشیں چھما چھم، امامِ اعظم البوصیفہ (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا حسن بن صالح (مؤذن) کا مشہور دعویٰ

حضرت سیدنا حسن بن صالح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (مُؤذِنُ تَحِيٍّ) نے ایک

بار اذان دیتے ہوئے جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہا تو بے ہوش ہو کر

زمین پر تشریف لے آئے، لوگوں نے آپ کو منارے سے اُتارا، آپ

(تنبيه المغترين ص ۵۳)

کے بھائی نے اذان دی اور نماز پڑھائی، اس دوران آپ پر بے ہوشی طاری رہی۔

حضرت سیدنا حسن بن صالح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ صُحَّحَ صَادِقٌ تِكْ نَوَافِلِ اِدَا فَرَمَا

کرتے تھے۔ پھر اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھ کر زار و قطار روتے اور آپ کے

بھائی اپنے حُجْرے (Room) میں بیٹھ کر روتے تھے۔ آپ کی اتنی جان



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ آپ نے اللہ پاک کے اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

دن رات خوف خدا کے سبب روتی رہتی تھیں۔ پہلے اُمی جان کا انتقال ہوا، ان کے بعد آپ کے بھائی حضرت سیدنا علی بن صالح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی وفات ہوئی۔ اور ان کے بعد آپ بھی اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔

امی جان اور دونوں بھائیوں کے انتقال کے بعد جب سیدنا حسن بن صالح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو خواب میں دیکھ کر آپ کی والدہ مرحومہ کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ”خوفِ خُدا میں ہمیشہ رونے کے سبب اللہ پاک نے انہیں ہمیشہ کی خوشی عطا فرمائی ہے۔“ پھر

انتقال کے بعد تینوں کا حال

آپ کے بھائی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ”وہ بھی خیریت سے ہیں۔“ اور جب خود آپ کے متعلق پوچھا گیا تو یہ فرماتے ہوئے چلے گئے کہ ”ہم تو صرف اللہ پاک کے عُفو و کرم (یعنی معافی اور مہربانی) پر بھروسہ رکھتے تھے۔“ (الرقعة و البکلاء مع موسوعہ

امام ابن ابی دنیا ج ۳ ص ۲۱۱ رقم ۲۲۱) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ اَنْ سَبَّ بِرَحْمَتِهِ هُوَ اَنْ كَسَىٰ صَدَقَ هَمَارِي بِي**

اُمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاُمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حسابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اے عاشقانِ رسول! عبادتوں کا شوق پانے، نمازوں کا ذوق بڑھانے اور اسلامی معلومات میں اضافہ کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ

نماز بھی نہیں آتی تھی

وارسنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت فرماتے رہتے: آئیے! ایک ”مدنی بہار“ سنئے: کراچی کے علاقے گلشنِ حدید کے ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے

دُنیاوی رونقوں میں گم تھے۔ علمِ دین کی کمی کا یہ حال تھا کہ انہیں دُرُست دُضُور اور عُجُلس کرنا آتا تھا اور نہ نماز کا صحیح طریقہ معلوم تھا۔ وہ نیکی کی راہ پر اس طرح گامزن ہوئے کہ ایک روز جب وہ مغرب کی نماز پڑھنے اپنے علاقے کی مسجد میں

گئے تو وہاں ایک عمامے والے اسلامی بھائی دُرس دے رہے تھے، ان کا انداز انہیں اچھا لگتا لہذا وہ بھی سننے بیٹھ گئے۔ دُرس کے بعد مُبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑی شَفَقَت سے ان سے ملاقات کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسی مسجد میں قائم



(۱۸۸)

فَرَمَانَ مُصَلِّئِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ كَيْسَ يَمْرَأَةٍ كَرِهَ وَأَوَّاسٌ لَمْ يَجْهَرْ رُؤُوسَ بَاطِنٍ وَوَدَّ بَحْتٌ يَوَاسِيًا۔

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بَالِقَان) مِیْل پڑھنے کی دعوت دی، اسلامی بھائی کے محبت بھرے انداز کے باعث ان سے انکار نہ ہو سکا چنانچہ انہوں نے ہامی بھری۔ جب مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بَالِقَان) میں پڑھنا شروع کیا تو اس کی برکت سے انہیں وُضُوءٌ عَشَل اور نماز کا طریقہ سیکھنے کو ملتا نیز قرآنِ کریم دُرُوسَتِ مَخَارِج کے ساتھ پڑھنا بھی سیکھ گئے۔ اسی دوران جب دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اتنی بڑی تعداد میں نوجوان سنت کے مطابق چہروں پہ داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے اجتماع میں شریک ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بہار دیکھ کر ان کے دل میں بھی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا جذبہ بیدار ہو گیا، انہوں نے داڑھی بھی سجالی اور وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی سے ان کی وابستگی مضبوط ہوتی گئی۔

اگر سنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ

تم آ جاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، نمبر ۱ ص ۴۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

حَضْرَتِ سَیِّدِنَا مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ
کَا خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ (۱۲ اِحکامات)

حَضْرَتِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ سے مروی ہے: حضرت سَیِّدِنَا مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ جب گھر میں داخل ہوتے تو سب گھر والے خاموش ہو جاتے کسی قسم کی گفتگو نہ کرتے لیکن جب آپ نماز شروع کر دیتے

تو وہ ہنسنے بولنے کا پتہ نہ چلتا۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۸ تا ۴۴۹)

تو وہ ہنسنے بولنے میں مشغول ہو جاتے (کیونکہ آپ کو اس کی خبر نہ ہوتی)۔



(مجمع الزوائد)

فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَ لِنَ مَجْهَرِجْ وَشَامِ دَسْ دَسْ بَارِؤُؤْ وَوِپَاكْ بَرَّهَا لَسْ قِيَامَتِ كَ دَن سِرِي شَمَاعَتِ طَلَّ كَ۔

۲ تمہیں کیا پتا
میرا دل کہاں ہوتا ہے!

حضرت سیدنا مسلم بن یسار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے ایک مرتبہ عرض کی گئی: آپ کو نماز میں کبھی ادھر ادھر مُتَوَجِّه ہوتے نہیں دیکھا گیا۔ فرمایا: ”تمہیں کیا پتا کہ میرا دل کہاں ہوتا ہے!“

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۷)

۳ اچانک ایک
شامی آدمی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسلم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: ایک روز میرے والد بزرگوار حضرت سیدنا مسلم بن یسار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی آدمی گھر میں آدھرا، سب لوگ گھبرا کر اس کے گرد جمع ہو گئے، جب مُعَامَلہ رفع

رفع (یعنی ختم) ہو گیا تو میری امی جان نے میرے ابو جان سے عرض کی: ایک شامی گھر میں داخل ہوا، سب لوگ گھبرا گئے لیکن آپ تشریف نہ لائے؟ فرمایا: ”مجھے تو پتا ہی نہ چلا!“

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۸)

۴ مسجد کا
سُتُون گر گیا

حضرت سیدنا میمون بن حیان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا مسلم بن یسار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو دورانِ نماز کبھی تھوڑا سا بھی ادھر ادھر مُتَوَجِّه ہوتے نہیں دیکھا، ایک مرتبہ مسجد کا ایک سُتُون (Pillar) گر گیا، اُس کے گرنے سے اہل بازار

خوفزدہ ہو گئے جبکہ حضرت سیدنا مسلم بن یسار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بَدَسْتُورِ مَسْجِدِ میں نماز پڑھتے رہے اور اس طرف بالکل بھی توجہ نہ کی۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۸)

۵ مسجد کی دیوار گر
پڑی مگر پتا نہ چلا

حضرت سیدنا مسلم بن یسار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک مسجد کی دیوار گر گئی لیکن آپ کو پتا تک نہ چلا۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۸)



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر نذر و شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

۶۷ گویا کپڑا
مکھا ہوا تھا

حضرت سیدنا عیالان بن جریب رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَارٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ جب نماز پڑھ رہے ہوتے تو یوں دکھائی دیتے گویا کپڑا رکھا ہوا ہے (یعنی اس قدر خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ سے نماز پڑھتے کہ بالکل حرکت نہ کرتے)۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۹)

۶۸ کپڑا ہوا کھونٹا

حضرت سیدنا عَوْنُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیدنا مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَارٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو نماز پڑھتے دیکھتا تو یوں لگتا جیسے کوئی گھونٹا گڑا ہوا ہو، آپ

دوران نماز ذرا بھی ہلکتے جھکتے نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے کپڑوں میں کوئی حرکت پیدا ہوتی تھی۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۹ تا ۴۵۰)

۶۹ سیرنا یا نماز

حضرت سیدنا ابن عَوْنُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَارٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ جب نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو بھی یوں لگتا جیسے نماز میں

ہیں۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۹)

۹۰ نماز میں خشوع
مکے سبب مریض نظر آنا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مُسْلِمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد المحترم حضرت سیدنا مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَارٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو یہی گمان کیا کہ آپ بیمار ہیں۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۴۹)

۱۰ سجدة کی جگہ ایسی تھی
جیسے پانی ڈال دیا گیا ہو

حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی اولاد میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَارٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو جامع مسجد میں دیکھا، جب آپ نے سجدة سے سر

اٹھایا تو سجدة کی جگہ آنسوؤں کی کثرت کی وجہ سے ایسی گھٹی تھی گویا اس جگہ پانی ڈال دیا گیا ہو۔ (صفة الصفوة ج ۳ ص ۱۰۹)



(فتح الباری)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت سیدنا ربیع بن صبیح رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا کُھول

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اہل بصرہ سے فرمایا: اے بصرہ والو! میں نے تمہارے ایک

سردار کو دیکھا، وہ کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دوستوں کے

درمیان دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد سجدے میں اس قدر رویا کہ آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ میں نے اسے یہ کہتے سنا:

” (اے اللہ کریم!) میرے پچھلے گناہ اور بُرے اعمال سے مُعافی عطا فرما۔“ دیکھا تو وہ حضرت سیدنا مُسَلِّم بن یسار

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ تھے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۰۳)

حضرت سیدنا مُعَاوِيَةَ بن قُرَّة رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: سیدنا مُسَلِّم بن یسار

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ طویل سجدے کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے سامنے کے دو دانتوں

میں پیپ پڑ گئی تھی۔ چنانچہ، جب وہ گر گئے تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے انہیں دُفن کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۳۱)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایت میں گر جانے والے دانتوں کے دُفن کرنے

کا تذکرہ ہے، اس سلسلے میں مسئلہ (مَسْـلَـئَہ) سُننے: ”جو چیز انسانی بدن سے

جدا ہوا سے دُفن کرنے کا حکم ہے۔ جیسے بال، ناخن، خون، دانت وغیرہ۔“

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص ۵۲۷ ملخصاً)

حضرت سیدنا مُسَلِّم بن یسار رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا نماز میں بے مثال حُشُوعٌ وَخُشُوعٌ مَرَجِباً!

آپ تابعینِ مَدِیْنَةُ مَنُورَہ میں سے تھے، آپ نے کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے

ملاقات کا شرف حاصل کیا، کئی احادیثِ مبارکہ بھی آپ سے مروی ہیں۔ آپ کے

5 سبق آموز آٹوال پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے:



(الجزان)

فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ بڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

﴿۱﴾ حضرت سیدنا محمد بن یسار رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ نے فرمایا: میں اپنے نعل کے بارے میں خوفزدہ رہتا ہوں کہ کہیں اس میں ایسی چیز داخل نہ ہو جائے جو اسے تباہ کر دے۔ ﴿۲﴾ نیز فرماتے ہیں: وہ حَبَّتِ حَبَّتِ نہیں جو رِضَاۓِ الْإِلهِ کے لئے نہ ہو، میں مُخَضَّ رِضَاۓِ الْإِلهِ کی خاطر حَبَّتِ کرتا ہوں۔ (الطبقات الكبرى ج ۷ ص ۱۳۹ رقم ۳۰۹ مختصراً) ﴿۳﴾ آپ سیدھے ہاتھ سے شرمگاہ چھونا ناپسند جانتے تھے اور فرماتے: مجھے اُمید ہے کہ اپنا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں پکڑوں گا۔ (الزهد ص ۲۰۹ رقم ۱۳۹۱) ﴿۴﴾ فرمایا: جب کوئی لباس پہن کر تم یہ خیال کرو کہ ان کپڑوں میں تم دوسرے کپڑوں سے زیادہ اچھے لگتے ہو تو (جان لو کہ) یہ لباس تمہارے لئے بہت بُرا ہے۔ (الزهد ص ۲۰۹ رقم ۱۳۸۹) ﴿۵﴾ فرمایا: حقیقی لَدَّت کے خواہش مندوں کو تنہائی میں بارگاہِ الہی میں مناجات کرنے سے زیادہ لذیذ کوئی چیز میسر نہیں ہوتی۔

(العزلة و الانفراد مع موسوعه امام ابن ابی دنیا ج ۶ ص ۵۳۸ رقم ۱۷۶)

حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن یسار رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کو وصال کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھ کر سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: ”آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟“ فرمایا: ”میرا انتقال ہو چکا ہے میں سلام کا جواب کیسے دوں؟“ میں نے پوچھا: ”وفات کے دن آپ کی کیا کیفیت تھی؟“ فرمایا: ”خوف و ہراس اور سخت مُصِيبَتوں نے مجھے گھیر لیا تھا۔“ میں نے پوچھا: ”اس کے بعد کیا ہوا؟“ فرمایا: ”کریم ذات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ربِّ کریم نے نیکیوں کو شرفِ قبولیت بخشا اور بُرائیاں مُعَاف فرما کر انہیں نیکیوں سے بدل دیا۔“ حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ اسے بیان کرتے ہوئے سسکیاں لے لے کر روئے اور بے ہوش ہو گئے، کچھ دنوں بعد بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں دارفانی سے کوچ کر گئے۔ (یعنی وفات پا گئے) لوگ سمجھتے تھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔ (ابن عساکر ج ۵ ص ۱۴۹) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ حَىٰ اَنْ يُّرَحِمْتَهُ



اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

- نماز میں خشوع کی باتیں**
- ﴿۱﴾ بھوک پیاس ہو تو مٹا لیجئے ﴿۲﴾ پیشاب وغیرہ ﴿۳﴾ ضروری بات چیت اور ﴿۴﴾ فون کرنے سننے سے فارغ ہو لیجئے ﴿۵﴾ موبائل فون سائلٹ کر دیجئے ﴿۶﴾ بچوں سے دُور رہئے ﴿۷﴾ شور و نعل کی آواز سے بچنے کی تدبیر کیجئے ﴿۸﴾ جو انتظار میں ہو اُس کو فارغ کر دیجئے ﴿۹﴾ سامنے والی دیوار پر نقش و نگار ہو یا سامنے شیشہ (Mirror) وغیرہ ہو اور دھیان بٹتا ہو تو جگہ بدل دیجئے ﴿۱۰﴾ اگر گرمی خُشُوع میں رُکاوٹ بنتی ہو تو پچھلے یا ممکن ہو تو A.C. کی ترکیب رکھئے ﴿۱۱﴾ سردی لگتی ہو تو نماز میں گرم لباس اور ہیٹر وغیرہ استعمال کیجئے ﴿۱۲﴾ لباس، عمامہ، چادر وغیرہ میں سے کوئی چیز یکسوئی میں رُکاوٹ نہ بنے، اس کا خیال رکھئے، مثلاً لباس تنگ نہ ہو، اس کی چھین محسوس نہ ہوتی ہو، وغیرہ ﴿۱۳﴾ پاؤں پر چمچھر کاٹتے ہوں تو موزے پہن لیجئے ﴿۱۴﴾ عمامہ یا اس کے اوپر کی چادر سجدے میں سرکتے اترتے رہنا یا گرمی لگنے یا ٹھنڈی وغیرہ کا باعث ہونا وغیرہ خُشُوع میں رُکاوٹیں ہیں ﴿۱۵﴾ جیب میں موجود اشیا کا بوجھ رُکاوٹ بنتا ہو تو نکال دیجئے ﴿۱۶﴾ نقش و نگار والے مُصلے پر نماز پڑھنے سے بچئے ﴿۱۷﴾ مُصلیٰ یا کارپیٹ وغیرہ خُشُوع میں کمی کا باعث بنتے ہوں تو ہٹا دیجئے یا خود ہٹ جائیے ﴿۱۸﴾ جو بھی شے خُشُوع میں خلل ڈالتی ہو ممکنہ صورت میں اُسے دُور کر دیجئے ﴿۱۹﴾ خُشُوع میں وحوش سے رُکاوٹ بنتے ہوں تو نماز شروع کرنے سے پہلے دوسرے نہ دیکھیں اس طرح اُلٹے کندھے کی طرف تین بار ٹھوٹھو کیجئے پھر **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** پڑھئے، قیام میں سجدے کی جگہ، رُکوع میں قدموں پر، سجدے میں ناک پر اور قعدے میں گود میں نظر رکھئے اِنْ شَاءَ اللهُ وَحُوسوں سے بچت ہوگی ﴿۲۰﴾ جو نماز ادا کر رہے ہیں اسے اپنی زندگی کی آخری نماز تصور کیجئے ﴿۲۱﴾ یہ ذمہ بنائے رکھئے کہ مجھے اللہ پاک دیکھ رہا ہے



(مستاد)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

﴿۲۲﴾ مختلف نمازوں میں سُورَةُ الْفَاتِحَةِ کے علاوہ پڑھی جانے والی سورتیں بدل بدل کر پڑھے ﴿۲۳﴾ دوران نماز تلاوت میں تجوید کے ضروری قواعد پر عمل کیجئے ﴿۲۴﴾ آیات و اذکار کا ایک ایک حرف دُرُست ادا کیجئے اور ﴿۲۵﴾ نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اُس کے معنی پر نظر رکھئے ﴿۲۶﴾ نماز کے فرائض، واجبات، سُنَن و مُسْتَحَبَات اچھی طرح بجالائیئے ﴿۲۷﴾ جلد جلد نہیں بلکہ اطمینان سے نماز پڑھے۔

خُشُوعٌ اے خدا! تو نمازوں میں دیدے

اجابتِ کرم سے دعاؤں میں دیدے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اے اللہ کی رحمت کے طلب گارو! خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ کی رکاوٹیں ہٹانے، نمازوں میں دل کی توجہ بڑھانے اور اس میں آنے والے دُشُوسوں سے خود کو بچانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائیئے اور مدنی چینل دیکھتے رہئے۔ آئیے! ایک مدنی بہار سنتے ہیں: چنانچہ ایک اسلامی بھائی کے ایک عزیز جن کے بارے میں کبھی نمازی بننے کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا تھا کیوں کہ جُمعہ تو جُمعہ وہ تو کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔ خُدا کی شان کہ ۲۰۰۹ء کے رَمَضانِ الْمُبَارَك میں اللهُ رَبُّ الْعِزَّةِ کی رحمت سے تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمّت کو ”مدنی چینل“ کی سوغات مل گئی۔ اسلامی بھائی کے عزیز نے مدنی چینل آن کیا تو انہیں بہت پسند آیا۔ انہوں نے جب ایک مُبتَلِعِ دَعْوَةِ اِسْلَامِي كَا بَيَان سنا تو ان کے دل کی دُنیا رُو رُو بَر ہو گئی، گناہوں سے توبہ کی اور حیرت انگیز طور پر پنج وقتہ نمازیں ادا کرنے کی ہمت کر لی۔ بال بچوں سمیت غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مُريد بھی بن گئے۔



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈرو و پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مدنی چینل سنتوں کی لائے گا گھر گھر بہار

مدنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہونہ پیار (وسائل بخشش (حرم) ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں ہر نماز خُشُوعٌ وَخُضُوعٌ کے ساتھ آدا کرنے کی سعادت عنایت فرما۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّمَ

نیا چاند دیکھ کر دعا پڑھنا سنت ہے!

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّمَ جب ہلال دیکھتے

تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ اهْدِنَا سَبِيلَ الْإِيمَانِ،
وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! اسے ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طُوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب، اللہ پاک ہے۔ (الْمُسْتَدْرَك ج ۵ ص ۴۰۵ حدیث ۷۸۳۷)

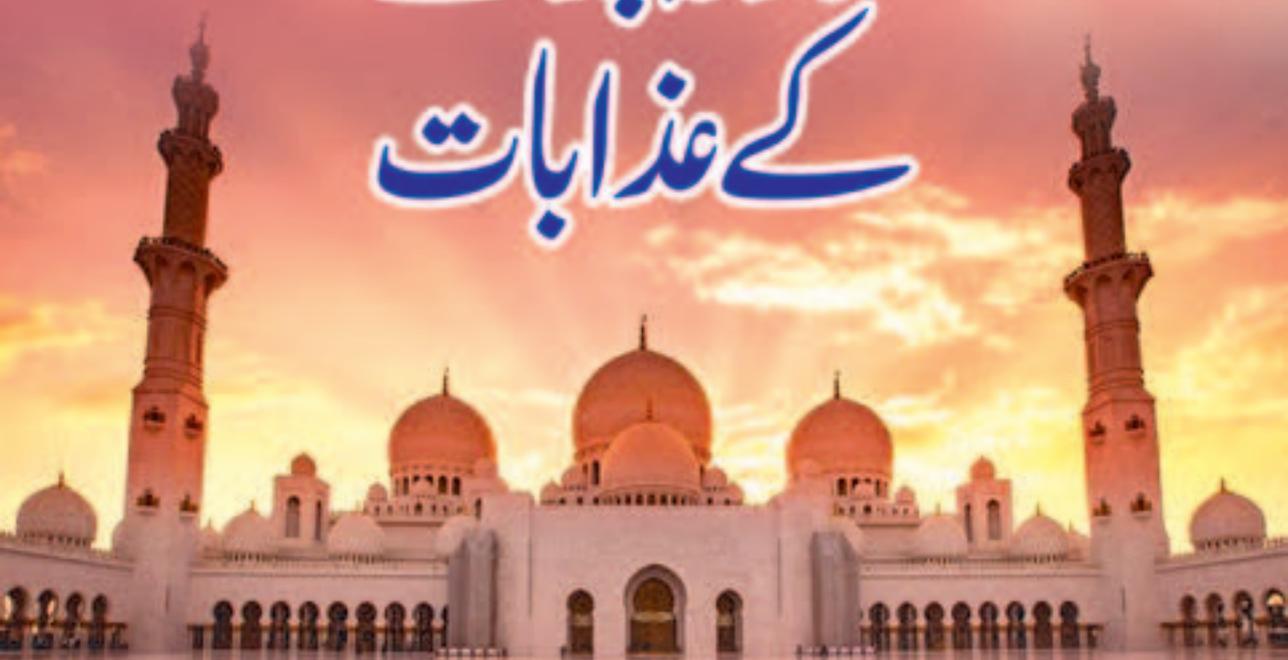
قمری مہینے کی پہلی، دوسری اور تیسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، اس کے بعد کی راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۲۸۳) یہ دعا پہلی، دوسری اور تیسری رات تک پڑھ سکتے ہیں۔

نیکلی کی دعوت (مختصر)

ہم اللہ پاک کے گناہ گار بندے اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام ہیں۔ یقیناً زندگی مختصر ہے، ہم ہر وقت موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں جلد ہی اندھیری قبر میں اتار دیا جائے گا۔ نجات اللہ پاک کا حکم ماننے اور رسول کریم صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں ہے۔

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کا ایک مدنی قافلہ..... سے آپ کے علاقے کی..... مسجد میں آیا ہوا ہے۔ ہم ”نیکلی کی دعوت“ دینے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ مسجد میں ابھی دُرس جاری ہے، دُرس میں شرکت کرنے کیلئے مہربانی فرما کر ابھی تشریف لے چلئے، ہم آپ کو لینے کیلئے آئے ہیں، آئیے! تشریف لے چلئے! (اگر وہ تیار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نمازِ مغرب وہیں ادا فرما لیجئے۔ نماز کے بعد ان شاء اللہ سنتوں بھر بیان ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ بیان ضرور سنئے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، امین۔

نماز نہ پڑھنے کے عذابات





(مع الجراح)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سو بار دُور و دُورِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز نہ پڑھنے کے عذابات

یا رَبِّ مُصْطَفَى! جو کوئی نماز نہ پڑھنے کے عذابات کے 44 صَفَحَاتِ پڑھ یا سُن لے،
اُس کی کبھی بھی نماز قضا نہ ہو اور اس کو جہنم سے آزادی عطا فرما۔ آمین۔

حضرت سیدنا خَلَادِ بْنِ كَثِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ کے تکیے کے نیچے سے بوقتِ وفات
دُرُودِ شَرِيفِ كَثِيرٍ فَضِيلَاتُهَا

ایک کاغذ کا ٹکڑا لیا۔ جس پر یہ لکھا تھا: هَذِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ لَخَلَادِ بْنِ كَثِيرٍ
یعنی ”یہ خَلَادِ بْنِ كَثِيرٍ کے لیے آگ سے نجات کا پروانہ ہے۔“ لوگوں کے پوچھنے پر گھر والوں نے بتایا کہ مرحوم ہر جمعہ ایک ہزار
بار یہ دُرُودِ شَرِيفِ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۳۸۲)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَىٰ اِنِّ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اُنِّ كَىٰ صَدَقَ هَمَارَىٰ بَىٰ حِسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اُمِّين بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأُمِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



(از سناری)

فُرَّانُ فَصْلَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَمَازِ اِيكٍ عَظِيْمٍ نَعْتِ هِيَ جَوْ بِاِبْنَدِي سِي پُڑھے گا وہ جَنَّتِ کا حق دار ہوگا اور جو فرض نمازیں نہیں پڑھے گا وہ عذابِ نار کا حق دار بنے گا۔ پارہ 16 سُورَةُ مَرْكِبِ آيَتِ 59 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فِي نَمَازِ يَوْمِ كَيْدِي
جَهَنَّمَ كِي خَوْفَاكِ وَاَدِي

تَرْجَمَةُ كَسْرِ الْاِيْمَانِ: تُوَانِ كِي بَعْدَانِ كِي جَكَوَهْ نَاخَلْفِ
آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ”غی“ کا جنگل پائیں گے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا
الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غِيًّا ۝۵۹

بیان کی ہوئی آیتِ مُقَدَّسَةٍ میں ”غی“ کا تذکرہ ہے، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”غی“ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام ”ہب ہب“ ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدشستور (یعنی پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے): **كُلَّمَا حَبَّتْ ذُرَّتُهُمْ سَعِيْرًا ۝۱** جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔ یہ کُنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۳۴)

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خداؤندی سے لرزاؤ! اور گھبرا کر جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر لو! بیان کی ہوئی روایت میں بے نمازیوں، شرابیوں، زانیوں، سُود خوروں اور والدین کو ایذا دینے والوں کے لیے دُرسِ عبرت ہے، اس خوفناک کُنویں کو سمجھنے کے لیے کبھی کسی دُنیوی گہرے کُنویں کے کنارے کھڑے ہو کر اُس کی گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور سوچئے کہ اگر دُنیا کے اس کُنویں ہی میں قید کر دیا جائے تو کیا اس سزا کو برداشت کر سکیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جہنم کے خوفناک کُنویں کا عذاب کیونکر برداشت ہو سکے گا!



فَرَمَانَ فُصِّلَتْ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: بَرُوذُ قِيَامَتِ لُغُوں مِثْلَ سَمِيرَةٍ قَرِيبِ تَرْدِهِ، وَكَانَ جَسَدُهُ نَبِيًّا مِثْلَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِرِزَادِهِ وَرُؤُوسِهَا كَرِيسَاتِهَا هِيَ هِيَ (ترمذی)

اس (بایکاٹ) کا سزاوار (یعنی اسی لائق) ہے۔ (بے نمازی کی سبقت سے بچنے کی تاکید مزید کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت نے قرآنی آیت پیش کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ) اللہ پاک (پارہ 7 سُورَةُ الْأَنْعَامِ آیت 68 میں) فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾

(نولای رضوی ج 9 ص 158 تا 159)

”تفسیرات احمدیہ“ میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مراد کافرین، مُبْتَدِعِین یعنی گم راہ و بدوین اور فاسقین ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ ص 388)

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو نماز کی پابندی کرے گا، اللہ پاک پانچ باتوں کے ساتھ اُس کا اکرَام (یعنی عزّت) فرمائے گا:

15 سزائیں

- (1) اس سے تنگی اور (2) قبر کا عذاب دور فرمائے گا (3) اللہ پاک نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دے گا (4) وہ پُل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے گا اور (5) جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا۔ اور جو سُستی کی وجہ سے نماز چھوڑے گا، اللہ پاک اسے ”15 سزائیں“ دے گا: پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔ دُنیا میں ملنے والی 5 سزائیں: (1) اس کی عمر سے برکت ختم کر دی جائے گی (2) اس کے چہرے سے نیک بندوں کی نشانی مٹا دی جائے گی (3) اللہ پاک اسے کسی عمل پر ثواب نہ دے گا (4) اس کی کوئی دُعا آسمان تک نہ پہنچے گی اور (5) نیک بندوں کی دُعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ موت کے وقت دی جانے والی 3 سزائیں: (1) وہ ذلیل ہو کر مرے گا (2) بھوکا مرے گا اور (3) پیاسا مرے گا اگر اسے دُنیا بھر کے سمنڈر پلا دیئے جائیں پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی۔ قبر میں دی جانے والی 3 سزائیں: (1) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا



(ترجمہ)

قرآن فصیحاً فی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات آنگاروں پر اٹک پلٹ ہوتا رہے گا اور (۳) قبر میں اس پر ایک اژدھا (یعنی بہت بڑا سانپ) مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام الشجاع الأقرع (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی، جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت (یعنی فاصلے) تک ہوگی، وہ میت سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے کہے گا: ”میں الشجاع الأقرع (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔“ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: ”میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز فجر ضائع کرنے پر طلوع آفتاب (یعنی سورج نکلنے) تک مارتا رہوں اور نماز ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نماز عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نماز مغرب ضائع کرنے پر عشاء تک مارتا رہوں اور نماز عشاء ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔“ جب بھی وہ اسے (یعنی مردے کو) مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ نماز تک کرنے والا) قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ قیامت میں ملنے والی 3 سزائیں: (۱) وہ حساب کی سختی (۲) ربّ قہار کی ناراضی اور (۳) جہنم میں داخلہ ہیں۔“

وضاحت: بیان کردہ حدیث پاک میں 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے مگر تفصیل 14 سزاؤں کی بیان ہوئی ہے شاید راوی پندرہویں سزا بھول گئے۔ البتہ فقہیہ ابوللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں مکمل 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے جن میں یہ شامل کر لیں تو 15 کا عدد پورا ہو جاتا ہے۔ ”دُنیا میں اس سے مخلوق نفرت کرے گی۔“

(نیکوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں میں؛ (رجب المرجب 1428ھ کا سن)) (قرۃ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۲)

۱: متعدد محدثین نے اس روایت کی اسناد پر ترحیح فرمائی ہے تاہم کئی محققانے وعظا وصحیح کی کتابوں میں اسے شامل بھی کیا ہے۔ لہذا بے نمازیوں کو نمازوں کے قریب لانے کیلئے ”فیضان نماز“ میں اس روایت کو شامل کیا گیا ہے۔



قرآن فصلاً صلى الله عليه وآله وسلم: شب جمعہ اور روز جمعہ پر رود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ گواہ ہوں گا۔ (عشرب الايمان)

بے نمازی کی پین مشین پین مشین

منقول ہے: ”بروز قیامت وہ (یعنی نماز کے معاملے میں سُستی کرنے والا) اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر تین سَطریں لکھی ہوں گی: (۱) اے اللہ کا حق برباد کرنے والے! (۲) اے اللہ کے غضب کے ساتھ مخصوص! (۳) جس طرح دُنیا میں تو نے حق اللہ یعنی اللہ

پاک کا حق ضائع کیا اسی طرح آج تو بھی اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہو جا۔“ (الرواجح اص ۲۶۶) (جنہم میں لے جانے والے اعمال ص ۴۴۴)

”تفسیر صراطُ الجنان“ جلد 6 صفحہ 263 پر ہے: جیسے گناہ کا عذاب دُنیا و

گناہ کا عذاب دُنیا و آخرت دونوں ہیت ہوتا ہے

آخرت میں (بھگتنا) پڑتا ہے یونہی نیکی کا فائدہ دونوں جہان میں ملتا ہے۔ جو

مسلمان پانچوں نمازیں پابندی سے جماعت کے ساتھ ادا کرے اسے رزق

میں بَرَکت، قبر میں فراخی نصیب ہوگی اور پُل صراط پر آسانی سے گزرے گا اور

جو جماعت کا تارک ہوگا اس کی کمائی میں بَرَکت نہ ہوگی، چہرے پر صالحین کے آثار نہ ہوں گے، لوگوں کے دلوں میں اس

سے نفرت ہوگی، پیاس و بھوک میں جان کنی اور قبر کی تنگی میں بٹٹلا ہوگا اور اس کا حساب بھی سخت ہوگا۔

اے بے نمازیو! اپنی ناثوانی پر ترس کھائیے، سُستی اُڑائیے اور نماز پڑھنا شروع کیجئے! جب نماز کی عادت پڑ جائے

گی تو پھر ان شاء اللہ نماز پڑھے بغیر آپ کو چین ہی نہیں آئے گا۔

پڑھتے رہو نماز تو جنت کو پاؤ گئے

چھوڑو گے گر نماز جنہم میں جاؤ گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

شیطان جیسا کون؟ (حکایت) ایک بزرگ کو شیطان نظر آ گیا تو فرمانے لگے: کوئی ایسا طریقہ بتا کہ میں تجھ جیسا بن جاؤں! شیطان نے کہا: نماز



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد بیاز ہوتا ہے۔

میں سُستی کرو اور خوب جھوٹی قسمیں کھایا کرو! وہ بڑے گُور اُبول اُٹھے: میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی نماز میں سُستی نہیں کروں گا اور کبھی جھوٹی قسم نہیں کھاؤں گا! شیطان نے بوکھلا کر کہا: میں بھی عہد کرتا ہوں کبھی کسی انسان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

(مَلَخَصٌ اَز تَنْبِيهِ الْغَافِلِيْنَ ص ۱۰۰)

عمل ضائع ہو گیا!

کئی مدنی آقا صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے قرآن نمازیں بغیر مُذَر کے چھوڑیں تو اس کا عمل ضائع ہو گیا۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۲۲۳ حدیث ۴۹)

اپنی نیکیاں بچانے، شیطان کے چنگل سے خود کو چھڑانے، رضائے الہی والے کام بڑھانے، نماز وقت کے اندر پڑھ لینے کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ مدنی بہار: راولپنڈی کے اسلامی بھائی پہلے پہل

اپنے دوستوں کے ساتھ خوب گالی گلوچ اور مذاقِ مشخری کرتے اور راہ چلتے لوگوں کو بلاوجہ اذیتیں پہنچاتے تھے، ان کی حرکتوں کی وجہ سے لوگ ان سے بیزار رہتے تھے۔ افسوس! ان کی بُری عادتیں باہر تک ہی محدود نہیں تھیں بلکہ جب گھر میں داخل ہوتے تو ٹوٹو فغان بد تمیزی برپا کر دیتے، اگر کھانا وقت پر نہ ملتا تو آپے سے باہر ہو جاتے، چیخ پکار کرتے، بات بات پر گھر میں فساد مچا دیتے، برتن اٹھا کر ادھر ادھر پھینکنا شروع کر دیتے جس کی وجہ سے گھر والے بھی ان سے نفرت کرتے تھے۔ اَلْعَرَضُ اِطْعَمَ اَخْلَاقَ وَكَرَدَارَ سَے ان کی زندگی خالی تھی، ان کی بد اخلاقی رخصت ہونے کا سبب یوں بنا کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک مُتَلَمَّعِ دَعْوَتِ اِسْلَامِي رُوزَانَهٗ عِشَا كِي نَمَاز كِي بَعْدِ قِيْضَانِ سُنَّتِ كَا دَرَس دینے کی سعادت حاصل کرتے تھے، خوش قسمتی سے انہیں بھی اس مسجد میں حاضری نصیب ہو گئی اور دَرَسِ قِيْضَانِ سُنَّتِ مِيں بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ پھر یہ سلسلہ چل نکلا، انہیں دَرَس مِيں بہت مُفِيد باتیں سننے کو ملتیں، مُتَلَمَّعِ دَعْوَتِ اِسْلَامِي دَرَس كے اِحْتِمَام پر بڑے ہی پیارے انداز میں اسلامی بھائیوں کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کا مدنی ذہن دیتے۔ یوں انہیں بھی ہفتہ وار



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سُنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کا موقع مل گیا، جہاں مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامِي كَاسُنَّتُوں بھرا اِجْتِمَاع میں جانے کا ماحول دیکھ کر دَعْوَتِ اِسْلَامِي سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اجتماع میں شرکت ان کی زندگی کا حصہ بن گیا، جس کی برکت سے یہ دعوتِ اِسْلَامِي کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ عاشقانِ رسول کی رفاقت کی برکت سے ان کی بُری عادتیں چھوٹیں۔ پہلے لوگوں کو تکلیف پہنچانا ان کا مشغلہ تھا مگر اب نیکی کی دعوت دے کر آخرت کے عذابات سے بچانے کا جذبہ دل میں پانے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کام کرنے کا موقع بھی میسر آیا۔

پلا کر مئے عشق دے گا بنا یہ

تمہیں عاشقِ مُصْطَفَے مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (نرغم) ص ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

نَمَازِ رَضَا كَرْدِيْنِ كَا عَذَابِ

پارہ 30 سُورَةُ الْمَاعُونِ، آیت 4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی

نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

”تفسیر صراطِ الجحان“ میں سُورَةُ الْمَاعُونِ کی بیان کی ہوئی آیت نمبر 5 کے تحت ہے: نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پروا نہ کرنا، تہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ، یہ سب صورتیں وعید میں داخل ہیں جبکہ شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، توجہ سے نہ پڑھنا بھی نماز سے غفلت میں داخل ہے اَلْبَيْتَةُ



(فردوس الاخبار)

فِرَاقُ فَصْلٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درد و پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درد و پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

یہ صورتیں اس وعید میں داخل نہیں جو ماقبل آیت میں بیان ہوئی ہے۔

(تفسیر صراط الجنان ج ۱۰ ص ۸۴۱)

جہنم کی خوفناک آوازیں اور وہیل ہے جس کا نام وہیل ہے، اگر اس میں دُنیا کے پہاڑ ڈالے

جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانا ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی (یعنی خطا) پر نادم ہوں اور بارگاہِ خُداوندی میں توبہ کریں۔“

(الکبائر للذہبی ص ۱۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی سوال کیا پھر فرمایا: ”اللہ پاک فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عَزَّت اور اپنے جلال کی قسم! جو بھی بندہ نماز اپنے

وقت میں ادا کرے گا میں اُسے جَنَّت میں داخل فرماؤں گا اور جو انہیں وقت گزارا داکرے گا، اگر میں چاہوں گا تو اُس پر رجم فرماؤں گا اور اگر چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا۔“

رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵ حدیث ۲۰۶۳) (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۴۱) ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ: ”جس کی نمازِ عصر جاتی رہی گویا اس کا گھر بار اور مال لُٹ گیا۔“

(بخاری ج ۱ ص ۲۰۲ حدیث ۵۰۲) (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۸۱)



(مسلم)

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَ لِي بِمَجْرِي بَارِئِ وَبِأَكْبَرِ اللَّهِ بَاطِلِ أَسْوَءِ رِيَسِ رَجُلِي يَهْتَابِي.

ہے اور اس کے سر ہانے (یعنی سر کے پاس) ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے (یعنی بار بار) پتھر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے ان فرشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلے! (مزید متناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی: پہلا شخص جو آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا (یعنی جس کا سر کچلا جا رہا تھا) یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جاتا تھا۔

حضرت سیدنا امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَرِّیْ مِیْ سَزَادِیْے جَانِے كِی وَجْہ بِيَان كِرْتِے هُوَے فِرْمَاتِے هِیْں:

”چونکہ وہ نماز کے وقت سو جاتا تھا اور نیند کی جگہ سر ہے، اس لیے اُسے سر میں سزا دی جا رہی تھی۔“ حضرت علامہ ابن ہبیرہ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: چونکہ اس نے سب سے اعلیٰ چیز قرآن کریم چھوڑ دیا تھا (یعنی قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا) اس لیے اُسے سب سے اعلیٰ عضو سر میں سزا دی گئی۔ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۷۹ تحت الحدیث ۷۰۴۷)

جان بوجھ کر نماز میں قضا کرنے والے اور جھوٹی قسمیں کھانے والے کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ پاک اُسے جہنم میں جانے کا حکم فرمائے گا، وہ عرض کرے گا: یا اللہ! مجھے کس لیے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: ”نمازوں کو اُن کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔“

(الزواج ج ۱ ص ۲۹۶) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱ ص ۴۴۴) (۴۴۵)

لینے

ل: ارشاد الساری ج ۱۴ ص ۵۶۶ ۲: ماخوذ از مرقاۃ ج ۱ ص ۳۰۱



(ترجمہ)

فَرَمَانَ قُصِّطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑے۔

وَالاَسَانِبُ مِنْهَا بَكَتْ رِبَاهُهَا! (حکایت)

حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (وفات: 1279 ہجری) لکھتے ہیں: ”شرح برزخ“ میں لکھا ہے کہ بغداد میں ایک امیر زادی (یعنی مال دار کی لڑکی) کا انتقال ہوا، بعد جان نکلنے کے حَسْبِ وَشْتور لوگوں

نے اُس کی نعش (یعنی لاش) کو چادر سے ڈھک (یعنی چھپا) دیا، پھر جب واسطے تجہیز و تکفین کے (یعنی میت کے کفن و دفن کے انتظام کے لیے) چادر کھولی، دیکھا کہ ایک سانپ کالا اس کے منہ میں کاٹ رہا تھا اور اس کے سارے بدن سے لپٹا تھا!

لوگوں نے چاہا کہ اس سانپ کو ماریں، اس میت کے باپ نے کہا کہ یہ سانپ ایسا نہیں ہے کہ مارنے سے جائے، یہ

سانپ غَضَبِ الہی کا معلوم ہوتا ہے، بعد اس کے اس نے سانپ کے مُثَصِّل (یعنی نزدیک) جا کے کہا کہ ”میں جانتا ہوں

کہ تو خدا کے حکم سے آیا ہے لیکن ہم لوگ بھی مامور (یعنی حکم کیے گئے) ہیں اس بات کے کہ مُوافِقِ (یعنی مُطابِقِ) سُنَّتِ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے تجہیز و تکفین میت کی کریں، اگر تو ہم کو اتنی مہلت دے کہ ہم یہ سنت بجالائیں تو اچھی

بات ہے۔“ یہ سنت ہی وہ سانپ اس لڑکی سے الگ ہو کر گھر کے ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جب اسے غسل دے کر کفن پہنا

کے چار پائی پر لٹایا اور چاہا کہ جنازہ اٹھائیں وہ سانپ جھپٹ کر پھر اس میت سے ویسے ہی جا چپٹا، یہاں تک کہ اس کے

ساتھ ہی دفن ہوا۔ لوگوں نے اس لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ کون سا گناہ یہ لڑکی کیا کرتی تھی کہ اس کے سبب ایسا

عذاب شدید نمایاں (یعنی سخت عذاب ظاہر) اس پر ہوا؟ اس نے کہا کہ اور تو کوئی گناہ یہ نہیں کرتی تھی مگر کبھی کبھی نماز قضا

کر دیا کرتی تھی۔

(محاسن العمل الافضل ص ۸ تا ۷)

بے نمازی کی نخواست ہے بڑی

مر کے پائے گا تزا بے حد کڑی

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

قرآن فصیحاً فی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ اے اللہ پاک! اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے، لہذا تھیلی نکالنے کیلئے اپنی بہن کی قبر پر آ کر اُس نے قبر کھودی، کیا دیکھتا ہے کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! اُس نے قبر پر مٹی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا! کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور وقت گزار کر نماز پڑھا کرتی تھی (یعنی جان بوجھ کر نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔

اے جنت کے طلب گارو! گھبرا کر اپنے پروردگار کے دربار میں توبہ کر لیجئے۔ ذرا سوچئے تو سہی! آج ہم کو دنیا کی آگ سے کس قدر خوف آتا ہے! اگر کسی مکان میں آگ لگ جائے تو اُس میں رہنے والے تو ذر کنار قبر و جوار یعنی آس پاس والے بھی گھبرا کر گھر بار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں! چلئے! آگ کی بات چھوڑیئے! ذرا گرمی ہی کی شدت بڑھ جائے تو ہمارا حال بُرا ہو جاتا ہے! کسی گروٹ چین نہیں ملتا، صد کروڑ افسوس! ان تاجر بات کے باوجود بھی ہم عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے!

اے اللہ پاک کی رحمت کے اُمید وارو! کہیں شیطان آپ کو اس وسوسے میں مبتلا نہ کر دے کہ نماز قضا کرنا ہی سخت گناہ ہے لہذا نماز نہ جائے تو قضا نہیں کرنی چاہئے! ہرگز ایسا نہیں، قضا پڑھ لینے اور توبہ کر لینے سے قبول توبہ اور معافی ملنے کی مضبوط اُمید ہے مگر جو سرے سے نماز ہی نہ پڑھے تو توبہ سے اس کو نماز مُعاف نہیں ہو جاتی۔

ہاں! اللہ پاک کسی مسلمان کو اپنی شانِ کبریٰ سے بے حساب جنت میں داخل فرمادے تو وہ مالک و مختار ہے۔ بہر حال

نماز نہ پڑھنا، قضا پڑھنے سے بڑا گناہ ہے

ہاں! اللہ پاک کسی مسلمان کو اپنی شانِ کبریٰ سے بے حساب جنت میں داخل فرمادے تو وہ مالک و مختار ہے۔ بہر حال



(ابن سنی)

فَرَمَانَ فُصِّلَ فَصَّلَى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نمازوں کی پابندی کیجئے، اگر کچھلی نمازیں باقی ہیں تو ان کا بھی حساب لگا کر قضا عمری ادا کیجئے! بیعت صاف اِنْ شَاءَ اللهُ منزل آسان، آپ ہمت کیجئے مایوس نہ ہوں! امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے ذمے تیس (30) یا چالیس (40) سال کی نمازیں ہیں واجب الادا (یعنی جن کی قضا پڑھنا لازمی ہے)، اُس نے اپنے اُن ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزار (یعنی گزارہ) نہیں، (دیگر) کاروبار (وغیرہ) ترک کر کے (قضائیں) پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کل نمازیں ادا کر کے آرام لوں گا! اور فرض کیجئے! اسی حالت میں ایک مہینا یا ایک دن ہی کے بعد اُس کا انتقال ہو جائے تو اللہ پاک اپنی رحمتِ کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا۔ قَالَ اللهُ تَعَالَى (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے):

جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ

پھر اُسے راستے میں موت آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے

وَأَسْأَلُهُ ثُمَّ يَدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

(پہ، النساء: ۱۰۰) ذمہ کم پر ثابت ہو چکا۔

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ط

یہاں مُطْلَق (یعنی بغیر کسی شرط یا قید کے) فرمایا، گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آلیا تو پورا کام اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل (یعنی مکمل - Complete) ثواب پائے گا، وہاں نیت دیکھتے ہیں، سارا دار و مدار حُسن نیت (یعنی اچھی نیت) پر ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۱۲۶)

اے عاشقانِ رسول! نماز پنج گانہ (یعنی پانچ وقت کی نمازوں) کی پابندی نہایت ضروری ہے، نوکری یا تجارت یا تعلیم وغیرہ کے سبب ایک وقت کی بھی نماز قضا کر دینا گناہ کبیرہ، حرام و جہنم میں لے جانے والا ہے، وہاں

نوکری کی وجہ سے نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے

جماعت میسر ہونے کے باوجود اگر سیٹھ جماعت سے روکتا ہو، ایسی نوکری نہ کرے، اگر نوکری کی وجہ سے نماز بلکہ جماعت بھی ترک کرے گا تو گناہ گار و عذاب نارا کا حق دار ہوگا۔ باجماعت فرض نمازوں سے سیٹھ کو روکنے کا کوئی اختیار نہیں، وہ



(تصحیح الہادی)

قرآنِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

روکے جب بھی نہ رُکے اور نوکری بچانے کے لیے اپنی نماز نہ چھوڑے۔ ہاں نماز تو ملتی ہو مگر باجماعت نماز نہ پڑھنے کا کوئی اور عذر ہو تو ترکِ جماعت میں حرج نہیں۔

قیامت میں خوف گھبراہٹ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تین طرح کے لوگ ایسے کا خوف ہو گا نہ کوئی گھبراہٹ یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ہو جائے گا: (۱) جس نے رضائے الہی کے لئے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور لوگوں کی امامت کی جب کہ وہ اس سے خوش ہوں (۲) جس نے رضائے الہی کے لئے مسجد میں آذان دی اور لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلا یا (۳) جسے دنیا میں رزق کے معاملے میں آزما یا گیا مگر اس آزمائش نے اُسے اُخر دی اعمال سے غافل نہ کیا۔

(شعب الایمان ج ۲ ص ۱۱۹ حدیث ۲۰۶۰)

گناہ نہ کروں تو روزی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ علیہ ”فتاویٰ رضویہ“ جلد ۲۳ صفحہ ۵۲۸ پر فرماتے ہیں: (تابعی بزرگ) حضرت سیدنا امام سُفیان ثوری رَضِيَ اللہ عنہ نے ایک شخص کو نوکری حکام سے منع فرمایا (کیوں کہ گورنمنٹ کی بعض نوکریوں میں ظلم و گناہ سے بچنا اکثر دشوار ہوتا ہے۔ یہ سن کر اُس نے) کہا: بال بچوں کو کیا کروں! (یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللہ علیہ نے) فرمایا: ذرا سنیو! یہ شخص کہتا ہے کہ میں خُدا کی نافرمانی کروں جب تو (وہ) میرے اہل و عیال (یعنی بال بچوں) کو رزق پہنچانے کا اور اطاعت کروں (یعنی شریعت کا حکم مان کر غلط کام چھوڑ دوں) تو (اللہ پاک مجھے) بے روزی چھوڑ دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۲۸)

روزی نہ کروں یاد رکھئے! نماز چھوڑ کر کوئی بھی ذریعہ روزی میں برکت نہیں لاسکتا، روزی دینا اسی پروردگار کے ذمہ کرم پر ہے جس نے نماز فرض کی ہے۔ بارہویں پارے کی ابتدا میں ہے:



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا
عَلَى اللَّهِ يَرْزُقُهَا

(پ ۱۲، ہود: ۶)

تَرَجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں

جس کا رِزْقُ اللَّهِ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

”تفسیر صراط الجنان“ جلد 4 صفحہ 396 تا 397 پر اس آیت

کے تحت لکھا ہے: علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس

آیت سے یہ مراد نہیں کہ جانداروں کو رِزْقُ دینا اللہ پاک پر

وَكَيْسِي جَانِدَارُ كُوْرِزُقِ دِينَا
اللَّهُ يَأْكُتْ وَاجِبٌ نَهْبِنَا

واجب ہے کیونکہ اللہ پاک اس سے پاک ہے کہ اس پر کوئی چیز واجب ہو بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جانداروں کو رِزْقُ دینا

اور ان کی کفالت کرنا اللہ پاک نے اپنے ذمہ کرم پر لازم فرمایا ہے او وہ اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ رِزْقُ کی ذمہ داری

لینے کو ”علی“ کے ساتھ اس لئے بیان فرمایا تاکہ بندے کا اپنے رب پر توکل (یعنی بھروسا) مضبوط ہو اور اگر وہ (رِزْقُ

حاصل کرنے کے) اسباب اختیار کرے تو ان (اسباب) پر بھروسا نہ کر بیٹھے بلکہ اللہ پاک ہی پر اپنا اعتماد اور بھروسا رکھے،

اسباب صرف اس لئے اختیار کرے کہ اللہ پاک نے اسباب اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اللہ پاک فارغ رہنے

والے بندے کو پسند نہیں فرماتا۔ زمین کے جانداروں کا بطور خاص اس لئے ذکر فرمایا کہ یہی غذاؤں کے محتاج ہیں جبکہ

آسمانی جاندار جیسے فرشتے اور حور عین، یہ اس رِزْقُ کے محتاج نہیں بلکہ ان کی غذا تسبیح و تہلیل ہے۔ (صلاوی ج ۳ ص ۹۰۰، ۹۰۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدائے رِزْقُ پر بھروسا کرتے ہوئے ہمیشہ روزی کا ذریعہ ایسی ہی

ملازمت (Job) کو بنانا چاہئے جس میں اللہ ربِّ الْعَزَّةِ کی نافرمانی نہ کرنی پڑے، نماز بلکہ جماعت بھی نہ چھوڑنی

پڑے۔ اور سیٹھ کو بھی چاہیے کہ اپنے پاس نمازی ملازم رکھے، اگر ملازم (Employee) بے نمازی ہے تو اُسے نماز کی

ترغیب دیتا رہے۔



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

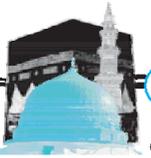
نمازی خادِمِ اِثْمٰیۃ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو الہیثم بن تیبان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے اس شخص کو لائے گئے تو حضرت سیدنا ابو الہیثم بن تیبان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک چُن لو۔ عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! آپ ہی چُن دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین (یعنی امانت دار) ہے، (پھر ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم اسے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے (جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے) کے تحت لکھتے ہیں: قیامت تک کے لیے یہ قاعدہ مقرر فرمادیا کہ اگر تم سے کوئی شخص مشورہ کرے تو تم پر لازم ہے کہ خلاف مصلحت اُسے مشورہ نہ دو، اگر ایسا کیا تو تم خائن (یعنی خیانت کرنے والے) ہو گئے۔ مشورہ لینے والا اگرچہ دشمن ہو مگر مشورہ اچھا دو۔ حدیثِ پاک کے اس حصے (تم اسے لو کیوں کہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے) کے تحت ہے: اس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ نمازی مسلمان کو اپنے کام کاج کے لیے ملازم رکھو، بیوی، اولاد، خدام، دوست احباب، رشتے دار وہ ہی اچھے جو نمازی ہوں، نمازی آدمی ان شاء اللہ متقی، پرہیزگار، خیر خواہ ہوتا ہے، جو خدا سے نہ ڈرے وہ بندے سے اور اس کا حق مارنے سے کیا ڈرے گا؟ حدیثِ مبارکہ کے اس حصے (اور اس کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو) کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ اس خادم کو ہمیشہ اچھی باتوں کی نصیحت و وصیت کرتے رہنا اس کی اصلاح

ملازم وہی اچھا ہے جو نمازی کی بیوی ہو

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے (جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے) کے تحت لکھتے ہیں: قیامت تک کے لیے یہ قاعدہ مقرر فرمادیا کہ اگر تم سے کوئی شخص مشورہ کرے تو تم پر لازم ہے کہ خلاف مصلحت اُسے مشورہ نہ دو، اگر ایسا کیا تو تم خائن (یعنی خیانت کرنے والے) ہو گئے۔ مشورہ لینے والا اگرچہ دشمن ہو مگر مشورہ اچھا دو۔ حدیثِ پاک کے اس حصے (تم اسے لو کیوں کہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے) کے تحت ہے: اس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ نمازی مسلمان کو اپنے کام کاج کے لیے ملازم رکھو، بیوی، اولاد، خدام، دوست احباب، رشتے دار وہ ہی اچھے جو نمازی ہوں، نمازی آدمی ان شاء اللہ متقی، پرہیزگار، خیر خواہ ہوتا ہے، جو خدا سے نہ ڈرے وہ بندے سے اور اس کا حق مارنے سے کیا ڈرے گا؟ حدیثِ مبارکہ کے اس حصے (اور اس کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو) کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ اس خادم کو ہمیشہ اچھی باتوں کی نصیحت و وصیت کرتے رہنا اس کی اصلاح



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَے پَاس مِیراؤ كِر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُور دُپاك نہ پڑھا اس نے جَنّت كا راسِ تَپھوڑ دِیا۔

بھی تمہارے ذمے ہے، دوسرے یہ کہ تم اس کے مُتعلق میری وصیت قبول کرو کہ اس سے بھلائی کے ساتھ پیش آنا۔ وہ حضرت یہ دوسرے معنی میں سمجھے اور انہوں نے گھر لے جا کر اسے آزاد کر دیا۔

(مرآة المناجیح ج ۶ ص ۶۳۰)

تُو بھی نماز پڑھ ترا نوکر پڑھے نماز

اے کاش! بچے بچے، برادر! پڑھے نماز

نماز ایک بیجا نیک ہے
 تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابوالعالیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں کئی دن کا سفر طے کر کے کسی شخص کے پاس (حدیث پاک سننے) جاتا ہوں تو پہنچ کر سب سے پہلے اس کی نماز جانچتا ہوں، اگر اسے نماز قائم کرتا اور اسے پورے طور پر ادا کرتا دیکھتا ہوں تو اس کے پاس ٹھہر کر اس سے حدیث سماعت کرتا (یعنی سنتا) ہوں، اگر اسے نماز ضائع کرتا پاتا ہوں تو حدیث سماعت کیے (یعنی سننے) بغیر واپس آجاتا ہوں اور (دل میں) کہتا ہوں کہ (جب) یہ (نماز ضائع کر رہا ہے تو) نماز کے علاوہ دیگر (واجبات و مستحبات) کو بدرجہ اولیٰ (یعنی اس سے زیادہ) ضائع کرتا ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۰۰ حدیث ۲۱۱۹)

جو فرض انہیں کرتا وہ قرض
 ایک نوجوان اپنے کسی جان پہچان والے نیک نمازی آدمی کی دُکان پر آیا، دُعا سلام کے بعد اُس سے کہا: ”مجھے پانچ ہزار روپے قرض دے دیجئے، تین دن کے بعد دے جاؤں گا۔“ دُکان دار نے رقم گنتے ہوئے پوچھا: زیادہ تر کون سی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں؟ نوجوان نے جواب دیا: ”میں نماز کے معاملے میں کمزور ہوں، نماز تو نہیں پڑھتا۔“ یہ سن کر دُکان دار نے رقم واپس غلے میں ڈالتے ہوئے کہا: میں آپ کو قرض نہیں دے سکتا۔ نوجوان چونک کر بولا: جناب والا! نماز کا قرض سے کیا تعلق! میں پکا وعدہ کرتا ہوں، تین دن کے بعد قرض لوٹا دوں گا۔ دُکان دار نے قرض دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا: ”جو اللہ پاک کا ”قرض“ ادا

بعد دے جاؤں گا۔“ دُکان دار نے رقم گنتے ہوئے پوچھا: زیادہ تر کون سی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں؟ نوجوان نے جواب دیا: ”میں نماز کے معاملے میں کمزور ہوں، نماز تو نہیں پڑھتا۔“ یہ سن کر دُکان دار نے رقم واپس غلے میں ڈالتے ہوئے کہا: میں آپ کو قرض نہیں دے سکتا۔ نوجوان چونک کر بولا: جناب والا! نماز کا قرض سے کیا تعلق! میں پکا وعدہ کرتا ہوں، تین دن کے بعد قرض لوٹا دوں گا۔ دُکان دار نے قرض دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا: ”جو اللہ پاک کا ”قرض“ ادا



فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاسْمُ: مجھ پر روز و پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر روز و پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابوبی)

نہیں کرتا وہ میرا ”فرض“ کیا ادا کرے گا!“ (یہ حکایت چوٹ کرنے کیلئے بیان کی گئی ہے، اَلْبَيْتَ بے نمازی کو فرض دینا جائز ہے اور بے نمازی فرض دبا ہی لے یہ ضروری نہیں)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

نمازوں کی اہمیت دل میں بڑھانے، ترک نماز سے خود کو ڈرانے، ”مدنی اِثَامَات“ کے مطابق عمل کے ذریعے اپنے آپ کو نیک بنانے کیلئے پیران کی سعادت ملی

دعوتِ اسلامی سے منسلک رہئے۔ آئیے! ایک مدنی بہار سنتے ہیں: ملتان سے تعلق رکھنے والے ایک اسلامی بھائی مدنی ماحول میں آنے سے پہلے گناہوں کی دلدل میں دھستے چلے جا رہے تھے، فلمیں دیکھنے کے تو ایسے شوقین تھے کہ ایک دن میں تین تین چار چار فلمیں بھی دیکھ ڈالتے، جو وقت بچتا وہ بلیئر ڈکھیل کر ضائع کر دیا کرتے۔ فلموں میں عشقیہ فنیقیہ کہانیاں دیکھ کر خود بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہو چکے تھے۔ عملی لگاؤ کے ساتھ ساتھ ایک مُصِیبت یہ بھی تھی کہ یہ بُرے عقائد والوں کے گھیرے میں آ گئے۔ ایک دن ان کے دل میں خیال آیا کہ دیکھیں تو سہی یہ دعوتِ اسلامی والے کہتے کیا ہیں! چنانچہ یہ کسی دوست کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں چلے گئے۔ وہاں مُسَلِّخِ دعوتِ اسلامی کا بیان وغیرہ سُن کر ان کے دل کو کچھ سکون تو ملا لیکن عملی حالت میں خاص تبدیلی نہ آسکی۔ ایک اسلامی بھائی سے ان کا رابطہ رہا اور وہ انہیں ملتان میں ہونے والے تین دن کے سنتوں بھرے اجتماع میں لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہاں انہوں نے بیان ”گناہوں کی سزائیں“ سنا، جس نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے خوش عقیدہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ سنتوں پر بھی عمل کرنے لگے۔ یہ اس قدر باعمل بن گئے کہ رسالہ 72 ”مدنی اِثَامَات“ میں سے 71 پر عمل کرنے کی بھی انہیں سعادت ملی۔



(مستدراک)

قرآن فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوس ترین شخص ہے۔

اے بیمار عسایاں تو آجا یہاں پر

گناہوں کی دے گا دوا مدنی ماحول (وسائل بخشش (مرقم) ص ۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو جہاں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جس کی امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں، جس کی طہارت نہیں اس کی کوئی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں کیونکہ دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو بدن میں سر کا۔ (معجم اوسط ج ۱ ص ۲۲۶ حدیث ۲۲۹۲) فرمانِ مُصَطَفَیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

(مسند بزار ج ۱ ص ۱۰۵ حدیث ۱۷۶ حدیث ۸۰۳۹) جس کی نماز نہیں اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

فرمانِ مُصَطَفَیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نماز دین کا ستون ہے اور جس نے نماز ترک کی اُس نے دین کو گرا دیا۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۱)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری وفات کے وقت حاضر تھے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہم سے تین بار ارشاد فرمایا: ”نماز کے معاملے میں اللہ سے ڈرو!“

(شعب الایمان ج ۷ ص ۴۷۷ حدیث ۱۱۰۰۳)

علامہ منادوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نماز کی پابندی کے ذریعے اپنے آپ کو اللہ پاک کے غصب سے بچاؤ اس اُمید پر کہ تمہارا رب کریم راضی ہو جائے۔

(فیض القدیر ج ۱ ص ۱۶۷ تحت الحدیث ۱۲۷)



(طبرانی)

فَرَسَانُ قُصِّطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ مَجْهُودٌ بِرُؤُوسٍ وَرُؤُوسٌ بِرُؤُوسٍ كَرَّمَهَا رَأْسُهُ وَجَمَعَتْهَا مَجْتَمِعَاتُهَا.

مُفتی سید عبدالفتاح حُسنی قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (وفات: 1323ھ جری) فرماتے ہیں: ہمیشہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے نیک بختی اور تو نگری (یعنی دولت مندی) کی بَرَکت حاصل ہوتی ہے، بد بختی اور مُفسَسی (یعنی غُربت) دُور بھاگتی ہے اور جماعت کو ترک کرنے نیز بالکل نماز نہ پڑھنے سے بَرَکت ختم ہو جاتی ہے۔

عارف باللہ، شیخ صالح سلیمان قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بارگاہ میں ایک بار والی مہر ابن طُولُون حاضر تھا، اسی دوران ایک شخص نے آ کر عرض کی: ”یاسیدی! آج رات میں نے خواب میں رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا رنگ سیاہ تھا۔“ شیخ سلیمان قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا:

اپنا خواب ابن طُولُون سے بیان کرو۔ اُس نے ابن طُولُون کو اپنا خواب سنایا تو ابن طُولُون نے کہا: جس شخص نے یہ خواب دیکھا ہے وہ خلافِ سُنَّتِ کاموں میں مشغول ہے کیونکہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ مُبارک سفید تھا اور سیاہ رنگ سفید کے اُلٹ ہے، خواب دیکھنے والا ضرور خلافِ سُنَّتِ کام کا مُرتکب ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: میں نے سُنَّتِ کے خلاف کوئی کام نہیں کیا، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ بسا اوقات سُستی کے سبب مجھ سے نماز چھوٹ جاتی ہے۔ شیخ سلیمان قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: نماز نہ پڑھنے سے بڑھ کر خلافِ سُنَّتِ اور کیا ہے! نماز نہ پڑھنا سب سے بڑا اُٹناہ ہے، اور اس کی خُوسِت سے آدمی کا چہرہ بھی سیاہ ہوتا ہے۔ شیخ سلیمان قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اُس خواب دیکھنے والے شخص سے مزید فرمایا: نماز چھوڑنے سے توبہ کرو اور اپنی فوت شدہ نمازیں ادا کرو۔

(الکواکب السائرة بأعیان المائة العاشرة ج ۲ ص ۱۴۷)

اللہ پاک نے حضرت سیدنا داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بنی اسرائیل سے کہو! جس نے ایک نماز بھی چھوڑی وہ مجھ

اللہ پاک غَضَب فرمائے گا



فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شمع الایمان)

سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

(الزهر الفائح ص ۲۷)

سب سے بڑی بے حیائی والدِ اعلیٰ حضرت، علامہ مولانا مفتی تقی علی خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

”نماز کو ترک کرنا اور اپنے مالک کا حکم ٹال دینا سب گناہوں سے بڑا

گناہ اور سب بے حیائیوں سے سخت بے حیائی ہے۔“

(انوار جمال مصطفیٰ ص ۳۳۵)

اعمال کی بربادی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی، اللہ پاک اُس کے نکل برباد کر دے گا اور اللہ پاک کا ذمہ اُس سے اٹھ جائے گا، جب تک کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ نہ کرے۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۱۶ حدیث ۱۸)

بے نمازی سے اسلام کی آمان اٹھ جاتی ہے حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ نے مجھے وصیت فرمائی: کسی چیز کو اللہ پاک کا شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ مار ڈالے جاوے یا جلادے جاوے اور فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑو کہ جس نے اسے عمداً (یعنی جان بوجھ کر) چھوڑا اُس سے ذمہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور شراب نہ پیو کہ یہ ہر شر (یعنی

(ابن ماجہ ج ۴ ص ۳۷۶ حدیث ۴۰۳۴)

ہر برائی) کی چابی ہے۔

”اس سے ذمہ اٹھایا جائیگا“ معنی: حَکِيمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ حدیث پاک کے اس حصے (اُس سے ذمہ اٹھایا جاتا ہے)

کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بے نمازی سے اسلام کی آمان اٹھ گئی، اسے حاکم اس پر (یعنی ترک نماز پر) سخت سے سخت سزا دے سکتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ نماز اللہ کی آمان (یعنی حفاظت) میں رہتا ہے، صداہا (یعنی سینکڑوں) مُصِیْبَتوں سے محفوظ،



(از سنن)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر رُز و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

سب سے اہم کا اہم

تابعی بزرگ حضرت سیدنا نافع رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے، جس نے اس کا ”حفظ“ کیا اور

اس پر محافظت کی (حفظ و محافظت کی وضاحت آگے آرہی ہے) اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ دوسروں کو اس سے زیادہ ضائع کرے گا۔

(مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۳۰ حدیث ۶)

نماز ایمان کی پتھان ہے

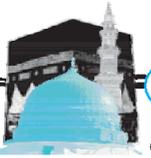
فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”نماز ایمان کی علامت (یعنی پہچان) ہے تو جو نماز کے فرائض، سنتیں اور آداب کا لحاظ رکھتے

ہوئے صدق (یعنی سچے) دل سے اس کی محافظت کرے گا وہ مومن ہے۔“

(القرتوس بمأثور الخطاب ج ۳ ص ۴۱ حدیث ۴۱۰۲)

حضرت مفتی احمد یار خان رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ اس فرمانِ فاروقی (تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے) کے تحت ”مرات“ جلد 1 صفحہ 376 پر فرماتے ہیں: یعنی سلطنت کے کام، ملکی انتظام نماز کے بعد ہیں، جب نماز کا وقت آجائے تو سارے کام ویسے ہی چھوڑ دو۔ (اور نماز میں مشغول ہو جاؤ) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ سلطانِ اسلام

کو چاہیے کہ رعایا کے دینی حالات سنبھالے، صرف دنیا پر نظر نہ رکھے۔ دوسرے یہ کہ ”بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود سنبھال جائیں گے!“ اسی لئے آپ نے حکام کو خصوصیت سے خطاب فرمایا (کہ جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا)۔ حفظ سے مراد (یہاں) نماز کو درست کر کے پڑھنا ہے اور محافظت سے مراد ہمیشہ اور صحیح وقت پر پڑھنا۔ اس فرمان سے معلوم ہوا کہ جیسے نماز کی پابندی تمام نیکیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے ایسے ہی نماز چھوڑنا گناہوں کا دروازہ کھولتا ہے، رب فرماتا ہے:



(ترجمہ کنز الایمان: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی

اور رُبری بات سے)

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ

(پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

وَالْمُنْكَرِ ۗ

(مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۷۶)

امام شرف الدین حسین بن محمد طبری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مُحَافَظَتِ

سے مراد یہ ہے کہ نماز سے غفلت نہ برتی جائے، اسے اس کے اوقات میں

ادا کیا جائے، اس کے ارکان پورے طور پر ادا کیے جائیں اور خود کو نماز اور

نماز کی محافظت کی
مزید وضاحت

ان چیزوں کا اہتمام کرنے میں مصروف کیا جائے جن کے ذریعے نماز کامل (Perfect) ہوتی ہے۔ (شرح الطیبی ج ۲ ص ۱۹۳)

امام ابو عمر ابن عبد البَرِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عمر

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے شاہی فرمان میں حکام کو اس لیے مخاطب

کیا کہ لوگ ان کے پیچھے چلتے ہیں، جیسا کہ کہاوت ہے کہ النَّاسُ عَلَي دِينِ

لوگ اپنے بادشاہ کے
دین پر ہوتے ہیں (مجاورہ)

الْمَلِكِ (لوگ بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں)، اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ ”میری اُمت

کے دو قسم کے لوگ اگر دُست ہو جائیں تو تمام لوگ دُست ہو جائیں گے اور وہ حکام و علمائے ہیں۔“ ابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ مزید فرماتے ہیں:

جس شخص کو اللہ پاک نے رعایا کا حکمران بنایا ہو اُس پر لازم ہے کہ وہ ان کی بھلائی چاہتے ہوئے ان کی دیکھ بھال کرے

اور دینی معاملے میں بھلائی چاہنے سے بڑھ کر بھلا کون سی بھلائی ہو سکتی ہے! اور وہ بھلائی چاہنا بھی اس کے ساتھ جو نماز

نہ پڑھتا ہو (اُسے نماز پڑھنے والا بنائے) حتیٰ کہ نماز کے بارے میں آتا ہے کہ جس کی نماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ سرکار

مہربانہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ”جس بندے کو اللہ پاک نے رعایا کا حکمران بنایا ہو اور وہ خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنے)

کے ذریعے ان کی نگہبانی نہ کرے ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنی رعایا کے



قرآن فصلاً فی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو دیا کہ نماز جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (مہربانی)

لیے شفیق (یعنی مہربان) باپ کی طرح تھے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (الاستنکار ج ۱ ص ۸۴) اَلْغُرُضُ بے نمازی کے ساتھ بہترین بھلائی یہ ہے کہ اُسے نمازی بنایا جائے۔

نمازوں پر استقامت پانے، دوسروں کو نمازی بنانے کا جذبہ بڑھانے اور وُضُو وُغُشَل کے ضروری مسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے! مدنی بہار: اوکاڑہ (پنجاب) کے قریبی علاقے شفیق نگر کے ایک اسلامی بھائی نمازوں پر استقامت سے محروم تھے، کئی کئی مہینے مسجد کی حاضری سے محروم رہتے، دنیا کی محبت

بَارِئًا مَرَّتًا زَا
وَعَلَىٰ بَعْدِ خَيْرًا
وَسَيَبْجَلَانِ يَكُنِي

ایسی غالب تھی کہ موت کا تذکرہ سننا نفس پر گراں گزرتا تھا، نفس و شیطان ان کا یہ ذہن بناتے کہ خوب مزے اُڑاؤ! جو ہوگا دیکھا جائے گا! لاعلمی کا یہ حال تھا کہ غسل کے اہم مسائل سے بھی ناواقف تھے، اسی وجہ سے بسا اوقات ناپاک حالت میں بھی نماز پڑھنے مسجد میں چلے جاتے۔ ان کی قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ ایک دن یہ نماز ظہر پڑھنے کے لئے مسجد گئے، جماعت ہو چکی تھی لہذا انہوں نے تنہا ہی نماز ادا کی۔ اس وقت دعوتِ اسلامی کا مدنی قافلہ مسجد میں موجود تھا، عاشقانِ رسول کے چہرے داڑھی شریف اور عمائے کُور سے متور تھے۔ جب یہ نماز سے فارغ ہوئے تو مدنی قافلے کے ایک اسلامی بھائی ان کے قریب پہنچے اور سلام و مُصافحہ کے بعد امیرِ قافلہ اسلامی بھائی سے ملاقات کروائی۔ جنہوں نے ان پر انفرادی کوشش کی اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دی، اس پر انہوں نے کہا کہ میں تو اجتماع میں بھی نہیں جاتا اور آپ مجھے مدنی قافلے میں جانے کی دعوت دے رہے ہیں! یہ سننے کے بعد امیرِ قافلہ اسلامی بھائی نے حکمتِ عملی سے ان کا مزید ذہن بنانے کی کوشش کی تو انہوں نے ہامی بھری کہ جب کبھی موقع ملے گا مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد یہ گھر واپس آ گئے۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جانے کا ذہن بنا لیا اور تقریباً ۲ ماہ بعد ایک دن اپنے کزن کے ہمراہ سنتوں بھرے اجتماع



میں حاضر ہو گئے۔ وہاں پر مدنی ماحول دیکھ کر ان کا دل خوش ہو گیا۔ خوش قسمتی سے دوسری بار بھی ہفتہ وار اجتماع میں حاضری ہو گئی اور جب یہ اجتماعی دعا میں شریک ہوئے تو ان کی آنکھوں سے بھی آنسو بہ نکلے اور یہ اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنے لگے۔ اس کے بعد صلوة و سلام پیش کیا گیا اور پھر اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کا سلسلہ ہوا تو ان کے ایک پرانے دوست انہیں مل گئے جو انہیں اجتماع میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ پرانے دوست نے ان کی ملاقات دیگر عاشقانِ رسول سے بھی کروائی، جنہوں نے انہیں اپنا سیت دی اور تحفہ بھی پیش کیا۔ یہ محبتیں دیکھ کر ان کا دل باغ باغ ہو گیا، عمل کا جذبہ بیدار ہوا اور انہوں نے بھی داڑھی شریف بڑھانا شروع کر دی لیکن نفس و شیطان کو کب یہ گوارا تھا کہ ان کا چہرہ داڑھی کے نُور سے روشن ہو جائے، چنانچہ شیطانی حملوں کے نتیجے میں انہوں نے دو ہفتوں بعد داڑھی شریف منڈوا دی۔ پھر انہیں مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیانات کے کیسٹ سُننے کا موقع ملا تو گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا اور انہوں نے ایک بار پھر داڑھی منڈوانا چھوڑ دی، رَمَضَانَ کا مہینا گزرنے کے بعد پھر یہ شیطان سے مغلوب ہو گئے اور چہرے کو داڑھی شریف سے محروم کر لیا۔ پھر ایک دن جب انہوں نے آئینے میں اپنے چہرے کو داڑھی شریف کے نُور سے خالی دیکھا تو انہیں شرمندگی ہوئی اور ان کا ضمیر انہیں ملامت کرنے لگا، انہوں نے ایک بار پھر پکارا وہ کر لیا کہ اب میری گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی شریف نہیں، اللہ پاک نے انہیں استقامت دی اور مستقل طور پر داڑھی شریف رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے یہ مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتے گئے، ان کی زندگی میں نیکیوں کی بہار آ گئی، اخلاق و کردار اور ظاہر و باطن سنورنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کام کرنے کا موقع بھی ملا۔

اَلْفِتْرَةُ مُصْطَفَىٰ اور خَوْفِ خُدا

چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مزمع) ص ۶۶۹)



فَرَمَانَ قُصَافَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيِ قِيَامَتِ لَوْغُولٍ مِّنْ سَمِيرَةٍ قَرِيبَةٍ تَرَوُهُمْ وَكَأَنَّ جَسَدَهُمْ نِجَابٌ مِّنْ جَسَدِ مَنْ يَرَىٰ بَرِيذًا وَرُؤْيَاكَ يَرَىٰ مَا يَرَىٰ هُوَ بَرِيذٌ مِّنْ بَرِيذِ مَنْ يَرَىٰ (ترمذی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

امیر المؤمنین حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم، رؤوف رحیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان

عبرت نشان ہے: قیامت قریب ہونے کی علامت (یعنی نشانی) ہے کہ

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۴۳ حدیث ۳۹۶۳۲)

حضرت علامہ محمد بن عبد الرسول بَرَزَجِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (وفات:

۱۱۰۳ ہجری) اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: نماز ضائع

کرنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ یا تو بالکل نماز ہی نہیں پڑھیں گے یا پڑھیں گے تو اس کا کوئی فرض یا واجب چھوڑ دیں گے اور یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ ”اس اُمت سے سب سے پہلے امانت اور سب سے آخر میں نماز اٹھالی جائے گی“ کیونکہ اُس سے مراد یہ ہے کہ نماز کی صورت باقی رہے گی جبکہ یہاں نماز ضائع کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز کو خشوع یا اس کی شرائط کے ساتھ ادا نہیں کریں گے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ عالمی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ثُزْبِ قِيَامَتِ كِي علامت ہے کہ پچاس لوگ نماز پڑھیں گے مگر ان میں سے کسی کی بھی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(الجامع الصغير ص ۱۰۰ حدیث ۲۴۸۱)

علامہ محمد بن عبد الرسول بَرَزَجِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ وہ نماز کے شرائط و ارکان کا لحاظ نہیں رکھیں

نَمَاز ضَائِعٌ كَمَا جَانَا قُرْبَ قِيَامَتِ كِي عَلَامَتِ

نَمَازٌ ضَائِعٌ كَمَا كَرْنِي مَعْنِي

قُرْبِ قِيَامَتِ مَبْرِنِ بَكْشَتِ لَوْغُولِ كِي نَمَازِ قَبُولِ نَهْ يَوْكِي

مَبْرَحِ حَدِيثِ



(ترجمہ)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

گے جس کے سبب ان کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اسی وجہ سے ان کی نماز بھی قبول نہیں ہوگی۔ (الاشاعة لاشراط الساعة ص ۱۱۴)

حضرت علامہ عبدالرزاق مؤلف مناوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: ان میں سے کسی کی نماز اس لیے قبول نہیں ہوگی کہ علم کی کمی ہوگی اور جہالت کا غلبہ ہو چکا ہوگا، یہاں تک کہ انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو

انہیں دین کے سُتون نماز کے احکام سکھائے اور دینی احکام میں ان کی رہنمائی کرے اور ان کی عبادت دُرست کروائے اور حقیقت یہ ہے کہ پچاس کا عدد وحد بندگی کے لیے نہیں بلکہ کثرت بیان کرنے کے لیے ہے (یعنی نماز پڑھنے والوں کی کثیر

تعداد ایسی ہوگی جن کی نماز قبول نہیں ہوگی)۔

(فیض القدیر ج ۲ ص ۶۷۹ حدیث ۲۴۸۱، التیسیر ج ۱ ص ۳۴۷)

بَارِكْتَ لَنَا بِدُخَانِ مَحْرُومٍ

سلطان مدینہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: ”دُعا کرو، اے اللہ! ہم میں بد بخت و محروم شخص کو نہ

رہنے دینا،“ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو محروم و بد بخت کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وہ کون ہے؟ تو فرمایا: نماز ترک کرنے والا۔

(الزواج ج ۱ ص ۲۹۶)

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک نماز نشے کی حالت

میں چھوڑی گویا دنیا اور اس میں موجود سب کچھ جو اس کے پاس تھا اُس سے چھین لیا گیا اور جس نے

چار نماز نشے کی حالت میں چھوڑیں تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اسے طِينَةُ الْجَبَال سے پلائے۔ عرض

کی گئی: طِينَةُ الْجَبَال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہتیموں کا ٹھوڑ (یعنی پیپ اور خون)۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۹۳ حدیث ۶۷۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نشہ ویسے ہی حرام ہے پھر اس کے سبب

نمازیں چھوٹ جانا بھی باعث عذاب۔ شراب بے حد خراب و باعث سحت

عذاب ہے اس کے تو قریب بھی نہیں جانا چاہئے۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بَارِكْتَ لَنَا بِدُخَانِ مَحْرُومٍ



قرآن فصلاً صلى الله عليه وآله وسلم: شب جمعہ اور روز جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ گواہ بنوں گا۔ (شب الایمان)

والہ وسلم ہے: جس نے دُنیا میں شراب پی لی تو اُسے کالے سانپوں کے زہر کا ایسا گھونٹ پلائے گا کہ جسے پینے سے پہلے ہی اُس کے چہرے کا گوشت برتن میں گر جائے گا، اور جب وہ اسے پئے گا تو اُس کا گوشت اور کھال جھڑ جائے گی جس سے دو زخموں کو بھی اذیت پہنچے گی، یاد رکھو! بے شک شراب پینے والا، بنانے اور بنوانے والا، اُٹھانے اور اُٹھوانے والا اور اس کی کمائی کھانے والا، سب گناہ میں شریک ہیں، اللہ پاک نہ تو ان میں سے کسی کی کوئی نماز قبول فرمائے گا، نہ روزہ اور نہ ہی حج یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں، اگر بغیر توبہ کئے مر گئے تو اللہ پاک پر حق ہے کہ انہیں دنیا میں پئے ہوئے ہر گھونٹ کے بدلے جہنم کی پیپ پلائے۔ جان لو! ہر شہ آور چیز حرام ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال ج ۲ ص ۵۸۴) (الزواجر ج ۲ ص ۳۱۶)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسری روایت کے تحت طینۃ الخبال کے بارے میں لکھتے ہیں: خبال بمعنی فساد، طینۃ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم، بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہوگا، سخت بد مزہ جسے دیکھ کر آئے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ (کی وجہ) سے پینا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!

(مرآة المناجیح ج ۶ ص ۶۶۱ بتغییر قلیل)

منقول ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”کَمَلَمَ“ ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ

ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت (یعنی فاصلے) کے برابر ہے، جب یہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں ستر (70) سال تک جوش مارتا رہے گا۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”جَبُّ الْحُزْنِ“ ہے، اس میں کالے ٹھچر کی مانند بچھو ہیں، ہر بچھو کے ستر (70) ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے، وہ بچھو جب بے نمازی کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر (یعنی پھیل) جاتا ہے اور اس زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے، اس کے بعد اس (بے نمازی) کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اُس کی شرم گاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(قرۃ العیون معہ الروض الفائق ص ۲۸۵) (نیکوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ص ۲۱۲ ملخصاً)



(عبدالرزاق)

فَرَمَانٌ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرَأْسِ بَرْدٍ بَارِدٍ وَرُودٌ بِرَأْسِ بَرْدٍ بَارِدٍ هَذَا هُوَ الَّذِي يَأْكُلُ مِنْهُ مَنْ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (عبدالرزاق)

اے عذاب سے ڈرنے والے اسلامی بھائیو! لرز اٹھو! اور گہرا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کر کے نمازوں کا اہتمام شروع کر دو، ورنہ یاد رکھو! اللہ پاک کا عذاب برداشت نہ ہو سکے گا۔

بغیر گوشت کے چہرے ”فَرَّةُ الْعُيُونِ“ میں نقل کردہ ایک حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ اُمّتِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دس افراد ایسے ہیں جن پر اللہ

پاک بروز قیامت غُضْبَانِکَ ہوگا، اُن کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا ڈھانچا ہوں گے اور انہیں جہنم کی طرف لے جانے کا حکم صادر فرمائے گا۔ وہ دس افراد یہ ہیں: (۱) بوڑھا زانی (۲) گمراہ پیشوا (۳) شراب کا عادی (۴) ماں باپ کا نافرمان (۵) چُغَل خور (۶) جھوٹی گواہی دینے والا (۷) زکوٰۃ نہ دینے والا (۸) سُود خور (۹) ظالم اور (۱۰) بے نمازی۔ مگر بے نمازی کے لیے دُگنا (یعنی ڈبل) عذاب ہوگا اور بے نمازی بروز قیامت اس حال میں اُٹھے گا

کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے اور فرشتے اُس کی پٹائی کر رہے ہوں گے، جنت اُس سے کہے گی: ”نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے۔“ اور جہنم کہے گا: میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے، اللہ پاک کی قسم! یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا۔ اُس وقت اُس (بے نمازی) کے لیے دوزخ کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازے میں داخل ہوگا، اور اُس کے سر پر تھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اُس طبقے میں ہوگا جس میں فرعون، ہامان اور قارون ہوں گے۔ (ملخص از فَرَّةُ الْعُيُونِ ص ۳۸۴) (نکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ص ۱۸-۱۹ ملخصاً)

ایک سیکنڈ کا روٹواں حصہ فرعون، ہامان اور قارون چونکہ کفار تھے لہذا یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے مگر بے نمازی مسلمان معاذ اللہ اگر دوزخ میں گیا تو بالآخر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا

جائے گا، مگر یاد رکھئے! جہنم کا عذاب ایک سیکنڈ کا روٹواں حصہ بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ جہنم کا مختصر حال



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَبَّ تَمَّ رَسُولُونَ بِرُودٍ وَبُرْهَانٍ تَجَّ بِرُحْمَى بِرَاحِو، بَعَثَ فِيهِمْ فِي كُلِّ مَدِينَةٍ رَسُولًا يَدْعُوهُمْ إِلَى تَقْوَى اللَّهِ وَتَرْكِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الْبَطَالِ وَالْجَبَالِطِ، وَتَقْوَى اللَّهِ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ.

سُنَّے اور خوفِ خدا سے لرزے۔

جہنم کا عذاب اور دنیا کی تکلیفیں

جَهَنَّمَ تَهْرُوتُهَا وَغَضَبُ جَبَّارٍ كَامْظَهْرٍ (یعنی ظاہر ہونے کی جگہ) ہے جس طرح اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں کی انتہا (یعنی حد) نہیں اور انسانی عقل اُس کا اندازہ نہیں

لگا سکتی اسی طرح اللہ پاک کے تہر و غَضَب کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف وہ چیز جس کا تصور کیا جائے اُس (یعنی اللہ پاک) کے بے انتہا عذاب کا ایک ادنیٰ (یعنی معمولی) حصہ ہے۔ مثلاً کسی آلے سے

زندہ انسان کے ناخن کھینچ لینا، کسی پر چھریوں یا لٹھیوں سے ضربیں لگانا، کسی کے اوپر وژن دار گاڑی چلا کر اُس کی ہڈیاں

چکنا چور کر دینا، کسی کے سر کے بال پکڑ کر اُس کے کھلے مُتھ میں بندوق کی گولی چلا دینا، اعضاء کاٹ کر نمک مرچ چھڑکنا،

زندہ کھال ادھیڑنا، بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا، یا مختلف بیماریوں کی تکالیف مثلاً سردرد، بخار، پیٹ کا درد یا خطرناک

بیماریاں مثلاً دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) سرطان (کینسر) گردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ جو بھی

امراض یا مصائب و آلام دُنوی جن کا تصور ممکن ہے وہ جہنم کی تکلیفوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ بالفرض دُنیا کی

ساری بیماریاں اور مُصیبتیں کسی ایک شخص پر جمع ہو جائیں تب بھی جہنم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس کو جہنم کا سب سے

ہلکا عذاب ہوگا اُسے آگ کی جوتیاں تسموں (یعنی ڈوریوں) سمیت پہنادی

جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھ گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھ ہی پر ہو رہا ہے حالانکہ

اُس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (مسلم ص ۱۱۱ حدیث ۵۱۷)

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: سب سے ہلکے درجے کا جس پر عذاب ہوگا، اللہ پاک اُس سے پوچھے گا: ”اگر

ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تُو سب فِذیے (یعنی نقد معاوضے) میں دے دے گا؟“ عرض کرے گا: ہاں۔



(مسلم)

فِرْمَانَ قُصُفَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ لِي بِجَهْرٍ بَارِزٍ وَبِإِذَا كَرِهْتُ أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ رَجُلًا يَهْتَبِيهَا.

قَارُونَ وَعِزْرَةَ
كَسَابِزٍ حَشْرٍ
هَوْنِي كِي تَفْصِيلِي

بعض علماء فرماتے ہیں: ”جو مال و دولت کی مشغولیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا وہ بروز قیامت قارون کے ساتھ اٹھایا جائے گا، جو حکومت کی مہر و قیامت کی وجہ سے نماز میں غفلت کرے گا وہ قیامت کے روز فرعون کے ساتھ اٹھے گا، جو وزارت کی مہر و قیامت کے سبب نماز سے محروم ہوگا اسے فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا اور جو تجارت کی مہر و قیامت کی وجہ سے نماز چھوڑا کرے گا وہ مکہ شریف کے بدنام کافر تاجر اُبی بن خَلْف کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا۔“

(کتاب الکبائر ص ۲۱)

أَبِي بِنِ خَلْفٍ
عَبْرَتِي نَاكَ دَابَّتِي

روایت میں ہے کہ اُبی بن خَلْف (جنگ بدر میں پڑا گیا تو چھوٹنے کے لئے اُس) نے جب اپنا فدیہ (یعنی نقد معاوضہ) ادا کیا تو اس نے کہا: میں اپنے گھوڑے کو روزانہ بہت زیادہ دانے کھلاؤں گا اور (مَعَاذَ اللَّهِ) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کو شہید کرتے وقت اس گھوڑے کو استعمال کروں گا، جب حضور سرور کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا تو ارشاد فرمایا: ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ فِيهِ اسے قتل کروں گا۔“ پھر غزوہ اُحُد کے موقع پر اُبی بن خَلْفِ زِرہ، خود اور دیگر اہلِ کرب و سامانِ حفاظت سے لدا ہوا گھوڑے پر سوار ہوا اور کہنے لگا: لَا تَجِبْتُ أَنْ تَجَا مُحَمَّدٌ (یعنی اگر محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) بچ گئے تو میں نہیں بچوں گا (یعنی اگر میں نے انہیں شہید نہ کیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے)۔ اُحُد کا میدانِ کارزار گرم تھا (یعنی جنگ زور شور سے جاری تھی) کہ اس نے سرکارِ نامدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جانب گھوڑا دوڑایا، اُس کے تیور (تے۔ور) دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللهُ عنہم نے اسے روکنا چاہا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اس کا راستہ چھوڑ دو اور پھر اس کے جسم پر نیزے کی آنی (یعنی نوک) چھوڑی، اُبی بن خَلْفِ زِرہ ہو کر گھوڑے سے نیچے گرا اور مکہ شریف تک زندہ نہ پہنچ سکا، راستے ہی میں مر گیا۔ اُبی بن خَلْفِ زِرہ جب زخمی ہو کر گرا تو اُس کے کچھ ساتھی اسے پوچھنے آئے مگر وہ بیل کی طرح



(۲۶)

فَإِنَّ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ دپاک نہ پڑھے۔

ڈکرا (یعنی چلا) رہا تھا، انہوں نے کہا کہ کیوں اتنا شور مچا رہا ہے؟ تجھے تو ایک معمولی سی خراش آئی ہے! اُس نے اُن سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر کیا کہ (انہوں نے فرمایا ہے:) ”میں اُسی کو قتل کروں گا!“ پھر اس نے کہا کہ قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جو تکلیف مجھ پر گزر رہی ہے اگر وہ اہل ذُو الْمَجَازِ (”ذُو الْمَجَازِ“ عرب کے ایک بازار کا نام تھا) پر ہوتی تو وہ سب کے سب مر جاتے۔ پھر وہ مکے شریف پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی مر گیا۔

(الخصائص الكبرى ج ۱ ص ۳۰۶)

مقامِ غمور! اے عاشقانِ رسول! مقامِ غمور ہے کہ ایک کپے غیر مسلم اور دشمنِ مُصْطَفَى کو تو فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایسا کامل یقین ہے کہ جب اُس نے یہ ارشادِ مُصْطَفَى سن لیا کہ ”میں اِنْ شَاءَ اللہ سے قتل کروں گا!“ تو وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا مگر ہم غلامانِ مُصْطَفَى صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کا بھی عجیب حال ہے کہ ہم عشقِ رسول کا دم بھرنے، جاں نثاری کا دعویٰ کرنے اور سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہر ہر فرمان پر سچے دل سے ایمان رکھنے کے باوجود نافرمانیوں کے بارے میں اُن کے بیان کردہ عذاب کے معاملے میں غفلت کا شکار ہیں۔

کفن چور کی بیٹی (ہدایت) حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللہ علیہ کے دست مبارک پر ایک ایسے کفن چور نے توبہ کی جس نے سینکڑوں کفن چرائے تھے۔ حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللہ علیہ کے امتیہار (یعنی پوچھنے) پر اس نے تین قبروں کے پُر آشرا و اوقات بیان کیے۔ چنانچہ اُس نے کہا:

ہاگ کی زنجیریں! ایک بار میں نے ایک قبر کھودی تو اس میں ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا چہرہ سیاہ (Black) ہے، ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اُس کے مُنہ سے خون اور پیپ جاری ہے۔ نیز اس سے اس قدر بد بو آ رہی تھی کہ دماغ پھٹا جا رہا



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوِّحْ بَرِّسَ مَرِيضًا وَوِطَاكَ بَرِّسَ اللّٰهِ يَأْكُ اسْ بِرَسُوْحَتَيْسِ نَازِلَ فَرَمَاتَا هـ۔

تھا۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ مُردہ بول پڑا: کیوں بھاگتا ہے؟ آ، اور سن کہ مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے! میں مُردے کی پکار سن کر ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا اور تمام ہمت اکٹھی کر کے قبر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فرشتے اُس کی گردن میں آگ کی زنجیریں باندھے بیٹھے تھے۔ میں نے مُردے سے پوچھا: تو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: ”میں مسلمان ابن مسلمان ہوں مگر افسوس! میں شرابی وزانی تھا اور اسی بدہمتی کی حالت میں مرا اور عذاب میں گرفتار ہو گیا۔“ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے اس کفن چور نے مزید بتایا:

ایک اور موقع پر جب کفن چرانے کی غرض سے میں نے قبر کھودی تو ایک کالا مُردہ زَبان نکالے کھڑا ہو گیا! اس کے چاروں طرف آگ لپک رہی تھی، فرشتے اس کے گلے میں زنجیریں باندھے کھڑے تھے۔ اُس شخص نے مجھے دیکھتے ہی پکارا: ”بھائی! میں سخت پیاسا ہوں مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو۔“ فرشتوں نے مجھ سے کہا: خبردار! اس بے نمازی کو پانی مت دینا۔ پھر میں نے ہمت کر کے اس مُردے سے پوچھا: تو کون تھا اور تیرا جرم کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ”میں مسلمان تھا مگر افسوس! میں نے اللہ پاک کی بہت نافرمانیاں کی ہیں اور میری طرح بہت سے گنہگار عذاب میں گرفتار ہیں۔“ اُس کفن چور نے مزید کہا:

اسی طرح ایک دفعہ میں نے ایک قبر کھودی تو وہ اندر سے بہت وسیع تھی اور ایک نہایت خوشنما باغ دیکھا جس میں ٹھہریں بہ رہی تھیں، ایک حسین و جمیل نوجوان اُس باغ میں مزے لوٹ رہا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا: تجھے کس عمل کے سبب یہ انعام ملا ہے؟ وہ بولا: میں نے ایک واعظ (یعنی وعظ کرنے والے) سے سنا تھا کہ جو شخص عاشورے کے روز چھ رکعت نفل پڑھے اللہ پاک اُس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ لہذا میں ہر سال عاشورے کے دن چھ رکعتیں پڑھا کرتا تھا۔
(راحت القلوب ص ۶۰ بالتصرف)

۱: واعظ کے کہنے پر حسن ظن کی بنا پر نوجوان نے عاشورے کے نفل پڑھنے کا صلہ یعنی بدلہ پایا۔ ورنہ کثرتِ احادیث میں عاشورے کے چھ نفل کی روایت نہیں ملتی۔



(۱۰۱)

فُرْقَانٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اے اللہ پاک سے ڈرنے والو! دیکھا آپ نے بے نمازی، شرابی وزانی اور اللہ پاک کی نافرمانی کرنے والے کس قدر خوفناک عذاب میں مبتلا دیکھے گئے۔ یاد رکھئے! عذابِ قَبْرِ حَقِّ ہے، ”حَدِيقَةُ

جودن نہ ہو، کتیا اس کو بھی عذابِ غیرہ ہوگا؟

نَدِيَّةٌ“ میں ہے: عذابِ قَبْرِ دراصل عذابِ بَرَزَخِ ہی کو کہتے ہیں، اسے عذابِ قَبْرِ اس لیے کہتے ہیں کہ عموماً لوگ قَبْرِ ہی میں ڈن ہوتے ہیں، ورنہ خواہ کوئی شخص جل جائے، ڈوب جائے، دَرندے پھاڑ کھائیں، کیڑے کوڑے کھا جائیں، یا ہوا میں اُس کی راکھ اڑادی جائے، ہر صورت میں اُس کے ساتھ بجز اور سزا کا سلسلہ ہوگا۔ (الحديقة النديه ج ۱ ص ۲۶۶)

بَرَزَخِ کے لفظی معنی آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اُٹھنے تک کا وقفہ بَرَزَخِ کہلاتا ہے، بَرَزَخِ کے معاملات زندہ لوگوں کو نظر نہیں آتے، اَلْبَتَّةُ کبھی کبھی اللہ پاک اپنے بندوں کو ترغیب (یعنی نیکی کی طرف رغبت دلانے) یا

مُسْلِمًا تَوَكَّأَ عَذَابُ فِي كَهَانِهِ كَأَسَدٍ

ترہیب (یعنی گناہوں کی سزاؤں سے ڈرانے) کے لیے دکھا دیتا ہے! مشہور محدث حضرت سیدنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے دریافت کیا گیا کہ غیر مسلم مرتے ہیں تو ان کا عذاب نظر نہیں آتا مگر گنہگار مسلمانوں کا عذاب بعض اوقات دکھا دیا جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ غیر مسلموں کے جہنمی ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں لیکن مسلمانوں میں یہ حالت اس لیے دکھائی جاتی ہے تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور گناہوں سے بے خوف نہ رہیں۔ (شرح الصُّدُور ص ۱۷۸ ملخصاً)

عذابِ قَبْرِ کا حق ہونا قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ چنانچہ پارہ 29 سُورَةُ نُوْحِ آیت 25 میں حضرت سیدنا نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ کی

عَذَابِ قَبْرِ كَقِرَانِ سَيْبِ شُرْبِ

نا فرمان قوم کے طوفان میں غرق ہونے کے بعد عذابِ قَبْرِ میں مبتلا ہونے کا اس طرح بیان ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اپنی کسی خطاؤں پر ڈوبے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے۔

مَا خَطِيبَتِهِمْ اُعْرِقُوا فَاَدْخَلُوْنَا رَاۗءَا



(مجمع الزوائد)

فَرَمَانَ فُصِّلَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دن بار بار دُوباک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اس آیت مبارکہ کے اس حصے ”پھر آگ میں داخل کئے گئے“ کی تفسیر میں لکھا ہے: **هِيَ نَارُ الْبُرْزَخِ وَالْمَرَادُ**

(روح المعانی جزء ۲۹ ص ۱۲۵)

عَذَابِ الْقَبْرِ۔ یعنی اس آگ سے مراد **بُرْزَخِ** کی آگ ہے اور مراد عذابِ قَبْرِ ہے۔

عذابِ قَبْرِ کے متعلق پارہ 24 **سُورَةُ الْمُؤْمِنِ** آیت 46 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: آگ جس پر صبح و شام پیش کئے

جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون

والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا

الْفِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

اس آیت میں واضح طور پر عذابِ قَبْرِ کا بیان ہے اس طرح کہ **أَشَدَّ الْعَذَابِ** (یعنی سخت تر عذاب) سے جہنم کا عذاب مراد

ہے جو قیامت کے دن ہوگا اس سے پہلے جو عذاب ہے وہ عذاب، عذابِ قَبْرِ ہے۔ (نزہة القاری ج ۲ ص ۸۶۲، عمدة القاری ج ۶ ص ۲۷۴)

عذابِ قَبْرِ و جہنم سے تو بچا یا رب!

ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یا رب!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک بار ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا:

عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے معافی

بھی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گناہ

لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔

خلیفہ نے کہا: بھائی! یقیناً تیرا گناہ اللہ پاک کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر اس کے سینے میں تھا ہوا طوفان

آسکھوں کے ذریعے اُمتُذُ آیا اور اُس نے رونا شروع کر دیا! خلیفہ نے کہا: بھئی! آخر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟

اس پر اُس نے کہا: حضور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے، تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ



(مہارازق)

فَرَّانٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی خونخاک و اہستان سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں، آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

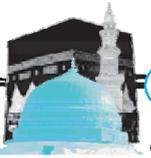
شرابی کا انجام
کفن چرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قبر کھودی تو مردے کا منہ قبلے سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوف زدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ”اس مردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کر لے۔“ میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص شرابی وزانی تھا۔

خنزیر پر نماز مردہ
دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مردے کا منہ خنزیر جیسا ہو چکا ہے اور طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام کھاتا تھا۔

آگ کی کیلیں
تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مردہ گدی کی طرف زبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ غیبی آواز نے بتایا: یہ فیست کرتا، چغلی کھاتا اور لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔

آگ کی لپیٹ میں
چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مردہ آگ میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے اس کو آگ کے ہتھوروں سے مار رہے تھے۔ میں گھبرا کر ایک دم بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب نماز و روزہ رمضان میں سستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا انعام
پانچویں قبر جب کھودی تو اس کی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل جدا تھی۔ قبر حد نظر تک وسیع (یعنی پھیلی ہوئی) تھی، اندر ایک تخت پر



(فتح البراج)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جو مجھ پر روزِ جمود و دوشریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

خوب صورت نوجوان بیٹھا تھا۔ غیبی آواز نے بتایا: اس نے جوانی میں توبہ کر لی تھی اور نماز اور روزے کا سختی سے پابند تھا۔

(تذکرۃ الواعظین ص ۶۱۲ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایت بار بار پڑھئے اور خوفِ خداوندی سے لرزیئے! اللہ پاک کبھی کبھی قبر کے مناظر یعنی بزازخ کے حالات اس لیے دکھاتا ہے تاکہ لوگ ان سے دُرسِ عبرت حاصل کر کے گناہوں سے بچنے کا سامان کریں اور نیکی کے راستے پر آجائیں۔

نمازیں نہ چھوڑو! گناہوں کو چھوڑو

کبھی یاد حق سے نہ منہ اپنا موڑو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

دنیا سے ایمان سلامت لے جانے کی سوچ بنانے، عذابِ قبر سے بچانے والے اعمال بڑھانے اور قبر و آخرت میں راحتیں پانے کے لئے دعا کا حافظ کیسے بنا؟

لاہور کے ایک اسلامی بھائی کو فلمیں ڈرامے دیکھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا جس دن ٹی وی پر فلم دکھائی جاتی، سب گھر والے سو جاتے لیکن انہیں نیند نہ آتی، پوری فلم دیکھ کر ہی دم لیتے تھے، یہ فلموں میں کام کرنے کے خواب بھی دیکھا کرتے۔ ان کی قریبی مسجد میں ایک اسلامی بھائی "فیضانِ سنت" سے دُرس دیا کرتے تھے۔ یہ جب بھی مسجد جاتے تو ان کا دُرس ضرور سنتے۔ انہیں مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ملنے کا محبت و شفقت بھر انداز بہت اچھا لگتا تھا۔ یہ ان کا دل سے آدب کیا کرتے تھے لیکن بہت کم وقت ان کے پاس بیٹھتے۔ وقت یونہی غفلتوں میں گزرتا رہا۔ ان کے علاقے کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے "سندرسۃ المدینہ" میں قرآن کریم حفظ کرتے تھے۔ انہیں دیکھ کر ان کے دل میں بھی قرآن کریم



(جران)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

حفظ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ بالآخر ایک دن گھر والوں کی اجازت سے انہوں نے بھی ”مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ“ میں داخلہ لے لیا۔ قرآنِ کریم کی برکت سے دل کا رنگ دور ہونے لگا، فلموں ڈراموں اور دیگر گناہوں سے نفرت ہو گئی اور قرآنِ پاک کی محبت ان کے دل میں بس گئی۔ اپنے قاری صاحب کی شفقت اور انفرادی کوشش کی برکت سے انہوں نے بھی سر پر سبز سبز عمائے شریف کا تاج سجا لیا، سنتوں بھر لباس پہن لیا اور مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے بہت جلد قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی کام کرتے کرتے ذیلی مشاورت کے نگران بھی بنے۔

یقیناً مَنَدَّر کا وہ ہے سکندر

جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرتم) ص ۶۷)

دُعَائِ عَطَّار: اے ہمارے پیارے پیارے اللہ! ہمیں روزانہ پانچوں وقت پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب فرما اور جن جن مسلمانوں کی قضا نمازیں باقی ہیں ان کو جلد تر ادا کر لینے کی توفیق عطا فرما اور تاخیر سے پڑھنے کے گناہ کی توبہ کی سعادت دے اور ان کی توبہ قبول کر اور ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جا، ہماری، ہمارے والدین کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

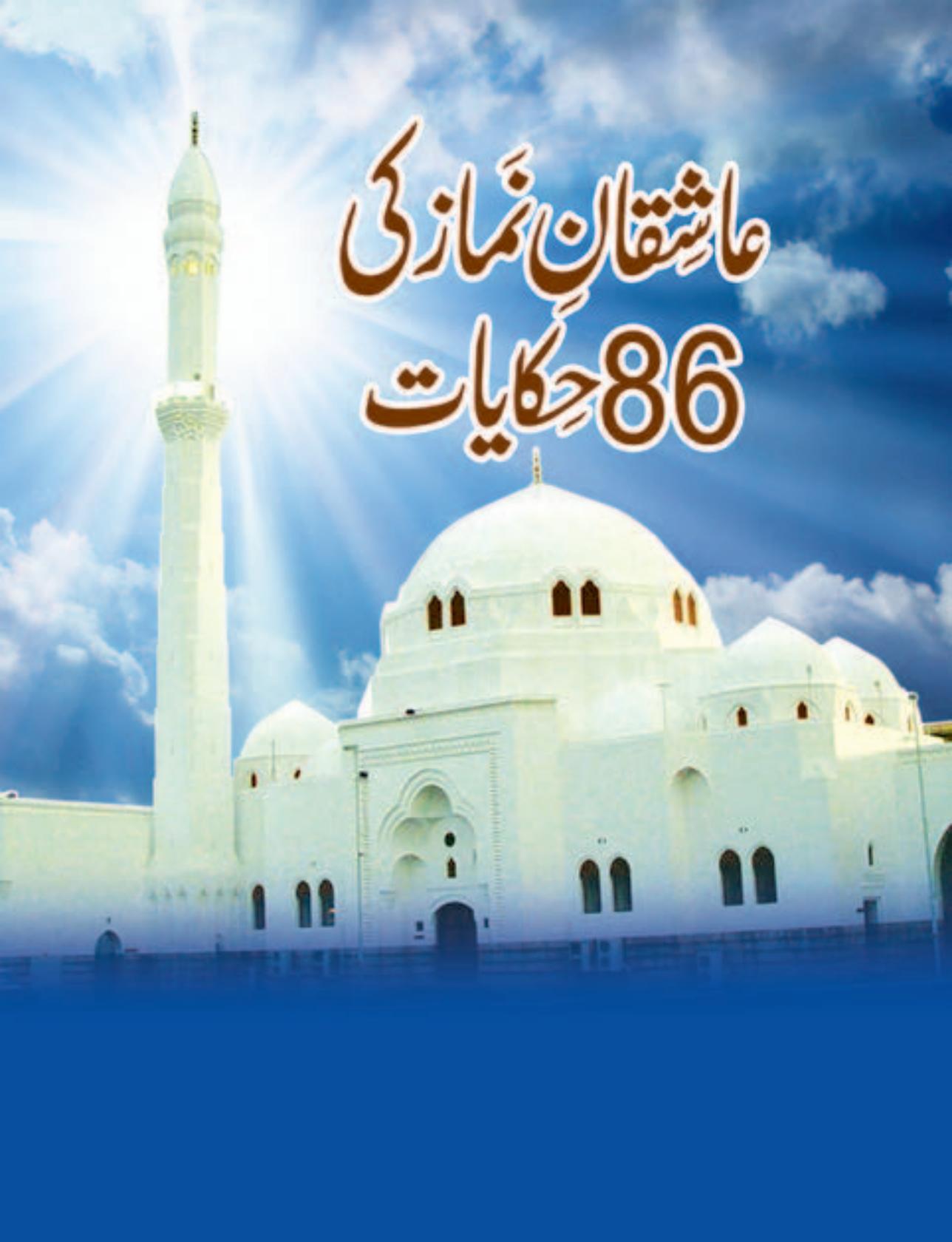
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز حسن شجری رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

کوئی گناہ اتنا نقصان نہیں پہنچائے گا جتنا نقصان تمہیں مسلمان کی بے عزتی

کرنے سے پہنچے گا۔ (آخبارِ الاخیار ص ۲۳)

ماشقان نمازی 86 حکایات





فَرَمَانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو و پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر ڈرو و پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابوبکر)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاشقانِ نماز کی 86 حکایات

یارِ کریم! جو کوئی "عاشقانِ نماز کی 86 حکایات" مکمل پڑھ یا سن لے اُس کو عاشقانِ نماز کے فیضان سے دونوں جہاں میں مالا مال فرما اور نزع و قَبْر و حَشْر ہر جگہ اَمْن و اَمَان تَصِیْب فرما۔ آمین۔

دُرُودِ شَرِيفِ كُفَيَّةٍ ایک نوجوان طوافِ کعبہ کرتے ہوئے صرف دُرُودِ شَرِيف ہی پڑھ رہا تھا کسی نے اُس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دُعائے طواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: دُعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کے لئے نکلے تھے، والد صاحب راستے میں بیمار ہو کر فوت ہو (یعنی انتقال کر) گئے، اُن کا چہرہ سیاہ پڑ گیا، آنکھیں اُلٹ گئیں اور پیٹ پھول گیا! میں بہت رویا اور کہا: **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** جب رات کی تاریکی چھا گئی تو میری آنکھ لگ گئی، میں سو گیا تو میں نے خواب میں سفید لباس میں ملبوس ایک مُعَطَّرِ مُعَطَّرِ حَسِينِ وَجْمِلِ ہستی کی زیارت کی۔ اُنہوں نے میرے والدِ مَرْحُوم کی میت کے قریب تشریف لاکر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، دیکھتے ہی دیکھتے میرے مَرْحُوم باپ کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اَصْلٰی حالت پر آ گیا۔ جب وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامنِ اَقْدَسِ تھام لیا اور عرض کی: یاسِیدِی! (یعنی اے میرے سردار!) آپ کو اُس کی قسم جس نے آپ کو اس جنگل میں میرے والدِ مَرْحُوم کے لئے رَحْمَت بنا کر بھیجا



(مستادم)

فَرَمَانَ مُصَلِّيًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترن شخص ہے۔

ہے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ہیں، تیرا یہ باپ بہت گناہ گار تھا مگر ہم پر بکثرت ڈر و شریف پڑھتا تھا، جب اس پر یہ مُصِيبَتِ نازل ہوئی تو اس نے ہم سے فریاد کی لہذا ہم نے اس کی فریاد سی کی ہے اور ہم ہر اس شخص کی فریاد سی کرتے ہیں جو اس دُنیا میں ہم پر زیادہ ڈر و بھیجتا ہے۔ (روض الیاحین ص ۱۱۵)

فَرِیَادِ اَهْتٰی جُو کرے حَالِ زَارِ مِیْن

مَمْکِنِ نَهْیْنِ کَ خَیْرِ بَشَرٍ کُو خَبْرٍ نَهْ هُو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۱ شادی کی پہلی صبح بھی جماعت میں حاضر رہی

صحابی رسول حضرت سیدنا حارث بن حسان رضی اللہ عنہ شادی کی رات گزارنے کے بعد جب فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی: 'اُخْرِجْ وَاِنَّمَا بَنَيْتَ بِأَهْلِكَ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ؟' یعنی کیا آپ (باجماعت نماز فجر کے لیے) تشریف لائے ہیں حالانکہ گزشتہ شب ہی آپ نے اپنی اژدہ جی زندگی کا آغاز کیا ہے؟ فرمایا: وَاللَّهِ اِگر کوئی عورت مجھے نماز فجر باجماعت پڑھنے سے روکے گی تو ضرور وہ بڑی عورت ہوگی۔ (معجم کبیر ج ۳ ص ۲۰۳ حدیث ۲۳۲۴)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ اِنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اُنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي بِي حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُو۔

اَمِيْنِ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اس حکایت میں اُن دُولھوں کے لئے دُوسرے عبرت ہے جو نمازی ہونے کے باوجود شادی کی پہلی رات گزارنے کے بعد مسجد قریب ہوتے ہوئے بھی نماز فجر گھر ہی پر ادا کرتے یا معاذ اللہ نسا کر

میں اندھیری قبر میں تم
کو بھی شونہا ایک دن



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈر دو پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

دیتے ہیں۔ توبہ! توبہ!! خیردار! دُنیوی خوشی بالکل عارضی (Temporary) ہوتی ہے۔ حقیقی شادی کی رات وہی ہے جب رضائے الہی کی خوش خبری پا کر ایمان ساتھ لئے قبر میں چین سے سونا نصیب ہوگا۔ ہوشیار! کیسی ہی خوشی کا موقع ہو اُس موت کو ہرگز مت بھولے جو کبھی یکایک ڈولھے یا ڈولہن کو بھی روشنیوں سے جگمگاتے حجرہ عروسی سے اٹھا کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں سُلا دیتی ہے!

موت یہ کہنے لگی ڈولھا دلہن سے وقتِ عیش

ہے اندھیری قبر میں تم کو بھی سونا ایک دن

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

۲ بعد موت ہونے والا جنت میں بہت داخل ہو گیا

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بلیغی کے دو بھائی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایک ساتھ ایمان لائے۔ ان میں سے ایک بھائی دوسرے سے زیادہ عبادت گزار بھائی جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا پھر اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے دروازے پر ان دونوں کے ساتھ کھڑا ہوں، ایک نکلنے والا جنت سے نکلا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے بھائی کو جنت میں داخلے کی اجازت دی، پھر دوبارہ نکل کر شہید بھائی کو اجازت دی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر بولا: ”تم لوٹ جاؤ! تمہارا ابھی وقت نہیں آیا۔“ جب صُبح ہوئی اور میں نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا تو لوگوں کو اس پر بڑا تعجب ہوا، جب یہ بات اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس بات پر تعجب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!



فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

پہلا بھائی زیادہ عبادت کیا کرتا تھا پھر وہ شہید بھی ہوا مگر بعد میں فوت ہونے والا بھائی اس سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا! تو فرمایا: کیا یہ شہید بھائی کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا اس نے شہید (بھائی) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ سال میں اتنی اتنی نمازیں نہیں پڑھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان کے فاصلے سے زیادہ دوری کیوں نہ ہو؟ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۳۱۳ حدیث ۳۹۲۰) **اللَّهُ رَبُّ الْعَزَّةِ كَىٰ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَنْ كَىٰ صَدَقَةِ هَمَارَى بَى حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُو۔**

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نیکیوں بھری طویل زندگی اچھی ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کی عمر لمبی اور کام اچھے ہوں“ عرض کی: کون سا آدمی بُرا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جس کی عمر لمبی ہو اور کام بُرے ہوں۔“ (ترمذی ج ۴ ص ۱۴۸ حدیث ۲۳۳۷)

دے شوقِ تلاوت، دے ذوقِ عبادت

رہوں باؤصو میں، سدا یابلی (وسائلِ بخشش (مرم) ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۳۰ شہد کی مکھی کی بھینسا ہٹ سنی آواز

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے سو جانے کے بعد اٹھ کر قیام (یعنی عبادت) فرمایا کرتے تو ان سے صبح تک شہد کی مکھی کی سی بھینسا ہٹ سنانی دیتی۔ (اٰحیَاةُ الْعُلُوْمُ ج ۱ ص ۴۶۷) (اٰحیَاةُ الْعُلُوْمُ (اردو) ج ۱ ص ۱۰۶)



(بجاء الجاه)

فَرَمَانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ڈو و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ أَوْرَ أَنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي بِعِ حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔

أَمِينِ بِجَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

۴۷ منہی پہلی زولی کو پہچان لیا

اے عاشقانِ صحابہ و اولیا! شہد کی ٹمھی کی سی آواز کے تعلق سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے ساتھ پیش آنے

والا ایک واقعہ انہیں کی زبانی سنئے، چنانچہ فرماتے ہیں: پہلی بار کی حاضری (یعنی پہلے سَفَرِ حَجِّ) میں منیٰ شریف کی مسجد میں

مغرب کے وقت حاضر تھا، جب سب لوگ مسجد سے چلے گئے تو مسجد کے اندرونی حصے میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبلہ رو

وظیفے میں مصروف ہیں۔ میں صحنِ مسجد میں دروازے کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجد میں نہ تھا۔ یکا یک ایک آواز گنگناہٹ

کی سی آواز مسجد کے معلوم ہوئی جیسے شہد کی ٹمھی بولتی ہے۔ فوراً میرے قلب میں یہ حدیث آئی: ”أَهْلُ اللَّهِ كَيْ قَلْبِ سِ

ایسی آواز نکلتی ہے جیسے شہد کی ٹمھی بولتی ہے۔“ میں وظیفہ چھوڑ کر ان کی طرف چلا کہ ان سے دُعَاةِ مَغْفِرَتِ کراؤں، کبھی

میں کسی بزرگ کے پاس بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى دُنیاوی حاجت لے کر نہ گیا، جب گیا اسی خیال سے کہ ان سے دُعَاةِ

مَغْفِرَتِ کراؤں گا۔ غرض دو ہی قدم ان کی طرف چلا تھا کہ ان بزرگ نے میری طرف منہ کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا

کر تین مرتبہ فرمایا ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَذَا، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَذَا، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَذَا“ (یعنی اے اللہ!

میرے اس بھائی کو بخش دے، اے اللہ! میرے اس بھائی کی مغفرت فرما، اے اللہ! میرے اس بھائی کی بخشش فرما) میں نے سمجھ لیا

کہ فرماتے ہیں: ”ہم نے تیرا کام کر دیا اب تو ہمارے کام میں مُخْلِ (یعنی غلغل ڈالنے والا) نہ ہو۔“ میں ویسے ہی لوٹ آیا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۹۰) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ أَوْرَ أَنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي بِعِ حَسَابِ



(ابن سنی)

فَرْمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ يَرُودُ وَشَرِيفٌ يَلَسُّهُ، اللهُ يَأْكُتُمُ بِرَحْمَتِ يَحْيِيهِ كَمَا-

مغفرت ہو۔

اٰمِيْنَ بِجَاكِ الْبَيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ دنیا

کی مشغلت کے مقابلے میں آخرت کی راحت اور گناہوں کی

دُعَايِ مَغْفِرَتِ كَرِيْمَاتِ رِضْوَانِ

مغفرت کی چاہت زیادہ ہونی چاہئے۔ جب کسی بزرگ سے ملاقات کی سعادت ملے تو حسی الامکان ان سے خاتمہ بالخیر اور مغفرت کی دعا کی التجا کرنی چاہئے۔ اور خود بھی اپنی اور امتِ محبوب کی مغفرت کیلئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ فرمانِ مصطفیٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ: اللهُ يَأْكُتُمُ بِرَحْمَتِ يَحْيِيهِ كَمَا-

میں تمہاری مغفرت فرمادوں گا اور تم میں سے جس نے یقین کر لیا کہ میں بخش دینے پر قادر ہوں پھر مجھ سے میری قدرت کے وسیلے سے استغفار کیا

(یعنی مغفرت چاہی) تو میں اس کی مغفرت فرمادوں گا۔ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۹۰ حدیث ۴۲۰۷) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۹۲) فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى

الله عليه وآله وسلم هُوَ: "جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیا اللہ پاک اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا

اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔" (ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۳۸۱۹) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۹۴)

بُوْنَهُ عَطَّارٌ حَشْرٌ مِيْن رِضْوَانِ

بے حساب اس کی مغفرت فرما

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ عَلِيٍّ مُحَمَّدٍ

۵۷۰ بَاكِرِ مِيْتِ اَعْرَابِيٍّ

”تفسیرِ کبیر“ میں ہے: ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک اعرابی کو مسجد کے دروازے پر آتا دیکھا،

وہ اونٹنی سے اتر اور اُسے وہیں چھوڑ کر مسجد میں داخل ہو کر سُنَّوْنِ وَاطْمِيْنَانِ سے نماز میں مشغول ہو گیا، پھر دعا کرنے لگا،



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُروہ و پاک پڑھو جسے شک تھا ہارا مجھ پر دُروہ و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جب وہ باہر نکلا تو اونٹنی نہ پا کر بارگاہِ الہی میں غرض کرنے لگا: یا الہی! میں نے تیری امانت ادا کر دی! میری امانت کہاں ہے؟ راوی کہتے ہیں: ہم خیران رہ گئے کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک آدمی اونٹنی پر آیا اور اونٹنی اس کے حوالے کر دی۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۱۳)

اے عاشقانِ نماز! یہ آخری صاحبِ گرامت بزرگ تھے، اَلْبَتَّةَ ہر ایک کو اس طرح کرنے کی اجازت نہیں، اپنے سامان کی حفاظت کرنی ہوگی جیسا کہ ایک آغرابی نے اپنے اونٹ کو گھلا چھوڑ کر کہا: میں نے اللہ کریم پر توکل (یعنی بھروسا) کیا۔ تو اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَغْلِقْهَا وَتَوَكَّلْ ”اسے باندھو پھر توکل کرو۔“ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۸۳۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

۲۶

تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو بَحْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں (نلک شام میں) حِمص کی مسجد میں داخل ہوا تو صحابی رسول حضرت سیدنا مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو فرماتے ہوئے سنا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت اُسے کوئی خوف نہ ہو تو اُسے چاہئے کہ جب آذان دی جائے تو نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو جائے کیونکہ باجماعت نماز ادا کرنا سُنَّہ میں سے ہے اور یہ ان سُنَّتوں میں سے ہے جنہیں رَحْمَتِ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تمہارے لئے جاری فرمایا اور کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرے گھر میں جائے نماز (یعنی نماز کی جگہ) ہے میں تو گھر میں ہی نماز پڑھ لوں گا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنَّت چھوڑنے والے کہلاؤ گے اور اگر تم نے اپنے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنَّت کو ترک کر دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۱ ص ۴۲۷)



فَرِحْنَا بِفِطْرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو دیا کہ نماز واجب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (جرمانی)

اے عاشقانِ رسول! بلا اجازتِ شرعی فرضِ نماز کی جماعت ہرگز ترک نہیں کرنی چاہئے اللہ نہ کرے اگر کوئی گمراہ ہو گیا تو وہ کہیں کا نہ رہے گا! بیان کردہ حکایت میں سُنَنِ هُدَى کا تذکرہ ہے، اس کے بارے میں مرآت کی تحریر کا خلاصہ ہے: جو

دوستِ مہدیؑ
ہے کسے کہتے ہیں؟

کامِ خُصُورِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ”عادت“ کے طور پر کیے وہ سُنَنِ زَوَائِد ہیں جیسے بالوں میں لکھی کرنا، کدو و رغبت سے کھانا، اور جو کام ”عبادت“ کے طور پر کیے وہ سُنَنِ هُدَى ہیں۔ ”سُنَنِ هُدَى“ کی دو قسمیں ہیں: مُؤَكَّدہ اور غَيْرِ مُؤَكَّدہ، جو کام خُصُورِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ کیے وہ مُؤَكَّدہ ہیں۔ اور اگر ان کا حکم بھی دیا وہ واجب۔ اور جو کام کبھی کبھی کیے وہ غَيْرِ مُؤَكَّدہ ہیں، لہذا جماعت کی نماز اور (اس کیلئے) مسجد میں حاضری حق یہ ہے کہ دونوں واجب ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۷۵ بتغییر) یہاں علمی اعتبار سے مزید بھی تفصیل ہے۔

جماعت سے محبت

حضرت سپڑ نا امام ابن شہاب زہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایک مرتبہ ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جو غلطیاں کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کو تمہارا نماز پڑھنے پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

اے عاشقانِ نماز! اس حکایت سے بہت بڑے عالم دین امام زہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی باجماعت نماز پڑھنے کی محبت کا پتا چلا کہ امام کی غلطیوں کے باوجود جماعت ترک نہ فرمائی۔ یہاں غلطیوں سے مراد بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہوں گی جس کے سبب اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہوگا، ورنہ بڑی غلطیاں مثلاً عَقَابِدِ غَلَطِ ہوتے یا نماز پڑھنے میں کوئی ایسی غلطی ہوتی جس سے اُس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہوتا تو امام زہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اُس کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھتے۔



اللہ کریم ہمیں بھی نماز باجماعت کا شوقین بنائے۔ امین۔

نمازیں جماعت سے پڑھتے رہیں ہم

یوں سُوئے جناں کاش! بڑھتے رہیں ہم

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

۸ نماز کی خاطر سفر زور دیا

حضرت سیدنا ابو حازم خُناصری اَسَدِي رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں: حضرت سیدنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کے دورِ خلافت میں جمعہ کے روز دمشق آیا، لوگ اُس وقت نمازِ جمعہ کے لئے جا رہے تھے، میں نے سوچا کہ اگر مطلوبہ مقام کی طرف سفر جاری رکھوں گا تو نماز چھوٹ جائے گی، لہذا میں پہلے نماز ادا کر لوں، یہ سوچ کر میں نماز کے لئے چلا اور مسجد کے دروازے کے پاس آ کر اپنے اُونٹ کو بٹھایا اور اسے باندھ کر مسجد میں داخل ہو گیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۵ ص ۳۹۱)

سُبْحَانَ اللهِ! لائقِ تقلید عمل ہے، ہمیں بھی ضرورتاً سفر ادھورا چھوڑ کر نماز ادا کر کے پھر آگے سفر شروع کرنا چاہئے۔ نماز کسی صورت بھی قضا نہ ہونی چاہئے اور جماعت کے حوالے سے بھی یہ کوشش ہو کہ نہ چھوٹے۔ اسلامی بہتیں اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی غفلت کرتی ہیں، اُن کو بھی ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی ضروری ہے کہ نماز قضا نہ ہو۔

نہ چھوڑو! نہ چھوڑو! نمازیں نہ چھوڑو!

کبھی یادِ حق سے نہ منہ اپنا موڑو

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

۹) بیٹی دھوپ میں ستر بڑھا دینا

حضرت سیدنا ابوسلیمان کاتب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکے شریف کی طرف جاتے ہوئے میں حضرت سیدنا کرز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا شریک سفر تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ قافلہ جب بھی کسی مقام پر پڑا تو ڈالتا تو اپنے اضافی کپڑے اتار کر کجاوے (یعنی اونٹ کی کاٹھی جس میں دو شخص برابر بیٹھتے ہیں اُس) میں ڈال دیتے اور نماز کے لئے علیحدہ جگہ پر تشریف لے جاتے۔ جب اونٹوں کی روانگی کا شور سنتے تو واپس آ جاتے۔ ایک دن آپ کو آنے میں تاخیر ہو گئی۔ قافلے والے آپ کی تلاش میں نکل پڑے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ سخت دھوپ میں وادیوں کے بیچ ایک کھلے میدان میں نماز پڑھ رہے تھے اور بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر جب آپ نے مجھے دیکھا تو قریب آ کر کہنے لگے: ابوسلیمان! تم سے ایک کام ہے۔ میں نے پوچھا: ابو عبد اللہ! کیا کام ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم نے یہاں جو کچھ دیکھا اسے پوشیدہ (یعنی چھپا کر) رکھو۔ میں نے کہا: آپ کی یہ بات پوشیدہ رہے گی۔ آپ نے کہا: وعدہ کرو! میں نے قسم کھا کر کہا: آپ کی زندگی میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۵ ص ۱۰۳ تا ۱۰۴)

۱۰) تھوڑی مبارک سے شفا پان گئی

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے! سیدنا کرز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی نمازوں کی حالتِ مرحبا! آپ کی گرامتِ مرحبا! حُبِ جاہ و شہرت سے دُوری کا جذبہ صدمہ مرحبا! آپ کی عزیز ایک گرامتِ سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا فضیل بن عروان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا ابنِ شُبْرَمَہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”برسام“ (یعنی سینے کے درد یا



(ترجمی)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے کی بیماری) میں مبتلا تھے، حضرت سیدنا گرزین و برہ رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کرنے آئے۔ آپ نے ان (یعنی مریض) کے کان میں اپنا لعاب (یعنی تھوک مبارک) ڈال دیا (اس کی برکت سے) ان کی بیماری جاتی رہی۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۵ ص ۱۰۳) سُبْحٰنَ اللّٰہ! جس کا تھوک اس قدر باکمال ہوگا اُس کی شان و عظمت کا کیا حال ہوگا!

اولیائے کرام کی شانیں

بمقدّر ہیں ان کو جو مائیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِیٰۤاِنَّہٗ کَاثِرٌ

حضرت سیدنا شہداء بن اوس رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو اس طرح کروٹیں بدلتے جیسے ہنڈیا میں گندم (یعنی گیہوں) کے دانے اُلٹ پلٹ ہوتے ہیں، اور فرماتے: ”جہنم کی یاد مجھے نیند سے روک رہی ہے۔“ پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔

(جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۴۷)

۱۲۔ اَلْوٰٓسُ اٰیۡتۡہِ سُرُوۡرٍۭۤ اِنۡ حَاکَ اُتۡہِ

آہ! جہنم کی ہولناکیاں!! اہائے! دوڑو! دوڑو! کی تباہ کاریاں!! عذابِ نار کے دُور سے خائفین یعنی خوفِ خدا رکھنے والوں کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا: دو عظیم چیزیں جنت اور جہنم کو نہ بھولو! پھر آپ روئے یہاں تک کہ آنسو جاری ہو گئے یا آپ کے مبارک آنسوؤں نے آپ کی داڑھی مبارک کے دونوں پہلوؤں کو تر کر دیا اور آپ نے فرمایا: اگر تم جانتے جو کچھ آخرت کے بارے میں میں جانتا ہوں



قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ گواہ بنوں گا۔ (شبِ الایمان)

تو تم مٹی پر چلتے اور اپنے سروں پر خاک ڈالتے۔ (کتاب الرقة والبلک مع موسوعه ابن ابی دنیا ج ۳ ص ۱۹۰ حدیث ۱۰۲) (مکاشفة القلوب (اردو) ص ۶۶۰)

جلا دے نہ نارِ جہنمِ کرم ہو

پے بادشاہِ اُممِ یالہی (وسائلِ بخشش (مرغم) ص ۱۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

۳۱۳ جنتِ کبیرہ کی بسترِ خوب نرہیں

حضرت سیدنا عبدالعزیز بن ابورؤاد رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْهِ رات کو سونے کے لئے اپنے بچھونے پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیر کر فرماتے: ”تُوْبُّهُتْ نَرَمٌ وَعُمْدَةٌ هِيَ مَكَرُ اللهُ پاك کی قسم! جنتِ کبیرہ کی بستر تجھ سے زیادہ نرم ہوگا۔“ پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔

(جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۴۷)

اے جنتِ کبیرہ کی طلب گارو! ہمارے بزرگوں کی بھی کیا شان تھی! کسی کی نیند جہنم کے خوف سے اڑتی تھی اور

کسی کی جنت کے شوق میں، اور آہ! ایک ہم ہیں کہ نیند اگرچہ ہماری بھی کبھی کبھار اڑتی ہے مگر اس کا سبب جنت کا شوق یا جہنم کا خوف نہیں صرف دُنیا کا غم اور ٹینشن ہوتا ہے۔ آہ!

عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا

گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یارب! (وسائلِ بخشش (مرغم) ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

۳۱۴ روزانہ راتِ قبرستانِ مبین

حضرت سیدنا عمرو بن عبسہ بن فزقَد رَحِمَهُ اللهُ عَلَیْهِ روزانہ رات اپنے گھر سے نکل کر قبرستانِ اشرف لاتے



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پانچ ہزار ہوتا ہے۔

اور فرماتے: ”اے قبر والو! صحیفے (یعنی Books of deeds) لپیٹ دیئے گئے! اور اعمال اٹھالیے گئے!“ (مطلب یہ ہے کہ موت کے بعد تمہارے اعمال ناموں میں اعمال لکھنے کا سلسلہ ختم ہو چکا مگر میں تو ابھی زندہ ہوں زندگی سے فائدہ اٹھا کر مجھے اچھے اعمال کر لینے چاہئیں)

پھر ساری رات نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہتے۔ پھر واپس آ کر نماز فجر میں حاضر ہو جاتے۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۴۸)

اے جہنم سے بچنے کے آرزو مندو! قبرستان کا ویرانہ دنیا کی آسائشوں اور تمام تر راحت سامانیوں کی بربادیوں کا پتلا دیتا ہے، قبروں کے پاس حاضری آخرت کی تیاری کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں گویا بے وفا دنیا کی داستاںیں سناتے

ہوئے کہہ رہی ہوتی ہیں کہ دیکھو! میرے اندر کیسے کیسے حسینوں کے وجود مٹی میں تبدیل ہو رہے ہیں! ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ“

میں ہے: ایک شخص نے حضور پر نور صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا زائد کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قبر و مصائب کو نہ بھولا، دنیاوی زیب و زینت کی عمدہ چیزوں کو ترک کر دیا، فانی (یعنی ختم ہو جانے والی) چیزوں پر دائمی (یعنی ہمیشہ رہنے والی) چیزوں کو ترجیح دی، آئندہ کل کو اپنی زندگی میں شمار نہ کیا اور خود کو اہل ثنور میں سے شمار کیا۔

(مکاشفة القلوب (اردو) ص ۶۰۸، شعب الایمان ج ۷ ص ۳۰۰ حدیث ۱۰۶۶)

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

ہا جنت کی حورِ خواب میں

حضرت سیدنا ازہر بن مغیث رحمۃ اللہ علیہ جو کہ نہایت عبادت گزار بزرگ تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں



(فتح الجراح)

فَرَمَانَ قُصِّطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی، میں نے اُس سے پوچھا: ”تم کون ہو؟“ جواب دیا: ”میں جنت کی خور ہوں۔“ یہ سُن کر میں نے کہا: ”میرے ساتھ شادی کر لو!“ جواب دیا: ”میرے مالک کے پاس نکاح کا پیغام بھیج دو اور میرا تمہارا کرو۔“ میں نے پوچھا: ”تمہارا تمہارے کیا ہے؟“ کہا: ”رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔“ (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۴۸)

اے عاشقانِ نماز! ہم سب کو اللہ پاک کی رضا پانے، جنت الفردوس میں بے حساب جانے، اس کی نہ ختم ہونے والی نعمتیں اور بڑی بڑی آنکھوں والی خوریں پانے کے لئے اللہ کریم کی رحمت پر نظر جماتے ہوئے پانچ وقت کی فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ خوب خوب نفل نمازیں بھی پڑھنی چاہئیں۔ جنتی خور کی بھی کیا شان ہے! بہارِ شریعت میں ہے: ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر خور اپنی تھیلی زمین و آسمان کے درمیان رکالے تو اس کے حُسن کی وجہ سے خلّاق (یعنی مخلوقیں) فتنے میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اس کی خوبصورتی کے آگے آفتاب (یعنی سورج) ایسا ہو جائے جیسے آفتاب (یعنی سورج) کے سامنے چرخ۔ (الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۹۷) اگر کوئی خور سُمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی (یعنی مٹھاس) کی وجہ سے سُمندر شیریں (یعنی مٹھا) ہو جائے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۵۲، ۱۵۹)

یاخدا میری مغفرت فرما

باغِ فردوسِ مزینت فرما (وسائلِ بخشش (مرغم) ص ۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اللہ پاک نے خواب میں فرمایا

اللہ پاک کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا اور اللہ پاک کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم!



(فردوس الاخبار)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کر۔ کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

میں سلیمان تیسری کو اچھا ٹھکانا عطا فرماؤں گا کیونکہ اس نے چالیس (40) سال تک میرے لئے عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

(احیاء العلوم (ارو) ج ۱ ص ۱۰۶۰)

سُبْحَانَ اللَّهِ! عاشقانِ نماز کی بھی دربارِ الہی میں کیا شان ہے!

جس وقت اے نمازیو! دنیا سے جاؤ گے

راضی خدائے پاک کو لاریب پاؤ گے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہوئے راستے میں وفات

حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیٹ المقدّس میں نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی انتقال

(حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ص ۵۰)

ہو گیا اور طاعون کے سبب شہادت کا مرتبہ پایا۔

اے عاشقانِ نماز! اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ نے اپنی

ظاہری زندگی میں جن دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک ساتھ جنت کی

خوشخبری دی تھی ان کو ”عَشْرَةُ مَبَشْرَةٍ“ کہتے ہیں حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن

جراح رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں سے ایک تھے۔ نماز میں یا نماز کے لئے فوت ہونا خوش نصیبوں کا

حصہ اور بڑی سعادت کی بات ہے اور طاعون (Plague) میں وفات پانا شہادت ہے۔ اسی طرح اور بھی امراض

وغیرہ میں وفات پانے سے شہادت کا ثواب ہے، مثلاً پسلی کے درد، مرگی، پیٹ کی بیماری، (بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 858 کے

حاشیہ نمبر 1 میں لکھا ہے: اس (یعنی پیٹ کی بیماری) سے مراد اسْتِثْقَا (نامی بیماری جس سے پیٹ بڑھ جاتا اور پیاس بہت لگتی ہے) یا دشت



(طبرانی)

فَرَمَانَ قُصِّطَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْعًا أَوْ رُوِيَ جَمْعًا بِرُكُوتٍ شَدِيدَةٍ مِنْهُ لِيَكُونَ تَهْنِئَةً لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَهْنِئُونَ لَهُ بِمَا جَاءَتْكُمْ مِنْهُ.

(Diarrhoea) آنا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل کر سکتا ہے لہذا اُس (یعنی اللہ پاک) کے فضل سے اُمید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اجر ملے (ٹی بی اور بخار میں فوت ہونے والا شہید ہے۔ اسی طرح ڈوب کر، جل کر، دیوار تلے دب کر، عورت پختہ جھنے یا کنوارے پن میں یا کسی مُوزی جانور (مثلاً سانپ وغیرہ) کے کاٹنے سے فوت ہوا، جسے درندے (یعنی شیر، چیتے وغیرہ) نے پھاڑ کھایا وہ بھی شہید ہے۔ اسی طرح ہرات میں سورہ لیس شریف پڑھنے والا، باطنہارت (یعنی باؤصو) سویا اور فوت ہو گیا، جمعہ کے دن مرنے والا، جو نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر (روزانہ) 100 بار دُرُود شریف پڑھے وہ بھی شہادت کا ثواب پاتا ہے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہار شریعت جلد اول صفحہ 857 تا 863 کا مطالعہ فرمائیے)

مرا یہ خواب ہو جائے شہا! شرمندہ تعبیر

مدینے میں بیوں جام شہادت یا رسول اللہ (رسائل بخش (مرم) ص ۳۹۹)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! سلامتی ایمان کی فکر بڑھانے، جام شہادت پینے کا جذبہ پانے اور دنیا سے آمن و ایمان کے ساتھ جانے کا ذہن بنانے کیلئے صرف و صرف عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنے اور ان کے ساتھ خوب مدنی قافلوں کے مسافر بننے۔ مدنی بہار: نوشہرہ و فیروز (سندھ) میں مُقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مدنی ماحول میں آنے سے قبل نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے تھے۔ دُنوی مستقبل روشن کرنے کی فکر دامن گیر رہتی، زندگی کا ایک طویل حصہ دُنیاوی علوم و فنون کی ڈگریاں جمع کرنے میں بسر کر چکے تھے مگر دینی معلومات سے اس قدر دور تھے کہ نمازیں بھی دُرست پڑھنا نہیں جانتے تھے اور نہ کبھی قرآن کریم سیکھنے کے لیے وقت نکالا تھا۔ جب آنتھک محنت کے بعد ”اعلیٰ ڈگری“ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اچھی ملازمت کے حصول کی کوشش میں لگ گئے اور جلد ہی اپنے



(مسلم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار ڈرہ و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

علاقے کے ایک ایسے اسکول میں ٹیچر کے منہب پر فائز ہو گئے جہاں معاذ اللہ لڑکے لڑکیاں اکٹھے پڑھتے تھے۔ مال کمانا شروع کیا تو موج مستیاں بڑھ گئیں۔ چھٹی کے بعد ان کا زیادہ تر وقت بُرے دوستوں کے ساتھ بسر ہوتا۔ آوارہ دوست مختلف گناہوں کے طریقے بتاتے اور انہیں گنداکام کرنے پر بھڑکاتے۔ بُرے دوستوں کی صحبت نے انہیں کہیں کا نہ چھوڑا اور بالآخر یہ نہ کرنے کا کام کر بیٹھے۔ ”گناہ کب تک چھپا رہ سکتا ہے!“ کے مصداق دھیرے دھیرے ان کے کالے کُرتوں لوگوں پر ٹھلنے لگے، ان کے بُرے کردار پر تبصرے شروع ہو گئے، گھر سے نکلتے تو لوگ انگلیاں اٹھاتے اور انہیں نفرت و حقارت سے دیکھتے۔ یہ لوگوں کے سامنے جانے سے کُثرانے لگے، اس طرح کے حالات میں ان کا جینا دو بھر ہو گیا، ان کا ضمیر اندر ہی اندر انہیں علامت کرتا کہ تو نے ایک ٹیچر ہو کر معاشرے میں کس گندے کام سے اپنی پہچان کرائی ہے، اپنے منہب کا بھی کچھ پاس نہ کیا۔ ان حالات سے تنگ آ کر انہوں نے کچھ دنوں کے لئے گاؤں بھی چھوڑا لیکن بُرے اور مطلب پرست لوگ کب کسی کے دوست ہوتے ہیں! بالآخر انہی دوستوں نے ان کے پوشیدہ گناہوں کا دل کھول کر چرچا کر کے ان کی رہی سہی عزت بھی مٹی میں ملا دی۔ ایسے میں شیطان انہیں خودکشی کا ذہن دیتا کہ جب لوگوں میں عزت نہیں تو جینے کا کیا فائدہ! شیطان کی باتوں میں آ کر انہوں نے خود کو ختم کرنے کی کوشش بھی کی مگر سانس باقی تھیں اس لیے بچ گئے۔ ان کی خوش قسمتی کہ انہیں دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول مل گیا اور خودکشی کا خیال ان کے دل سے نکل گیا، انہیں زندگی کی انمول سانسوں کی قدر و منزلت کا احساس کچھ یوں ہوا کہ ایک باری وی آن کیا اور چینل بدلتے ہوئے مدنی چینل پر پہنچ کر ان کا ہاتھ رک گیا۔ اس وقت براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ ہو رہا تھا، علم دین کے پھول لٹائے جا رہے تھے، فکرِ آخرت کا شعور دیا جا رہا تھا۔ جیسے جیسے یہ مدنی مذاکرہ سننے لگے ان پر رقت طاری ہوتی گئی، خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوا کہ آنکھوں سے آنسو پھلکنے لگے۔ انہیں اپنی مغفرت کی فکر لاحق ہو گئی۔ انہوں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی معلومات حاصل کر کے اجتماع میں جانے کا معمول بنالیا۔



(ترجمی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑھے۔

مدنی ماحول کی برکتیں نصیب ہونے لگیں اور یہ مدنی قافلوں میں بھی سفر کرنے لگے۔ دعوتِ اسلامی والوں کی صحبت ملی تو ان کے دل کو راحت ملی، بے قراری رخصت ہو گئی، نمازوں کی پابندی کرنے لگے، ان کی زندگی میں برپا ہونے والا مدنی انقلاب دیکھ کر سبھی حیران تھے، وہی لوگ جو ان کے سائے سے بھاگتے، نفرت کرتے اور حقارت بھری نظروں سے گھورتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَحَبَّت سے پیش آنے لگے۔

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شفا

آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سدا (وسائلِ بخشش (حرم) ص ۶۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

۱۸ اَقْبَابِ بَيْتِ كِنَانَةَ الْمُهَاجِرَةِ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھ مہینے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ”اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔“ (پھر پارہ 22 سُورَةُ الْاَنْزَابِ کی آیت 33 تلاوت فرماتے)

(ترجمہ کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔)

اِنَّمَا يَرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا ﴿۳۳﴾

(ترمذی ج ۵ ص ۱۴۲ حدیث ۳۲۱۷)

ان کی پاکی کا خُدا نے پاک کرتا ہے بیان
آیہ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہل بیت

(ذوقِ راحت)



(طبرانی)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ اُس پر سورہتین نازل فرماتا ہے۔

حکیمُ الْأُمّتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے ”تفسیرِ نُورِ الْعِرْفَانِ“ میں حدیثِ پاک میں بیان کر دہ آیتِ مبارکہ کے تحت جو کچھ فرمایا اُس میں یہ بھی ہے: گھر میں رہنے والے تمام لوگ انسان کے ”اہل“ کہلاتے ہیں، بیویاں، اولاد، بھائی وغیرہ۔ نمازیِ کامل (یعنی پورا نمازی) وہ نہیں جو صرف خود نماز پڑھ لیا کرے بلکہ (پورا نمازی تو) وہ ہے جو خود بھی نمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو نمازی بتا دے۔

(تفسیرِ نورِ العرفان ص ۵۱۲)

۱۹ بی بی فاطمہ اور پڑوسیوں کی ہمدردیاں

نواسہ نبی حضرت سیدنا امام حسنِ مُجْتَبِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی امی جان حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بیت (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نوازل پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا۔ میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دُعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں۔ میں نے عرض کی: امی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: ”پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔“

(مَدَارِجُ النُّبُوّت ج ۲ ص ۴۶۱)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! دیکھا آپ نے جتنی خواتین کی سردار حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا شوقِ عبادت اور پڑوسیوں پر شفقت! بے شک پڑوسیوں کی بڑی اہمیت ہے، افسوس! اب ہمیں اس کا احساس نہیں رہا۔ پڑوسیوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ كِي ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ“ (اردو) صفحہ 587 پر دیئے ہوئے مضمون کی روشنی میں عرض کیا جاتا ہے: پڑوسی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے دیکھتے ہی سلام کرے، اُس سے طویل (یعنی لمبی) گفتگو نہ کرے، اس سے اکثر مانگتا نہ رہے، مرض میں اس کی عیادت کرے، مُصِیْبَتِ میں اُسے تسلی



(ان سن)

فَإِنَّ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر دُرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

دے، اگر اس کے یہاں موت ہو جائے تو اس کے ساتھ رہے، خوشی میں اُسے مبارک باد دے اور اس کی خوشی میں برابر کا شریک رہے، اس کی غلطیوں سے ڈر گزر کرے، چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، اپنے گھر کی دیوار پر شہتیر (لکڑی کا تختہ، پھٹا، بیم) وغیرہ رکھنے سے (اُس کو) نہ روکے، اس کے گھر کے کھن میں یادروازے کے پاس سچراہٹی (وغیرہ) نہ پھینکے، اس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے (اُس کے گھر کے آگے گاڑی پارک کر کے یا بارن بجا کر اُسے تکلیف نہ پہنچائے)، وہ گھر کی طرف جو کچھ لے کر جا رہا ہو اُسے نہ گھورے، اس کی غیر موجودگی میں اُس کے گھر کی دیکھ بھال سے غافل نہ ہو، اُس کی غیبت (کسی سے) نہ سُنے، اس کی عزت کی حفاظت کرے، اس کی اولاد سے بڑی سے گفتگو کرے، حن دینی اور دنیاوی اُمور سے وہ ناواقف ہو ان میں اس کی رہنمائی کرے۔ یہ وہ حقوق ہیں جو عام و خاص ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔

پڑوسی کو بھائی! نہ ہرگز ستانا

وگرنہ جہنم بنے گا ٹھکانا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

۲۰۰ مَرْنَعِي زَجَبًا بَدِيًّا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حُضُورِ نَبِيِّ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ مِنْكُمْ

مُرْنَعِي نِي بَانِكُ دِي تَوَايِكُ شُخْصُ نِي كَمَا: "اے اللہ! اس پر لعنت کر۔" آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اِرْشَادُ فَرْمَايَا:

(اللہ والوں کی باتیں ج ۴ ص ۲۳۵)

"اِسے لعنت نہ کرو اور بُرا نہ کہو، بے شک یہ نماز کے لئے بِلَاتَاہے۔"

حضرت علامہ کمال الدین دمیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے

ہیں: "مُرْعَاةُ نَمَازٍ كَيْفِيَّةً بِلَاتَاہے" کے معنی یہ نہیں ہیں کہ

مُرْعَاةُ نَمَازٍ كَيْفِيَّةً بِلَاتَاہے، كَيْفِيَّةً كَيْفِيَّةً كَيْفِيَّةً



(مجمع الزوائد)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُؤد و پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جب جب وہ بانگ دیا کرے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے بلکہ مُرغے کی فطرت (Nature) میں یہ بات ہے کہ وہ طلوعِ فجر کے وقت بار بار آواز (یعنی بانگ) دیتا ہے جس کی وجہ سے لوگ نماز کیلئے اُٹھ جاتے ہیں، اور یوں مُرغنا نماز کیلئے لوگوں کے جاگ اُٹھنے کا ایک ذریعہ ہے، اس کو مجازاً (یعنی مُرادِی طور پر) **دُعَاءُ الدِّيَكِ إِلَى الصَّلَاةِ** (یعنی مُرغنا نماز کیلئے بلاتا ہے) کہا گیا ہے۔ بہر حال وقتِ فجر کے تعلق سے اس کی آذان یعنی بانگ کا اعتماد ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ اکثر تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انسانوں کی آہٹ اور چہل پہل سن کر صُحیح صادق سے پہلے بھی مُرغے بانگ دینا شروع کر دیتے ہیں۔

(حیاء الحيوان ج ۱ ص ۴۷۹ مَلْخَصًا)

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم مُرغے کی آواز سنو تو اللہ پاک سے اس کا فُضْل مانگو کیونکہ مُرغنا فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ پاک کی پناہ طلب کرو کیونکہ گدھا شیطان کو دیکھتا ہے۔

(بخاری ج ۲ ص ۴۰۵ حدیث ۳۳۰۳)

رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس ارشاد ”مُرغے کی آواز سنو تو اللہ پاک سے اُس کا فُضْل مانگو“ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سیدنا قاضی عیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ فرشتے بندہ مومن کی اس (یعنی فُضْل کی) دُعا پر ”امین“ کہتے ہیں اور اُس کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور اس کے اِخْلَاص کی گواہی دیتے ہیں اور یہ (یعنی مُرغے کے آذان دینے کا) وقت دُعا کے قبول ہونے کا وقت ہے۔ نیز ”گدھا“ شیطان کو دیکھنے پر بیکتا یعنی آواز نکالتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کو دیکھ کر گدھا ڈر جاتا ہے، لہذا بندہ مومن کو چاہئے کہ **تَعُوذُ** (ت۔ عُو۔ وُوْذُ لِعَنِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط پڑھنے) کے ذریعے اللہ رَبُّ الْعِزَّة کی رحمت کے سائے میں آجائے۔

(حیاء الحيوان ج ۱ ص ۴۷۹ مَلْخَصًا)



(مبارک)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر بڑا شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

(۱) مُرغے کا گوشت غذائیت (Nutrient) سے بھرپور ہوتا ہے
(۲) اُس مُرغے کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے جس کی آواز نہ زیادہ

مُرغے کے گوشت سے کتنا
متعلق 10 مَدَنی پھول

دھیمی ہونہ زیادہ اونچی (۳) چھوٹی عمر کا مُرغا جس نے ابھی اذان دینا شروع
نہ کی ہو اس کا گوشت سب لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے (۴) مُرغے کا گوشت سردی کے موسم میں زیادہ فائدہ کرتا ہے
(۵) اس کا گوشت ”سرد مزاج والوں“ اور بوڑھوں کیلئے فائدے والا ہے (۶) جوان مُرغے کا گوشت پیٹ کیلئے مفید ہے
اور قبض دور کرتا ہے اور اس کا گوشت (۷) قُولُج (یعنی بوی انتزی کے درد۔ Colic) (۸) جوڑوں کے درد (۹) رَعَشَة (یعنی
نچکی کی بیماری) اور (۱۰) بخار کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔

فارمی جانوروں کے بجائے اُس خلال جانور کا گوشت کھانا اچھا ہوتا ہے جو آزادی سے چرتا
اور دانے وغیرہ چگتا ہو۔ جانور لڑانا: مرغوں، مینڈھوں، کُتوں وغیرہ ہر طرح کے جانوروں
کو لڑانا یا اُس لڑائی کا تماشا دیکھنا دونوں حرام و جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

آزاد پھرنے
والے جانور کا
گوشت اچھا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

گھر دور ہونے کی حکمت

حضرت سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک ایسے صاحب کو جانتا ہوں جن کا گھر مسجد نبوی
سے سب سے زیادہ دور تھا اور اُن کی (باجماعت) نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، میں نے اُن کو مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لیجئے
تا کہ اس پر سوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے (مسجد تک) آسکیں۔ انہوں نے کہا: میری نیت یہ ہے کہ میرے
لئے گھر سے مسجد تک آنے اور مسجد سے اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹنے کا ثواب لکھا جائے۔ حُضُورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوِّهْ بِرُؤُوسِ جَمُودٍ وَوَسْرِيفِ بُرْهَانِ كَاشِ قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْ كِي شَفَاعَتِ كَرُومِ كَاغِ

نے (اُن صحابی سے) ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لئے جمع کر دیا۔“

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۰۱۴ مختصراً)

سُبْحٰنَ اللّٰه! صحابی کی نیکیوں کی حرص کی بھی کیا بات ہے! بے شک باجماعت نماز کیلئے مسجد، کسی نیک مجلس، علما اور نیک بندوں کی زیارت، اچھی صحبت، سنتوں بھرے اجتماع، محفلِ نعت وغیرہ کی طرف آنے جانے کیلئے اٹھایا جانے والا ہر قدم لکھا جاتا ہے، قدم جتنے زیادہ نیکیاں بھی اُتی زیادہ۔ کاش! ہمیں بھی نیکیاں جمع کرنے کا جذبہ مل جاتا۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش (مزمع ص ۱۷۸)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۲۲ اچھی طرح نماز پڑھنے والے کو آزاد کر دیتے

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے کسی غلام کو اچھی طرح نماز پڑھتا پاتے تو اسے آزاد فرمادیتے۔ جب غلاموں کو اس بات کا پتا چلا تو وہ آپ کو دکھانے کے لئے نماز اچھی طرح پڑھنے لگے اور آپ بھی انہیں آزاد فرمادیا کرتے۔ کسی نے آپ سے اس بارے میں عرض کی تو ارشاد فرمایا: جو اللہ کے نام پر ہمیں دھوکا دے ہم اُس سے دھوکا کھا لیتے ہیں۔

(المستطرف ج ۱ ص ۲۰۷)

۲۳ نماز کی غلامیوں کو آزادی مل گئی

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور غلاموں کو اپنے پیچھے نماز پڑھتے



(الجزائر)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

دیکھا تو پوچھا: تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟ بولے: اللہ پاک کے لئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جاؤ! میں تم سب کو اللہ پاک کی رضا (یعنی خوشی پانے) کے لئے آزاد کرتا ہوں۔“

سُبْحَانَ اللَّهِ! نماز کی برکت سے غلاموں کو دنیا میں آزادی مل گئی، اِنْ شَاءَ اللَّهُ ہم غُلامانِ مُصْطَفَى کو حضرت سیدنا مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے اُن خوش نصیب غلاموں (اور درحقیقت ہمارے اُن آقاؤں) کے صدقے اور نماز کی برکت سے جہنم سے بھی آزادی نصیب ہو جائے گی۔

پابندی نماز کی عادت بنائیے

دورخ سے نجات کے سونے جہاں بڑھتے جائیے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

۲۴ خاتون شہسبکی کی دعوت

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔ لوگ آپ کے اس روح پرور منظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹھے ہو جاتے، آپ کی تلاوت قرآن، عبادت و ریاضت اور خوفِ خدا میں آپ کا رونا لوگوں کو بہت متاثر کرتا تھا۔ آپ کے اس عمل کے سبب کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔

۲۵ دعا کی برکت سے مغفرت

اے عاشقانِ نماز! معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں کی نیکیوں، ان کی صحبتوں اور ان کی دعاؤں سے



قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابوبی)

دوسروں کو نفع پہنچتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا یزید بن ہارون رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابوالحسن محمد بن یزید واسطی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میری مغفرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوعمرو بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جمعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دعا کی تو ہم نے اِیْمِن کہی، بس اسی لئے مغفرت ہو گئی۔

(شَرْحُ الصُّدُورِ ص ۲۸۲، کِتَابُ التَّنَائِمَاتِ مَعَ مَوْسُوعَةِ اِبْنِ اَبِي الدُّنْيَا ج ۳ ص ۱۰۶ رقم ۳۳۷)

نیک بندوں کے ظفیل اے میرے پیارے کردگار!

بخش دے بس بخش دے تو بخش دے پروردگار!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علم دین سیکھنے سکھانے کا ثواب پانے کے لئے فیضانِ سنت کے روزانہ کم از کم دو ڈلاس دینے یا سننے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آپ کی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر برکتیں بھی نصیب

حاجی مشتاق کی انفرادی کوشش

ہو گی، ڈس فیضانِ سنت کی ایک ”مدنی بہار“ ملاحظہ ہو: چنانچہ اورنگی ٹاؤن، کراچی کے مقیم اسلامی بھائی ”دعوتِ اسلامی“ کا مدنی ماحول ملنے سے پہلے گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے، گانے باجے سننا، ڈانس پارٹیوں میں ڈانس کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ اللہ کریم کا ایسا کرم ہوا کہ ان کے علاقے کے ایک اسلامی بھائی نے انہیں ترغیبِ ولایتی کہ عشا کی نماز پڑھنے کے بعد ہڈرسہ المدینہ (بالغان) میں قرآن کریم پڑھنے آیا کریں۔ اسلامی بھائی کا محبت بھرا انداز دیکھ کر ان سے انکار نہ ہو سکا۔ جب انہوں نے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد ہڈرسہ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کیا تو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا اور یہ باقاعدگی سے وہاں جانے لگے۔ وہاں قرآن کریم پڑھایا جاتا، وضو و غسل اور نماز کے مسائل سکھائے جاتے اور بہت ہی پیارے انداز میں اخلاقی تربیت کی جاتی۔ ہڈرسہ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے



(مستادم)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھس ترین شخص ہے۔

یہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے پابند ہو گئے، ”مدنی ائحات“ پر بھی عمل شروع کر دیا اور ان کو نیک ائمال کی طرف رغبت بڑھنے لگی۔ ایک مرتبہ ”دعوتِ اسلامی“ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ان کے علاقے میں تشریف لائے تو ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: آپ فیضانِ سنت کا درس کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے عذر بیان کیا: ”حضور! میری داڑھی نہیں۔“ حاجی مشتاق مرحوم نے کہا: ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ دَرَسُكَ بِبَرَكَتِكَ سَيَكُونُ دَاوِضًا لِي وَبَنِي جَائِسًا لِي“۔ حاجی مشتاق کی کہی ہوئی بات پوری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ انہوں نے دَرَسُ فَيْضَانِ سُنَّتِ بھی دیا اور اپنے چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی بھی سجالی۔

تُو دَاوِضِي بَرَّهًا لِي عَمَامَةً سَجَالِي

نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مئرم) ص ۶۷۶)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت سَيِّدُنَا ابُو عَبْدِ اللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ایک مسجد میں مُؤَدِّن تھے۔ آپ فرماتے ہیں: میرا ایک نوجوان پڑوسی تھا، جیسے ہی میں اذان دیتا وہ فوراً مسجد میں آجاتا اور ہر نماز باجماعت پڑھتا، نماز کے فوراً بعد اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاتا۔ میری یہ خواہش تھی، اے کاش! یہ نوجوان مجھ سے گفتگو کرے یا مجھ سے اپنی ضرورت کی کوئی چیز مانگے۔ ایک دن وہ نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! کیا آپ مجھے تلاوت کیلئے وقتی طور پر قرآن کریم دے سکتے ہیں؟ میں نے اُسے قرآن کریم دیا، اُس نے لے کر قرآن کریم کو اپنے سینے سے لگایا اور کہنے لگا: ”آج ہمیں ضرور کوئی عظیم واقعہ پیش آنے والا ہے۔“ یہ کہہ کر وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ سارا دن مجھے نظر نہ آیا۔ تو مجھے تشویش ہوئی۔ میں نماز



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ يَحْيَى هُوَ جَهْدٌ بَرُّوْهُ وَبِرَّهْمُوْهُ كَتَمَهَا رُوْدُ جَهْدٌ تَجْتَنِبُهَا تَابَعَهُ.

عشا کے بعد اُس کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس نوجوان کی میت رکھی ہوئی ہے، اور ایک طرف بالٹی اور لوٹا رکھا ہے اور قرآنِ کریم اس کی گود میں ہے۔ میں نے قرآنِ کریم اُٹھایا اور لوگوں کو اس کی موت کی خبر دی۔ پھر ہم نے اُسے اُٹھا کر چار پائی پر رکھا۔ میں ساری رات یہ سوچتا رہا کہ اس کا کفن کس سے مانگوں! اسے کفن کون دے گا؟ جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو میں نے آذان دی اور پھر جیسے ہی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے محراب میں ایک نوجوان نظر آیا، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کفن رکھا ہوا ہے، میں نے اسے اُٹھایا اور اپنے گھر رکھ آیا اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا کہ اس نے کفن کا مسئلہ حل فرمادیا پھر میں نے نمازِ فجر شروع کی جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ میری دائیں (Right) طرف (اس دور کے مشہور اولیائے کرام) حضرت سیدنا ثابت بُنابی، حضرت سیدنا مالک بن دینار، حضرت سیدنا حبیب فارسی اور حضرت سیدنا صالح المُرِّي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم موجود ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائیو! آج صُحُوحُ صُحُوحُ آپ لوگ یہاں کیسے تشریف لائے؟ وہ فرمانے لگے: کیا تمہارے پڑوس میں آج رات کسی کا انتقال ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: ”جی ہاں! ایک نوجوان کا انتقال ہوا ہے جو میرے ساتھ ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔“ انہوں نے فرمایا: ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ میں انہیں لے کر اس نوجوان کے گھر پہنچا تو حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اس کے سجدے والی جگہ کو بوسہ دینے لگے، پھر فرمایا: ”اے حُجَّاجِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان! جہاں بھی تیرا حال لوگوں پر ظاہر ہوا تو نے اُس جگہ کو چھوڑ دیا اور ایسی جگہ رہائش اختیار کی جہاں کوئی تجھے جاننے والا نہ تھا۔“ اس کے بعد ان بزرگوں نے اس نوجوان کو غسل دینا شروع کیا۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک کفن تھا، سب یہی فرما رہے تھے: اس نوجوان کو میں کفن دوں گا۔ تو میں نے محراب میں ملنے والا کفن دکھا کر ان سے قصہ عرض کیا: اس پر سبھی فرمانے لگے: ”اس نوجوان کو یہی کفن دیا جائے گا۔“ پھر ہم نے اُسے وہی کفن دیا اور اسے لے کر قبرستان کی طرف چل دیئے۔ اس نوجوان کے جنازے میں اتنے لوگ شریک ہوئے کہ ہمیں کندھا دینے کا بھی موقع نہ مل سکا، معلوم نہیں کہ اتنے زیادہ لوگ کہاں



قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (محب الامان)

سے اس کے جنازے میں شرکت کے لئے آگئے تھے؟ (عیون الحکایات (اردو) ج ۱ ص ۹۷) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ حَىٰ أَنْ بِرِ رَحْمَتِ**
هو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے عاشقانِ رسول! سُبْحَانَ اللَّهِ! دیکھا آپ نے! ایک عام سا نظر آنے

والا نوجوان اللہ کا مقبول بندہ نکلا! حُبِّ جاہ و ریا سے خود کو بچانے کیلئے اُس

نے اپنے آپ کو چھپا کر رکھا تھا! نیکیاں چھپانے کا مقصد ان کو ضائع ہونے

سے بچانا بھی ہوتا ہے کیونکہ نفس و شیطان انسان کے کھلے دشمن ہیں جو انسان کو نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہمت کر

کے کوئی نیکی کر بھی لی تو یہ اسے پوشیدہ نہیں رہنے دیتے۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر لوگوں کو خود سے مُتَاَثِّر کرنے کی

غرض سے انسان کے دل میں اپنی نیکیوں کے اظہار کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ لوگوں کو اپنے نیک اعمال بتا کر، نیک

نامی کی داد پا کر تکبر، حُبِّ جاہ اور ریا کاری کے گہرے غار میں جا گرتا ہے۔ اس لیے جب بھی کوئی نیک عمل کرنے کی

سعادت نصیب ہو تو اس نیک عمل کو کر لینے کے بعد چھپا کر رکھنے ہی میں عافیت ہے۔

واقعی اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ (یعنی چھپا کر رکھنا) نیکیاں کرنے سے

زیادہ مشکل ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: بے شک عمل کر کے

اسے ریا کاری سے بچانا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔ اور آدمی کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے لیے ایسا نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے جو تنہائی

میں کیا گیا ہوتا ہے اور اس کے لیے ستر (70) گنا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے (اور اسے اُکساتا رہتا

ہے) یہاں تک کہ آدمی اس عمل کا لوگوں کے سامنے ذکر کر کے اسے ظاہر کر دیتا ہے تو اب اس کے لیے یہ عمل (پوشیدہ کے بجائے) علانیہ لکھ

نیکیاں چھپانے
میں عافیت ہے

70 گنا کا اضافہ
میں دیا جاتا ہے



(معراج)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ روزِ وِپاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

دیا جاتا ہے اور اجر میں ستر (70) گنا اضافہ دیا جاتا ہے۔ شیطان پھر اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دوسری مرتبہ لوگوں کے سامنے اس عمل کا ذکر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ بھی اس کا تذکرہ کریں اور اس عمل پر اس کی تعریف کی جائے تو اسے علائق سے بھی مٹا کر ریا کاری میں لکھ دیا جاتا ہے۔ پس بندہ اللہ پاک سے ڈرے، اپنے دین کی حفاظت کرے اور بے شک ریا کاری بیزگار (اشغر) ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۷ حدیث ۵۶) (نیکیاں چھپاؤ ص ۲۱ تا ۲۲)

حضرت سیدنا علامہ عبدالعزیز بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب ریا و اخلاص میں سے ہر ایک میں شیطانی چالیں اور دھوکے بازیاں ہیں تو تجھے بیدار و خبردار رہنا لازم ہے۔ پس! اگر تجھے پتا نہ چلے کہ تو مخلص ہے یا ریا کار تو پھر تجھے اپنے نیک اعمال چھپانا ہی بہتر ہے کہ اس میں تیرے لیے کسی قسم کا نقصان نہیں۔

عمل چھپانے میں
کوئی نقصان نہیں

(حدیقة ندیۃ ج ۱ ص ۱۱۷ ملخصاً) (نیکیاں چھپاؤ ص ۲۰ تا ۲۲)

یا در ہے! بعض صورتوں میں نیکیاں ظاہر کرنے پر ثواب ملتا ہے مثلاً ایسا شخص کہ جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رغبت دلانے کی نیت سے ایسا عمل ظاہر کر سکتا ہے جبکہ اس اظہار میں ریا کی آمیزش (یعنی ملاوٹ)

بعض صورتوں میں نیکیاں
ظاہر کرنے پر ثواب ہے

نہ ہو۔ اس طرح اخلاص کے ساتھ عمل کے اظہار سے وہ ثواب عظیم کا حقدار ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ”جب علانیہ عمل کی پیروی کی جائے تو وہ (ظاہر کیا جانے والا عمل) چھپ کر کیے جانے والے عمل سے افضل ہے۔“ (شعب الایمان ج ۵ ص ۳۷۶ حدیث ۷۰۱۲)

بنا دے مجھ کو الہی خلوص کا پیکر

قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یار (وسائل بخشش حرّم ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



(ان سنی)

فَرَمَانَ مُصَلِّيًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرًا وَرُؤُوسًا مَلْفُوفَةً، اللَّهُ يَأْكُتُمْ بِرَحْمَتِهِ يَجِيءُكَ -

تذکرہ حضرت ابو ذرؓ رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! پیچھے بیان کی گئی حدیث پاک کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) صحابی رسول

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی بڑی شان ہے، اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”اس مسلمان کو چشم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی صحابہ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ) کو دیکھا۔“ (ترمذی ج ۶ ص ۴۶۱ حدیث ۳۸۸۴)

اللہ پاک نے جن خوش نصیبوں پر فہم و فرامعت (یعنی عقل و سمجھ) کے دروازے

کھولے اور جن کی زبان پر علم و حکمت کے چشمے جاری کئے ان خوش نصیبوں میں ایک نام عالم بے مثال، قاری باکمال، عابد

باخلاص، مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ شہنشاہ مدینہ، سرکار مکہ کَرَّمَ اللَّهُ وَجْہَهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کے حکیم عُویْمَر (ابو ذر) ہیں۔“ (مسند الشامیین ج ۲ ص ۸۸)

آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عُویْمَر اور کنیت ابو ذر ہے۔ آپ سمر مبارک پر ٹوپی پہنتے اور

اُس پر عمامہ شریف کا تاج سجاتے تھے جبکہ شہنشاہ شریف دونوں گندھوں کے درمیان

پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) پر رکھتے تھے۔ آپ پہلے تجارت کیا کرتے تھے، لیکن عبادت کے ذوق اور حسابِ آخرت کی شدت

کے خوف سے تجارت ترک کر کے یا الہی میں مشغول ہو گئے۔ (معرفة الصحابة لابی نعیم ج ۳ ص ۴۷۵، ۴۷۶)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نہایت سادگی اور بے سروسامانی

کے عالم میں زندگی گزاری، ایک مرتبہ موسم سرما میں چند لوگ آپ

کے مہمان بنے، رات ہوئی تو آپ نے کھانا بھجوا دیا مگر لحاف نہ بھجوا سکے۔ اگلے دن وہ لوگ آپ کے پاس شکایت کرنے

پہنچے تو دیکھا کہ آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ کے پاس سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف تو کیا گرم لباس بھی نہیں ہے، مہمانوں



قرآنِ فصیحاً صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جس نے کتاب میں جھ پڑھو دیا کہ کما تو جب تک میرا ماں میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (عبرانی)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے سن 32 ہجری صحابی رسول، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ آخری لمحات میں شدید

دنیائے آخری

گھبراہٹ طاری ہونے پر زوجِ محترمہ نے وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: میں تو موت کو پسند کرتا ہوں لیکن میرا نفس اسے پسند نہیں کرتا، یہ فرما کر زار و قطار رونے لگے، پھر کلمہ طیبہ پڑھتے رہے اور انتقال فرمایا۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۴۱) اللہُ رَبُّ الْعِزَّتِ حَىٰ اُنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اُنْ كِے صَدَقِے هَمَارِی بے حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ابو ذر کے صدقے میں، الہی! قبر روشن ہو

انہیں کا واسطہ مولیٰ! برا فردوس مسکن ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

﴿۱۷﴾ چالیس سال سے جماعتِ فوتیہ ہوتی

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم میں جماعت کا اس قدر جذبہ ہوتا تھا کہ بیٹھے بیٹھے مدینے کے رہائشی تابعی بزرگ

حضرت ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: ”بیس سال ہونے کو آئے کہ مسلسل نماز کی اذان کی آواز عین

(یعنی ٹھیک) اُس وقت کان میں پڑتی ہے جب کہ مسجد کے سامنے پہنچ چکا ہوتا ہوں۔“ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۸۴) مزید ایک

روایت میں ہے: آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: چالیس سال سے میری کبھی جماعت فوت ہوئی نہ میری نظر لوگوں کی

(الطبقات الكبرى ج ۵ ص ۹۹)

گردنوں کے پچھلے حصے پر پڑی۔



(ابن سہول)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُو پا کر پڑھے قیامت کے دن میں اس سے صغائر کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔

۱۸ مِیْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فَرَمَاتے ہیں

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ حضرت ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے چالیس سال کے عرصے میں ہر نماز پہلی صف میں ادا کی ہے، اسی لیے نماز میں شریک لوگوں کی گردنوں کے پچھلے حصے پر آپ کی نظر نہیں پڑی۔ حکایت: حضرت سیدنا میمون بن مهران رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ 40 سال کے عرصے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرت سیدنا ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ مسجد میں اُس وقت پہنچے ہوں جب نماز نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکل رہے ہوں۔

(الطبقات الكبرى ج ۵ ص ۹۹)

جب یزید پلید کے لشکر سر اپاشر نے مدینہ طیبہ میں طوفان برپا کیا، قتل و غارت اور طرح طرح کے مظالم رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پڑوسیوں پر کیے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لوٹ لیے، سات سو (700) صحابہ کرام

یزید پلید کے سیاہ
مکان نامے حکایت

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کوشہید کیا اور دوسرے عام باشندے (یعنی بننے والے) ہلا کر دس ہزار سے زیادہ کوشہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، مسجد نبوی شریف کے مبارک ستونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد نبوی شریف میں لوگ نماز نہ پڑھ سکے۔

۱۹ روضہ رسول سے اذان کی آواز اپنی

حضرت سیدنا ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ مجنون (یعنی دیوانے) بن کر ان دنوں مسجد نبوی میں حاضر رہے، خود ارشاد فرماتے ہیں: ”واقعہ حُرَّہ“ کے ایام میں (یعنی جن دنوں لشکر یزید تباہی چار ہاتھا) مسجد نبوی شریف میں میرے علاوہ



فَرَمَانَ فَصَّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيِ قِيَامَتِ لُغُوتٍ مِّنْ سَمِيرَةٍ قَرِيبَةٍ تَرَوُهُمْ وَكَأَنَّ جَسَدَهُمْ نِجَابٌ يَزِيدُ رُؤْيَاهُ دَرْدَرًا وَرُؤْيَاكَ بِرَأْسِهِ هَوْنٌ (ترمذی)

اور کوئی نہیں ہوتا تھا، شامیوں (یعنی یزیدیوں) کی جماعتیں مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہوتیں اور یہ لوگ کہتے: ”اس بوڑھے بچوں (یعنی دیوانے) کو دیکھو!“ اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا روضہ رسول سے اذان کی آواز آتی پھر میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا اور میرے علاوہ مسجد میں کوئی نہیں ہوتا تھا۔

(الطبقات الكبرى ج ۵ ص ۱۰۰)

نہ ٹھہری گا وہ شام رہا، نہ یزید کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسین کا جسے یاد رکھتی ہے کربلا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

عشائِرِ فَجْرِ كِي جَمَاعَتِ كَا كِيَا هُوگا؟

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ مضمون میں جہاں یزید پلید کے فسادِ فوجیوں کے ظلم و ستم کی لڑہ خیز داستان ہے، وہیں تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے روضہ رسول سے اذان سننے اور اس آواز شریف کے آنے پر نماز ادا کرنے والی عظیم الشان کرامت کا بھی ذکر خیر ہے۔ آپ نماز باجماعت کے کچھ ایسے شیدائی تھے کہ آپ کو ایسی جگہ علاج کیلئے جانا بھی گوارا نہ تھا جہاں نماز باجماعت خطرے میں پڑتی ہو! چنانچہ حضرت سیدنا ابنِ حَرَمَلَه رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو لوگوں نے عرض کی: اے ابو محمد! اگر آپ ”وادئِ عَتِيق“ تشریف لے جائیں اور وہاں سبزہ (Greenery) دیکھیں تو آپ کی تکلیف میں کمی آجائے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر عشائِرِ فَجْرِ كِي جَمَاعَتِ كَا كِيَا هُوگا؟

(الطبقات الكبرى ج ۵ ص ۹۹)

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے! تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو محمد سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو مسجد کی جماعت سے کتنی محبت تھی کہ عشائِرِ فَجْرِ كِي جَمَاعَتِ كَا كِيَا جانے کے خوف سے آنکھوں کے علاج کی خاطر سبزہ دیکھنے جانے کے لئے بھی تیار نہ ہوئے۔ واقعی سبزر (یعنی Green) رنگ دیکھنا آنکھوں کی بینائی کے لئے مفید ہے، اس سلسلے میں



(ترجمی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِ نَبِيِّكُمْ بِرُؤُوسِهَا اللهُ يَأْكُلُ مِنْهَا بِرَدِّهَا فِيهِمْ وَأَمَّا أَعْمَالُكُمْ فِيهَا فَتَبَيَّنَ لَكُمْ هِيَ.

کچھ مدنی پھول قبول کیجئے اور جھومئے۔

حضرت سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: چار چیزیں آنکھوں کی (یعنی بینائی کی)

طاعت بڑھنے کا باعث ہیں: (۱) قبلہ رخ بیٹھنا (۲) سوتے وقت سر مرہ لگانا (۳) سبزہ

(Greenery) دیکھنا اور (۴) لباس کو پاک و صاف رکھنا۔ (إِحْتِئَاءُ الْغُلُومِ ج ۲ ص ۲۷)

سُبْحَانَ اللهِ! سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ارشاد کے مطابق سبزے کا نظارہ بھی نظر کی تیزی کا باعث ہے۔ سبز رنگ کی

تو کیا ہی بات ہے! ایک روایت کے مطابق مکی مدنی مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تمام رنگوں میں سبز رنگ سب سے

پیارا تھا۔

(معجم اوسط ج ۶ ص ۶۹ حدیث ۸۰۲۷)

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سبز رنگ کی خوبی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”سبز

رنگ کی طرف دیکھنا نظر تیز کرتا ہے۔“

(كشف الالتباس في استحباب اللباس ص ۳۷)

اللَّهُ رَبُّ الْعَزَّةِ نِيْلُ الْجَنَّةِ كَالْبَاسِ يَجْعَلُكَ سَبْرًا وَغَيْرَهُ سَبْرًا رَنُوكَ كَالْبَاسِ يَجْعَلُكَ سَبْرًا وَغَيْرَهُ سَبْرًا

پارہ 15 سُورَةُ الْكَهْفِ کی آیت نمبر 31 میں ہے:

وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُدُسٍ

پہنیں گے۔

وَاسْتَبْرَقِ

حضرت سیدنا امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس آیت کریمہ کے تحت

فرماتے ہیں: سبز (Green) رنگ کو اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ یہ بصارت (یعنی نظر)

کے لئے موزوں (یعنی موافق) ہے۔ (التنكره باحوال الموثى ص ۴۸۰، ملخصاً) (تمام کے فضائل ص ۲۵۷)

دینہ

۱: یعنی باریک اور موٹے ریشم۔ (تفسیر صراط الجنان ج ۵ ص ۵۶۴)



قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شبِ جمادِ روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفع و گواہی ہوگا۔ (غیب الایمان)

پچھ کر عشقِ تمہاری زبان سے پوچھا
سُبْحٰنَ اللّٰہ! سبز رنگ کی قسمت کے بھی کیا کہنے! اسے روضہ رسول سے
لپٹے رہنے کی سعادت ملی ہے۔ عاشقانِ رسول سبز سبز گنبد کی زیارت کر

کے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتے ہیں، سبز سبز گنبد کی زیارت سے نہ صرف آنکھوں کی نظر تیز ہو، اگر کوئی دیوانہ عشقِ رسول
میں ڈوب کر، سراپا تعظیم بن کر سبز گنبد کا دیدار کرے تو اللہ کریم کے فضل و کرم سے اُس کے دل کی نظر بھی تیز ہو جائے!۔

دل پہ جب کرن پڑتی، اُن کے سبز گنبد کی اُس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

گنبدِ خضر! خُدا تجھ کو سلامت رکھے دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بھجھالیتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اِیُّهَا کَرِیْمٌ سَجِدْ لَیَّا جَانَا

تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن سلمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو بیماری کی حالت
میں اٹھا کر (نماز باجماعت کے لئے) مسجد لے جایا جاتا تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۸۶ حدیث ۲) صرف یہی نہیں بلکہ بارش

کے دن بھی آپ اصرار فرماتے کہ مجھے مسجد میں لے چلو چنانچہ حضرت سیدنا سعد بن عبیدہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں:
حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن سلمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ اپنی بیماری کے دوران کچھڑ اور بارش کے باوجود اپنے رفقاء (یعنی ساتھیوں) کو
تھکم دیتے کہ انہیں (باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے) اٹھا کر مسجد لے جایا جائے۔ (الزهد لابن المبارک ص ۱۶۱ حدیث ۴۱۹)

اے نیک بندوں سے محبت کرنے والو! مَا شَاءَ اللّٰہ! حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن

سلمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کی نماز باجماعت سے محبت صد کروڑ مر جا! اَلْبَيْتُ مُسَلِّمٌ يَهَبُ
ایسا عریض جسے مسجد تک جانے میں سخت مشقت ہو اُس کو مسجد کی جماعتِ معاف



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار رو دو پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخذ پھاڑ جتنا ہے۔

ہے، اسی طرح سخت بارش یا راستے میں شدید کیچڑ حاصل ہو تو غیر عریض کو بھی جماعت کے لئے مسجد کی حاضری مُعاف ہے۔

نمازوں کے عاشق پہ رحمتِ خدا کی

اور اس کو عطا ہوگی جنتِ خدا کی

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! اشاعتِ علم دین کا ایک بہترین ذریعہ

دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے بھی ہیں، عُمُر بھر میں ایک ساتھ

پیشانی کی درویشی کا خدِ بزمِ اہل بیت

12 ماہ، ہر بارہ ماہ میں ایک ماہ اور ہر ماہ 3 دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ مدنی قافلے کی برکتوں

سے مالا مال ایک ”مدنی بہار“ سنئے: لاہور کے ایک اسلامی بھائی کی عُمُر کے 25 برس گزر چکے تھے مگر یہ علم دین سے اتنے

دور تھے کہ نماز و روزے کے بنیادی مسائل تک ان کو معلوم نہ تھے۔ ایک دن یہ مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوئے تو ان

سے ایک اسلامی بھائی نے ملاقات کی، اسی دوران مدنی قافلے میں سفر کی دعوت بھی دی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے ابتداءً انکار کر دیا مگر محلّے کی مسجد کے امام صاحب نے ان کی ہمت بندھائی اور

انہیں مدنی قافلے میں سفر کے لئے آمادہ کر لیا۔ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد صُبحِ مدنی قافلے نے سفر کرنا تھا۔

اجتماع کے اختتام پر ان کے ”امیرِ قافلہ“ ڈھونڈتے ہوئے ان تک آپہنچے، یہ دُنیا کی محبت کا شکار، اتنی دیر مسجد میں رہنے

سے گھبرا سے گئے تھے اور مزید 3 دن مسجد میں گزارنے سے خوفزدہ تھے، لہذا یہ اپنے مُخسّس پر ہی غصّہ کرنے لگے کہ ”میں آپ

کو نہیں جانتا، مجھے کسی مدنی قافلے میں نہیں جانا، آپ براہِ کرم! مجھے گھر جانے دیجئے۔“ مگر امیرِ قافلہ اسلامی بھائی نے

جوابی غصّہ کرنے کے بجائے ان کو شفقت اور نرمی سے سمجھانا شروع کیا اور مہنتِ سماجت کرتے ہوئے دوبارہ مدنی قافلے

میں سفر پر راضی کر لیا۔ مدنی قافلے کے پہلے ہی دن جب مدنی قافلے والوں نے سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقے لگائے تو



(فردوس الاخبار)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

پہچان، میں۔ (صفۃ الصفوة ج ۲ ص ۷۷) | اللهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَىٰ أَنْ سَبَّ بِرَحْمَتِ هُوَ اور أَنْ كَىٰ صَدَقَ هَمَارَىٰ بے

حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔ آمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

۷۷ ﴿مَسْمُومٌ﴾ کبھی جماعہ کی نماز میں نہیں پڑھتا کیا گیا

حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید قطان رضی اللہ عنہ نے 40 سال اس طرح گزارے کہ زوال (یعنی سورج ڈھلنے اور ظہر کا وقت شروع ہونے) کے وقت مسجد میں موجود ہوتے اور آپ کو جماعت کی تلاش میں کبھی نہیں دیکھا گیا (یعنی آپ سے کبھی جماعت فوت ہی نہیں ہوئی کہ اسے کسی دوسری جگہ تلاش کرنے کی ضرورت پیش آتی)۔

(صفۃ الصفوة ج ۲ ص ۲۴۷)

نماز باجماعت کا اس قدر اہتمام اللہ! اللہ! آپ رضی اللہ عنہ کی نمازوں اور عبادتوں نے اللہ پاک کی رحمت سے وہ رنگ جمایا کہ حضرت سیدنا زبیر بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

دُونُوں كَنْدَهُوں كے درمیان
پنجاب کا پروانہ کھاتا تھا! (حکایت)

کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید قطان رضی اللہ عنہ کے بدن پر ایک گرتا ہے جس پر دونوں کندھوں کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ، بَرَاءَةٌ لِّیَحْیٰی بِنِ سَعِیْدِ الْقَطَّانِ مِنَ النَّارِ یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، اللہ عزت و علم والے کی طرف سے یہ تحریر ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۸ ص ۱۱۶)

تمنا ہے فرمائیے روزِ محشر

یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے (حدائق بخشش ص ۱۸۸)



(مسلم)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار ڈرو و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اے جنت کے طلب گارو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین کیسے عاشقانِ نماز ہوا کرتے تھے اور ان کے نزدیک نمازِ باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی کہ بہت زیادہ بڑھا پے، سخت بیماری اور شدید کمزوری کے باوجود ہر ممکن طریقے سے مسجد کی حاضری کو یقینی بناتے حتیٰ کہ دوسروں کے سہارے چل کر بھی اپنے پاک پڑوؤں کے مبارک دربار میں حاضر ہوتے تھے۔ آہ! ایک آج کے مسلمانوں کی اکثریت کی حالتِ زار ہے کہ اذانیں ختم ہو جاتیں، جماعت نکل جاتی بلکہ نماز تک قضا ہو جاتی ہے لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہیں ریگتی اور نہ ہی دل میں کوئی احساسِ ندامت پیدا ہوتا ہے۔

روح میں سوز نہیں، قلب میں احساس نہیں

(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

الشَّيْطَانُ زِنْمَاكَ لِيَجْكَأ!

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ”مفتویٰ شریف“ میں بیان فرماتے ہیں: سر دارِ مملکت، سرکارِ مدینہ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مشہور صحابی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ میں سو رہے تھے، اچانک آپ کو کسی نے بیدار کر دیا، آنکھ کھول کر جب دیکھا تو جگانے والا نظر نہیں آیا، اُس وقت آپ نے فرمایا: ارے تو کون ہے؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ یہ سن کر شیطان نے کہا: مجھ پر نصیب کا نام ”ابلیس“ ہے جو بہت مشہور ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خیران ہو کر اس سے فرمایا: ارے ابلیس کا کام تو مسلمان کو سلا کر اُس کی نماز قضا کر دینا ہے تو اگر ابلیس ہے تو پھر تو نے مجھے نماز کے لیے کیوں جگایا؟ تیرا کام تو ہے نماز چھڑانا، نماز پڑھانا تیرا کام ہی نہیں۔ یہ سن کر ابلیس نے کیا کہا! سنئے اور عبرت سے سُرُھنئے! شیطان نے دانت پس کر کہا



(ترجمہ)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ بِسَلَمٍ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ و پاک نہ پڑھے۔

کہ میں نے اس لیے جگا دیا کہ اگر اس وقت کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ خوب افسوس کرتے اور درودل سے روتے دھوتے، نماز چھوٹے کے غم میں آپ کا افسوس اور آپ کی بے قراری اور بارگاہِ باری میں آپ کی گریہ و زاری (یعنی رونا دھونا) ثواب میں دوسورعت نمازوں سے بھی بڑھ جاتی! لہذا میں نے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا ہے تاکہ آپ کا ثواب بڑھنے نہ پائے۔

مَنْ حَسَدَمَ أَوْ حَسَدَ كَرَّمَ جَنِينِ

مَنْ عَدَّوْمَ كَارٍ مِّنْ مَّكْرٍ أَسْتِ وَكَبِي

یعنی میں مسلمانوں کا حسد ہوں اور اسی جذبہ حسد کی وجہ سے میں نے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا (تاکہ آپ کو زیادہ ثواب نہ مل سکے)

میں تو مسلمانوں کا دشمن ہوں، دھوکا اور دشمنی ہی میرا کام ہے۔ (مثنوی معنی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج ۲ دفتر دوم ص ۳۲۸-۳۴۸ ملخصاً)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! دیکھا آپ نے! ہم گناہ گار تو کس شمار و قطار میں ہیں؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شیطان اپنی شیطانی حرکتوں سے باز نہ رہا! اللہ پاک ہم سب

شیطان کے فرزند ہیں جان
میتے چنانچہ مشکل پہنچتا ہے

کو حقیقی معنوں میں اخلاص کی ثقت سے مالا مال فرمائے۔

بنا دے مجھ کو الہی! خلوص کا پیکر

قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یا رب! (وسائل بخشش (مرغم) ص ۷۸)

أَمِينِ بِجَاكِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بِذِكْرَةِ أَمِيرٍ مُّعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے ایمان افروز حکایت سنی، سبحان اللہ! عاشقِ نماز، کاتبِ وحی،

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی نماز سے کیا خوب والہانہ عشق تھا! مرحبا! حضرت سیدنا امیر



(طبرانی)

فُرْقَانُ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر وہ مرتبہ نازل ہوا کہ پاک بڑھے اللہ پاک اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! آپ خود صحابی، والدِ محترم بھی صحابی، امی جان صحابیہ اور پیاری بہن سیدتنا امّ حبیبہ نہ صرف صحابیہ بلکہ فضلِ خدا سے ”اُمّ المؤمنین“ کے شرف سے بھی مُشَرَّف۔ (رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔)

لیتا ہوں اس لئے تو میں نامِ معاویہ

میں ہوں غلامِ ابنِ غلامِ معاویہ

رسولِ کریم، رءُوفِ رَحِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”أَنْبِيَاءُ كَرَامٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) كَاذِبٌ كَرْنَا عِبَادَاتِ

ہے اور صالحین (یعنی نیک لوگوں) کا ذکر (گناہوں کا) کفارہ (یعنی گناہ دھونے والا) ہے۔“ (جامع صغیر ص ۲۶۴ حدیث ۴۳۱) حضرت

سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِيلُ الرَّحْمَةِ۔ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت

رحمت نازل ہوتی ہے۔ (جلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۳۳۰ رقم ۱۰۷۰۰) تو آئیے! رحمت کے نزول اور گناہوں سے معافی کے حصول کی

امید پر اللہ پاک کے بندہ مقبول حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں:

پہر صحابی نبی! چیتنی چیتنی

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے اور حکمِ قرآنی ہر صحابی چیتنی ہے۔ اللہ پاک پارہ 27

سُورَةُ الْحَدِيدِ آیت 10 میں فرماتا ہے:

تَرْجَمَةٌ كَثُرَ الْإِيمَانُ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح

مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبے میں ان سے بڑے

ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب

سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں

کی خبر ہے۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

الْفَتْحِ وَقَتَلَ أَوْلِيَاءَ عَظَمَ دَرَجَةً

مَنْ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَتَلُوا

وَكَلَّا وَعَدَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۰﴾



(ان بنی)

فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اس آیتِ مقدّسہ میں صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کی دو اقسام بیان کی گئیں اور ان سب کے لئے ”حُسْنٰی“ یعنی جَنَّتْ کا وعدہ کیا گیا۔ **وَكَلَّا وَعَدَدَ اللهُ الْحُسْنٰی** (ترجمہ كَنْزُ الْاِيْمَان: اور ان سب سے اللہ جَنَّتْ کا وعدہ فرما چکا) کے تحت شیخ احمد صاوی مالکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: معنی یہ ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ جو فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خُدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکہ کے بعد ایمان لا کر راہِ خُدا میں خرچ کیا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسْنٰی یعنی جَنَّتْ کا وعدہ فرمایا ہے۔

(تفسیر صاوی ج 6 ص 2104)

مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس بابرکت آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ) کے ذرے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جَنَّتِ ہونا بالکل یقینی ہے کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔ تمام صحابہ عادل و متقی ہیں کیونکہ سب سے رب کریم نے جَنَّتْ کا وعدہ فرمایا، جَنَّتْ کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا۔ جو تاریخی واقعہ ان میں سے کسی (صحابی) کا فِشَق ثابت کرے وہ (واقعہ ہی) جھوٹا ہے، قرآن سچا ہے۔ (اور یا پھر اللہ پاک نے انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمادی اور وہ گناہ پر جسے نہ رہے) (نور العرفان، آیت مذکورہ کے تحت)

ہر صحابی نبی! جَنَّتِ جَنَّتِ
سب صحابیات بھی! جَنَّتِ جَنَّتِ

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایک صحیح حدیث سے سنیڈنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور جَنَّتِ ہونا بیان فرمایا ہے۔ عربی عبارت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے: ترجمہ: اللہ پاک کی توفیق سے میں کہتا ہوں: اللہ پاک نے اپنے احسان و کرم سے مجھے ایسی حدیث صحیح پر مطلع فرمایا جو (بطور خاص) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جَنَّتِ ہونے کی گواہی دیتی ہے:

حدیث: امام بخاری، عمیر بن اَسْوَدُ عَنَسِي سے اور وہ حضرت سنیڈنا امّ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ



(مجمع الروايات)

فَرَمَانِ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُور و پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری اُمّت کا سب سے پہلا شکر جو سنہ شد میں غزوہ کرے گا، انہوں نے واجب کر لی (یعنی جنت)۔“ اُمّ حَرامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے عَرَضُ كِي: يَا رَسُولَ اللهِ! میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ”تم ان میں سے ہو۔“ (بخاری ج ۲ ص ۲۸۸ حدیث ۲۹۲۴) اور یہ بات (اہل علم کو) معلوم ہے کہ یہ غزوہ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے زمانہ خلافت میں حضرت معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی امارت (یعنی سرداری) میں ہوا تھا۔ لہذا ثابت ہوا آپ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنت واجب ہوئی اور آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تو ان کے امیر (یعنی سردار) تھے۔

(تعلیقات الامام اهل السنة على العلال المتناهية ص ۵ مخطوط)

صحابی ابن صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُما روایت فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک دن ارشاد فرمایا: ”ابھی تمہارے درمیان ایک شخص آئے گا، وہ مجھتی ہے۔“ تو معاویہ (رضی اللہ عنہ) داخل ہوئے۔ مکے مدینے والے مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: يَا مُعَاوِيَةُ، أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔ یعنی ”اے معاویہ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دو انگلیاں بلا کر فرمایا: وَأَنْتَ تَزَارِحُنِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ۔ یعنی ”تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔“ (ابن عساکر ج ۵ ص ۹۹ و الفردوس ج ۵ ص ۳۹۳ حدیث ۸۵۳۰، ۸۸۳۰ ملخصاً)

حضرت سیدنا عوف بن مالک اَشْجَعِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں ایک جگہ سو رہا تھا، اچانک گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری جانب بڑھا چلا آ رہا ہے! میں نے ہتھیار اٹھانے کا ارادہ کیا تو شیر بول اٹھا: رُک جائیے! میں تو آپ کو ایک پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا: تجھے کس نے بھیجا ہے؟ شیر نے کہا: اللہ پاک نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ (حضرت سیدنا) مُعَاوِيَةُ (رضی اللہ عنہ) جنتی ہیں۔ میں نے پوچھا: کون مُعَاوِيَةُ؟ تو شیر نے کہا: ”حضرت مُعَاوِيَةُ



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْ پَاسِ مِيرَاؤِ كَرَبُواوَأَسْ نَعْمُ جِجْهِ پَرُوْدُو شَرِيفِ نَهْ پَرِ حَا أَسْ نَعْمُ جِجْهُ كِي۔

بن ابی سُفیان (رضی اللہ عنہما)۔“

(معجم کبیر ج ۱۹ ص ۳۰۷ رقم ۶۸۶، معجم الصحابة ج ۵ ص ۳۶۷ رقم ۲۱۹۱) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۸۶)

بَاسَلْ بے ریا حضرت مُعَاوِيَةَ
جَبَّتِي بے شُبہ حضرت مُعَاوِيَةَ

مُصْطَفَى جَان رَحْمَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِيك دِن اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ سَيِّدَتِنَا اُمِّ حَبِيْبَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْ مِيهَا تَشْرِيفِ لَائِي تُوْ اَبَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُو
اِسْنِي بَهَائِي حَضْرَتِ سَيِّدِنَا امير مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كُو چومتے ہوئے ديكھا۔ ارشاد فرمایا:

كِيَا تَمُّ مُعَاوِيَةَ سَعِ مَحَبَّتِ كَرْتِي هُو؟ عَرَضُ كِي: يِه مِيرِي بَهَائِي هِي، اِن سَعِ مَحَبَّتِ كِيُون نَهْ هُوگِي؟ اَبَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمُ
اِرشاد فرمایا: فَانَّ اللهُ وَرَسُولُهُ يُحِبُّانِيَه۔ يَعْنِي اللهُ وَرَسُولُهُ يَحِبُّانِيَه سَعِ مَحَبَّتِ كَرْتِي هِي۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۹۰۵ حديث ۱۰۹۲۳)

رَمَايَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمُ بَارِگَاهِ الْاَلِيِّ فِيْ عَرَضِ كِي:
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا وَاهْدِيْهِ۔ يَعْنِي ”اے اللہ پاک! انھیں
(يعني حضرت امير معاوية رضي الله عنه) كُو هَادِي (يعني هاديته دينة والا) مَهْدِي (يعني هاديته يافته) بِنَادِي اور اِن كَيْ دَرِيْعِي سَعِ

(ترمذی ج ۵ ص ۴۰۵ حديث ۲۸۶۸)

لوگوں کو ہدایت دے۔“

نکل ہے ان کی نڈھ زبانِ حضور سے
بے کس قدر بلند مقامِ معاویہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضي الله عنه سے ایک بار کسی نے سخت کلامی کی، یہ دیکھ کر کسی
نے عرض کیا: ”اگر آپ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں۔“ فرمایا: مجھے

اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حلم و بڑوباری (یعنی

جنت کلامی
سخت کلامی
حکایت



(فتح الباری)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوِّعْهُ بِرُوزِ جَمُودٍ وَوَشْرِيفٍ بِرُحْمَةٍ كَأَنَّ قِيَامَتَ كَدِّهِ كَدَّ كَأَنَّ قِيَامَتَ كَدِّهِ كَدَّ

نَزَمِي وَوَقْتُتِ بَرَدَاثَتِ (کم ہو جائے۔)

(حلم معاوية لابن ابى الدنيا ص ۲۲ رقم ۱۴)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ پاک کے پیارے رسول

بِسْمِ مِثَالِ كَفْرُنِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کرتا مبارک، ایک تہ بند شریف، ایک چادر پاک، ناخن

شریف اور چند مومے مبارک (یعنی بال شریف) تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ ان مقدّس کپڑوں میں مجھے لکھن دیا جائے اور ناخن شریف و مومے مبارک میرے منہ اور ناک پر رکھ دیے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دیے جائیں اور پھر مجھے اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ کے سپرد کر دیا جائے۔

(ابن عساکر ج ۵۹ ص ۲۲۹)

وفات شریف: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات بروز جمعرات، 22 رجب المرجب، 60 ہجری میں

”ملکِ شام“ کے مشہور شہر دمشق میں ہوئی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۵۹ ص ۲۴۱) اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 78 سال تھی۔

مزار شریف: دمشق میں بابُ الصَّغِيرِ کے پاس ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵۸)

ہاتھوں میں ان کے ہاتھ نہ دیتے کبھی حسن

اک بھی نہ ٹھیک ہوتا جو کام معاویہ

سیدنا امیر معاویہ کے بارے میں بعض صحابی اور بزرگوں کے تاثرات

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار ارشاد

فرمایا: ”(حضرت امیر) معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے

زیادہ علیم و زیاد بار (یعنی نڈی و برداشت کرنے والے) تھے۔“

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

(السنة ج ۱ ص ۴۴۲ رقم ۶۸۱) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۸۸)



فَرَمَانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کروے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یس)

کی بدگوئی کرتا (یعنی بُرا بھلا کہتا) ہے اور بعض اوقات مجھے اُس (ماموں) کے ساتھ کھانا پڑتا ہے، کیا کروں؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فوراً ارشاد فرمایا: ”اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔“

(السنة ج ۱ ص ۴۸ رقم ۶۹۳) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۹۵)

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے

ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا امام

حُوسین رضی اللہ عنہ سے ایسی محبت تھی کہ آپ کو قیمتی نذرانے پیش

کرنے کے باوجود ان سے معذرت چاہتے ہوئے فرمایا کرتے: ”فی الحال میں آپ رضی اللہ عنہ کی صحیح خدمت نہیں

(کشف المحجوب ص ۷۷ ماخوذاً) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۹۳)

کر سکا، آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔“

نذرانہ ان کا لیتے تھے حسین شوق سے

دیتے تھے واپسی پہ سلامِ معاویہ

گروڑوں نقشبندیوں کے عظیم پیشوا، حضرت امام مجتہد الف ثانی

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا فرمانِ عالی ہے: حضرت سیدنا امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ حُقُوقُ اللهِ (یعنی اللہ پاک کے حق) اور حُقُوقُ الْعِبَادِ

(یعنی بندوں کے حق) ادا کرنے میں خلیفہِ عادل ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی مکتوب دوسد و پنجاہ و یکم ج ۱ ص ۵۸) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۹۱)

شاریحِ مُسَلِّم، حضرت سیدنا امام شرف الدین نووی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار عادل

(یعنی انصاف کرنے والے)، صاحبِ فضیلت اور ممتاز صفات

(شرح مسلم للنووی ج ۸ جزء ۱۰ ص ۱۴۹) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۹۱)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
داتا حضور علیہ کی نظر بدین

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
مجتہد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی نظر بدین

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
امام نووی رضی اللہ عنہ کی نظر بدین

کے حامل (یعنی نمایاں خوبیوں والے) صحابہ میں ہوتا ہے۔



(مستاد)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔

حضرت سیدنا ابراہیم بن میسرہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اپنے دور حکومت میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
ابراہیم بن میسرہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی نظر میں

بُرا بھلا کہنے والے کے علاوہ کسی اور کو بھی کوڑے لگائے ہوں۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ج ۲ ص ۱۰۸۴ رقم ۲۳۸۰) (فیضان امیر معاویہ ص ۱۹۰)

شارحِ شفا شریف حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے (یعنی بُرا بھلا کہے) وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
شہاب الدین خفاجی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی نظر میں

(نسیم الرياض ج ۴ ص ۵۲۵)

اعلیٰ حضرت امام رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بِاجْمَلِهِمْ اہل حق کے نزدیک حضرت امام بخاری کو حضور پر نور امام اعظم سے وہی نسبت ہے جو حضرت امیر معاویہ کو حضور پر نور

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
امام اہلسنت سے

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے ہے کہ ان میں فرق مراتب بے شمار اور حق بَدِشْتِ حیدر کرار، مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن اُن پر بھی کارِ فُجَّار۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۰۱) خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ فَضِيلَتِ رکھتے ہیں، مگر حضرت معاویہ بھی ہمارے سردار ہیں، لہذا ان کو بُرا بھلا کہنا بے حیا فاسق لوگوں کا کام ہے۔

یہ ہے رَضا کا فیض کہ راشد کے ہاتھ میں

حَبِّ عَلِيٍّ كِي هِيَ تَوِجَامِ مُعَاوِيَةَ



قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

چڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ مدنی بہار: صوبہ خیبر پختون خواہ کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان کے مُقیم اسلامی بھائی نے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ علمِ دین سے دُوری میں گزار دیا۔ ایک دن قریبی گاؤں سے ایک مُبلغِ دعوتِ اسلامی ان کے گاؤں میں تشریف لائے اور بعدِ مغرب انہوں نے سنتوں بھرا بیان کیا۔ بیان کے آخر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ انہوں نے اس وقت تو نیت کر لی مگر اجتماع میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ دعوتِ اسلامی کا مدنی مرکز ان کے گاؤں سے کافی دُور تھا اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا جانے والا بھی نہ تھا۔ اگلے ہفتے وہی مُبلغ پھر تشریف لائے اور مغرب کی نماز پڑھ کر سنتوں بھرا بیان کیا۔ ایک ماہ یونہی گزر گیا لیکن یہ اجتماع میں شرکت نہ کر سکے۔ اب کی بار وہی مُبلغ دعوتِ اسلامی مدنی قافلے کے ہمراہ ان کے گاؤں میں تشریف لائے اور انفرادی کوشش کے ذریعے ان سمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیار کر لیا۔ اس مرتبہ انہوں نے اپنی نیت پر عمل کیا اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچے۔ سنتوں بھرے بیان کے بعد ذکر و دعا ہوئی دورانِ دُعا رقتِ انگیز منظر دیکھنے کو ملا کہ اجتماع کے شرکا رور و کر دُعا مانگ رہے تھے۔ ”صُحبتِ اُثر رکھتی ہے“ کے مہدق اس رقتِ انگیز منظر کو دیکھ کر ان کو بھی رونا آ گیا۔ اجتماع کی برکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں کہ ایک عاشقِ رسول کے ترغیب دلانے پر انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ کوئی ساتھ دینے والا نہیں ملا تو اگلے ہفتہ وار اجتماع میں اکیلے ہی پہنچ گئے اور اگلی صُبح مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی برکت سے ان کی نماز، دُعا اور عُشش میں پائی جانے والی بے گھٹیاں دُور ہوئیں اور انہوں نے کچھ دُعا سیں بھی سیکھ لیں۔ مزید یہ کہ مدنی قافلے کی برکت سے گُناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو مدنی رنگ میں رنگ لیا۔ جب یہ مدنی قافلے سے گھر پلٹے تو ان کے سر پر عمائم کا تاج جگمگا رہا تھا۔ گاؤں کے لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران تھے کہ اتنی جلدی ان میں یہ تبدیلی کیسے آگئی! انہوں نے ہمت کر کے مسجد میں ”فیضانِ سنت“ کا درس بھی شروع کر دیا۔



(معراج)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ڈو و پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

دَرسِ فیضانِ سنّت کی برکت سے تین اور اسلامی بھائیوں نے بھی اپنے سر پر سبز سبز عمامہ کا تاج سجایا اور ان کے گاون میں بھی مدنی کاموں کا سلسلہ چل پڑا۔

چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو

پاؤ گے عفتتیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مرقم) ص ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جَاگتے رہنے کے عجیب نسخے

تابعی بزرگ حضرت سیدنا صفوان بن سلیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پنڈلیاں (Calves) نماز میں زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی عبادت کی کثرت کا عالم یہ تھا کہ اگر آپ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قیامت ہے (اس لئے عبادت مزید بڑھا دیجئے) تب بھی کچھ بڑھانہ سکتے (کیوں کہ آپ کے پاس عبادت بڑھانے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو مکان کی چھت پر نماز پڑھتے تاکہ سردی جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے کے اندر نماز پڑھتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ آپ کا انتقال باکمال بھی سجدے کی حالت ہی میں ہوا۔ آپ دُعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ پاک! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرماتا۔“ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۷) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۷۲)

اِسْتِیْنَانِی بِنِیْزِی عَیْطِیْ كَرِیْمِی نَبِیْذِی كَا مَلَاِیْخِ

حضرت ابراہیم بن حاکم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا قول ہے: میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف



(از سناری)

قرآنِ فصیحاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے جسے سن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔

(مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۸۴)

﴿۴۰﴾ يَا اللَّهُ! مِيرِي رَاتِ نِينْدَا اُڑا دے!

تابعی بزرگ حضرت وہب بن مُنْبِتہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے رب سے دُعا مانگی: ”یا اللہ! میری رات کی نیند اُڑا دے۔“

اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں چالیس (40) برس تک نیند نہ آئی، اس طرح تمام راتیں انہوں نے

(مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۸۴)

عبادت میں بسر کیں۔

عطا کر دے عبادت کا مجھے جذبہ خُداے پاک!

نہ ہوشستی نہ غفلت کا کبھی غلبہ خُداے پاک!

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سُبْحَانَ اللهِ! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کا عبادت کا کیا خوب ذوق تھا!

عبادت میں رُکاوٹ بننے والی نیند کو بھگانے کی خاطر کیسے عجیب و غریب

انداز اختیار کئے جاتے تھے یقیناً ان کی اور ہماری نمازوں میں بڑا فرق ہے۔ بعض صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا قول ہے:

انسان نماز میں جس قدر سُکون و اطمینان اور لُذّت و سُرور حاصل کرتا ہے، اسی قدر قیامت کے دن وہ پُر سُکون ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۱۴۳) یا اللہ! حقیقی نمازیوں کا صدقہ! ہمیں اپنی پسند کا نماز بنا لے!

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

الہی! نمازوں کا جذبہ عطا کر

نمازوں کے شیدائیوں کا بھلا کر



(ابن عساکر)

فَرَمَانَ قُصْطَفَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے ڈرہ و پاک پر جو ہے شک تھا راجھ پر ڈرہ و پاک پر دھن تھا رہے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۱۱ نماز میں انشکال

تابعی بزرگ حضرت سیدنا زرارہ بن ابی اؤفی زحمة اللہ علیہ نہایت ہی عابد و زاہد اور خوفِ الہی میں ڈوبے ہوئے

عالم بائٹل تھے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت و عید و عذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ برآمد مگر کبھی کبھی خوفِ خدا

سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے (پارہ 29 سُورَةُ الْمَدَّثْرِ آیت 8 اور 9)

فَاذْكُرْ فِي التَّائُوْمِرِ ۝۱۰ قَدْ لِكَ يَوْمَئِذٍ عَسِيْرٌ ۝۱۱ (ترجمہ کنز الایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرا

(یعنی سخت) دن ہے۔) تلاوت کی تو نماز کی حالت میں ہی آپ پر خوفِ الہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے

زمین پر تشریف لائے اور آپ کی رُوح پرواز کر گئی۔ (ترمذی ج ۱ ص ۴۴۴، اولیائے رجال الحدیث ص ۱۲۲ ملخصاً) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ

کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۱۱۲ نماز میں بھی نہ لیٹے!

تابعی بزرگ حضرت سیدنا سفیان زحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا صفوان بن سلیم زحمة اللہ علیہ نے

قسم اٹھالی کہ اللہ پاک سے ملنے (یعنی انتقال) تک اپنے پہلو زمین پر نہ رکھوں گا۔ (یعنی لیٹوں گا نہیں، نوافل وغیرہ میں وقت

گزاروں گا) پھر چالیس (40) سال سے زیادہ عرصہ اس قسم پر قائم رہے۔ جب آخری وقت آیا اور نزع (یعنی روح نکلنے)



فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِ كِتَابٍ فِيهِ مِثْرَةٌ وَبِأَكْثَرِهَا تَوَجُّبٌ بَعْدَ مَا نَامَ فِيهَا مِنْ رَسْمِ كَافِرٍ شَرَّ مَا كَيْلُهُ اسْتِغْفَارُ (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (مغربی)

کی تختیوں نے زور پکڑا اُس وقت بھی بجائے لیٹنے کے آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ بیٹی نے عرض کی: ابو جان! اگر آپ لیٹ جائیں تو؟ آپ نے فرمایا: اگر میں نے ایسا کر لیا تو اللہ پاک سے مانی ہوئی نذر اور اس سے اٹھائی ہوئی قسم پوری نہ کر سکوں گا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۶، ص ۱۶۶) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ أُنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي**

أَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿س﴾ رُوحِ نَبِيِّكَ فِي حَالِ تَجَمُّعِ جَمَاعَةٍ بِمَازٍ!

تابعی بزرگ حضرت سیدنا مصعب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے شہزادے حضرت سیدنا عامر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جاں کنی (یعنی روح نکلتے) کی تکالیف میں مبتلا تھے کہ مغرب کی آذان شروع ہوگئی، فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو (اور مجھے مسجد پہنچاؤ)، عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں۔ فرمایا: میں اللہ پاک کے بلاؤں کو سنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی آذان سن لینے کے بعد میں جماعت میں شرکت نہ کروں! یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا) چنانچہ لوگ ہاتھ تھام کر مسجد میں لے آئے اور آپ مغرب کی جماعت میں شامل ہو گئے، ابھی ایک رکعت ہی ادا کر پائے تھے کہ آپ کی رُوحِ قَفَسِ غَضْرِي سے پرواز کر گئی (یعنی وفات پا گئے)۔ **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ لَرَجُوعُونَ** (ترجمہ کنز الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا)۔ منقول ہے کہ بعض اوقات آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عشا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لیکر فجر تک دُعا کرتے رہتے! (سیر اعلام النبلاء، ج ۶، ص ۵۲) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ أُنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي** بے حساب مغفرت ہو۔ **أَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

نماز میں جسے موت آئے خوش نصیب ہے وہ

خدا، رسول سے، فر دوس سے قریب ہے وہ



(ابن بطوطہ)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُو و پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! واقعی حقیقی عاشقانِ نماز کی تو شان ہی

ناک کا خون کب سے بند ہوگا؟!

نرالی ہے! دُنیا سے جاتے جاتے بھی نماز اور وہ بھی باجماعت اور

وہ بھی مسجد میں! بس یہ انہیں کا حصہ تھا جو لے گئے۔ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے، اِنْ شَاءَ اللهُ حقیقی عاشقانِ نماز کا کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور حاصل ہوگا۔ آئیے! ایک ’مدنی بہار‘ سنئے ہیں! گو جرخانِ ضلع راولپنڈی کے ایک اسلامی بھائی کو دعوتِ اسلامی میں شامل ہونے سے پہلے نہ نماز آتی تھی اور نہ وضو کا طریقہ، وہ لوگوں کو دیکھ دیکھ کر نماز پڑھتے تھے۔ بہر حال وہ مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے لیکن اگر کبھی کوئی آذان دینے والا یا اقامت کہنے والا نہ ہوتا تو یہ گھبرا جاتے کہ کہیں کوئی مجھے آذان یا اقامت کے لئے نہ کہہ دے! لہذا ڈر کر ادھر ادھر ہو جاتے۔ پھر انہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مل گیا۔ گرمیوں کے موسم میں ان کی نکسیر پھوٹ جاتی اور ناک سے خون نکل آتا جس سے یہ پریشان تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے انہوں نے عمامہ شریف سجا یا اس کے بعد ان کی ناک سے کبھی خون نہیں نکلا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلوں میں بار بار سفر کرنے کی برکت سے انہیں وضو، غسل اور نماز کے کافی مسائل سیکھنے کا موقع ملا بلکہ انہوں نے دوسروں کو بھی سکھائے۔

شفا میں ملیں گی، بلائیں تلیں گی

(وسائل بخشش (مرثم) ص ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

آدھے بدن سے رُوح نکل جانے کا باوجود

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب شَعْرَانِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: سیدی محمد بن عثمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ شدید بیمار



(تذری)

فَرِحْنَا بِفِطْرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

کے نزدیک سب سے بڑی حسرت کونسی ہے؟ استاد نے جواب دیا: غفلت کی حسرت سب سے بڑی ہے۔ حکایت: ایک صالح (یعنی نیک) آدمی نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اے ابا جان! آپ کیسے ہیں اور کیا حال ہے؟ باپ نے جواب دیا: ہم نے زندگی غفلت میں گزاری اور غفلت ہی میں مر گئے۔

غفلت اور غیبت
دینی معاملات میں غفلت سے مراد وہ بھول ہے جو انسان پر عقل و احتیاط کی کمی کی وجہ سے طاری ہوتی ہے۔ (مفردات الفاظ القرآن ص ۶۰۹ ملخصاً) (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۱۷۹)

بہتر سے بہتر غفلت
بخاری شریف کی ایک حدیث پاک میں یہ بھی ہے: اللہ پاک کی قسم! مجھے تم پر فخر (یعنی غریت) کا خوف نہیں لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے گی جیسا کہ تم سے پہلی قوموں پر پھیلائی گئی تھی، پس تم بھی اس دنیا کی خاطر پہلے لوگوں کی طرح باہم (یعنی آپس میں)

مقابلہ کرو گے، اور یہ تمہیں غفلت میں ڈال دے گی جس طرح اس نے پچھلی قوموں کو غافل کر دیا۔ (بخاری ج ۴ ص ۲۲۵ حدیث ۶۴۲۰)

باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۱۸۰ تا ۱۸۱) (مکتبۃ المدینہ 266 صفحات کا رسالہ ”غفلت“ کا مطالعہ فرما لیجئے ان شاء اللہ بہت

فائدہ ہوگا)

مجھے غفلتوں سے بچا یا الہی

مجھے نیکیوں میں لگا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

۱۷۱ کس سے بھی نیکی کرے تبار میں تمہارے لیے ہے: اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا فَا رِدًا!

حضرت علامہ نجم الدین عَزَمِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو شخص ایک آدھ نیک عمل کرتا ہو اللہ پاک کی رحمت



قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شبِ جمعوں روزِ جمعہ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ دگواہ ہوں گا۔ (شب الایمان)

سے اُمید ہے کہ اسے اس نیک عمل کی وجہ سے کبھی نہ کبھی فائدہ ضرور ہوگا۔ (حسن التنبہ ج ۲ ص ۱۶۱)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! معلوم ہو کسی بھی نیکی کو کم تر نہ سمجھا جائے اور ہرگز کسی بے نمازی وغیرہ کو کسی مُشْتَبِح کام سے نہ روکا جائے۔ مثلاً یہ کہہ دینا کہ تم نماز تو پڑھتے نہیں، غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ایصالِ ثواب کی نیاز کرنے سے کیا فائدہ! بے شک نماز فرض ہے جو نہیں پڑھتا وہ سخت گناہگار ہے نماز پڑھنی ہی چاہئے لیکن جو نہیں پڑھتا اُس کو دوسری نیکیوں سے روکنا یہ بھی تو دُرسْت نہیں۔ ہو سکتا ہے بڑوں سے عقیدت کے سبب اور ان کی نیاز کی برکت سے اُسے نماز کی بھی توفیق مل جائے، چنانچہ فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”بعض اوقات انسان میں موجود ایک نیک عادت کی وجہ سے اللہ پاک اس کے تمام اثم (یعنی کاموں) کو اُچھا کر دیتا ہے۔“ (معجم اوسط ج ۱ ص ۵۴۴ حدیث ۲۰۰۶)

۴۸ روزه روزے نابینا ہو جانے والی خاتون

حضرت سیدنا ابراہیم خَواص رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس گئے۔ یہ بکثرت روزے رکھتی تھیں اور (خوفِ خدا سے) اتنا روتیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھتیں کہ بالآخر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ رہا، لہذا بیٹھ کر نماز پڑھتی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا پھر اللہ پاک کے عَفْو (یعنی معافی سے نوازنے) کا تذکرہ کیا تاکہ ان کا جوش جھنڈا کر سکیں۔ انہوں نے یہ بات سُن کر ایک چیخ ماری اور فرمایا: مجھے اپنے نفس کی پہچان حاصل ہو گئی ہے جس کے سبب میرا دل زخمی ہو گیا ہے، خدا کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ کاش! اللہ پاک نے مجھے پیدا ہی نہ کیا ہوتا اور میں کوئی قابلِ ذکر شے نہ ہوتی۔ یہ فرما کر دوبارہ نماز میں مشغول ہو گئیں۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۰۲) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۸۶، ۳۸۷)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي بَعِ حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اٰوِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(عبدالرزاق)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُخذ پیمانہ جتنا ہے۔

آہ! سٹپ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے

کاشکے! مری ماں نے ہی نہیں جتنا ہوتا (وسائلِ بخشش (مرغم) ص ۱۵۸)

(سٹپ ایماں یعنی ایمان چھین لیا جانا)

خوفِ خدا سے روز کی فضیلت
اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! بڑوگ خاتون خوفِ خدا سے رورور کرنا دینا ہو گئیں۔ یقیناً خوفِ خدا سے رونا بہت بڑی

سعادت ہے۔ فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”جس بندے پر درودِ خ کو حرام فرمادیتا ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۶۷ حدیث ۴۱۹۷)

داود (سندھ) کے مُصافاتی علاقے کے ایک شخص بُرے کردار کے مالک، بد اخلاق اور شرابی تھے۔ سندھی فلموں میں اداکاری بھی کرتے تھے۔ انہوں نے بُرے دوست

بنارکھے تھے اور کبھی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ مگر ان کے والدِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پر ہمیزگار اور نمازی بلکہ تَجْدِگزار تھے دیگر بھائی بھی نماز کے عادی تھے۔ ایک یہی بُری عادتوں کا شکار تھے۔ اگر ان کے والد صاحب

کبھی سمجھا بوجھا کر نماز کے لیے لے جاتے تو مسجد کے دروازے پر پہنچ کر ہاتھ چھڑا کر بھاگ جاتے۔ محلّے دار بھی ان سے تنگ تھے، کبھی رشتے داروں کے گھر جاتے تو ان کے انداز سے صاف محسوس ہو جاتا کہ انہیں ان کا اپنے گھر آنا پسند نہیں۔

۲۰۰۸ء میں مُحْرَم الحرام کے مہینے میں ان کے والد صاحب عشا کی نماز کے لئے انہیں ساتھ لے گئے۔ نماز کے بعد سبز عمامے والے دو اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کے چھوٹے بھائی اور والد صاحب کو تین دن

کے مدنی قافلے میں سَفَر کی دعوت دی تو چھوٹے بھائی نے اسلامی بھائیوں کو کہا کہ میرا یہ بھائی آپ کے ساتھ مدنی قافلے میں سَفَر کرے گا۔ انہوں نے بھی جان چھڑانے کے لئے ہاں کہہ دی مگر گھر آ کر بھائی کو کہنے لگے: آپ چلے جائیں، میں



(فردوس الاخبار)

فَرَمَانُ قُصْطَفَرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

﴿۴۹﴾ موت کی یاد میں بھڑکی رہنے والی خاتون

حضرت سیدتنا معاذہ عذوئی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا روزانہ صُحُح کے وقت فرماتیں: ”(شاید) یہ وہ دن ہو جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: ”(شاید) یہ وہ رات ہو جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر صُحُح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۰۱) (احیاء العلوم اردو) ج ۵ ص ۳۸۵) **اللَّهُ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ أَنْ**

کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

مستل موت نزدیک آرہی ہے، ہائے! بربادی

کرم مولیٰ! گناہوں کا غرض بڑھتا ہی جاتا ہے (وسائل بخشش (مرتم) ص ۴۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

سُبْحٰنَ اللّٰہ! موت کی اس قدر یاد!!! بے شک یا موت سعادت مندوں کا حصہ ہے: اللہ کریم پارہ 29 سُورَةُ الْمَالِكِ آیت 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

ترجمہ کنز الایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں (ایک قول) ہے: ”تم میں سے کون موت کو بکثرت یاد رکھتا ہے، اس کے لیے

خوب تیاری کرتا ہے اور شدید خوف رکھتا ہے۔“ (شعب الایمان ج ۷ ص ۴۰۸ حدیث ۱۰۷۸۸)



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْعًا أَوْ رَدَّ زَجْمًا مَجْهُدًا بِرُكُوتٍ مِنْ رُكُوتِهَا وَرَدَّ مَجْهُدًا بِرُكُوتِهَا كَمَا جَاءَتْ بِهِ.

حضرت سیدنا عبدُ العالیٰ قَیْمِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: دو چیزوں نے میرے لیے دُنیا کی لذت ختم کر دی ہے: (۱) موت کی یاد اور (۲) اللہ پاک کے

حُضُور کھڑے ہونے (کے خیال) نے۔ (حلیة الاولیاء ج ۵ ص ۱۰۲ حدیث ۱۶۸۵)

حضرت سیدنا عاون بن عبدُ اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو شخص موت کو صحیح

معنوں میں پہچان لیتا ہے وہ آنے والے کل کو اپنی زندگی میں شمار نہیں کرتا، کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے دن کا استقبال کیا (یعنی

دن پایا) مگر دن پورا نہ کر سکے اور کتنے ہی کل کی تیاری کرنے والے کل کو نہ پاسکے، اگر تم موت اور اس کی مسافت (یعنی فاصلے) پر

غور کرو تو ضرور لمبی اُمیدوں اور ان کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۲۲۳ حدیث ۵) (شرح الصدور (اردو) ص ۶۹)

نماز کی عاشقہ کی حکایت میں بھوک کا بھی تذکرہ ہے۔ بے شک اللہ کی رضا کیلئے کم کھانا عبادت و کارِ ثواب ہے۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے: ”جب

بندہ اپنے کھانے میں کمی کرتا ہے تو اُس کا جوف (یعنی باطن) نُور سے مَظُور کر دیا جاتا ہے۔“

(جامع صغیر ص ۳۵ حدیث ۴۶۹)

بھوک سہنے پیاس سہنے کی خُدا توفیق دے

گم تری یادوں میں رہنے کی سدا توفیق دے

۵۰ جہنم کی یاد نے نیند بڑا ڈی ہین

حضرت سیدنا طاووس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جب بستر پر لیٹتے تو اس طرح کر وٹیں بدلتے جیسے ہنڈیا میں دان اُچھلتا ہے!

پھر اُچھل کر کھڑے ہو جاتے اور بستر کو تہ کر کے رکھ دیتے اور صُحُح تک نماز میں مشغول رہتے پھر کہتے: ”دورخ کی یاد نے

عبادت گزاروں کی نیندیں اُڑادی ہیں۔“

(اتحاف السادة المتقين ج ۵ ص ۵۲۹)



(مسلم)

فَرَّانٌ فَصَّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اے اللہ پاک سے ڈرنے والو! ہائے! جہنم کا عذاب! اسے کون سہ سکے گا! کوئی نہیں، کوئی بھی نہیں، ہرگز کوئی نہیں سہ سکے

گا، اے اللہ! ہم کو جہنم سے بچالے۔ امین۔ روایت ہے کہ جہنم میں ستر (70) ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر (70) ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر (70) ہزار سورخ ہیں، ہر سورخ میں ایک سانپ ہے جو دو زخیوں کے چروں کو ڈستار پتا ہے۔

(کتاب صفة النار مع موسوعه ابن ابی دنیا ج ۶ ص ۴۰۹، حدیث ۴۵) (مکاشفة القلوب (اردو) ص ۳۸۵)

درو سُر ہو یا بخار آئے ٹرپ جاتا ہوں

میں پتھم کی سزا کیسے سہوں گا یارب! (وسائل بخشش (مرثم) ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَدْعَیْ رِثْمًا

اللہ اکبر! جو جس قدر نیک ہوتا ہے وہ اُسی قدر خوفِ خدا والا ہوتا ہے، اللہ پاک سے ڈرنے والے تابعی

بزرگ حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے ان کی بیٹی نے عرض کی: البوجان! کیا وجہ ہے کہ لوگ سو جاتے ہیں اور

آپ نہیں سوتے؟ تو ارشاد فرمایا: تمہارا باپ اُس عذاب سے ڈرتا ہے جو اچانک رات کو آجائے۔ (شعب الایمان ج ۱

ص ۵۴۳، حدیث ۹۸۴) اللہ رب العزت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت

ہو۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے

ہو مجھ ناتواں پر کرم یا الہی (وسائل بخشش (مرثم) ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ



(۲۶)

فَرَمَانَ قُصِّطَفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ تُفْشِي كِي نَاك خَاك آوَدُو جَسْ كِ پَاسِ مِيرَاؤْ كِرْ هُو اِرْوَه مَجْهُ پَرْدُو دِپَاك نِ پُرْهِي۔

۱۵۲) تشریح کے بعد پسماندہ نماز کے متعلق مشقّت اُٹھانی

حضرت سیدنا عمر و بن محمد بن ابی رزین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ثابت بنانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: ”میں نے 20 سال تک نماز کے معاملے میں مشقّت اُٹھائی (یعنی محنت کی) اور 20 سال تک خوشی سے نماز ادا کی۔“

(صفحة الصفوة ج ۲ رقم ۱۷۵، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۰)

اے عاشقانِ نماز! اس حکایت سے دُرس ملا کہ دل لگے نہ لگے نماز پڑھے جائیے! ڈُکرو دُرو د میں، نیکی کی دعوت کے مدنی کاموں میں، مدنی قافلوں کے اندر سفر کرنے میں، ”مدنی انعامات“ پر عمل کرنے، روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے ”مدنی انعامات“ نامی رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروانے میں، سُنّتوں بھرے اجتماع کی حاضری میں اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں عذہ آئے یا نہ آئے یہ سب کام رکھنے اِنْ شَاءَ اللهُ کبھی نہ کبھی دل لگ ہی جائے گا۔

۱۵۳) فالح حج کے باوجود جماعت نماز

تابعی بزرگ حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو جب فالح ہو گیا تو دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں باجماعت نماز کے لیے تشریف لاتے، جب عرض کی جاتی: ”حضور! آپ معذور ہیں۔“ ارشاد فرماتے: لیکن میں مُؤدِّن سے حَيَّ عَلَي الصَّلَاة (یعنی نماز کی طرف آؤ!)، حَيَّ عَلَي الْفَلَاح (یعنی بھلائی کی طرف آؤ!) سُنّتا ہوں اور جو اذان سُنے اُسے چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے لیے مسجد میں حاضر ہو، چاہے گھسٹے ہوئے جانا پڑے! (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۳۳ رقم ۱۷۰۷ ملخصاً) یہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا جذبہ نماز باجماعت و بلند درجہ تقوی تھا، اَلْبَسْتُ مَسْئَلَهْ یَہِیْ ہ ہے کہ ایسا عریض جس کو جماعت کے لئے



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا کہ اے اللہ! پاک بڑھے اللہ پاک اس پر سورهتیں نازل فرماتا ہے۔

جانے میں سخت مشقت کا سامنا ہو اس کو مسجد کی حاضری مُعاف ہے۔

۵۴ نماز کے ذریعے حاجت والی

ایک شخص کو قاضی سے کوئی حاجت پیش آئی تو اس نے حضرت سیدنا ثابتؓ بنیانی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے مدد چاہی۔ چنانچہ، آپ اس کے ساتھ چل دیئے، جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے نماز ادا کرتے حتیٰ کہ قاضی کے پاس پہنچ گئے، اس وقت مجلسِ بَرَخاست ہو چکی تھی، آپ نے قاضی صاحب سے اس شخص کی حاجت کے مُتعلّق بات کی تو اس کی حاجت پوری کر دی گئی، پھر آپ نے اس شخص کی طرف مُتوجّہ ہو کر فرمایا: دورانِ سفر جو کچھ آپ نے دیکھا وہ آپ پر گراں (یعنی بوجھ) گزرا ہوگا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے جب بھی نماز پڑھی اللہ پاک سے آپ کی حاجت ضرور طلب کی۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۲)

۵۵ عیادت کیلئے جائز تو مریض کے گھر پہنچنے پر ہمارے نماز پڑھتے

حضرت سیدنا ابن شوّاب رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم حضرت سیدنا ثابتؓ بنیانی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے ہمراہ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض کے گھر جا کر آپ پہلے مسجدِ بیت (یعنی نماز کے لئے گھر میں مخصوص کردہ جگہ) میں نماز ادا کرتے پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۱)

اے عاشقانِ نماز! اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے پاکیزہ دور کے مسلمانوں کے گھروں میں ”مسجدِ بیت“ ہوا کرتی تھی۔ افسوس! اب گھروں میں بیڈروم، ڈرائنگ روم، ڈریسنگ روم، اسٹڈی روم، فٹنس روم، T.V. لاؤنج اور نہ جانے کیا کیا بنایا

مسجدِ بیت
بنیائے



(۱۰۱)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لَهُ : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جار ہا ہے! اگر نہیں بناتے تو مسجدِ بیت نہیں بناتے۔ ”بہارِ شریعت“ میں مسجدِ بیت کی ترغیب دلاتے ہوئے لکھا ہے: عورت کے لیے یہ مُسْتَحَب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مُقَرَّر کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چھوڑا وغیرہ کی طرح بلند کر لے۔ بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ ٹوائل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مُقَرَّر کر لے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا اَفْضَل ہے۔ (در مختار ورد المحتار ج ۳ ص ۴۹۴، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۱) یاد رہے! مسجدِ بیت کیلئے مائل کمرہ (Room) مخصوص کر لینا ضروری نہیں، کسی کمرے میں تھوڑی سی جگہ بھی اگر Fix کر لی تو کافی ہے۔ اس کی آگ سے تعمیر وغیرہ بھی ضروری نہیں۔

۵۱۔ بہارِ مسجدِ بیتِ نماز

حضرت سیدنا ابن شوذب رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں کہ جب کبھی میں حضرت سیدنا ثابت بنانی رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کے ہمراہ کہیں جاتا تو جس مسجد کے قریب سے بھی گزر رہوتا وہ اس میں نماز ضرور ادا فرماتے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۱)

۵۷۔ صحابی کی شفقت

تابعی بُرُرگ حضرت سیدنا حمید الطویل رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کے لئے جاتے تو حضرت سیدنا ثابت بنانی رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ بھی ہمراہ ہوتے، جب بھی کسی مسجد کے قریب سے گزر رہتا تو آپ اس میں نماز ضرور ادا فرماتے۔ جب ہم حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ دریافت فرماتے: ”ثابت کہاں ہیں؟ بے شک وہ (عبادت میں) خوب کوشش کرتے ہیں اس لئے میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۱۷ حدیث ۱۰۷، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۱)



(مجمع الروايات)

فَرَمَانَ مُصَلِّيًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي مَجْهُرٌ يَرْتَجُ وَشَامِئٌ دَسِيسٌ بَارِئٌ وَوِطْأٌ كَإِسْمَاءِ قِيَامَتِ كَإِسْمَاءِ قِيَامَتِ طَلْقِي۔

تذکرہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی آپ نے جو حکایت سنی اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی، سفر و حضر کے رفیق اور آپ کے خادمِ خاص حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر تھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سارے ہی شان والے ہیں، حضرت عبدالرحیم بن زید رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں: میں چالیس ایسے تابعین عظام کو ملا جو سب ہمیں صحابہ کرام سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو میرے تمام صحابہ سے محبت کرے، ان کی مدد کرے اور ان کے لئے استغفار کرے تو اللہ پاک اُسے قیامت کے دن جنت میں میرے صحابہ کی معیت (یعنی ساتھ) نصیب فرمائے گا۔“ (الجامع لاختلاق الراوی للخطیب ص ۳۰۹ حدیث ۱۳۶۸) یوں تو سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ پاک کے آخری نبی جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزاری کے لیے تین تین دھن (یعنی ہر طرح) سے حاضر رہتے مگر چند خوش نصیب صحابہ کرام ایسے ہیں جن کا شمار سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی خادموں میں ہوتا ہے، اس مقدس فہرست میں ایک نام حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ آئیے ان کا ذکر خیر کر کے اللہ پاک کی رحمتیں سمیٹتے ہیں۔

پہرچائی نبی! چھٹی چھٹی

آپ کا نام انس ہے۔ آپ قبیلہ انصار میں خزرج کی ایک شاخ بنی نجار سے ہیں ان کی والدہ کا نام ام سلمہ بنتِ ملحان ہے۔ ان کی کنیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جحزہ رکھی اور ان کا مشہور لقب خادمِ النبی ہے اور اس لقب پر آپ رضی اللہ عنہ کو بے حد فخر تھا۔ دس برس کی عمر میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور 10 سال تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کرتے رہے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ص ۵، اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۹۲، ۱۹۳)



(مہاراجن)

فَرِحْنَا بِفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا شریف نہ بڑھا اس نے جفا کی۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کے لئے خاص طور پر دُعا کی:
اللَّهُمَّ اكْبِرْ مَالَهُ وَقَوْلَهُ وَادْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔ یعنی ”یا اللہ پاک! اس

دُعَا کی بَرَکَت سے) میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سے زائد ہے۔

کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما۔“ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ان تین دُعاؤں میں سے دو دُعاؤں کی مقبولیت کا جلوہ تو میں نے دیکھ لیا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ میں تیسری دُعا کا جلوہ بھی ضرور دیکھوں گا، یعنی جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خُدا کی قسم! (اس دُعا کی بَرَکَت سے) میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سے زائد ہے۔

(مسلم ص ۱۰۳۰ حدیث ۶۳۷۶)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد کپڑے تبدیل کرتے اور عشتا تک نوافل ادا کرتے رہتے۔ (ابن عساکر ج ۹ ص ۳۶۳ ملخصاً) جب ختم قرآن کی

نماز اور تلاوت قرآن مجتہد

سعادت حاصل کرتے تو اپنے بال بچوں کو جمع کر لیتے اور ان سب کے لئے دُعا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی گفتگو انتہائی کم الفاظ پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کو تعلیم دینے

وفات شریف

کے لیے آپ مدینہ منورہ سے بصرہ چلے گئے۔ سن 91ھ (یا 93ھ) میں آپ کا انتقال ہوا۔ بوٹھ وفات آپ کی عمر شریف 103 برس تھی۔ بصرہ میں وفات پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں آپ کا انتقال ہوا اور یہیں مزار اقدس بنا۔

(الاكمل فی اسماء الرجال ص ۵)

سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے تبرکات میں سے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس لاٹھی مبارک تھی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ اس کو بوٹھ

مکہ مدینہ تیر بک توی

مدینہ

۱: سیرت مصطفیٰ ص ۷۰۳ ملخصاً، مسند عبد بن حید ص ۳۷۵ حدیث ۱۲۵۵



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصَلِّفًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے مرضِ وفات کے دوران ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد فرما رہے تھے، جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو فرما: ”اے بھائیو! گزشتہ رات میں اس طرح نماز نہیں پڑھ سکا جس طرح پہلے پڑھا کرتا تھا، جس طرح روزے رکھتا تھا اس طرح روزے بھی نہیں رکھ سکتا اور جس طرح اپنے ہم نشینوں (یعنی ساتھیوں) کے ساتھ ذِکْرُ اللَّهِ کرتا تھا اب اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔“ پھر بارگاہِ الہی میں عرض کی: ”اے اللہ پاک! اگر تو نے مجھے ان تینوں چیزوں (نماز، روزہ اور ذکر) سے روکنا ہی ہے تو پھر مجھے لمحہ بھر بھی دنیا میں نہ رہنے دے۔“ یا عرض کی: ”جس طرح میں نماز پڑھنے، روزے رکھنے اور تیرا ذکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر تو نے مجھے ان سے روکنا ہی ہے تو پھر لمحہ بھر بھی مجھے دنیا میں نہ رہنے دے۔“ چنانچہ، اسی وقت آپ کا انتقال ہو گیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۶۹۰)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِهِ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَهُ هَمَارِي بِي حَسَابِ مَغْفِرَتِهِ هُوَ۔

أَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۱۰ قبر بنی نزار پر تھے

حضرت سیدنا شیبان بن جسر رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حضرت سیدنا ہارث بن ابی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو میں نے اور حضرت حمید الطویل رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ یا کسی اور شخص نے گد میں اتارا، جب ہم اینٹیں دُرسٹ کر چکے تو اتفاقاً ایک اینٹ گر گئی، اچانک میں نے آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھ کر اپنے ساتھی سے پوچھا: کیا تم نے دیکھا؟ تو اس نے کہا: خاموش رہو! چنانچہ دُفن سے فراغت کے بعد ہم ان کی بیٹی کے پاس آئے اور پوچھا: تمہارے والدِ محترم کیا عمل کرتے تھے؟ اس نے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا؟ ہم نے سارا واقعہ بتایا تو اس نے کہا: میرے والد ماجد 50 سال مسلسل شبِ بیداری کرتے رہے، جب سحری کا وقت ہوتا تو یوں دُعا کرتے:



فَرَمَانَ فُصِّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یسٰ)

اے اللہ پاک! اگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو تہذیب میں نماز ادا کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرما۔ اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی ہے۔

(صفحة الصفوة ج ۲ جزء ۳ ص ۱۷۷، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۸۹)

اللہ! دیدے ایسی محبت نماز کی

چھڑوا سکے نہ موت بھی اُلفت نماز کی

۶۱ قبر شریف سے تلاوت کی آواز

حضرت سیدنا ابراہیم بن صمہ مہلبی بیان کرتے ہیں کہ ”جو لوگ سحری کے وقت حضرت سیدنا ثابت بنانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی قبر مبارک کے پاس سے گزرتے ہیں اُن لوگوں نے مجھے بتایا کہ جب بھی ہم ان کی قبر شریف کے قریب سے گزرے ہمیں تلاوت قرآن کریم کی آواز سنائی دی۔“ (کتاب التهجّد وقيام الليل مع موسوعة للامام ابن ابی الدنيا ج ۱ ص ۳۳۲)

رقم ۴۱۵، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۲) اللہ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اُنْ كِي صَدَقَةِ هُمَارِي بِي

اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حِسَابِ مَغْفِرَتِ هُو۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نشے کی عادت چھڑانے، بُرائیوں کی خصلتیں مٹانے، اور نیکی کی راہ اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم شتیک رہئے۔ مدنی بہار: شاہد رہ لاہور کے اسلامی بھائی پہلے پہل شراب نوشی، چرس کے نشے اور دیگر بُرائیوں میں مبتلا

تھے۔ بُرے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے یہ بھی احساس نہیں ہوتا تھا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے، بلکہ انہیں کوئی نماز کی دعوت دینا تو یہ کہہ کر ٹال دیتے: تم چلو میں آتا ہوں اور دل میں سوچتے کہ اس کو خود نماز پڑھنی ہے تو پڑھے مجھے جب توفیق ہوگی



(مستادم)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

تو میں پڑھ لوں گا۔ پھر ایک واقعے نے ان کی زندگی میں کڑواہٹ گھول دی اور وہ یہ کہ ان کے تایا زاد بھائی کو کسی نے زمین کے معمولی جھگڑے میں قتل کر دیا! اس واقعے کے بعد یہ گاؤں میں شفٹ ہو گئے۔ ان کے بڑے بھائی جو ان کے ساتھ ہی رہتے تھے، غوثِ پاک کے سلسلے میں مرید تھے وہ بھی انہیں نیکی کی دعوت دیتے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دلاتے تو یہ والدہ سے شکایت کرتے کہ بھائی میرے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہیں، جب مجھے نماز پڑھنی ہوگی پڑھ لوں گا۔ پھر رمضان شریف کا مہینا تشریف لایا تو ان کے بھائی نے انہیں عاشقانِ رسول کے ساتھ پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف کرنے کی دعوت دی تو یہ ان پر برس پڑے کہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں جو پیچھے بیوی بچوں کو خرچے کے لئے دے کر جاؤں، اسی دن ایک عزیز نے انہیں 10 ہزار روپے تحفے میں دیئے، اس غیبی مدد کے بعد ان کی گنجائش کہاں تھی! یہ جامع مسجد اقصیٰ شیرانوالہ گیٹ لاہور میں اعتکاف کے لئے پہنچ گئے۔ کچھ دن تو یہ نفسیاتی طور پر نئے ماحول میں پریشان رہے پھر ان کا دل لگنے لگا، مدنی مذاکرہ کی برکتیں ملنے لگیں، ایک دن یہ مدنی مذاکرے میں ہونے والی فکرِ آخرت کی گفتگو پر دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہے تھے کہ نگرانِ شوریٰ نے قبر سے متعلق تھوڑا سا بیان کیا جسے سُن کر کئی اسلامی بھائیوں کی طرح یہ بھی آشکارا ہو گئے۔ ایک دن مدنی مذاکرے میں صلہ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھے سلوک) کا یہ مدنی پھول بیان ہوا کہ اگر اپنے رشتے داروں، عزیز و اقربا کا قصور ہو گیا ہو تو ان کو معاف کر دینا چاہئے۔ یہ بات ان کے دل کو لگی۔ انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی، نماز روزے کی پابندی کی نیت کی اور جب اعتکاف کے بعد گھر پہنچے تو والدہ کی قدم بوسی کی، اپنے تایا زاد بھائی کے قاتلوں کے گھر جا کر معافی اور صلح وغیرہ کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور عمامہ شریف بھی سر پر باندھ لیا۔

تُو تَرْمِي كُو اِيْتَانَا جَهَّوْرِي مَثَانَا

رہے گا سدا خوشنما مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، فرغم، ص ۶۳۶)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ



(طبرانی)

فَرَمَانَ قُصَافَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى هُوَ مَجْهُدٌ يَرُدُّ رُؤُوسَهُمْ كَمَا رَدَّ رُؤُوسَهُمْ تَحْتَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَتْ أَسْفَلَ.

۱۲) ساری ساری نماز پڑھتے رہتے

حضرت سیدنا عبد العزیز بن رواد رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ رات کے آغاز (یعنی شروع) میں اپنے بستر کے پاس آتے اور اُس پر ہاتھ پھیر کر کہتے: ”بے شک تو نائم ہے مگر اللہ کی قسم! جنت میں تجھ سے زیادہ نرم بستر ملے گا۔“ پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۶۷) (احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۱۰۵۶-۱۰۵۷) اللہ رَبُّ الْعِزَّةِ حَىٰ اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو

اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اے عاشقانِ رسول! بے شک جنت اللہ رَبُّ الْعِزَّةِ کی بہت بڑی نعمت ہے، ہم سبھی کو اسے پانے کی تمنا کرنی اور اس کی طلب میں خوب عبادت کرنی اور نبی رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے جنت الفردوس میں داخلے کی امید خوب اُمید رکھنی چاہئے۔

يَا خُدَا مِيْرِي مَغْفِرَتِ فَرَمَا

بَاغِ فَرْدُوْسِ مَرْحَمَتِ فَرَمَا (وسائلِ بخشش (مرتم) ص ۷۵)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

۱۳) پاؤں مبارک ہر وقت سوجھ رہتے

حضرت سیدنا مشروق رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کی رُوْجِ مَحْرَمِ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِا فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا مشروق رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کے پاؤں مبارک نماز میں طویل قیام کرنے (یعنی بہت دیر تک کھڑے رہنے) کی وجہ سے ہر وقت سوجھ رہتے، اگر میں ان کے پیچھے بیٹھتی ہوں تو خدا کی قسم! ان پر رُحْمُ کھا کر رو پڑتی ہوں۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۳) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۶۴) اللہ رَبُّ الْعِزَّةِ حَىٰ اُنْ پَر

رَحْمَتِ هُو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



فَرمَانِ مُصَطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذکر اور نبی پر ڈر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (عقب الامان)

﴿۶۴﴾ بیارے آقا کے پاؤں میں تارکسوج لگے

اللہ والوں کی نمازوں کا جذبہ صد کر وڑ مہر جا! ہم معمولی سی بیماری میں فرض نمازوں سے جی چرانے لگیں اور ان حضرات کے نفلوں کی کثرت کے سبب پاؤں میں سوجن آجائے! خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رات کی نمازوں کی کیفیت اللہ! اللہ! مکتبۃ المدینہ کی 125 صفحات کی عظیم الشان کتاب ”شکر کے فضائل“ صفحہ 51 پر دیا ہوا مضمون ان الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ عرض ہے: حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مُصَطَفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (رات کی) نماز میں اتنا طویل قیام فرمایا کہ مبارک قدم سوج گئے۔ عرض کی گئی: آقا! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو نچھے نچھٹائے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

مَرَحَبًا! کیا خوب ہے! اللہ والوں کی نماز

ان کے صدقے ہم کو بھی دے یا خُدا سوز و گداز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿۶۵﴾ جہنم سے پناہ عطا فرمنا

حضرت سیدنا صلہ بن ایشیم رضی اللہ عنہ ساری رات نماز پڑھتے، جب صبح ہوتی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے: ”الہی! میں جنت کے قابل تو نہیں مگر تو اپنی رحمت سے مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔“ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۶۷)

(احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۱۰۵۷) اللہ رب العزت کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



(معراج)

فَإِنَّ مُصَافِرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ڈو و پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

روزِ جمعہ سے پناہ مانگنے کی فضیلت اے اللہ سے ڈرنے والے بندو! خدا کی قسم! ایک سیکنڈ کیلئے بھی کسی سے جہنم کا عذاب برداشت نہیں

ہو سکتا! ہمیں جہنم سے ہر دم پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔ اس سلسلے میں چند روایات پڑھئے اور جہنم سے خوب خوب پناہ مانگئے:

اللہ کریم کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتا ہے: **اللَّهُمَّ اجِرْهُ مِنَ النَّارِ**۔

یعنی اے اللہ پاک اسے جہنم سے پناہ عطا فرما۔ (الاحادیث المختارة ج ۴ ص ۳۹۰ حدیث ۱۵۰۹)

جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگنے کی فضیلت فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص اللہ پاک سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: ”اے اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرما۔“ اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتا ہے: ”اے

اللہ پاک اسے جہنم سے پناہ عطا فرما۔“ (ترمذی ج ۴ ص ۲۵۷ حدیث ۲۵۸۱)

جہنم سے سات مرتبہ پناہ مانگنے کی فضیلت فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: جو بندہ جہنم سے روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے، تو جہنم کہتا ہے: ”اے رب! تیرا بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تو اس کو پناہ دے دے۔“ (مسند ابی یعلیٰ ج ۵ ص ۳۷۹ حدیث ۶۱۶۴)

”شجرہ قادریہ رضویہ“ صفحہ 26 پر ہے: (فجرِ مغرب کی نماز کے بعد) **اللَّهُمَّ اجِرْني مِنَ النَّارِ سات سات بار پڑھئے۔**

فضیلت: پڑھنے والا اس دن یارات میں مرے تو اللہ پاک اسے جہنم سے محفوظ رکھے گا۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۴۱۵ حدیث ۵۰۷۹)

گناہ گار ہوں میں لائق جہنم ہوں

کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب (وسائلِ بخشش (مرثم) ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

۱: الیٰ مجھے جہنم سے بچا۔

۱۶ جواب کیوں نہیں دیتے؟

حضرت سیدنا جعفر بن محمد رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ رات کے وقت قیڑوں کے پاس آ کر کہا کرتے: اے قیڑو! جب میں

تمہیں پکارتا ہوں تو تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ پھر فرماتے: وَاللّٰہِ! (یعنی خُدا کی قسم) ان کے اور جواب کے درمیان رُکاوٹ ہے اور گویا میں بھی انہی جیسا ہوں۔ پھر فجر کا وقت شروع ہونے تک نماز پڑھتے رہتے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۵۹۰)

یادِ موت کے فائدے سُبْحٰنَ اللّٰہِ! خُدا کے نیک بندے موت کو کثرت سے یاد کرتے اور اپنے آپ کو فوت شدہ لوگوں میں شمار کیا کرتے۔ بے شک موت کو

بکثرت یاد کرنا انتہائی نفع بخش ہے۔ چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”شرح الصدور (اردو)“ صفحہ 67 پر ہے: ”بعض بزرگوں نے فرمایا: جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ تین باتوں کے ذریعے عزت پاتا ہے: ﴿۱﴾ توبہ کی جلد توفیق ﴿۲﴾ دل کی قناعت اور ﴿۳﴾ عبادت میں چستی۔ اور جس نے موت کو بھلا دیا وہ تین باتوں میں گرفتار کیا جائے گا: ﴿۱﴾ توبہ میں دیر ﴿۲﴾ ضرورت کے مطابق رزق پر راضی نہ ہونا اور ﴿۳﴾ عبادت میں سستی۔“

مُتَسَلِّسٌ مَوْتٌ تَزْدِیْکَ اَرَبِیٌّ ہِیْ، ہائے! بربادی

کرم! مولیٰ! گناہوں کا مرض بڑھتا ہی جاتا ہے (وسائل بخشش (مزم) ص ۴۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ نماز! اللہ پاک کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔ آہ! جہنم پر

سے ہر ایک کو گزرنا پڑے گا۔ چنانچہ پارہ 16 سُورَةُ مَرْیَمِ آیت 71 اور 72

میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

سَبِّ كَوْفُوْنٍ بِرَبِّهَا
مِنْ غَيْرِ زَنْبٍ يُّهْوٰكُمَا



۱۷۷ پُستون کہاں لگایا؟

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ربيع بن خثیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَلَامًا نقل ہوا تو آپ کے پڑوسی کی بچی نے اپنے والد سے پوچھا: ابو جان! ہمارے پڑوسی کے گھر میں جو سُتون تھا وہ کہاں گیا؟ انہوں نے فرمایا: وہ (کوئی سُتون نہیں بلکہ) ہمارا نیک پڑوسی تھا جو رات کے شروع سے آخر تک عبادت میں کھڑا رہتا تھا۔ بچی نے (اندھیرے کی وجہ سے) حضرت کو سُتون سمجھا کیونکہ وہ صرف رات کے وقت اپنے مکان کی چھت پر جاتی تھی اور (اپنے پڑوس کے مکان میں) حضرت کو (نماز میں) کھڑا پاتی۔ (رسالہ تفسیریہ ص ۴۱۶) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَىٰ أَنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ أُنْ كَعِ صَدَقَةِ هَمَارَى بَعِ**
حَسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔
أَمِينِ بِجَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدِ

۱۷۸ خوشی منانا اور ناخوشی؟

حضرت سیدنا حبیبہ عَدْوِيَّة رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ عشا کی نماز ادا فرمالتیں تو اپنی چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور اپنی چادر اٹھی طرح لپیٹ کر عرض کرتیں: **اللَّهُ پَاك!** تارے چھپ گئے اور (لوگوں کی) آنکھیں سو گئیں، دُنیا کے بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور ہر مُجِب (یعنی نجات کرنے والا) اپنے محبوب (یعنی پیارے) کے ساتھ خَلْوَت (یعنی تنہائی) میں چلا گیا جبکہ میں تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں۔ پھر آپ نماز میں مَشْغُول ہو جاتیں۔ جب فجر طُلُوع ہو جاتی تو عرض کرتیں: اے ربِّ کریم! رات گزر گئی اور دن روشن ہو گیا مگر میں نہیں جانتی تو نے میری یہ رات قبول فرمائی تاکہ میں خوشی مناؤں! یا اس رات کو اپنی بارگاہ سے رد کر دیتا کہ میں سوگ (یعنی غم) مناؤں! مجھے



قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار زور و پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے صاف کر لوں (یعنی ہاتھ لادوں) گا۔ (ابن سہول)

تیری عزت کی قسم! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا، میرا یہی معمول رہے گا، اگر تو نے مجھے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دیا پھر بھی میرے دل میں تیرے جُود و کرم کی اُمید باقی رہے گی۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۹) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۸۱) اللہ ربُّ

العِزَّتِ کِی اُن پر رَحْمَتِ ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مَغْفِرَتِ ہو۔

اَوِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تجھ سا سیاہ کار کون! اُن سا شَفِیع ہے کہاں!

پھر وہ تجھی کو بھول جائیں، دل یہ ترا گمان ہے (حدائقِ بخشش ص ۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

سُبْحٰنَ اللهُ! اللهُ کریم کی نیک بندی کی عبادت و عاجزی صد کروڑ
عاجزی کے فضاہل!

خود ایک عظیم عبادت ہے ﴿۱﴾ فرماں مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُّعُ۔ یعنی افضل عبادت تَوَاضُّع (یعنی

عاجزی) ہے۔ (شعب الایمان ج ۶ ص ۲۷۸ حدیث ۸۱۴۸، دین و دنیا کی انوکھی باتیں ج ۱ ص ۲۹۹) ﴿۲﴾ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا: ”جو باوجود فُتُوْرَتِ اچھے کپڑے پہننا تو تَوَاضُّع کے طور پر چھوڑ دے، اللہ پاک اس کو کرامت کا حَلَد (یعنی بھتی لباس) پہنائے

گا“ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۰۴) ﴿۳﴾ حُضُوْرِ نَبِیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں:

مُعَاف کرنے سے بندے کی عزت بڑھتی ہے لہذا تم مُعَاف کیا کرو، اللہ (پاک) تمہیں عزت عطا فرمائے گا اور عاجزی بندے کو بلند کرتی

ہے لہذا تم عاجزی کیا کرو، اللہ (پاک) تمہیں بلندی عطا فرمائے گا۔ اور صَدَقہ (یعنی خیرات کرنا) مال میں اضافہ کرتا ہے لہذا تم صَدَقہ کیا

کرو اللہ (پاک) تمہارے مال کو بڑھا دے گا۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۴۸ حدیث ۵۷۱۶، دین و دنیا کی انوکھی باتیں ج ۱ ص ۳۰۰)



فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيِ قِيَامَتِ لَوْثُونَ مِثْلَ سَمِيرَةٍ قَرِيبِ تَرْدِهِ، وَكَأَنَّ جَسَدَهُ لَمْ يَزَلْ يَبْجُ بِرِزْقِهِ دَرْدَرًا وَوَجَّاهُ يَبْرَحُ هَوْنًا. (ترمذی)

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا یونس بن عبید، حضرت سیدنا ایوب سختیانی اور حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم

ما جزئی کہسے کہتے ہیں؟ (حکایت)

باہر نکلے اور عاجزی کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ عاجزی کیا ہے؟ عاجزی یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان کو دیکھو اسے اپنے سے افضل گمان کرو۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۳ ص ۱۰۰)

نہ کروں کبھی تکبر، بنوں عاجزی کا پیکر

پئے مصطفےٰ کرم کر! اے خدائے رب اکبر

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۶۹ چالیس ہزار رکعتیں کا

حضرت سیدنا ابو احمد مغازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بغداد شریف میں ایک شخص نے 40,000 (چالیس

ہزار) درہم فقرا میں بانٹے، یہ دیکھ کر حضرت سیدنا سمون بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو احمد! آپ دیکھتے نہیں! اس شخص نے اتنے درہم خرچ کیے اور کس قدر نیک عمل کیا اور ہم اپنے پاس (بانٹنے کے لیے) کچھ نہیں پاتے، لہذا ہم ایسی جگہ چلیں جہاں ہم اس شخص کی طرف سے خرچ کیے جانے والے ہر درہم کے بدلے ایک رکعت پڑھ سکیں، چنانچہ ہم ”ہدائن“ گئے اور وہاں ہم نے چالیس ہزار رکعتیں پڑھیں۔ (رسالہ تشبیریہ ص ۵۸)

سُبْحَانَ اللهِ! مُقَابَلَهُ هُوَ تُوَ اِيسَا! اور بے شک درہم تقسیم کئے جانے کے مقابلے میں ایک رکعت کا پڑھا جانا افضل ترین عمل ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ

رُوِيَتْ بَابُ نَبِيِّ وَالْاِفْضَلُ
يَا ذَكَرَكَ رَحْمَةً وَالْاِفْضَلُ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”اگر ایک شخص کی جھولی درہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں



(ترجمہ)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

تقسیم کر رہا ہوا اور دوسرا اللہ پاک کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ پاک کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔“

(معجم اوسط ج ۴ ص ۲۷۴ حدیث ۵۹۶۹) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۴۱۵)

میں پڑھتا رہوں سُنتیں، وقت ہی پر

ہوں سارے نوافل آوا یا الہی (وسائل بخشش (مرمٹ) ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

۷۰ رُونِ رَهْوَنِ الْاَخَانِ

حضرت سیدنا قاسم بن راشد شیبانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا زمر رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے ہمارے

ہاں قیام فرمایا، آپ کی بیٹیاں اور ان کی امی بھی ہمراہ تھیں۔ آپ رات دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو

بلند آواز سے پکارنے لگے: اے رات میں آرام کرنے والے مسافر! کیا ساری رات سوتے رہو گے؟ اٹھ کر سفر نہیں

کرو گے؟ تو وہ لوگ جلدی سے اٹھ گئے، اب کہیں سے رونے کی آواز آنے لگی اور کہیں سے دُعا مانگنے کی، ایک جانب

سے قرآن کریم پڑھنے کی آواز سنائی دینے لگی تو دوسری جانب سے وُضُو کرنے کی۔ پھر جب فجر کا وقت ہوا تو آپ نے بلند

آواز سے پکارا: ”رات کا اکثر حصہ سفر میں گزارنے والے شخص کی صُحیح کے وقت لوگ تعریف کرتے ہیں۔“ (یہ ایک کہات

ہے جو اچھے انجام کی غرض سے عبادت میں تکلیف برداشت کرنے اور صبر کی ترغیب میں بیان کی جاتی ہے) (صفة الصفوة ج ۱ ص ۱۵۴)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَيْ أَنْ بِرِحْمَتِ هُوَ أَوْ أَنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي بِي حِسَابِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ



ایامِ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا

اے عاشقانِ رسول! کس قدر پُرسوز حکایت ہے، کیسا عبادت گزار خاندان تھا! اللہ کریم ہمیں بھی بال بچوں سمیت راتوں میں عبادت و گریہ و زاری (یعنی رونے دھونے) کی سعادت عنایت فرمائے۔ امین۔ یہ تورات میں نوافل پڑھنے والوں کا تذکرہ تھا، اب ایسے گھرانے کی حکایت پیش کی جاتی ہے جس میں ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا چنانچہ حضرت سیدنا مشعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کے گھر والوں میں سے ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز میں مشغول رہتا۔

(شعب الایمان ج ۴ ص ۱۲۴ حدیث ۴۵۲۴ ملخصاً)

مری آنے والی نسلیں، ترے عشق ہی میں چلیں
میں نیک تو بنانا، مدنی مدینے والے
میرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ
میں ٹھلڈ میں بسانا، مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش (مرم) ص ۴۲۹)

الفاظ معانی: شاد: خوش۔ ٹھلڈ: جنت

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

400 رکعتیں

حضرت سیدنا شرجیل بن مسلم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ دو شخص حضرت سیدنا ابومسلم خولانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے، اہل خانہ نے بتایا کہ حضرت مسجد میں ہیں۔ چنانچہ دونوں مسجد میں آئے تو حضرت کو نماز میں مشغول پا کر فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے، دونوں نے حضرت کی رکعتیں گنتی شروع کیں، ایک نے 300 (تک گنتی



کی) جب کہ دوسرے نے 400 رکعتیں شمار (یعنی Count) کیں (یعنی چار سو تک گنتے رہے)۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۸ رقم ۱۷۶۵)

اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۲۰۲) اللہ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اُنْ كے صَدَقَةِ هَمَارِي

اَمِين بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بے حساب مغفرت ہو۔

عَمَلِ كَا هُو جَذْبُهُ عَطَا يَا اَلٰهِي

گناہوں سے مجھ کو بچا یا اَلٰهِي (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

13 جگہوں سے بندھے ہوئے بزرگ

سُبْحَانَ اللهِ! عاشقانِ نماز کی بھی کیا شان ہے! حضرت حسین بن منصور حلاج رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو کُتھنوں سے گھٹنوں تک

تیرہ (13) بیڑیوں (Fetters) میں جکڑ دیا گیا تھا اور اسی حالت میں وہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نفل ادا کرتے

(تاریخ بغداد ج ۸ ص ۱۲۷)

تھے۔

۱۴ جگہوں پر 400 رکعتیں

حضرت جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بازار میں جاتے اور اپنی دکان کھول کر اس کے آگے پردہ ڈال دیتے اور چار سو

رکعت نفل ادا کر کے دکان بند کر کے گھر واپس آ جاتے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۱۷۱ رقم ۳۲۰۲) حضرت حبشی بن داؤد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

(مکاشفة القلوب (اردو) ص ۸۴)

نے چالیس سال عشا کے وُضُو سے صُحُّ کی نماز پڑھی۔



(فردوسِ الاخیار)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کر کہ تمہارا درود پڑھنا بروزی قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔

اپنی پنڈلی (Calf) پر ایک یا دو بار چابک مارتے اور فرماتے: اگر میں اپنی آنکھوں سے جنت یا جہنم دیکھ لوں تب بھی اپنے عمل میں کچھ اضافہ نہ کر سکوں گا (کیونکہ آپ عبادت میں اتنا زیادہ وقت خرچ کرتے تھے کہ اب وقت بڑھانے کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۴۹ حدیث ۱۷۶۷) (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۲۰۳) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي أَنْ پَر رَحْمَتِ هُو**

اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔
اُمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۶ خیریت انگیر مغفرت الایم

حضرت سیدنا حافظ عبدالغنی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اپنے اوقات بے کار ضائع نہیں فرماتے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے اور بسا اوقات کچھ حدیثیں بھی پڑھاتے، پھر اٹھ کر وضو فرماتے اور ظہر سے پہلے تک تین سو رکعتیں ادا فرماتے جن میں سورہ فاتحہ کے بعد مَعْوَدَتَيْنِ (سورہ قلن اور سورہ ناس) پڑھتے پھر کچھ دیر آرام کر کے ظہر کی نماز کے بعد سے مغرب تک اپنی یاد شدہ چیزوں (یعنی احادیث و مسائل) کی مُنہ زبانی دُہرائی یا تحریر میں مشغول رہتے پھر اگر روزہ ہوتا تو افطار کرتے ورنہ مغرب سے عشا تک نماز (نفل) پڑھتے رہتے۔ عشا کے بعد آدھی رات یا اس سے کچھ زائد حصہ آرام فرماتے پھر اس طرح اٹھ جاتے گویا کوئی انسان آپ کو جگا دیتا ہو! کچھ دیر دُرُودِ شَرِيفِ پڑھتے پھر وضو کر کے فجر سے کچھ دیر پہلے تک نماز (نوافل) پڑھتے رہتے، بسا اوقات ایک رات میں سات سے آٹھ مرتبہ وضو کرتے اور اس کی وجہ یہ ارشاد فرماتے کہ مجھے نماز میں اسی وقت لطف آتا ہے جب میرے اعضاء تر ہوتے ہیں۔ پھر کچھ دیر فجر تک سو جاتے اور یہ آپ کا روزانہ کام معمول تھا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۱۶ ص ۲۵) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي أَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اُن کے**

صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔
اُمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْعًا أَوْ رُوِيَ جَمْعًا بِرُكُوشَاتٍ مِنْ دَرَوْدِ بَرَاهِمٍ كَمَا تَهْتَدُونَ بِرُكُوشَاتٍ كَمَا جَاءَتْ بِهِ.

اے عاشقانِ رسول! واقعی زندگی بے حد مختصر ہے، اس بات کا صحیح معنوں میں احساس رکھنے والے ایک سانس بھی فالتو گزارنا پسند نہیں کرتے، بس ثواب پر ثواب کماتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ پاک کی یاد اور اس کے ذکر سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتے۔ دو فرامین

اہلِ جنت کا بھی فسوس!

مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿۱﴾ آدھی کی جو گھڑی ایسی گزرے جس میں وہ اللہ کا ذکر نہ کر پائے تو قیامت کے دن اسے اس گھڑی پر فسوس ہوگا۔ (شعب الایمان ج ۱ ص ۳۹۲ حدیث ۵۱۱) ﴿۲﴾ اہلِ جنت کو اس گھڑی کے سوا کسی شے پر فسوس نہ ہوگا جس میں وہ اللہ پاک کا ذکر نہ کر سکے تھے۔“

(معجم کبیر ج ۲۰ ص ۹۳ حدیث ۱۸۲)

شرح حدیث: حضرت علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حَدِيثِ پاك کے اس حصے (اہلِ جنت) کے تحت لکھتے ہیں: جنتیوں کا یہ فسوس قیامت کے دن جنت میں داخلے سے پہلے ہوگا کیونکہ جنت میں ندامت و فسوس نہ ہوگا۔ (حزب نبین شرح حصن حصین ص ۲۰۹)

عبادت میں گزرے میری زندگانی

کرم ہو کرم یا خدا یا الہی (وسائل بخشش (مرم) ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دُرُكْعَتِیْ مِیْنِ سَبْعِیْنِ رَاثِیْنِ رَاثِیْنِ رَاثِیْنِ

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایک رات اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو رکعت میں مکمل کرے اور ایک رکعت میں کامل قرآن شریف پڑھے۔ حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ شیخ بہاء الدین زکریا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ خود کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآن کریم اور چار پارے مزید تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں سورہ اِخْلَاصِ پڑھی اور نماز مکمل کر لی۔

(فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۳۳) (فوائد الفوائد ص ۶۲)



(مسلم)

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُور و پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

۱۸ اعلیٰ حضرت کی پچیس سے زائد نماز کی پابندی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پچپن ہی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کو اپنا لیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر زادے (یعنی بیٹھے) مولانا حسنین رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُن (یعنی اعلیٰ حضرت) کے ہم عمروں سے اور بعض بڑوں کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ (یعنی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) سمجھدار ہوتے ہی نماز باجماعت کے سخت پابند رہے، گویا قبیلِ بلوغ (یعنی بالغ ہونے سے پہلے) ہی وہ اصحابِ ترتیب میں شامل ہو چکے تھے اور وراثت و فوات تک صاحبِ ترتیب ہی رہے۔ (سیرتِ اعلیٰ حضرت ص ۹۲، فیضانِ اعلیٰ حضرت ص ۸۶ ملخصاً) صاحبِ ترتیب: یعنی وہ شخص جس کی بلوغت (یعنی بالغ ہونے) کے بعد سے لگا تار پانچ فرض نمازوں سے زائد کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو۔ (اس مسئلے کی مزید تفصیل جاننے کیلئے بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 703 تا 706 (مسئلہ نمبر 18 تا 34) کا مطالعہ فرمائیے)

۱۹ اعلیٰ حضرت اور نماز باجماعت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جراح (Surgeon) نے اُس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی (Bandage) باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور! اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ روز میں ٹھیک ہو جائے گا، ورنہ زیادہ وقت لگے گا۔ وہ یہ کہہ کر چلے گئے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیا، کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آگئے، لوگوں نے کرسی پر بیٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بیٹھا کر



(طبرانی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر اس مرتبہ پڑھو پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ڈول تھا مگر رسی موجود نہیں تھی اور کٹواں بھی گہرا تھا، لہذا عماسے سے ڈول باندھ کر پانی نکالا اور وضو کر کے وقت کے اندر نماز ادا فرمائی۔ مگر اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے، اتنے میل پیدل کیسے چلیں گے! منہ پھیر کر دیکھا تو ایک اچھی جمّال (یعنی آنجان اونٹ والا) اپنا اونٹ لیے انتظار میں کھڑا ہے، آپ حمد الہی بجا لا کر اس پر سوار ہو گئے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۱۷، بالحصرف)

مَا شَاءَ اللَّهُ! اَعْلَىٰ حَضْرَتِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ كَاذِقِ نَمَازِ صَدْرٍ مَرْحَبًا! ہمیں بھی چاہئے کہ سفر کے اندر بھی نماز کا اچھی طرح خیال رکھیں۔ پہلے

سوار بننا اور نماز پڑھنا

پہل تو بس یا ٹرین یا ہوائی جہاز میں Seat تک کرواتے وقت یہ دھیان رکھئے کہ سفر کے دوران نماز کا وقت نہ آئے۔ اگر ایسی سواری نہ مل سکے اور معلوم ہو کہ ہوائی جہاز یا ٹرین میں نماز پڑھنی ہوگی تو حتیٰ الامکان با وضو رہئے، ورنہ وضو کی آزمائش ہو سکتی ہے۔ بسا اوقات شہر کے اندر بھی بس وغیرہ کے سفر میں نمازوں کے حوالے سے آزمائش ہو جاتی ہے، اول تو نماز کا وقت تنگ ہوتا ہو تو اس وقت سفر ہی نہ فرمائیں، ورنہ راستے میں اتر جائیے اور نماز پڑھ کر دوسری بس میں سفر فرمائیے۔ اسی طرح رکشا، ٹیکسی اور کرائے کی دیگر سواریوں میں بھی احتیاط کیجئے۔

نمازوں میں محتاط ہم کو بنا دے

گناہوں سے بچنے کا جُذْبہ خُدا دے

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اللہ کی نماز کی حالت میں خدمت

ایک روز (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے) حاجی کفایت اللہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ نماز میں



(۱۵۱)

فَرَمَانَ مُصَلِّفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نہیں تھے اعلیٰ حضرت کی بحالتِ نماز منگس رانی کرنے (یعنی کھیاں اڑانے) لگے، (اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے) سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا: نماز کی حالت میں کوئی خدمت نہ کرنا چاہیے، وہ حالتِ عبدیت (یعنی بندگی کی حالت) ہے نہ (کہ) محذومیت (یعنی خدمت لینے کی)۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۵۶)

۱۲ پیر مہر علی شاہ صاحب کی کارِ اہل گئی

ایک مرتبہ شاہراہِ اعظم پر سنگ جانی کی طرف سے (گولڑہ شریف) واپس آتے ہوئے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے دورانِ سفر فرمایا کہ نمازِ مغرب کا وقت قریب ہے کسی مناسب مقام پر کار کو روک لیں تاکہ نماز ادا کی جائے، ایک صاحب نے عرض کی کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا، نماز کے وقت تک گولڑہ شریف کے موڑ پر واقع خانقاہ تک پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ سفر جاری رکھا گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ٹھنگی سیداں کے قریب اچانک کار سڑک سے اتر کر اٹ گئی! حضرت پیر صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور بابو جی تو باہر گرے مگر مولانا محبوب عالم ہزاروی اور ڈرائیور کار کے نیچے آ گئے، جب ان کو باہر نکال لیا گیا تو حضرت پیر صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا کہ یہ تکلیف و آزمائشِ نمازِ مغرب میں تاخیر کا خوف نہ کرنے پر غیرتِ الہی کے باعث پیش آئی ہے، اِنْ شَاءَ اللهُ سُود مند (یعنی مفید) ثابت ہوگی۔ (فیضانِ پیر مہر علی شاہ ص ۱۵) (مہینہ ۳۳۵)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كَسَىٰ اِنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اَنْ كَسَىٰ هَمَارِ بِي حَسَابِ مَغْفِرَاتِ هُوَ۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے درس ملا کہ نماز کی فکر کرنی چاہئے، وقت سے پہلے ہی اس کا اہتمام مناسب ہوتا ہے۔ بس، ٹرین یا ہوائی جہاز میں سفر کرنے والے بھی تو ضرورتاً روانگی سے کافی دیر پہلے سے سفر کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔



(مجمع الروايات)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

فَلَمْ تَمَازْ مُجِّهٌ كَوْ عَطَا كَرُوْے كِبْرِيَا

دیتا ہوں تجھ کو واپس پیارے رسول کا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

۸۳۰ کنوئیل میں گزرتے گزرتے بیچے

”بہارِ شریعت“ کے مُصَنِّف، حضرت مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس پر بہت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں

حاضر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وجہ سے مُؤَدِّن صاحبِ وقت مُقَرَّرہ پر نہ پہنچتے تو خود اذان دیتے۔ قَدِیم

دولت خانے (یعنی پُرانے مکان) سے مسجد بالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقَّت (یعنی مُشکل) نہیں تھی لیکن جب نئے دولت

خانے (یعنی نئے مکان) قادری منزل میں رہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد،

دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس (تھی) جو ”نوا کی مسجد“ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔

اس وقت بینائی بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نسبتاً (یعنی اُس کے مقابلے میں) قریب تھی مگر راستے میں بے ٹکی نالیاں

تھیں۔ اس لئے ”نوا کی مسجد“ نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دَفْعہ ایسا ہوا کہ صُحْب کی نماز کے لئے جا رہے تھے، راستے میں

ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے قریب تھا کہ کُنویں کے غار

(یعنی منہ) میں قَدَم رکھ دیتے، اتنے میں ایک عورت آگئی اور زور سے چلائی: ”ارے مولوی صاحب! کُنواں ہے رُک

جاؤ! ورنہ گر پڑو! یہ سن کر حضرت نے قَدَم روک لیا اور پھر کُنویں سے اُتر کر مسجد گئے۔ اس کے باوجود مسجد کی حاضری نہیں

چھوڑی۔ (تذکرہ صدر الشریعہ ص ۳۱) اَللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كِي ان پر رَحْمَت ہو اور ان کے صَدَقے ہماری بے حساب

مَغْفِرَات ہو۔ اَمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



(عبدالرزاق)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر بڑا شرف نہ بڑھا اس نے جفا کی۔

عطا کر نمازوں کا جذبہ الہی

گناہوں کی میرے مٹا دے سیاہی

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

۸۴ مفتی احمد یار خان مشرف نماز تھے

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نماز سے محبت کا عالم یہ تھا کہ عرصہ دراز تک تکبیرِ اولیٰ بھی فوت ہوتے ہوئے نہ دیکھی گئی، خاموشی سے اذان سننے کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ بوقتِ اذان گھر میں سناٹا ہو جاتا، نماز باجماعت کی ادائیگی کیلئے اپنے دونوں بیٹوں کو (مسجد میں) ساتھ لے جانا آپ کے معمولات (یعنی Routine) میں شامل تھا۔

(حالات زندگی سوانحِ عمری ص ۲۲۳ تا ۲۲۴ ملخصاً)

۸۵ دل کی بیماری دُور ہو گئی

جگر گوشہ صدرِ الشریعہ، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب نے اپنے ایک بیان میں فرمایا: ایک مرتبہ مجھے کچھ ہارٹ (یعنی دل) کی بیماری ہو گئی، میں اپنے استاذ، استاذ العلماء حافظِ ملت (حضرت علامہ حافظ عبدالعزیز صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) کی بارگاہ میں حاضر ہوا، بہت ہی خستہ حال۔ میں سوچ رہا تھا کہ اب دو چار ہاتھ کے فاصلے پر میری قبر ہے، میں نے عرض کیا: حضور! اس نوجوانی ہی میں میری یہ کیفیت ہو گئی ہے، ذرا دُعا فرما دیں۔ تو انہوں نے کچھ دم فرمایا اور فرمایا کہ ایک کام کیجئے، (ہر) فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی اپنا دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ دل پر رکھ کر گیارہ بار (پارہ 13 سُورَةُ الرَّعْدِ کی آیت 28 کا یہ حصہ): **اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** پڑھ لیا کریں۔ میں نے دو چار روز

دینا

۱: ترجمہ کنز الایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔



(فتح الباری)

قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

پڑھا، مجھے محسوس ہوا کہ میں کسی نئی زندگی میں ہوں۔ ایک مہینے تک اس کا عمل جاری رکھا اور اس بیچ میں آج تک تقریباً 38 سال ہو گئے مگر اب تک مجھے کبھی گھبراہٹ کی بھی بیماری نہیں ہوئی۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ قرآنِ عظیم یہ صرف نکتہٴ امراضِ روحانی ہی نہیں ہے یہ امراضِ جسمانی کا بھی نسخہ ہے، (حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: حضرت! اس کی اجازت سب کو عطا فرمادیجئے) (فرمایا: ہاں! مجھے جیسے میرے اُستاد نے اجازت عطا کی میں اپنے تمام اَحابِ اہلِ سنت کو اس کی اجازت دیتا ہوں کہ جس کو یہ ضرورت ہو وہ اس عمل کو پڑھے اور کسی اور کو ضرورت پڑے اس کو (بھی) آپ تلقین کرے۔) (کہیں کہیں ان الفاظ کی تھوڑی سی ترمیم کی گئی ہے)

۱۶۔ سانپ کا ڈر

حافظِ ملت حضرت علامہ مولانا حافظ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کے ایک جلسے میں نماز کی اہمیت اور فرضیت کا بیان کرتے ہوئے فجر کے وقت نیند (سے آنکھ) نہ کھلنے کے عمومی عُذر (یعنی عوامی مجبوری کے کمزور بیان) کو پیش کر کے فرمایا: بتاؤ! ایسا انسان جو کئی راتوں کا جگا ہو، تھکا ہوا ہو، کسی اچھے کمرے میں اس کے لیے اچھے سے اچھا آرام دہ بستر لگا دو اور ہر طرح کے آرام کا سامان مہیا کر دو اب اُس تھکے ہارے انسان سے اُس کمرے میں سونے کے لیے کہہ دو اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دو کہ کمرے میں ایک سانپ رہتا ہے! تو بتاؤ! اس تھکے ماندے اور کئی راتوں کے جگے ہوئے انسان کو اُس آرام دہ کمرے میں نیند آئے گی؟ مجمع میں سے کسی نے کہا: نہیں۔ تو فرمایا: کیوں نیند نہیں آئے گی؟ اسی لیے کہ اس انسان کے دل میں سانپ کا ڈر سما گیا، سانپ کا خوف پیدا ہو گیا تو اب اس کی نیند غائب ہو گئی۔ جب سانپ کے خوف سے نیند اُڑ سکتی ہے تو خُدا کا خوف دل میں ہو اور نماز کے وقت نیند آجائے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ (حیاتِ حافظِ ملت ص ۲۳۰)

اے عاشقانِ رسول! واقعی اگر کوئی کام کرنے کا ذہن بن جائے تو راستے بہت اور اگر کسی کام کو جی نہ چاہے تو بہانے بہت، بس یہ تو اپنے اپنے نصیب کی بات ہے کہ اگر آپ نماز بننا چاہتے ہیں بالخصوص فجر کی پابندی چاہتے ہیں تو



(جزئی)

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

الآزم لگایا جاسکتا ہے کسی اسلامی بھائی سے کہا جاسکتا ہے جو آپ کو فجر کی جماعت کے لئے ”صدائے مدینہ“ یا گھر کی بیل یا موبائل فون کی بیل کے ذریعے اٹھا دے۔

نماز پڑھنے کی توفیق ہو عطا یارب!

میری نماز کبھی بھی نہ ہو قضا یارب!

نمازوں کی عادت پکی بنانے، گناہوں سے پیچھا چھڑانے اور اپنی سیرت کو سنتوں سے جگمگانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مددنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ مددنی بہار: اورنگی

ٹاؤن، کراچی کے رہائشی نوجوان اسلامی بھائی پہلے پہل ماڈرن اور بڑے دوستوں میں اٹھنے بیٹھنے والے تھے۔ نماز بالکل نہیں پڑھتے تھے، جب کبھی ان کی والدہ سمجھاتیں کہ بیٹا نماز پڑھا کرو تو یہ ٹالم ٹول کر دیا کرتے۔ ان کی خوش نصیبی کہ انہیں ماہِ رمضان المبارک کے اعتکاف میں اور وہ بھی فیضانِ مدینہ کراچی میں بیٹھنے کا شوق پیدا ہوا! حالانکہ انہوں نے پہلے کبھی دس دن کا سنتِ اعتکاف بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے بقول میری نیت یہ تھی کہ تبدیل شدہ ماحول میں بیٹھنے سے تھوڑی بہت تفریح بھی ہو جائے گی۔ جو نبی انہوں نے گھر میں کہا کہ میں اعتکاف میں بیٹھوں گا تو سب گھر والے خوش ہو گئے، خود ان کو فارم وغیرہ لا کر دیا اور فیضانِ مدینہ میں جمع کروادیا۔ جب یہ عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے تو وہاں ان کی سوچ ہی بدل گئی، وہ تفریح کی نیت سے آئے تھے لیکن جب انہوں نے مددنی حلقوں میں شریک ہو کر شرعی احکامات سیکھے، بیانات سنے، مددنی مذاکروں میں شامل ہوئے تو دل پر چوٹ لگنا شروع ہوئی، ایک دن یہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور نیت کر لی کہ اب ان کی کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی، پھر پچھلی نمازوں کا حساب لگا کر ان کو بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ اللہ پاک ان کو اور ہم کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہ کر سنتوں بھری زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ امین۔



قرآنِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈرو پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر ڈرو پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یسٰ)

عُجبتُ بَد میں رہنے کی عادت چُھٹے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعِکاف
خصلتِ جُرم و عیصیاں تمہاری مٹے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعِکاف
صَلُّوا عَلٰی الْحَبِیْب صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا شیخ ابوطالب مکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: وہ بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتے اور 30 یا 40 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے رہے، ان کی تعداد تابعینِ عظام میں 40 ہے، ان میں سے

عِشَاءُ كَوْضُوْسَةَ وَجَرْم
مَكِّي نَمَازًا دَاكِرًا كَرِيْمًا
وَالْبُزُرْجَانِ دِيْنًا

چند (19) کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مدینے شریف سے حضرت سیدنا سعید بن مسیب اور حضرت سیدنا صفوان بن سُلَیْم مکہ شریف سے حضرت سیدنا فضیل بن عیاض اور حضرت سیدنا وہیب بن وَرْدُ یمن سے حضرت سیدنا طاءوس بن کیمان اور حضرت سیدنا وہب بن مُنْدَبِہ کوفے سے حضرت سیدنا ربیع بن خُثَیْم اور حضرت سیدنا حکم بن عُیَیْہ شام سے حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی اور حضرت سیدنا علی بن بَکَّار عباد سے حضرت سیدنا ابو عبد اللہ خواص اور حضرت سیدنا ابو عاصم ایران سے حضرت سیدنا حَبِیْب ابو محمد اور حضرت سیدنا ابو جابر سلْمَانِی بصرہ سے حضرت سیدنا مالک بن دینار، حضرت سیدنا سلیمان بن یحییٰ، حضرت سیدنا یزید قاشی، حضرت سیدنا حَبِیْب بن ابوثابت اور حضرت سیدنا یحییٰ بَکَّار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم (قوت القلوب ج ۱ ص ۷۲) (قوت القلوب (اردو) ج ۱ ص ۲۲۷) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ كِيَانٍ بِرَحْمَتِهِ** ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

استحان کے کہاں تقابل ہوں میں پیارے اللہ

بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش (مرغم) ص ۴۳۲)



(مستاد)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

14 سالہ نشے کی عادت سے جان چھوڑ گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جھگڑوں کی عادتیں مٹانے، نشے کی عادتیں چھڑانے اور خود کو نماز کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہئے۔ آپ کا ذوق بڑھانے کیلئے ایک ”مدنی بہار“ پیش کی جاتی ہے:

راولپنڈی کے قریب واقع گاؤں ”مال خبالاں“ کے اسلامی بھائی 14 سال سے نشے کے عادی تھے، نمازیں نہیں پڑھتے تھے اور گاؤں والوں سے بھی جھگڑتے رہتے تھے۔ ان کے بھائی نے ان پر انفرادی کوشش کی کہ کسی طرح یہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آجائیں اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکی کی راہ پر چلنا شروع کر دیں۔ پھر ایک دن اللہ پاک کا ایسا کرم ہوا کہ انہیں ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت مل گئی، جس کی برکت سے انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی۔ پھر 63 دن کا مدنی تربیتی کورس بھی کیا۔ جہاں انہیں وضو، غسل، نماز کے ساتھ ساتھ بہت سی سنتیں سیکھنے کا موقع ملا، الْحَمْدُ لِلَّهِ ان کی نشے کی پرانی عادت بھی چھوٹ گئی، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ سجانے میں بھی کامیاب ہوئے۔ ان کے گاؤں والوں سے جھگڑے بھی ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ 25 سالہ زندگی میں ایسا سکون کبھی نہیں ملا جیسا مدنی ماحول میں ملا، جب تک زندہ رہوں گا دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتا رہوں گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ

انجمنِ صحبتِ ملے، خوب برکت ملے

چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (فرم) ص ۶۷۱)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ



نہ مدینہ منجلیہ،
معفرت اور سبے حساب
جنت الفردوس میں آقا
کے یزوں کا طالب

رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ

جون 2019ء



(معراج)

فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سوارِ ڈُور و پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

﴿۱۸﴾ حمد و صلوة، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی عاشقِ رسول عالم یا قاری کو ضرور

سناد دیجئے۔ اسی طرح عربی دُعائیں وغیرہ جب تک علمائے اہل سنت کونہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿۱۹﴾ فیضانِ سنت کے علاوہ مکتبۃ المدینہ کے رسائل یعنی بک لٹس سے بھی دُرُوس دے سکتے ہیں۔

﴿۲۰﴾ دُرُوس مع اختتامی دُعاساتِ منت کے اندر آمد و مکتل کر لیجئے۔

﴿۲۱﴾ ہر مبلغ کو چاہیے کہ وہ دُرُوس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختتامی دُعائے بانی یاد کر لے۔

﴿۲۲﴾ دُرُوس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسب ضرورت ترمیم کر لیں۔

فیضانِ سنت سے دُرُوس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: ”قریب قریب تشریف لائیں۔“ پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس

طرح دُرُوس کی ابتدا کیجئے:

(مانیک استعمال مت کیجئے، بغیر مانیک کے بھی آواز دہمی رکھئے، کسی نمازی وغیرہ کو تشویش (یعنی پریشانی) نہ ہو)

۱۔

﴿۱﴾ امیر اہل سنت دامت برکاتہم الغالیہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب یا رسالے یعنی بک لٹس سے دُرُوس کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں۔

﴿۲﴾ فیضانِ سنت (نیکی کی دعوت، غیبت کی تباہ کاریاں اور فیضانِ نماز بھی فیضانِ سنت کے ابواب ہیں) کے علاوہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم الغالیہ

کے دیگر کتب و رسائل سے جو دُرُوس دیا جاتا ہے، اس کو ”مدنی دُرُوس“ کہا جاتا ہے۔ بعدِ فجرِ حلقہ تفسیر میں تفسیر وغیرہ کے علاوہ صرف فیضانِ سنت سے

ہی دُرُوس دیا جائے۔ ﴿۳﴾ امیر اہل سنت دامت برکاتہم الغالیہ کی کتب و رسائل سے دُرُوس دیا جائے، البتہ بعض کتب و رسائل ایسے ہیں جن کا اپنے طور پر

(یعنی پرائیویٹ) مُطالعہ ضرور کیا جائے مگر ان سے دُرُوس دینے کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں: (۱) کُفریہ کلمات کے بارے

میں سُوال جواب (۲) 28 کلمات کُفر (۳) گانوں کے 35 کُفریہ اشعار (۴) پردے کے بارے میں سُوال جواب (۵) چندے کے بارے میں سُوال

جواب (۶) تحقیق کے بارے میں سُوال جواب (۷) کپڑے پاک کرنے کا طریقہ (۸) استیجا کا طریقہ (۹) نماز کے احکام (۱۰) اسلامی بہنوں کی نماز

(۱۱) دُرُوالی نکت خوانی (۱۲) نکت خواں اور نڈرانہ (۱۳) قوم لوط کی تباہ کاریاں (۱۴) رفیقِ الحرمین (۱۵) رفیقِ المعتمرین (۱۶) حلال طریقے سے

کمانے کے 50 مدنی پھول وغیرہ۔

- مرکزی مجلسِ شوریٰ



(از سر)۔

قرآنِ فصیحاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر رُز و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط وَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
أَمَّا بَعْدُ ط فَاغُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اس کے بعد اس طرح دُرود و سلام پڑھائیے:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ إِلِكِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَىٰ إِلِكِ وَأَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

اگر مسجد میں ہیں تو اس طرح اِعْتِكَاف کی نیت کروائیے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعْتِكَافِ کی نیت کی)

پھر اس طرح کہئے: پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رُگاہیں نیچی کیے تُوْجُّہ کے ساتھ رضائے الہی کیلئے علم و دین

حاصل کرنے کی نیت سے ”فِيضَانِ سُنَّتِ“ کا دُرود سنئے۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنکلی سے کھیلنے ہوئے، لباس

بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سننے سے ہو سکتا ہے اس کی بَرکتیں جاتی رہیں۔ (بیان کے آغاز میں بھی قریب قریب

آجائیے کہہ کر اسی انداز میں رغبت دلائیے اور اچھی اچھی نیتیں بھی کروائیے) یہ کہنے کے بعد فِيضَانِ سُنَّتِ سے دیکھ کر دُرود شریف

کی ایک فُضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو کچھ لکھا ہوا ہے وہی پڑھ کر سنائیے، آیات و عَرَبی عبارات کا صرف ترجمہ پڑھئے، لکھے ہوئے مضمون کا اپنی

رائے سے ہرگز خُلاصہ مَت کیجئے۔



فَقرآنُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پڑھو، پاک کہا تو جب تک میرا ماں میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (بخاری)

جھوٹے مُتَقَدِّمِوْم اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ پاک! اسلام کا بول بالا کر۔ یا اللہ پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ پاک! ہمیں زبیر گنبدِ حُضْرَا جَلُوْهُ مَحْبُوْب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں شہادت، جَنَّتِ الْبَقِيْع میں مدفن اور جَنَّتِ الْفِرْدَوْس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ پاک! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز مُرَادُوْم پر رحمت کی نظر فرما۔

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے ترے

کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمین۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

(سب دُرُوْد شَرِيف پڑھ لیں پھر پڑھئے:)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۸۰ وَسَلٰمٌ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۸۲

(آخر میں کلمہ پڑھ کر سُنَّتِ پُرْعَل کی نیت سے منہ پر دونوں ہاتھ پھیر لیجئے)

تفصیلی فہرست

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 23 | ﴿۱﴾ بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا (حکایت) | 5 | مختصر فہرست |
| 23 | ﴿۲﴾ موسلا دھار بارش ہوئی --- کیسے؟ (حکایت) | 6 | اس کتاب کو پڑھنے کی 12 باتیں |
| 24 | ﴿۳﴾ چشمہ جاری ہو گیا (حکایت) | 7 | نماز پڑھنے کے ثوابات |
| 25 | ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ! | 7 | دُرو شریف کی فضیلت |
| 26 | دو رکعت نماز مستحب ہونے کے بعض مواقع | 7 | آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تقریباً 20 ہزار نمازیں ادا فرمائیں |
| 26 | تحریر کے دوران جب زلزلہ آیا! (حکایت) | 8 | نماز کس پر فرض ہے؟ |
| 26 | بندہ مصیبت میں رب کو پکارتا اور --- | 8 | نماز ہمارے لئے انعام ہے |
| 27 | وُضُو و نماز بیماریوں سے بچاتے ہیں | 8 | نماز کے بارے میں 7 آیات |
| 28 | نماز میں شفا ہے | 10 | نماز کے مختلف 25 فضائل |
| 28 | بیماریوں سے شفا وغیرہ کے متعلق 21 مدنی پھول | 11 | چور نے جب نماز پڑھی (حکایت) |
| 29 | کس نبی نے کون سی نماز ادا فرمائی | 12 | اوقات نماز کا دھیان رکھنے کی فضیلت |
| 29 | صبح ہونے کا شکرانہ | 13 | تو نماز نہیں ہوتی |
| 30 | پانچوں نمازیں اُمتِ مصطفیٰ کو دی گئیں | 13 | اب اوقات کی معلومات زیادہ مشکل نہیں رہی |
| 30 | نماز اور ماتحتوں کا خیال رکھو | 14 | زمین سے دینار نکالنے والا نمازی (حکایت) |
| 30 | مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آخری وصیت | 16 | ارکانِ اسلام پانچ ہیں |
| 31 | نماز جنت کی چابی (KEY) ہے | 16 | دو حالتوں کے علاوہ نماز مُعاف نہیں |
| 31 | جنت کے درجات کی چابی | 17 | اُمتِ مصطفیٰ سے موسیٰ علیہ السلام کی ہمدردی |
| 31 | چابی کے داندانے | 18 | پانچ نمازیں پڑھنے پچاس کا ثواب کمائیے |
| 32 | ہر مسلمان جنتی ہے | 18 | موسیٰ علیہ السلام نے مدد فرمائی |
| 32 | وُضُو میں کی جانے والی بعض غلطیاں | 19 | کھیلوں کا شوقین |
| 33 | اگر ایک اسلامی بھائی بھی کوشش کرے تو..... | 20 | صبر و نماز سے مدد چاہو |
| 34 | نماز نُور ہے | 20 | جب بارگاہِ رسالت میں بھوک کی حاضری ہوتی..... |
| 35 | نماز کے ”نور“ ہونے کا مطلب | 21 | جب بیٹے کی وفات کی خبر ملی (حکایت) |
| 35 | سجدے کا نشان پُل صراط پر نارنج کا کام دے گا | 21 | مسجد کی ہوا ایمان کی دُستی کے لئے فائدہ مند ہے |
| | | 22 | نزع میں جلوہ مصطفیٰ کی لذت |
| | | 23 | مصیبت میں نماز سے مدد چاہنے کی تین حکایات |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|---|
| 47 | نماز کی اصلاح ہوئی گئی (حکایت) | 36 | نماز دین کا سُتون ہے |
| 47 | چور بھی اگر صحیح نماز پڑھے تو سدھر سکتا ہے | 36 | چپکتے چہرے |
| 48 | نماز کی نقل کرنے والے ڈاکو گرفتاری سے بچ گئے | 37 | جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں |
| 48 | ایک عاشق تجازی کی عجیب و غریب حکایت | 37 | کوئی فرشتہ رکوع میں ہے کوئی نجدے میں |
| 50 | شیطان رونے لگا (حکایت) | 37 | عرش والے فرشتے مسلمانوں کی بخشش مانگتے رہتے ہیں |
| 50 | یا اللہ! ہمیں پکا نماز بنا | 38 | ایک لاکھ فرشتے |
| 51 | دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا! | 38 | فرشتوں کے تعجب کرنے کی وجہ |
| 52 | نماز کا خوب خیال رکھو | 39 | نماز برائیوں سے روکتی ہے |
| 53 | کمزوروں کے صدقے رحمت ہی رحمت | 40 | نماز پڑھنے کے باوجود گناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟ |
| 53 | نیک بندوں کے صدقے بلائیں دور ہوتی ہیں | 40 | صحیح نماز ہی برائیوں سے بچاتی ہے |
| 53 | 40 آہمال کی برکت سے بارش | 41 | نماز دُوست نہ پڑھنے سے مُتعلق احادیث مبارکہ |
| 53 | ”آہمال“ کے معنی | 41 | رکوع و سجود صحیح ادا کرو! |
| 54 | میں جب عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں۔۔۔ | 41 | نماز کی بعض غلطیوں کی نشاندہی |
| 54 | دو دھ پیتے بچے بھی عذاب دور رہنے کا سبب ہیں | 42 | کس نماز کی طرف نظرِ رحمت نہیں ہوتی؟ |
| 54 | سو گھروں سے بلائیں دور | 42 | پیٹھ سیدھی نہ کرنے والے کی مثال |
| 55 | چٹنی گلاب سے بیدار کی گئی خوریں | 42 | تذکرہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ |
| 55 | نماز کی برکت سے گدھا زندہ ہو گیا (حکایت) | 44 | مولیٰ علی کی شانِ بَرَبانِ نبیِّ عَرَبِ دان |
| 56 | افضل ترین اعمال | 44 | تم مجھ سے ہو |
| 56 | بچپن سے نماز کی عادت ڈلو ایسے | 44 | علی کی زیارت عبادت ہے |
| 56 | بچے کو سب سے پہلے دین سکھائیے | 44 | مولانا علی کے مزید 3 فضائل |
| 57 | باکرامت باپ بیٹے (حکایت) | 45 | وفات شریف |
| 58 | بالغ اولاد کی اصلاح کب واجب ہے؟ | 45 | نماز کا چور |
| 58 | ہر قدم پر نیکی اور درجے کی بلندی | 46 | چور کی دو قسمیں |
| 58 | بچہ انگاروں سے کھیلتا رہا (حکایت) | 46 | کون سی نماز منہ پر مار دی جاتی ہے؟ |
| 59 | حاجت پوری کرنے کی عظیم الشان فضیلت | 46 | صرف پوری نماز قبول ہوتی ہے |
| 59 | حدیث پاک کی ایمان آفرین تشریح | 47 | رِزْق میں تنگی کا خطرہ |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 72 | حضرت عثمان نے وضو کر کے فرمایا | 60 | تفریح کیلئے وقت ہے، نماز کیلئے نہیں |
| 72 | نماز سے گناہ ڈھلتے ہیں | 61 | مدنی چینل نے نمازی بنادیا |
| 72 | عسٰی علیہ السلام اور میلہ پزندہ (حکایت) | 62 | جلد سے جلد قضا کر لیجئے |
| 73 | گناہ اس طرح بھرتے ہیں جس طرح..... | 62 | اللہ پاک کا احسان ہے دو رکعتوں کی توفیق ملنا |
| 74 | دوسروں کے درخت کے پتے بھاڑنے کے مسائل | 63 | یہ کس کی قبر ہے؟ |
| 74 | نماز سے فارغ ہوتے ہی گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں | 63 | جنت پر دو رکعت نماز کو ترجیح |
| 75 | دو رکعت پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ مُعاف | 63 | میرے لئے دنیا کی تمام اشیاء سے بڑھ کر دو رکعتیں (حکایت) |
| 75 | جو گناہ کئے تھے نماز کی برکت سے مُعاف | 63 | قبر کے پاس سونے والے نے خواب دیکھا (حکایت) |
| 75 | تذکرہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ | 64 | انوکھی خواہش (حکایت) |
| 76 | نام اور کنیت | 64 | مرنے والوں کی نظر میں اعمال کی قدر |
| 76 | بے مثال آدب مُصطفےٰ | 65 | نماز پڑھ کر وہیں بیٹھے رہنے کی فضیلت |
| 77 | کہیں بے آدبی نہ ہو جائے | 65 | خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے |
| 77 | برتن سے برکتیں لیتے | 66 | زمین کے حصے کی بزرگی |
| 77 | دُعائے مُصطفےٰ | 66 | جماعت کے بعد پیچھے جانے والوں کیلئے دو بتئیں |
| 78 | اللہ! تم سے ہر ناپسندیدہ بات دُور کر دے | 66 | زمین 40 دن روتی ہے |
| 78 | انتقالِ باکمال | 66 | جگہ کس پر روتی ہے؟ |
| 78 | مزار شریف کی برکت | 67 | آسمان وزمین کیوں روتے ہیں؟ |
| 79 | اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھنے والا جہنم سے آزاد | 67 | نماز کی جگہ روتی ہے |
| 79 | نیکیاں چُھپانے کے فضائل (4 فرامین مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) | 67 | آسمان کا دروازہ روتا ہے |
| 80 | حج کرنے والے لمُحرم جیسا ثواب | 68 | نمازی عورت اور چھلی (حکایت) |
| 80 | مولیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانا | 69 | مدنی چینل نے مجھے وضو کرنا سکھا دیا! |
| 80 | مجھے غسل کا پتا ہی نہ تھا | 70 | ایک صاحب سے جب گناہ ہو گیا |
| 81 | ستر ہزار فرشتے پیچھے نماز پڑھتے ہیں | 71 | چھوٹے گناہوں کے لئے کفارہ بننے والی بعض نیکیاں |
| 81 | اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا چرواہا | 71 | چار فرامین مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم |
| 83 | ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی گفتی کے برابر نیکیاں | 71 | ”کفارہ“ سے کیا مراد ہے؟ |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|--|
| 96 | مُجمَع کی فِجْرِ باجماعت کی مخصوص فضیلت | 85 | پانچ نمازوں کے فضائل |
| 96 | نبی کا گمان یقین کے برابر ہوتا ہے | 85 | دُرود شریف کی فضیلت |
| 97 | فِجْر و عشا چالیس دن باجماعت پڑھنے کی عظیم الشان فضیلت | 85 | پانچ نمازوں میں فضیلت کی ترتیب |
| 97 | دوزخ سے آزادی | 86 | نماز کی پابندی جنت میں لے جائے گی |
| 97 | رسائل کی برکت | 86 | پانچ نمازوں کے عظیم الشان فضائل |
| 98 | فِجْر و عشاء کے فضائل | 87 | فِجْر کی نماز کے فضائل |
| 98 | فرشتوں کی تہلیلوں کے اوقات | 87 | فِجْر کی نماز پڑھنے والا اللہ کے ذمے |
| 98 | ہر بالغ کے ساتھ 62 فرشتے | 88 | نماز فِجْر کی پابندی کون کر سکتا ہے؟ |
| 99 | فرشتوں والی حدیث کے عمدہ مدنی پھول | 88 | شیطان کا جھنڈا |
| 99 | فِجْر و عشاء پڑھنے والا جہنم میں نہیں جائے گا | 88 | رضائی اور شیطانی گروہ |
| 100 | فِجْر و عشاء کی فضیلت کی حکمت | 89 | شیطان کا تین گروہیں لگانا |
| 100 | آدمہ کے چاند نے آسمان کا چاند کچھ کر فرمایا: | 89 | صبح کے وقت مزے کی نیند کا سبب |
| 101 | عشق رسول میں ڈوبی ہوئی شرح | 89 | وقت شروع ہوتے ہی سنتِ فِجْر پڑھ لینا بہتر ہے |
| 102 | پڑھو دُعا کا 100 بار دیدار | 89 | پریشان حال ہو کر صبح کرنے والا کون؟ |
| 104 | نمازِ عصر کا ڈبل اجر | 90 | شیطان نے کان میں پیشاب کر دیا ہے |
| 104 | دُگے اجر کی دُجوہات کے مدنی پھول | 90 | فِجْر کے لئے نہ جاگنا بڑی محسوس ہے |
| 104 | عملِ خبیث ہو گیا! | 90 | شیطان واقعی پیشاب کرتا ہے |
| 105 | نمازِ عصر چھوڑنے کے عادی پر اندر سے کفر | 91 | شیطان کا نرمہ وغیرہ |
| 105 | 40 منٹ پہلے تیاری (دکایت) | 91 | تہجد یا فِجْر کے لئے اٹھنے کا مدنی اُنھن |
| 105 | ایک بیان نے کئی نمازی بنا دیے | 92 | جاگنے کیلئے آرام Set کر لیجئے |
| 106 | انگل و عیال اور مال برباد ہو گئے | 92 | نیند میں کمی لانے کے طریقے |
| 106 | وٹر کا مطلب | 93 | گویا ساری رات عبادت کی |
| 107 | میت کو فِجْر میں سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے | 93 | شرح حدیث |
| 107 | اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا..... | 94 | تذکرہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ |
| 108 | تقسیمِ رزق کے اوقات | 95 | عثمان غنی کا اتباع رسول |
| 108 | مُناتقت کی ایک علامت | 95 | دو بار جنت خریدی |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 118 | اللہ پاک اور فرشتوں کے دُروہ بھیجنے کے معنی | 108 | اس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے |
| 119 | ایک جمعہ 70 جمعوں کے برابر | 109 | عُشر کے بعد نہ سونیں |
| 119 | شفا داخل ہوتی ہے | 109 | سنت عُشر کے متعلق 3 فرامینِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم |
| 119 | دس دن تک بلاؤں سے حفاظت | 109 | عُشر کی سنتوں کے بارے میں مدنی پھول |
| 119 | رُزق میں تنگی کا ایک سبب | 110 | مغرب کی نماز کے فضائل |
| 119 | فرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں | 110 | مقبول حج و عمرہ کا ثواب |
| 120 | شرح حدیث | 110 | مغرب کے فرضوں کے بعد 6 رکعتیں |
| 120 | پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ | 110 | نماز اقامتین کا طریقہ |
| 120 | غریبوں کا حج | 111 | مغرب و عشا کے درمیان عبادت کا ثواب |
| 121 | جمعہ کیلئے جلدی رکنا حج ہے | 111 | عشا کی نماز کے فضائل |
| 121 | حج و عمرہ کا ثواب | 111 | مُنافقوں پر نماز فجر و عشا بھاری ہے |
| 121 | سب دنوں کا سردار | 112 | شرح حدیث |
| 122 | جانوروں کا خوف قیامت | 112 | مُنافقین عشا و فجر میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے |
| 122 | دُعا قبول ہوتی ہے | 112 | حدیث میں کون سے مُنافق مُراد ہیں؟ |
| 122 | عُشر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو | 113 | نماز عشا سے پہلے سونا |
| 122 | صاحب بہار شریعت کا ارشاد | 113 | عشا سے قبل سونا مروہ ہے |
| 122 | حکایت | 114 | عشا کے بعد گفتگو کرنے کی تین صورتیں |
| 123 | ہر جمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنم سے آزاد | 114 | نمازوں کے ناموں کی وجہ |
| 123 | عذابِ قہر سے محفوظ | 115 | جمعہ کے فضائل |
| 123 | جمعہ تا جمعہ گناہوں کی معافی | 115 | جمعہ کو دُروہ در شریف پڑھنے کی فضیلت |
| 123 | تذکرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ | 116 | آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلا جمعہ کب ادا فرمایا؟ |
| 124 | آزادی کے بعد تمام عَزوات میں شرکت | 116 | جمعہ کے معنی |
| 124 | سینا مسلمان کی شان | 117 | سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تقریباً 500 جمعے پڑھے |
| 125 | سادگی کی انوکھی حکایت | 117 | تین جمعے سُستی سے چھوڑے اس کے دل پر مہر |
| 125 | پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرمادیتے | 117 | اہامت کا مصلے |
| 126 | 200 سال کی عبادت کا ثواب | 118 | جمعہ کے عمامہ کی فضیلت |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 134 | حُطْبَہٴ نکاح سُننا بھی واجب ہے | 126 | مرحوم والدین کو ہر جمعہ آئصال پیش ہوتے ہیں |
| 134 | پہلی آذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز | 126 | جمعہ کے پانچ خصوصیات |
| 134 | حُطْبَہٴ 7 مدنی پھول | 126 | جنت واجب ہوگی |
| 135 | وہ دعوتِ اسلامی میں کیسے آئے؟ | 127 | صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھئے |
| 137 | جماعت کے فضائل | 127 | دس ہزار برس کے روزوں کے برابر |
| 137 | دُور و شریف کی فضیلت | 127 | جمعہ کا روزہ کب مکروہ ہے؟ |
| 138 | پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور باجماعت نماز (حکایت) | 128 | مدنی حلیہ دیکھ کر متاثر ہو گئے |
| 138 | ہم بھی خوب عاشقِ رسول ہیں! | 129 | جمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب |
| 139 | باجماعت فرض نماز ایک نظر میں | 129 | قبر والدین پر ”لیس“ پڑھنے کی فضیلت |
| 140 | باجماعت نماز کی اہمیت | 129 | تین ہزار مغفرتیں |
| 140 | اللہ پاک کے پیارے | 130 | جمعہ کو لیس پڑھنے والے کی مغفرت ہوگی |
| 141 | باجماعت نماز کے بعد دُعاے حاجت قبول ہے | 130 | رُوحیں جمع ہوتی ہیں |
| 141 | پچیس (25) درجہ افضل | 130 | ”سُورَةُ الْكَافِرَاتِ“ کی فضیلت |
| 141 | ستائیس (27) درجہ افضل | 130 | دونوں جمعہ کے درمیان نور |
| 141 | سُئمندر پار جانے کے لئے تیار مگر | 130 | کعبے تک نور |
| 142 | پرہیز گاروں کو ثواب زیادہ دوسرے کو کم | 131 | ”سُورَةُ حَمَّ الدَّخَانَ“ کی فضیلت |
| 142 | ایک بزرگ فرماتے ہیں | 131 | ستر ہزار فرشتوں کا استغفار |
| 143 | جماعت نکل گئی تو وہی نماز 25 بار پڑھی (حکایت) | 131 | جمعہ کو فجر سے پہلے استغفار کی فضیلت |
| 143 | امین کے معنی | 131 | نماز جمعہ کے بعد |
| 144 | دعوتِ اسلامی والوں کے مدنی حلئے دیکھ کر متاثر ہو گئے | 132 | جمعہ کے مستحبات |
| 145 | جماعت نکل جانے کا سات دن تک غم! | 132 | غسلِ جمعہ کا وقت |
| 145 | جماعت فوت ہو جانے پر دوسری نماز تک عبادت | 132 | غسلِ جمعہ سنتِ غیر مؤکدہ ہے |
| 145 | جماعت نکل جانے پر رونے لگتے | 133 | حُطْبَہٴ میں قریب رہنے کی فضیلت |
| 146 | صحابہ جان بوجھ کر جماعت ترک نہ کرتے | 133 | تو جمعہ کا ثواب نہیں ملے گا |
| 146 | رُکعت بچانے کیلئے وُصُو میں رعایت | 133 | چپ چاپ حُطْبَہٴ سُننا فرض ہے |
| 146 | آذان کی آواز کے ساتھ ہی مسجد میں داخلہ | 133 | حُطْبَہٴ سُننے والا دُور و شریف نہیں پڑھ سکتا |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|--|
| 160 | ناہینا کیلئے نماز باجماعت افضل ہے | 147 | مسجد کی طرف کھڑکی بنوائیے |
| 160 | مدینہ اب اکثر موزیات سے پاک ہو چکا ہے | 147 | مرد کے مکان کا روشن دان (دکایت) |
| 161 | چلوہل کے کرتے ہیں ذکر مدینہ | 148 | اعلیٰ حضرت کا نماز باجماعت کا جذبہ |
| 161 | مدینہ لوگوں کو پاک و صاف کرے گا | 148 | نماز باجماعت کا عجیب جذبہ |
| 161 | مدینہ کو شرب کہنا گناہ ہے | 149 | حضرت عبد اللہ بن عمر نے دیکھ کر... (دکایت) |
| 162 | شرب کہنا کیوں منع ہے | 149 | 5 نمازوں کی جماعت کی عظیم الشان فضیلت |
| 163 | جماعت مُعاف ہونے کی 20 مجبوریاں | 150 | تذکرہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ |
| 163 | جماعت کے جُدا جُدا 30 مدنی پھول | 151 | عبادت و ریاضت |
| 163 | جماعت کس پر واجب ہے؟ | 151 | انتقال مبارک |
| 164 | عورت پر جماعت واجب نہیں | 151 | قبر پر نشانی لگانا |
| 164 | عورت اور جُحد و عید کی نماز | 152 | حج تبرور و مقبول عمرے کا ثواب |
| 164 | تراویح و وتر کی جماعت کے مسائل | 153 | حج مبرور کون سے حج کو کہتے ہیں؟ |
| 165 | سورج اور چاند گہن کی نماز | 153 | جماعت ظہر کی فضیلت |
| 165 | تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل ہونے کی صورت | 154 | جماعت فجر و عشا کی فضیلت |
| 165 | بچوں کے صف میں کھڑے ہونے کے مسائل | 154 | پوری رات کی عبادت کا ثواب |
| 166 | ہر صف اپنی پچھلی سے افضل ہے | 154 | حدیث پاک کی تشریح |
| 166 | امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا | 155 | نبی کی دعوت کی عظیم الشان فضیلت |
| 167 | اپنی فرض شروع کر دی کہ جماعت کھڑی ہو گئی! | 155 | مجھے ایک نئی زندگی ملی |
| 167 | اپنی فجر و مغرب کے دوران جماعت کھڑی ہونے کا مسئلہ | 156 | جماعت سے نماز پڑھنے کی 11 حکمتیں |
| 169 | نماز باجماعت کیلئے مسجد کو جانے کی 30 نیتیں | 157 | مقبولوں کے پیچھے والوں کی مغفرت (دکایت) |
| 170 | ٹرین کے حادثے میں جان بچائی گئی | 157 | میں بالوں میں کنگھی کر رہا تھا... (دکایت) |
| 171 | نظریں نیچی رکھنے سے دل پاک ہوتا ہے | 158 | امام جس کیفیت میں ہوشاں جماعت ہو جائیے |
| 171 | بُرے خاتمے کے خوف سے..... | 159 | آہ! حیرت دنیوی تعلیم کیلئے پوچھو گچھو |
| 172 | نیچی نظر رکھنے کے لئے لاجواب مدنی پھول | 159 | ایک ناہینا کی دکایت |
| 172 | ایک جماعت ختم ہو چکی ہو تو..... | 160 | ناہینا پر جماعت واجب نہیں |
| 173 | 26 ذرہ ثواب کا حصہ دہ | 160 | ایک ناہینا صحابی کا سوال (دکایت) |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 183 | بابند جماعت کو حقیقی رزق ملے گا | 173 | فتنے سے بچنا ضروری ہے |
| 184 | کسی بھی عبادت کیلئے مسجد میں آنا جانا ثواب ہے | 173 | اسلامی کنینیں اور جماعت |
| 184 | گناہ بخش دیے جائیں گے | 174 | شرح حدیث |
| 184 | تمہیں ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے (حکایت) | 174 | نماز کیلئے عمدہ لباس اور عطر لگانا مستحب ہے |
| 185 | مسجد سے گھر دور رکھنے کی حکمت (حکایت) | 175 | آیت ”مُحَذِّوْا زَیْنَتَکُمْ“ سے معلوم ہونے والے احکام |
| 185 | دور سے آنے والے کے لیے زیادہ ثواب | 175 | مسجدیں پاک صاف رکھنے سے متعلق 3 احادیث |
| 185 | دور سے آنے پر زیادہ ثواب کا سبب | 176 | قیقی لباس میں نماز |
| 186 | قدموں کے نشان لکھے جائیں گے | 176 | اعلیٰ حضرت نماز کے لئے عمدہ لباس پہننے |
| 186 | سست لوگوں کیلئے گھر مسجد کے قریب ہی اچھا | 176 | میلے کپیلے لباس میں نماز پڑھنا مناسب نہیں |
| 186 | مسجد جاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھنا | 177 | گناہ بخش دیے جائیں گے |
| 187 | ہر قدم صدقہ ہے | 177 | جماعت ملانا کسے کہتے ہیں؟ |
| 187 | ہر عبادت کیلئے میں اٹھنے والا قدم صدقہ ہے | 178 | زمین کے ٹکڑوں کی آپس میں بات چیت |
| 187 | نفرتوں کے باؤل چھٹ گئے | 178 | زمین کا ٹکڑا قیمت میں گواہی دے گا |
| 188 | نماز کے انتظار کے فضائل | 178 | مولیٰ علی کا جگہ لوگواہ بنانے کی اُمید پر وہاں نماز پڑھنا |
| 188 | بھلائی پر رہو گے | 178 | زمین کو بھی خوش کرو! |
| 188 | نمازیوں میں لکھا جاتا ہے | 179 | زمین کا ٹکڑا بول اٹھا! (حکایت) |
| 189 | فرشتوں کے پاس فخر | 180 | کالے لچھو |
| 189 | گناہ دھونے والے اعمال | 181 | مسجد کی طرف چلنے کے فضائل |
| 189 | شرح حدیث | 181 | ہر قدم پر درجے کی بلندی اور گناہوں کی معافی |
| 190 | انتظار نماز میں مسجد میں آرزوئے وفات (حکایت) | 181 | گھر سے نکلنے وقت علاوہ نماز کوئی اور بھی مقصد ہوا تو۔۔؟ |
| 190 | 40 دن تکبیر اُولیٰ کے ساتھ | 182 | گناہ مٹا گنہگاروں کیلئے تو نیک بندوں کیلئے کیا؟ |
| 191 | 40 کے عدد کی خوبیاں | 182 | فرشتوں کی دُعا پانے کیلئے وہیں پڑے رہو |
| 191 | تکبیر اُولیٰ کسے کہتے ہیں؟ | 182 | بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کس کے لیے؟ |
| 191 | تکبیر اُولیٰ اور مفتی دعوت اسلامی | 183 | احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ثواب |
| 192 | فرشتے دُرو بھیجتے ہیں | 183 | گھر لوٹنے تک رحمت الہی میں |
| 192 | صفیں ملانے اور دُرو بھیجنے کا مطلب | 183 | جنت میں مہمانی |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|---|
| 206 | پہلی صفحہ والوں کے متعلق معلوماتی سوال جواب | 193 | پہلی صفحہ کی فضیلت |
| 207 | نیکی میں ایثار کے تعلق سے ایک سوال | 193 | نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لیے اختلاف بھی عبادت ہے! |
| 208 | تجھدار بچے کو نماز کے دوران پیچھے کر دینا ظلم ہے | 193 | مؤذن صاحب جب شہید ہو گئے۔۔۔ (حکایت) |
| 208 | بڑوں کی صفحہ میں بچوں کا مسئلہ | 194 | مسجد کے مؤذن صاحب کا مسئلہ |
| 209 | کھیل کے میدان سے علم دین کی شاہراہ پر | 194 | فرائض اندازی کا طریقہ |
| 209 | سیدھی طرف زیادہ ثواب ہے | 194 | تین انبیاء کے ساتھ فرائض اندازی کا معاملہ پیش آیا |
| 210 | سیدھی طرف کی فضیلت کا سبب | 195 | ﴿۱﴾ حضرت یونس اور فرائض اندازی |
| 210 | ڈگنا ثواب..... کب؟ | 196 | عذاب تلخ کی دعا |
| 211 | سیدھی جانب کے مقابلے میں الٹی جانب افضل ہونے کی صورت | 197 | مچھلی کے پیٹ میں |
| 211 | امام کا فرض نماز کے بعد نمازناست ہے | 197 | سبق آموز مندی پھول |
| 212 | امام کے ٹمڑنے میں سختی | 198 | ﴿۲﴾ حضرت زکریا علیہ السلام اور فرائض اندازی |
| 212 | سلام کے بعد ٹمڑنے والا امام تارک سنت ہوا | 199 | ﴿۳﴾ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرائض اندازی |
| 212 | جماعت کے بعد مستحبوں کیلئے ایک مستحب کام | 199 | کیا ہر طرح کی فرائض اندازی سنت ہے؟ |
| 213 | امام کے عین پیچھے والے کو 100 نمازوں کا ثواب | 200 | ایک بیان نے زندگی بدل دی |
| 213 | سب سے پہلے رحمت کس پر آتی ہے؟ | 201 | صحابہ کرام کا پہلی صفحہ پانے کا جذبہ |
| 214 | پہلی صفحہ والوں سے ڈگنا آخر | 202 | جنائزے میں کون سی صفحہ افضل ہے؟ |
| 214 | ڈگنے آجڑ کی شکر | 202 | شیطان بھینٹ کے بچنے کی طرح۔۔۔۔۔ |
| 214 | اگر اگلی صفحہ میں گیب نظر آئے تو۔۔۔ | 202 | شرح حدیث |
| 214 | امام کے لیے ایک سنت | 203 | اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ |
| 215 | دلوں میں اختلاف | 203 | بھینٹ بکری کے بچنے۔۔۔۔۔ |
| 215 | کہیں چہرے نہ بگڑ جائیں! | 203 | آقا صفحہ سیدھی کرواتے |
| 215 | صفیں ڈرست نہ کرنے سے خشوع و خضوع نہ رہے گا | 204 | آقا ہماری نمازیں دیکھ رہے ہیں |
| 216 | صفیں سیدھی کرنا چھوڑا تو آپس میں جھگڑے پیدا ہو گئے | 204 | صفحہ کی ڈرتی سے مراد؟ |
| 216 | صفیں ڈرست کرنے کا طریقہ | 204 | صفحہ سیدھی نہ کرنا گناہ ہے |
| 218 | سانسوں سے شیطان جمل جاتا ہے! کن کی؟ | 205 | صفحہ ڈرست کرنے کے تین عظیم الشان فضائل |
| 218 | صفحہ بلانے کی فضیلت | 205 | اگلی صفحہ میں خالی جگہ رہ گئی تو کیا کرے؟ |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 231 | ”مسجد کے عادی“ کے ایمان کی گواہی دے دو | 218 | صَف کے اندر بیگ وغیرہ رکھنا |
| 232 | مسجد آباد کرنے کے معنی | 218 | بادشاہوں کی ہڈیاں |
| 232 | میٹھے کو مسجد سے چھٹے رہنے کی تلقین | 220 | صَفِ اَوَّل سے پیچھے ہونے والے |
| 233 | نور میں چھپا ہوا آدمی (حکایت) | 220 | نماز کا اثر ہینگی پر پڑتا ہے |
| 233 | سفید اونٹ جیسی مسجدیں | 221 | نگلے سر نماز پڑھنا |
| 234 | اللہ پاک تین شخصوں کا ضامن ہے | 221 | عمل کثیر کے معنی |
| 234 | مسجد، شیطان سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے | 222 | آستین چڑھا کر نماز پڑھنا |
| 234 | اندھیرے میں مسجد کو جانے کی فضیلت | 222 | ”ہاف آستین“ میں نماز پڑھنا کیسا؟ |
| 234 | اللہ پاک مہمانی تیار کرتا ہے | 222 | بے نمازی پڑوسی کو نماز کی دعوت دیجئے |
| 234 | سایہ عرش پانے والا | 223 | جماعت میں نہ آنے والے کی خبر گیری کیجئے |
| 235 | مسجد سے جدا ہونا گوارا نہیں ہوتا | 223 | نماز کیلئے بھی نکلا کرو! (حکایت) |
| 235 | مومن مسجد میں ایسا جیسے پانی میں مچھلی | 223 | ہر مریض کو جماعت معاف نہیں |
| 235 | اللہ کا پیارا | 224 | جماعت میں نہ آنے والوں کی معلومات کرو! |
| 236 | اپنا پیارا بنانے کے معنی | 224 | عبرت کیلئے جنازہ تارک جماعت کے گھر کی طرف لے چلو! |
| 236 | اللہ والے کون؟ | 224 | فاروق اعظم نے معلومات کی (حکایت) |
| 236 | مسجد میں باتیں کرنا | 225 | نفل کی وجہ سے واجب نہیں چھوڑنا چاہئے |
| 236 | چالیس سال کے اعمال برباد | 226 | تذکرہ سپہ نامہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ |
| 237 | جس طرح چوپایہ گھاس کھا جاتا ہے | 226 | حضرت عمر فاروق کے فضائل پر 5 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم |
| 237 | اللہ پاک سے اعلق لوگ | 227 | وفات شریف |
| 237 | مسجد کی تعظیم کرنے والے دو بزرگ | 227 | بدوں کو بدی نہ کر پانے پر غم ہوتا ہے! |
| 237 | مسجد میں بیٹھنا | 228 | بچے ہر بید اور سری پائے بیچتے تھے |
| 238 | چادر کو بل دے کر مارا | 229 | اگر جماعت فوت ہو جانے کا نقصان جان لیتا تو..... |
| 238 | مسجد میں بیٹھنے کی 5 نیتیں | 230 | ”دعشکل کا طریقہ“ رسالہ پڑھنے کی برکت |
| 238 | مسجد میں ہسنے کا عذاب | 231 | مسجد کے فضائل |
| 239 | مسکرانے، ہسنے اور تہقیر گانے کی تعریفات | 231 | دُؤد شریف کی فضیلت |
| 239 | مسجد میں صفائی کرنے کا ثواب | 231 | مسجدیں جنت میں جائیں گی |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|--|
| 256 | سجدے میں بہت دُعائیں مانگو | 239 | جنت میں دیکھ رہا ہوں |
| 256 | سجدہ شکر کے لیے وضو لازمی ہے | 239 | شادی کا نسخہ |
| 256 | دورانِ سجدہ دعائیں کوشش کرو | 240 | ویران مسجد کیسے آباد ہوئی! |
| 257 | سجدے میں قبولیت دعا کی بہت اُمید ہے | 241 | تعمیر مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت |
| 257 | دُعا کی توفیق ملنا سجدہ شکر کا موقع ہے | 241 | مسجد میں چندہ دینے والے جنت میں گھر پائیں گے |
| 257 | پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا | 241 | مسجد کیلئے چندہ دینے والے دوزخ سے آزادی پائیں گے |
| 258 | اسلام کی تحریر (فرضی حکایت) | 241 | سب چندہ دینے والے ثواب پائیں گے |
| 258 | سجدے میں دعا قبول ہونے کی چار حکایات | 242 | ایمان کی حفاظت کا ایک عمل ”نماز باجماعت“ |
| 258 | ﴿۱﴾ سیّدنا سلیمان اور ایک کسان | 242 | آذان کے بعد مسجد سے نکلنا |
| 260 | ﴿۲﴾ سجدے میں دعا کے بعد ربائی نصیب ہوگی | 243 | مسجد میں کی جانے والی غلطیوں کے متعلق 14 مَدَنی پھول |
| 261 | ﴿۳﴾ کھانا مل گیا | 245 | مسجدوں میں دوسروں کو تکلیف دینا |
| 263 | ﴿۴﴾ حضرت شبلی نے سجدے میں دُعا مانگی (حکایت) | 245 | اللہ ورسول کو ایذا دینے والا |
| 263 | ہر دینی و دنیوی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھئے | 246 | اللہ پاک کو ایذا دینے کا معنی |
| 263 | تین بیماریوں کو ناپسند مت سمجھو | 246 | خارش کا دردناک عذاب |
| 264 | شیطان روتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے | 246 | مسجد اور مائیک کا استعمال |
| 264 | یہاں کون سا سجدہ مُراد ہے؟ | 246 | مائیک پر شیخینہ |
| 265 | سجدہ تلاوت کے 14 آداب | 247 | رات کے چار بجے فون آیا |
| 266 | حاجت پوری ہونے کیلئے | 247 | بلند آواز میں تلاوت کرنا |
| 267 | گانوں کا شوقین نوجوان قرآن کا قاری بن گیا | 248 | دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام اور مائیک کا استعمال |
| 268 | سجدوں کی کثرت بلندی و کرجات | 249 | مسجدوں میں دوسروں کی تکلیف کا سبب بننے والی 40 حرکتوں کی نشاندہی |
| 268 | ادائے سنت کا جذبہ | 252 | مسجد میں تھوکتنا خطا ہے |
| 269 | دُرجہ بلند ہونے اور نیکیاں لکھ جانے میں فرق | 252 | واضحی کا تیکا |
| 269 | اعضائے جُود: جسم کی آگ سے محفوظ رہیں گے | 252 | مسجد کے مُتعلّق دو اہم مَدَنی پھول |
| 270 | مائیک! کیا مانگتا ہے؟ | 253 | صدر سے پیار ہو گئے |
| 270 | حضرت ربیعہ کا تعارف | 255 | سجدے کے فضائل |
| 271 | اختیارِ رات مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ و آلہ و سلم | 255 | دُرد شریف کی فضیلت |
| | | 255 | مغفرت کا نسخہ |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|---|
| 285 | جنت واجب ہو جاتی ہے | 271 | جو بھی مانگو خُصُّو رِضْوَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ سَلَّمَ دیتے ہیں |
| 285 | جنت واجب ہونے کا مطلب | 273 | بلند مرتبے نفس کی مخالفت سے ملتے ہیں |
| 286 | خُشُوع سے نماز پڑھنا گناہوں کا کفارہ | 273 | خوش خبری من کر سجدہ شکر کرنا سنتِ مُسْتَحَبَّہ ہے |
| 286 | رُکُوع سے غمراہ یہاں پوری نماز ہے | 274 | سجدہ شکر کا طریقہ |
| 286 | جان بوجھ کر گناہ کرنا | 275 | سجدے میں پیشانی کو نقصان پہنچانا |
| 287 | گناہ کی تعریف | 275 | تورانی پیشانی |
| 287 | گناہِ صغیرہ پر اصرار کے معنی | 275 | رحمت بھری حکایت |
| 288 | تذکرہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ | 275 | بغیر کچھ بچھائے سجدہ کرنا افضل ہے |
| 289 | مال و جان آقائے دو جہاں پر قربان | 276 | گرد آلود پیشانی کی فضیلت |
| 289 | صدیق اکبر نے امامت فرمائی | 276 | چہرے پر سجدے کا نشان |
| 290 | صحابہ کی فضیلت میں ترتیب | 277 | پیشانی کے دھبے کے متعلق اعلیٰ حضرت کا ”اقول“ |
| 291 | سفرِ آخرت میں موافقت | 278 | تجدُّد نماز کا چہرہ نورانی ہو جاتا ہے |
| 291 | وفات شریف | 278 | نیکی دل کا نور اور چہرے کی چمک |
| 292 | گناہ کو حلال سمجھنا | 278 | کرائے کا کھلاڑی مبلغ کیسے بنا؟ |
| 292 | پھرونے لگے (حکایت) | 281 | خُشُوعٌ وَخُصُوعٌ سَے نَمَاز پڑھنے کے فضائل |
| 292 | ایک شخص جہنم سے ایک ہزار سال بعد نکلے گا | 281 | ڈُرو و شریف کا پرچہ کام آ گیا (حکایت) |
| 293 | ماموں کی انفرادی کوشش | 282 | خُشُوع کی تعریف |
| 294 | دوران نماز چٹھونے 40 ڈٹک مارے (حکایت) | 282 | نماز میں ”خُشُوع“، مُسْتَحَبَّہ ہے |
| 294 | نماز میں آنکھیں بند نہ کرو | 282 | آگ لگ گئی مگر نماز میں مشغول رہے! |
| 294 | نماز میں آنکھیں بند رکھنا یہودیوں کا فعل ہے | 283 | چار مختصر حکایات |
| 294 | آنکھیں بند رکھنا کب بہتر ہوتا ہے | 283 | اللہ پاک ایسی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا |
| 295 | نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کا مسئلہ | 283 | نماز میں آنسو بہتے رہتے |
| 295 | اللہ کو گویا دیکھ رہے ہو | 283 | نماز میں ظاہری و باطنی خُشُوع کسے کہتے ہیں؟ |
| 295 | اے گناہ کرنے والے خبردار! ”اللہ دیکھ رہا ہے“ | 284 | نماز کیسی ہونی چاہیے! |
| 296 | ”اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے“ کہنا کیسا؟ | 284 | حضرت حاتمِ اصم کی نماز کا انداز |
| 296 | ہزار حج سے بہتر عمل | | |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 308 | نماز کے وقت اپنی ہر شے کو اوداع کہہ دو! | 297 | آنکھوں میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی |
| 309 | یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے | 297 | آنکھوں کے فٹل مدینہ کا ایک مدنی نسطہ |
| 309 | موت کے بارے میں 6 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم | 297 | نیچے نظر رکھنے کا لا جواب طریقہ |
| 309 | اگر جانور موت کے بارے میں جان لیتا تو..... | 298 | کوئی دیکھ تو نہیں رہا! |
| 309 | موت کو 20 بار یاد کرنے کی فضیلت | 298 | ڈیزائن والی چادر میں نماز؟ |
| 310 | موت مسلمان کیلئے کفارہ ہے | 298 | لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے |
| 310 | خوش گوار مجلس | 299 | ڈیزائن والے لباس میں نماز جائز ہے |
| 310 | پھر اس کا درجہ یہ نہیں | 299 | نئے نعلین شریفین |
| 310 | موت کے بارے میں انبیاء اولیاء کے بعض واقعات و ارشادات | 300 | سونے کی انگوٹھی |
| 311 | زندہ شخص قبر میں (حکایت) | 300 | سونامرد کیلئے حرام |
| 312 | زمین کا تعجب کرنا | 300 | سونے کی انگوٹھی پھینک دی (حکایت) |
| 312 | لبی اُمید نیکیوں کی راہ میں رکاوٹ ہے (حکایت) | 301 | پرندے کی محبت کا وبال (حکایت) |
| 312 | مجھے جلدی ہے! (حکایت) | 301 | پرندے پالنا کیسا؟ |
| 313 | نہ جانے منہ کا لقمہ حلق سے اترے گا بھی یا نہیں! | 302 | صحابی نے باغ صدقہ کر دیا (حکایت) |
| 314 | شام کرو تو صبح کی اُمید مت رکھو! | 302 | تاہی نے باغ صدقہ کر دیا (حکایت) |
| 314 | آج کا ”جناب“ کل کا ”مرحوم“ | 302 | دوست کی ناراضی کا خوف مگر..... |
| 315 | تم دنیا دار مت بننا | 303 | خُشوع والی نماز غم دُور کرتی ہے |
| 315 | دیندار اور دنیا دار کی پہچان | 304 | روزی میں بڑکتے کامضبوط ڈریبہ |
| 316 | تین لکڑیاں | 304 | بڑی عمر پانے کے 10 اسباب |
| 316 | بڑھا پاموت کے گھاٹ اتار دیتا ہے | 304 | بندہ رکعتیں کیوں بھولتا ہے؟ |
| 317 | کون جنت میں جانا چاہتا ہے؟ | 305 | آذان میں شیطان دُور کرنے کی تاثیر ہے |
| 317 | اُس دنیا سے پناہ جو آخرت کی بھلائی سے روکے | 305 | نماز میں بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں |
| 317 | خبردار! صحت سے دھوکا مت کھانا! | 305 | شیطان نے خزانے کا پتا بتا دیا! (حکایت) |
| 318 | کوہیت کا ایک دولت مند تاجر | 306 | رکعتوں کی گنتی بھول جائے تو کیا کرے؟ |
| 319 | تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا! | 307 | وہ انٹرنیٹ کا غلط استعمال کیا کرتے تھے |
| 319 | لبی اُمیدوں سے بچنے کا طریقہ | 308 | دنیا سے جانے والے کی طرح نماز پڑھے |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|---|
| 334 | نماز میں داڑھی سے کھیلنے کا مسئلہ | 320 | کس کی قبر جنت کا باغ بنے گی؟ |
| 334 | کب کہاں نظر ہو (حکایت) | 320 | ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ |
| 335 | پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگائے! (حکایت) | 321 | خُشوع و خُضوع سے نماز نہ پڑھنے کے نقصانات |
| 336 | نماز میں دیدارِ مصطفیٰ (ایمانِ افروز حکایت) | 322 | ایمیتان سے نماز پڑھنے کی فضیلت |
| 336 | نماز میں آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تصوّر | 323 | نماز کے بعد کی کیفیات کی تین حکایات |
| 337 | نماز میں سلام عرض کرنے کا طریقہ | 323 | کہیں میری نماز میرے منہ پر نہ مار دی جائے! |
| 337 | روزانہ نیتے کے ڈیڑھ دو سو روپے کے نکالشن | 324 | امام صاحبان نماز کے مسائل بتاتے رہیں |
| 339 | نماز میں خُشوع و خُضوع پیدا کرنے والے اسباب | 324 | سرکارِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیٹھ مبارک کے پیچھے سے دیکھنا |
| 339 | آقا کی چار دعائیں | 324 | امام صاحب نیکی کی دعوت دیا کریں |
| 340 | علمِ نافع سے دل میں خُشوع پیدا ہوتا ہے | 325 | پیچھے سے دیکھنا کیا نماز کے ساتھ خاص تھا؟ |
| 340 | ”علمِ نافع“ کسے کہتے ہیں؟ | 325 | دل مبارک پر دو آنکھیں اور دو کان |
| 340 | --- شیطان قریب نہیں آتا | 326 | خفقت کے ساتھ رات کا قیام |
| 341 | گناہ خُشوع کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں | 327 | غافل کی ساری رات کی عبادت سے بہتر عمل |
| 341 | دلوں کو نرم کرنے والے کام | 327 | جتنا خُشوع اتنا ثواب |
| 341 | یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت | 327 | تذکرہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما |
| 342 | دل کی تختی کیسے دُور ہو؟ (حکایت) | 328 | دینِ اسلام کی خاطر قربانیاں |
| 342 | دل کی پیدائش کا مقصد | 328 | جنتِ عمار کی مُشتاق ہے |
| 342 | سخت دل کی پہچان | 328 | وفات شریف |
| 343 | اللہ کے نزدیک سورج سے زیادہ روشن چہرہ کس کا ہوگا؟ | 329 | صحابہ کی عظمت و شان قرآن سے |
| 343 | گناہوں سے دل کالا ہو جاتا ہے | 329 | تمام صحابہ جنتی ہیں |
| 344 | خالق سے ملنا دل کالا کرتا ہے | 331 | صحابہ کے متعلق آیات کا خلاصہ |
| 344 | گناہ کفر کے قاصد ہیں | 332 | صحابہ کی عظمت و شان احادیث سے |
| 345 | دل پر فہم کر دی گئی تو نیکی کی توفیق نہ ملے گی | 333 | میری جانب مُتوجّہ ہو جا! |
| 345 | دل کی تختی کا ایک سبب ”فضول گوئی“ ہے | 333 | نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے رحمت کا پھر جانا |
| 346 | لذیذ چیزیں کھاتے رہنا دل کی تختی کا باعث ہے | 333 | نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے احکام |
| 346 | کوہِ لبنان کے اولیا کی نصیحت | 334 | اللہ مجھے دیکھ رہا ہے |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|--|
| 358 | مولیٰ علی پر کچھی طاری ہو جاتی (حکایت) | 347 | دل کی تختی کا ایک سبب ”زیادہ ہنسنا“ |
| 358 | حضرت یحییٰ بہت زیادہ روتے تھے | 347 | ہنسنا غفلت کی علامت ہے |
| 359 | فاروق اعظم کے رونے کی آواز (حکایت) | 347 | کیا صحابہ ہنستے تھے؟ |
| 359 | جہنم کا نقشہ کھینچ جاتا (حکایت) | 348 | دل کی موت کا سبب |
| 359 | ہر وقت رونے والے بڑے رگ | 348 | کیا یہ اللہ سے ڈرنے والوں کا انداز ہے؟ (حکایت) |
| 360 | نماز میں رونے کا شرعی مسئلہ | 348 | اللہ سے ڈرنے والے کون ہیں؟ |
| 360 | نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس کے معنی یاد ہوں | 349 | روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا |
| 361 | دائیں بائیں کون ہے اس کا ہوش نہ ہو | 349 | وہ پھر کبھی ہنستا نہ دیکھا گیا (حکایت) |
| 361 | جلد جلد پڑھنے سے نماز کی روح چلی جاتی ہے | 349 | جنت میں کوئی روئے تو تعجب کی بات ہے |
| 361 | نماز ادا کرنے میں جلد بازی | 350 | موت کا یقین رکھنے والا کیسے ہنسے؟ |
| 362 | مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے | 350 | 40 سال تک نہ ہنسے |
| 362 | بڑے خاتمے کی وعید | 350 | 50 سال تک ہنستے نہ دیکھا |
| 363 | تذکرہ حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما | 350 | لباس نیکیوں والا اور..... |
| 363 | منافقین کو پہچاننے والے | 350 | نماز میں ہنسنے کے احکام |
| 364 | بارگاہِ فاروقی میں مقام | 351 | میوزک سینٹر بند کر دیا |
| 364 | حضرت حدیفہ بن یمان کی سادگی | 353 | توجہ بنانے والے معاملات سے پہلے فارغ ہو جائیے |
| 365 | خوفِ خدا اور خشوع و خضوع | 353 | تعمیر کاری کی بات (قول و حکایت) |
| 365 | انتقالِ مبارک | 353 | دل کا کھانے میں پھنسا رہنا خشوع میں رکاوٹ ہے |
| 365 | صدیوں بعد بھی جسم سلامت | 354 | نماز کو ”کھانا“، ”نہیں“، ”کھانے“، ”کو نماز بنا دوں!“ |
| 366 | قبر کھولنے کا مسئلہ | 354 | جماعت کیلئے دوڑنا اچھا نہیں |
| 367 | کوئے کی طرح چونچ نہ مارو | 354 | دوڑتے ہوئے نہ آؤ |
| 367 | شرح حدیث | 355 | نماز کیلئے نہ دوڑنے کے فائدے |
| 367 | جلدی نماز پڑھنے والے کی مثال | 355 | شیطان کے تین ہتھیار (حکایت) |
| 368 | دو بار نماز پڑھوائی | 357 | کاش! روتے روتے نماز پڑھنا نصیب ہو |
| 368 | رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پلتی جلتی نماز (حکایت) | 358 | مبارک سینہ ہانڈی کی طرح جوش مارتا |
| 369 | نماز اعلیٰ حضرت | 358 | رنگ زرو پڑ جاتا (حکایت) |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|--|
| 381 | ریا کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کے مسائل | 369 | آقا کی قراءت.... مرحبا! |
| 381 | ریا کی دو صورتیں | 369 | قرآن کریم تھوڑا پڑھو مگر ڈزست پڑھو |
| 381 | ریا والی عبادت کیزے لگے ہوئے بیج کی طرح ہے | 370 | اچھا قاری وہ جو اللہ سے ڈرنے والا ہو |
| 382 | ریا کاری کے خوف سے عبادت چھوڑنا کیسا؟ | 370 | سننے والوں کے زونگنے کھڑے ہو جاتے |
| 382 | ریا کے خوف سے فرض نہ چھوڑے | 370 | ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں |
| 382 | تہائی میں بھی ریا کاری ممکن ہے | 371 | قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے |
| 383 | 30 سال کی نمازیں ڈہرائیں | 372 | عوام درمیان نہ درجے کی جلد والی تلاوت کریں |
| 383 | عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا | 373 | نماز کے ضروری مسائل جاننا ضروری ہے |
| 383 | تو لوگ ٹھوٹھو کرے زنگیں | 373 | دو لٹھے کی نماز (حکایت) |
| 384 | سب سے پہلے خشوع اٹھ جائے گا | 374 | ”قبر کی پہلی رات“ نامی بیان نے زندگی بدل دی |
| 384 | ایک بھی نماز نہیں پڑھی | 375 | تو تمام معاملات ڈزست ہو جائیں |
| 385 | کیا کٹھنی کی وجہ سے حرکت کروں؟ | 375 | نماز کی قبولیت کیلئے اخلاص شرط ہے |
| 385 | پاؤں کٹ گیا مگر پتا نہ چلا (حکایت) | 375 | قتنہ و خیال کا خوف |
| 386 | میں اس پاؤں سے کبھی گناہ کی طرف نہیں گیا | 376 | دجال کو مسج کبھنی کی وجہ |
| 386 | حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں | 376 | رب العالمین کی توہین کرنے والا |
| 387 | اب لوگ ان کی مثالیں دیتے ہیں | 376 | گنہگار بندے کی فضیلت |
| 388 | شہد کی کٹھنی نے 17 ڈنک مارے (حکایت) | 377 | شہید، عالم اور سخی جہنم میں |
| 388 | ماں کی دُعا سے آنکھیں مل گئیں (حکایت) | 377 | ریا کارقاری و عالم کا انجام |
| 389 | محبوب باری کے دربار میں امام بخاری کا انتظار | 378 | ریا کار مال دار کا انجام |
| 389 | مزار بخاری کی برکات | 378 | ریا والی نیکی جہنم میں داخلے کا سبب ہے |
| 390 | حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر کا خشوع و خضوع (5 حکایات) | 379 | اخلاص کی بھیک مانگ لیجئے |
| 390 | ﴿۱﴾ حسن و خوبی سے نماز پڑھنے والے | 379 | ریا کی تعریف |
| 390 | ﴿۲﴾ مخفی پتھر برسائی مگر نماز میں فرق نہ پڑتا | 379 | اخلاص کی تعریف |
| 391 | ﴿۳﴾ گویا لکڑی | 380 | لوگ خود بخود تعریف کریں تو؟ |
| 391 | ﴿۴﴾ مسجد کا کبوتر | 380 | بعد وصال سخاوت کا پتا چلا |
| 391 | ﴿۵﴾ خوب ثنا جات کرنے والا | 380 | اس طرح دیتے کہ لینے والا دینے والے کو پہچان نہ سکے |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|--|
| 404 | زمین کو کیا ہوا؟ | 391 | حضرت سیدنا مسروق کا خشوع و خضوع |
| 404 | زمین تکیوں اور بدوں کی خبریں دے گی | 392 | جو کام ہے وہ پہلے ہی سے بتا دو |
| 404 | کسی کا چہرہ سفید ہوگا کسی کا کالا | 392 | نماز کے وقت پردہ لٹکا دیتے |
| 405 | نیک و بد اعمال بروز قیامت دکھائے جائیں گے | 392 | حج میں ساری ساری رات سجدے |
| 405 | کافر کو دنیا میں نیکی کا بدلہ دے دیا جائے گا | 392 | سفر حج میں بالکل نہ سوئے |
| 405 | نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے | 393 | حضرت سیدنا امیر کا خشوع و خضوع (6 حکایات) |
| 406 | ﴿۵﴾ چھت سے سانپ گرا! (حکایت) | 393 | ﴿۱﴾ سانپ کٹڈی مار کر بیٹھ جاتا |
| 406 | ﴿۶﴾ حنیفوں کے لئے مغفرت کی بشارت | 393 | ﴿۲﴾ قیص کے اندر سانپ |
| 407 | ﴿۷﴾ روضہ شاہِ آنام سے جوابِ سلام | 393 | ﴿۳﴾ روزانہ ایک ہزار رکعتیں |
| 407 | ﴿۸﴾ امامِ اعظم کے دن رات کے معمولات | 394 | ﴿۴﴾ درندوں کی واہی |
| 408 | ﴿۹﴾ تیس سال مسلسل روزے | 394 | درندے نے پیچھے سے کندھے پر پتھے گاڑ دیئے! |
| 408 | ﴿۱۰﴾ امامِ اعظم کے عظیم شاگرد | 395 | سیدنا محمدؐ روزانہ 800 نوافل پڑھتے تھے |
| 408 | ﴿۱۱﴾ لوگوں کے حسن ظن کی لاج رکھی | 395 | ﴿۵﴾ پانی سے بھاپ اٹھ رہی ہوتی (کرامت) |
| 409 | ﴿۱۲﴾ ماہِ رمضان میں 61 ختم قرآن | 396 | ﴿۶﴾ آگ دوسری جانب پھر گئی! (کرامت) |
| 409 | ﴿۱۳﴾ جان دیدی مگر حکومتی عہدہ قبول نہ کیا | 396 | مجھ بڑے کو بھی کر بھلا یارب! |
| 410 | حضرت سیدنا حسن بن صالح (مؤذن) کا خشوع و خضوع | 397 | تختے نے تقدیر بدل دی |
| 410 | آذان دیتے ہوئے بے ہوش ہو گئے | 399 | امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خشوع و خضوع ﴿13 حکایات﴾ |
| 410 | خوفِ خدا سے رونے والی ماں اور دو بیٹے | 399 | ﴿۱﴾ اشکوں کی برسات |
| 411 | انتقال کے بعد تینوں کا حال | 400 | جنت مانگنے میں شرعاً حرج نہیں |
| 411 | نماز بھی نہیں آتی تھی | 400 | ﴿۲﴾ نماز سے قبل دعائیں گڑ گڑانا |
| 412 | حضرت سیدنا مسلم بن یسار کا خشوع و خضوع (12 حکایات) | 401 | ﴿۳﴾ ایک ہی آیت بار بار پڑھتے ہوئے رات گزارا |
| 412 | ﴿۱﴾ لوگوں کے ہنسنے بولنے کا پتا نہ چلتا | 401 | ﴿۴﴾ نماز میں سورۃ الزلزال سن کر امامِ اعظم کا حال |
| 413 | ﴿۲﴾ تمہیں کیا پتا میرا دل کہاں ہوتا ہے! | 402 | سورۃ زلزال مع ترجمہ و تفسیر |
| 413 | ﴿۳﴾ اچانک ایک شامی آدھمکا | 403 | زمین زلزلے سے تھر تھرا دی جائے گی |
| 413 | ﴿۴﴾ مسجد کا شٹون گڑ گیا | 403 | انسانوں اور جنات کو قتلین کیوں کہتے ہیں؟ |
| 413 | ﴿۵﴾ مسجد کی دیوار گڑ پڑی مگر پتا نہ چلا | 403 | قیامت کے دن مال سے بیزارا |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|--|
| 428 | گناہ کا عذاب دنیا و آخرت دونوں میں ہوتا ہے | 414 | ﴿۶﴾ گویا کپڑا رکھا ہوا تھا |
| 428 | شیطان جیسا کون؟ (حکایت) | 414 | ﴿۷﴾ گڑا ہوا کھوٹنا |
| 429 | عمل ضائع ہو گیا | 414 | ﴿۸﴾ سراپا نماز |
| 429 | بداخلاقی جاتی رہی | 414 | ﴿۹﴾ نماز میں خشوع کے سبب مریض نظر آنا |
| 430 | نماز قضا کر دینے کا عذاب | 414 | ﴿۱۰﴾ سجدے کی جگہ ایسی تھی جیسے پانی ڈال دیا گیا ہو |
| 431 | جہنم کی خوفناک وادی۔ ویل | 415 | ﴿۱۱﴾ سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی |
| 431 | وقت گزار کر نماز پڑھنے پر عذاب کا اندیشہ | 415 | ﴿۱۲﴾ دو دانت گر گئے |
| 431 | اہل و مال جاتے رہے | 415 | بدن سے جدا ہونے والی چیزیں دفن کرنے کا حکم ہے |
| 432 | شب معراج عذاب دیکھا | 415 | پانچ سبق آموز اقوال |
| 432 | سر کھینچنے کی سزا | 416 | بعد وفات خواب میں سلام کا جواب نہ دیا |
| 433 | سر میں ہی سزا کیوں؟ | 417 | نماز میں خشوع لانے کے 27 مدنی پھول |
| 433 | جہنم میں جانے کا حکم ہوگا | 418 | وہ کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے |
| 434 | کا لاسا پ منہ کاٹ رہا تھا! (حکایت) | 421 | نماز نہ پڑھنے کے عذابات |
| 435 | قبر میں آگ کے شعلے (حکایت) | 421 | دُور و شریف کی فضیلت |
| 435 | آہ! ہم تو گرمی بھی برداشت نہیں کر سکتے | 422 | بے نمازیوں کیلئے جہنم کی خوفناک وادی |
| 435 | نماز نہ پڑھنا، قضا پڑھنے سے بڑا گناہ ہے | 422 | جہنم کی کٹواں |
| 436 | نوکری کی وجہ سے نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے | 422 | دُنیوی کٹواں |
| 437 | قیامت میں نہ خوف نہ گھبراہٹ | 423 | گرم پانی میں غوطے کی سزا بھی ناقابل برداشت تو۔۔۔ (حکایت) |
| 437 | گناہ نہ کروں تو روزی نہیں ملتی! (حکایت) | 424 | منافقین کی تورات میں بیان کردہ صفات |
| 437 | روزی رب کے ذمہ کرم پر ہے | 424 | جنتیوں کا جہنمیوں سے سوال |
| 438 | کسی جاندار کو رزق دینا اللہ پاک پر واجب نہیں | 425 | قیامت میں پہلا سوال |
| 439 | نمازی خادم (حکایت) | 425 | جہنم کے دروازے پر نام |
| 439 | تلازم وہی اچھا جو نمازی ہو | 425 | ہزار سال رونا بھی کام نہ دے گا |
| 440 | نماز ایک پیمانہ ہے | 425 | ہزاروں برس کے عذاب کا حق دار |
| 440 | جو فرض ادا نہیں کرتا وہ قرض کیا ادا کرے گا! (فرضی حکایت) | 426 | بے نمازی کی 15 سزائیں |
| 441 | مدنی ائعات پر عمل کی سعادت ملی | 428 | بے نمازی کی تین شامتیں |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|--|
| 452 | خوفناک سانپ اور خچر ٹما پھو | 442 | جس کی نماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں |
| 453 | بغیر گوشت کے چہرے | 442 | جس نے نماز ترک کی اس نے دین کو گرا دیا |
| 453 | ایک سینڈ کا کروڑ واں حصہ بھی عذاب برداشت نہ ہو سکے گا | 442 | نماز کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! |
| 454 | جہنم کا عذاب اور دنیا کی تکلیفیں | 443 | نماز نہ پڑھنا بے برکتی کا سبب ہے |
| 454 | جہنم کا سب سے ہلکا عذاب | 443 | نماز نہ پڑھنے سے بڑھ کر خلاف سنت کام کیا ہے! (حکایت) |
| 455 | دوزخ سے پناہ مانگنے کی فضیلت | 443 | اللہ پاک غضب فرمائے گا |
| 455 | قازون کے ساتھ شتر | 444 | سب سے بڑی بے حیائی |
| 455 | نماز سے قبر میں اور پل صراط پر روشنی ہوگی | 444 | اعمال کی بربادی |
| 456 | بے نمازی کے غیر مسلموں کے ساتھ شتر کی وضاحت | 444 | بے نمازی سے اسلام کی آمان اٹھ جاتی ہے |
| 457 | قازون وغیرہ کے ساتھ شتر ہونے کی تفصیل | 444 | ”اس سے ڈرنا اٹھایا جاتا ہے“ کے معنی |
| 457 | ابن حنبل کی عبرت ناک حکایت | 445 | جب بینائی جاتی رہی (حکایت) |
| 458 | مقام نور | 445 | اللہ کا دوست کون؟ دشمن کون؟ |
| 458 | کنن چور کی آپ بیتی (حکایت) | 445 | شرح حدیث |
| 458 | آگ کی زنجیریں | 446 | سب سے آہم کام نماز ہے |
| 459 | کالا مردہ | 446 | نماز ایمان کی پہچان ہے |
| 459 | قبر میں بارخ | 446 | ”حفظ“ و ”محافظة“ کے معنی |
| 460 | جو دفن نہ ہو، کیا اس کو بھی عذاب وغیرہ ہوگا؟ | 447 | نماز کی محافظت کی مزید وضاحت |
| 460 | مسلمانوں کا عذاب دکھانے کا سبب | 447 | لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں (مخاورہ) |
| 460 | عذاب قبر کا قرآن سے ثبوت | 448 | بار بار گرنے کے بعد آخر سنبھل ہی گئے |
| 461 | پانچ قبریں (حکایت) | 450 | نماز ضائع کیا جانا قرب قیامت کی علامت |
| 462 | شرابی کا انجام | 450 | نماز ”ضائع“ کرنے کے معنی |
| 462 | خیر نما مردہ | 450 | قرب قیامت میں بکثرت لوگوں کی نماز قبول نہ ہوگی |
| 462 | آگ کی کیلیں | 450 | شرح حدیث |
| 462 | آگ کی پلیٹ میں | 451 | تاریک نماز بد بخت اور محروم ہے |
| 462 | جوانی میں توبہ کا انعام | 451 | جہنمیوں کا نچوڑ (رس) |
| 463 | فلوں کا شیدائی قرآن کا حافظ کیسے بنا؟ | 451 | کالے سانپوں کے زہر کا ٹھونٹ |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|--|
| 480 | اسکول ٹیچر کیسے تائب ہوا؟ | 465 | عاشقانِ نماز کی 86 حکایات |
| 482 | ﴿۱۸﴾ آقا اہل بیت کو نماز کے لئے اٹھاتے | 465 | دُرود شریف کی فضیلت |
| 483 | ﴿۱۹﴾ بی بی فاطمہ اور پڑوسیوں کی ہمدردیاں | 466 | ﴿۱﴾ شاد کی پہلی صبح بھی جماعت میں حاضری |
| 483 | پڑوسیوں کے بعض حقوق | 466 | ہے اندھیری قبر میں تم کو بھی سونا ایک دن |
| 484 | ﴿۲۰﴾ مُرنے نے جب بانگ دی | 467 | ﴿۲﴾ بعد میں فوت ہونے والا جنت میں پہلے داخل ہو گیا |
| 484 | ”مرنا نماز کیلئے بلاتا ہے“ کے معنی | 468 | ﴿۳﴾ شہد کی مکھی کی بھینھنا ہٹ کی سی آواز |
| 485 | اللہ کا فضل مانگو! | 469 | ﴿۴﴾ سنی میں ولی نے ولی کو پہچان لیا |
| 485 | مرنے کی بانگ کے وقت دعا قبول ہوتی ہے | 470 | دعا سے مغفرت کے فضائل |
| 486 | مرنے کے گوشت سے متعلق 10 مدنی پھول | 470 | ﴿۵﴾ باکرامت اعرابی |
| 486 | آزاد پھرنے والے جانور کا گوشت اچھا | 471 | ﴿۶﴾ تو گمراہ ہو جاؤ گے |
| 486 | ﴿۲۱﴾ گھر دُور ہونے کی حکمت | 472 | ”سنن ہدیٰ“ کسے کہتے ہیں؟ |
| 487 | ہر ہر قدم پر نیکی | 472 | ﴿۷﴾ جماعت سے محبت |
| 487 | ﴿۲۲﴾ اچھی طرح نماز پڑھنے والے کو آزاد کر دیتے | 473 | ﴿۸﴾ نماز کی خاطر سفر روک دیا |
| 487 | ﴿۲۳﴾ نمازی غلاموں کو آزادی مل گئی | 473 | سفر کی وجہ سے نماز قضا نہ ہونے دین |
| 488 | ﴿۲۴﴾ خاموش نیکی کی دعوت | 474 | ﴿۹﴾ تپتی دھوپ میں سر پر بادل |
| 488 | ﴿۲۵﴾ دعا کی بزرگت سے مغفرت | 474 | ﴿۱۰﴾ تھوک مبارک سے شفا مل گئی |
| 489 | حاجی مشتاق کی انفرادی کوشش | 475 | ﴿۱۱﴾ جہنم یا دُور کا اثر |
| 490 | ﴿۲۶﴾ پُر آسرا نوجوان | 475 | ﴿۱۲﴾ تو اپنے سروں پر خاک ڈالنے |
| 492 | نیکیاں چھپانے میں عافیت ہے | 476 | ﴿۱۳﴾ جنت کے بستر خوب نرم ہیں |
| 492 | 70 گنا کا اضافہ مٹا دیا جاتا ہے | 476 | ﴿۱۴﴾ روزانہ رات قبرستان میں |
| 493 | عمل چھپانے میں کوئی نقصان نہیں | 477 | اے جہنم سے بچنے کے آرزو مندو! |
| 493 | بعض صورتوں میں نیکی ظاہر کرنے پر ثواب ہے | 477 | ﴿۱۵﴾ جنت کی حورِ خواب میں |
| 494 | تذکرہ حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ | 478 | جنتی حُور کی شان |
| 494 | نام و نسبت | 478 | ﴿۱۶﴾ اللہ پاک نے خواب میں فرمایا |
| 494 | گرم لحاف کیوں نہیں بچھوایا | 479 | ﴿۱۷﴾ نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہوئے راستے میں وفات |
| 495 | علم دین سیکھنے سکھانے کے حلقے | 479 | شہادت کا ثواب پانے کے اسباب |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|---|
| 508 | امیر معاویہ جنتی ہیں | 495 | جانوروں پر شفقت |
| 509 | ابھی ایک جنتی آئے گا (حکایت) | 496 | دنیا سے شخصیت |
| 509 | شیر بول اٹھا! (حکایت) | 496 | ﴿۲۷﴾ چالیس سال سے جماعت فوت نہیں ہوئی |
| 510 | اللہ ورسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں (حکایت) | 497 | ﴿۲۸﴾ میمون بن مہران فرماتے ہیں |
| 510 | دعا نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم | 497 | یزید پلید کے سیاہ کارنا سے |
| 510 | جب کسی نے سخت کلامی کی (حکایت) | 497 | ﴿۲۹﴾ روضہ رسول سے آذان کی آواز آتی |
| 511 | بے مثال کفن | 498 | ﴿۳۰﴾ عشا و فجر کی جماعت کا کیا ہوگا؟ |
| 511 | سیدنا معاویہ کے بارے میں بعض صحابہ اور بزرگوں کے تاثرات | 499 | سبزہ دیکھنے سے بیٹائی تیز ہوتی ہے |
| 511 | حضرت امیر معاویہ عبد اللہ بن عمر کی نظر میں | 499 | اہل جنت کا لباس سبز ہوگا |
| 512 | حضرت امیر معاویہ قبیصہ بن جابر تابعی کی نظر میں | 499 | سبز رنگ نظر کے لئے مؤافق ہے |
| 512 | حضرت امیر معاویہ عبد اللہ بن مبارک کی نظر میں | 500 | کچھ عشق کی زبانی..... |
| 512 | حضرت امیر معاویہ حضور غوث الاعظم کی نظر میں | 500 | ﴿۳۱﴾ اٹھا کر مسجد لایا جاتا |
| 512 | حضرت امیر معاویہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں | 500 | مرض و بارش میں جماعت کا مسئلہ |
| 513 | حضرت امیر معاویہ داتا گنج بخش کی نظر میں | 501 | نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ ملا |
| 513 | حضرت امیر معاویہ مجدد الف ثانی کی نظر میں | 502 | ﴿۳۲﴾ ستر سال سے تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی |
| 513 | حضرت امیر معاویہ امام نووی کی نظر میں | 502 | حضرت عمتش کا تعارف |
| 514 | حضرت امیر معاویہ ابراہیم بن میسرہ کی نظر میں | 503 | ﴿۳۳﴾ کبھی جماعت کی تلاش میں نہیں دیکھا گیا |
| 514 | حضرت امیر معاویہ شہاب اللہ بن ختاجی کی نظر میں | 503 | دونوں کندھوں کے درمیان نجات کا پروانہ لکھا تھا! |
| 514 | حضرت امیر معاویہ امام اہلسنت کی نظر میں | 504 | ﴿۳۴﴾ ایک عاشق نماز کی انوکھی دعا |
| 515 | حضرت امیر معاویہ صدر الشریعہ کی نظر میں | 504 | ﴿۳۵﴾ 126 سال کی عمر کے باوجود جماعت سے نماز |
| 515 | ان کو بھی رونا آ گیا | 504 | ﴿۳۶﴾ نماز کے بعد سہارا دے کر اٹھایا جاتا |
| 517 | ﴿۳۸﴾ جاگتے رہنے کے عجیب نسخے | 505 | آہ! ہماری اکثریت کی حالت زار |
| 517 | ﴿۳۹﴾ پانی میں غوطے کے ذریعے نیند کا علاج | 505 | ﴿۳۷﴾ شیطان نے نماز کے لیے دکھایا! |
| 518 | ﴿۴۰﴾ یا اللہ! میری رات کی نیند اڑا دے! | 506 | شیطان کے پرفریب جال سے بچنا مشکل ہوتا ہے |
| 518 | ایک وہ، ایک ہم! | 506 | تذکرہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ |
| 519 | ﴿۴۱﴾ نماز میں انتقال | 507 | ہر صحابی نبی! جنتی جنتی |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|--|-----------|---|
| 533 | تذکرہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ | 519 | ﴿۴۲﴾ نزع میں بھی نہ لیے! |
| 533 | ہر صحابی نبی! جتنی جتنی | 520 | ﴿۴۳﴾ رُوح نکلنے کی حالت میں جماعت سے نماز! |
| 534 | وَعَايَ مُصَٰطِفَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | 521 | ناک کا خون کیسے بند ہوا؟ |
| 534 | نماز اور تلاوت قرآن سے محبت | 521 | ﴿۴۴﴾ آدھے بدن سے رُوح نکل جانے کے باوجود۔۔۔ |
| 534 | وفات شریف | 522 | ﴿۴۵﴾ ۴۶﴾ دو مختصر حکایات |
| 534 | قبر میں تڑک تڑک نبوی | 523 | غفلت کی تعریف |
| 535 | ﴿۵۸﴾ يَا اللَّهُ! قَبْرِ مِیں نماز پڑھنے کا شرف عطا فرما | 523 | یہ تمہیں غفلت میں ڈال دے گی |
| 535 | ﴿۵۹﴾ نماز، روزہ اور ذکر کے بغیر زندگی نہیں چاہئے | 523 | ﴿۴۷﴾ کسی بھی نیکی کے بارے میں یہ مت کہو: اس سے کیا فائدہ! |
| 536 | ﴿۶۰﴾ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے | 524 | ﴿۴۸﴾ روتے روتے ناپیا ہوا جانے والی خاتون |
| 537 | ﴿۶۱﴾ قبر شریف سے تلاوت کی آواز | 525 | خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت |
| 537 | تایازاد بھائی کا قتل ہو گیا | 525 | فلموں کا ادا کار، تہجد گزار بن گیا |
| 539 | ﴿۶۲﴾ ساری رات نماز پڑھتے رہتے | 527 | ﴿۴۹﴾ موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی خاتون |
| 539 | ﴿۶۳﴾ پاؤں مبارک ہر وقت مٹو جے رہتے | 527 | موت کی یاد سعادت مندوں کا حصہ ہے |
| 540 | ﴿۶۴﴾ پیارے آقا کے پاؤں مبارک سوج گئے | 528 | دو چیزوں نے میرے لئے دنیا کی لذت ختم کر دی ہے |
| 540 | ﴿۶۵﴾ جہنم سے پناہ عطا فرما | 528 | رضائے الہی کیلئے کم کھانا عبادت ہے |
| 541 | دوزخ سے پناہ مانگنے کی فضیلت | 528 | ﴿۵۰﴾ جہنم کی یاد نے نیندیں اڑا دی ہیں |
| 541 | جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگنے کی فضیلت | 529 | ہر سوراخ میں ایک سانپ |
| 541 | جہنم سے سات مرتبہ پناہ مانگنے کی فضیلت | 529 | ﴿۵۱﴾ تمہارا باپ اچانک آنے والے عذاب سے ڈرتا ہے |
| 542 | ﴿۶۶﴾ جواب کیوں نہیں دیتے؟ | 530 | ﴿۵۲﴾ شروع کے 20 سال نماز کے متعلق مشقت اٹھائی |
| 542 | یا موت کے فائدے | 530 | دل لگے یا نہ لگے نیکیاں جاری رکھئے! |
| 542 | سب کو دوزخ چر سے گزرتا ہوگا | 530 | ﴿۵۳﴾ فالج کے باوجود جماعت سے نماز |
| 543 | جہنم سے ایک ہزار سال بعد نکلنے والا | 531 | ﴿۵۴﴾ نماز کے ذریعے حاجت روائی |
| 544 | ﴿۶۷﴾ ستون کہاں گیا؟ | 531 | ﴿۵۵﴾ عیادت کیلئے جاتے تو مریض کے گھر پر پہلے نماز پڑھتے |
| 544 | ﴿۶۸﴾ خوشی مناؤں یا غم؟ | 531 | مسجد بیت بنائیے |
| 545 | عاجزی کے فضائل | 532 | ﴿۵۶﴾ ہر مسجد میں نماز |
| 546 | عاجزی کسے کہتے ہیں؟ (حکایت) | 532 | ﴿۵۷﴾ صحابی کی شفقت |

| صفحہ نمبر | عنوان | صفحہ نمبر | عنوان |
|-----------|---|-----------|--|
| 555 | سوریاں اور نماز | 546 | ﴿۶۹﴾ چالیس ہزار رکعتیں |
| 555 | ﴿۸۱﴾ نماز کی حالت میں خدمت | 546 | روپے بانٹنے والا افضل یا ذکر کرنے والا؟ |
| 556 | ﴿۸۲﴾ حیر مر علی شاہ صاحب کی کاراٹ گئی | 547 | ﴿۷۰﴾ رونے دھونے والا خاندان |
| 557 | ﴿۸۳﴾ کُنوں میں گرتے گرتے بچے | 548 | ﴿۷۱﴾ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا |
| 558 | ﴿۸۴﴾ مفتی احمد یار خان عاشق نماز تھے | 548 | ﴿۷۲﴾ 400 رکعتیں |
| 558 | ﴿۸۵﴾ دل کی بیماری دُور ہو گئی | 549 | ﴿۷۳﴾ 13 جگہوں سے بندھے ہوئے بزرگ |
| 559 | ﴿۸۶﴾ سانپ کا ڈر | 549 | ﴿۷۴﴾ دکان پر 400 رکعتیں |
| 560 | ماہ رمضان المبارک کے اعتکاف نے زندگی بدل دی | 550 | مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے |
| 561 | عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرنے والے بزرگانِ دین | 550 | ﴿۷۵﴾ پنڈلی پر چابک مارتے |
| 562 | 14 سالہ نشے کی عادت سے جان چھوٹ گئی | 551 | ﴿۷۶﴾ حیرت انگیز معمولات |
| 563 | درس فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول | 552 | اہل جنت کا بھی افسوس! |
| 565 | فیضانِ سنت سے درس دینے کا طریقہ | 552 | ﴿۷۷﴾ دورکت میں پوری رات گزار دی |
| 567 | درس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلائیے | 553 | ﴿۷۸﴾ اعلیٰ حضرت کی بچپن سے نماز کی پابندی |
| 592 | ماخذ و مراجع | 553 | ﴿۷۹﴾ اعلیٰ حضرت اور نماز باجماعت |
| | | 554 | ﴿۸۰﴾ نماز کیلئے قافلہ چھوڑا..... تو غیبی مدد |

گھر والوں پر خرچ کیجئے پھر گھر تہیے

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ”جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔“
 (بخاری ج ۱، ص ۳۴ حدیث ۵۰۰)

تشریح حدیث: اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ کوئی مُباح (یعنی جائز) کام بھی بہ نیتِ خیر (یعنی اچھی نیت سے) کیا جائے تو اس پر بھی ثواب ہے، اہل و عیال کی پرورش انسان کرتا ہی ہے لیکن اگر ان کی پرورش رضائے الہی کے لیے ہو تو اس پر بھی ثواب ہے۔

گھر والوں پر خرچ کرنے کی نیتیں

رضائے الہی کیلئے حکمِ شریعت پر عمل کرنے کیلئے خرچ کروں گا ﴿﴾ جو سمجھ دار ہیں اس سے اُن کا دل خوش کروں گا ﴿﴾ صلہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کروں گا۔

مآخذ و مراجع

| | | | |
|----------------------------|---|-------------------|---|
| ☆☆☆☆☆ | کلام الہی | قرآن پاک | 1 |
| مطبوعہ/سال اشاعت | مصنف/ مؤلف | کتاب | |
| ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۴۹ھ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | ترجمہ کنز الایمان | 2 |

کتاب تفسیر

| | | | |
|-------------------------------------|--|------------------------------|----|
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ | علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر طبری | 3 |
| // ۱۴۱۴ھ | امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر یغوی | 4 |
| دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ | امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر قرطبی | 5 |
| دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ | امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر کبیر | 6 |
| دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ | امام جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر درمنثور | 7 |
| پشاور | علامہ احمد بن ابوسعید جوہوری معروف بہ ملامتیون رحمۃ اللہ علیہ | تفسیرات احمدیہ | 8 |
| مصر ۱۴۱۷ھ | علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر خازن | 9 |
| دار احیاء التراث العربی بیروت | شیخ اسماعیل حقی برقی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر روح البیان | 10 |
| // ۱۴۲۰ھ | علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر روح المعانی | 11 |
| دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ | علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر مدارک | 12 |
| دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ | علامہ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر صاوی | 13 |
| ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ | علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر خزائن العرفان | 14 |
| پیر پھانی پٹی لاہور | مفتی احمد یار خان نسفی رحمۃ اللہ علیہ | تفسیر نور العرفان | 15 |
| ملکتیہ اسلامیہ لاہور | // | تفسیر نعیمی | 16 |
| ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ تا ۱۴۳۷ھ | مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی | صرار الایمان فی تفسیر القرآن | 17 |

کتاب حدیث

| | | | |
|-------------------------------------|--|----------------|----|
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ | صحیح بخاری | 18 |
| دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ | امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ | صحیح مسلم | 19 |
| دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ | امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ | سنن ترمذی | 20 |
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ | امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ | سنن نسائی | 21 |
| دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ | امام سلیمان بن اشعث جہتانی رحمۃ اللہ علیہ | سنن ابوداؤد | 22 |
| دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ | امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ | سنن ابن ماجہ | 23 |
| // ۱۴۲۰ھ | امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ | موطأ امام مالک | 24 |
| کراچی ۱۴۰۷ھ | امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی رحمۃ اللہ علیہ | سنن دارمی | 25 |

| | | | |
|----|------------------------------|---|---------------------------------------|
| 26 | سنن کبری | امام احمد بن شعيب نسائي رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ |
| 27 | مسند امام احمد بن حنبل | امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه | دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 28 | نوادير الاصول | امام ابو عبد الله محمد بن علي بن حسن تميمي رحمة الله عليه | مکتبہ امام بخاری قاہرہ ۱۴۲۹ھ |
| 29 | سنن کبری | امام ابوبکر احمد بن حسین بن عقی رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 30 | شعب الایمان | // | // ۱۴۲۱ھ |
| 31 | مستدرک | امام محمد بن عبد الله حاکم نیشاپوری رحمة الله عليه | دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 32 | مسند ابویعلی | امام احمد بن علی بن موسی رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 33 | المحر الزخار | امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الجالق بزار رحمة الله عليه | مکتبہ العلوم والحکم مدینہ منورہ ۱۴۲۴ھ |
| 34 | مسند الشافعیین | امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی رحمة الله عليه | موسسہ الرسالہ بیروت ۱۴۰۹ھ |
| 35 | المنتخب من مسند عبد بن حمید | امام ابو محمد عبد بن حمید بن نصر رحمة الله عليه | عالم الکتب بیروت ۱۴۰۸ھ |
| 36 | الفرودس بآثار الخطاب | امام شیر وید بن شہر دار بلخی رحمة الله عليه | دارالفکر بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 37 | معجم کبیر | امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله عليه | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 38 | معجم اوسط | // | دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 39 | معجم صغیر | // | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 40 | السنۃ | علامہ ابوبکر احمد بن محمد خلال رحمة الله عليه | دارالرایہ ۱۴۱۰ھ |
| 41 | شرح السنۃ | امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 42 | مصنف عبد الرزاق | امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمة الله عليه | // ۱۴۲۱ھ |
| 43 | صحیح ابن خزیمہ | امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری رحمة الله عليه | المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ |
| 44 | مصنف ابن ابی شیبہ | امام عبد الله بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمة الله عليه | دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 45 | الزہد | امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه | دارالقرآن الحدیث مصر ۱۴۲۶ھ |
| 46 | الزہد | امام عبد الله بن مبارک مروزی رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| 47 | الزہد | امام وکیع بن جراح رحمة الله عليه | مکتبہ الدار مدینہ منورہ ۱۴۰۴ھ |
| 48 | الاحادیث المختارة | امام ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد رحمة الله عليه | دار خضر بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 49 | الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان | علامہ امیر علاء الدین علی بن بلقان فارسی رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 50 | جامع صغیر | امام جلال الدین سیوطی رحمة الله عليه | // ۱۴۲۵ھ |
| 51 | جمع الجوامع | // | // ۱۴۲۱ھ |
| 52 | مجمع الزوائد | امام حافظ نور الدین ہیثمی رحمة الله عليه | دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 53 | شرح معانی الآثار | امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمة الله عليه | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 54 | کنز العمال | علامہ علاء الدین علی بن عقیق بن حسام الدین رحمة الله عليه | // ۱۴۱۹ھ |
| 55 | الترغیب والترہیب | علامہ عبد العظیم بن عبد القوی منذری رحمة الله عليه | دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ |

| | | | |
|-----------------------------------|--|---|----|
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ | علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ | مکتوٰۃ | 56 |
| ۱۴۱۸ھ // | علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصغری رحمۃ اللہ علیہ | حدیث الاولیاء | 57 |
| مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ تا ۱۴۳۶ھ | مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | اللہ والوں کی باتیں (ترجمہ حدیث الاولیاء) | 58 |
| المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ | امام عبداللہ بن محمد ابوبکر بن ابی وئیح رحمۃ اللہ علیہ | علم معاویۃ | 59 |
| // | // | ذکر الموت | 60 |
| // | // | صفۃ النار | 61 |
| // | // | العزلة والافتراء | 62 |
| // | // | التجید و قیام اللیل | 63 |
| // | // | الرقیۃ والبرکاء | 64 |
| // | // | المنامات | 65 |
| // | // | حسن الظن باللہ | 66 |
| // | // | الورع | 67 |
| // | // | قصر الابل | 68 |
| موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۱۵ھ | امام ابی جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ | شرح مشکل الآثار | 69 |
| دار احضریہ بیروت ۱۴۲۲ھ | علامہ شرف الدین عبداللہ بن خلف ذمیاطی رحمۃ اللہ علیہ | الکبر الرابع | 70 |
| مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ | مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | جنت میں لے جانے والے اعمال (ترجمہ المباح) | 71 |

کتاب شروحات حدیث

| | | | |
|------------------------------|---|----------------------------|----|
| دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ | علامہ ابو محمد محمود بن احمد بنی رحمۃ اللہ علیہ | عمدۃ القاری | 72 |
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ | امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ | فتح الباری | 73 |
| مکتبۃ الرشید ۱۴۲۰ھ | علامہ ابن بطلال ابی الحسن علی بن خلف بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ | شرح البخاری | 74 |
| دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ | علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ | ارشاد الساری | 75 |
| دارالعلوم حزب الاحناف لاہور | علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ | فیوض الباری شرح صحیح بخاری | 76 |
| فریدیک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ | مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ | نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری | 77 |
| دارالکتب العلمیہ بیروت | علامہ ابو ذکر یاسینی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ | شرح صحیح مسلم | 78 |
| دارالوفاء ۱۴۱۹ھ | علامہ ابو فضل عیاض بن موسیٰ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ | آمال المعلم بقوۃ المسلم | 79 |
| مکتبۃ الرشیدیہ ریاض ۱۴۲۰ھ | امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بنی رحمۃ اللہ علیہ | شرح ابی داؤد | 80 |
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ | علامہ محمد عبدالرزوق مناوی رحمۃ اللہ علیہ | فیض التقدير | 81 |
| مکتبۃ امام شافعی ریاض ۱۴۰۸ھ | // | التیسیر | 82 |
| دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ | علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ | مرقاۃ المفاتیح | 83 |
| دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۱ھ | امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ | شرح طیبی | 84 |

| | | | |
|-------------------------------|---|------------------------------|----|
| دار النوادر لبنان ۱۴۳۳ھ | علامہ مظہر الدین حسین بن محمود بدائی مظہری رحمۃ اللہ علیہ | المفتاح فی شرح المصابیح | 85 |
| دار النوادر دمشق ۲۰۱۴ء | شیخ عبدالرحمن محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ | لمعات التفتح | 86 |
| کونہ ۱۴۳۱ھ | // | اشعۃ المدعات | 87 |
| ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور | مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ | مرآۃ المناجیح | 88 |
| مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ | علامہ علی بن احمد بن محمد عزیزی رحمۃ اللہ علیہ | السراج المنیر | 89 |
| دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ | امام یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ | الاستدکار | 90 |
| دار الوطن ریاض | امام عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ | کشف المشکل من حدیث الاستحسین | 91 |

کتاب فقہ

| | | | |
|-------------------------------------|---|----------------------------|-----|
| دار احیاء التراث العربی بیروت | علامہ علی بن ابوبکر مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ | ہدایہ | 92 |
| مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ | علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ | مرآۃ الفلاح | 93 |
| کراچی | علامہ ابوبکر بن علی حداد رحمۃ اللہ علیہ | جوہرہ نیرہ | 94 |
| سہیل اکیڈمی لاہور | علامہ محمد ابراہیم بن حلبنی رحمۃ اللہ علیہ | فتیۃ المستنبی | 95 |
| دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ | شیخ نظام وجماعتہ من علماء الہند رحمۃ اللہ علیہم | فتاویٰ عالمگیری | 96 |
| دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ | علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ | در مختار | 97 |
| // ۱۴۲۰ھ | علامہ ابن عابدین محمد بن محمد شامی رحمۃ اللہ علیہ | رد المحتار | 98 |
| کونہ | علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ | البحر الرائق | 99 |
| کراچی | علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ | شرح الوقایۃ | 100 |
| کراچی | علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ | حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی | 101 |
| دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ | علامہ ابوبکر عثمان بن محمد شطامی رحمۃ اللہ علیہ | حاشیۃ عائتہ النظارین | 102 |
| // ۱۴۱۹ھ | علامہ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجم رحمۃ اللہ علیہ | الاشباہ والنظائر | 103 |
| کراچی ۱۴۱۸ھ | شیخ سعید احمد بن محمد حوی مصری رحمۃ اللہ علیہ | غز العیون | 104 |
| دار البیضاء الاسلامیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ | منح الروض | 105 |
| دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ | علامہ احمد بن محمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ | فتاویٰ حدیثیہ | 106 |
| رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۳ تا ۱۴۲۳ھ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | فتاویٰ رضویہ | 107 |
| مکتبہ رضویہ کراچی ۱۴۱۹ھ | مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ | فتاویٰ امجدیہ | 108 |
| بزم وقار الدین کراچی ۲۰۰۱ء | مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ | وقار الفتاویٰ | 109 |
| مکتبہ نبویہ لاہور ۱۴۲۶ھ | ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ | فتاویٰ ملک العلماء | 110 |
| شہیر برادرز لاہور ۱۴۱۱ھ | مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ | فتاویٰ فیض الرسول | 111 |
| مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ | مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ | بہار شریعت | 112 |
| کاٹھور ہند ۱۲۷۲ھ | مفتی محمد عنایت احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ | محاسن العمل الافضل | 113 |

| | | | |
|-----|-----------------------------------|--|---------------------------|
| ۱۱۴ | جنیق زبور | علامہ مولانا عبدالصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۸ھ |
| ۱۱۵ | مسائل نماز | علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ | رضوان کتب خانہ لاہور |
| ۱۱۶ | نماز کے احکام | (علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ |
| ۱۱۷ | کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب | // | ۱۴۳۴ھ // |

کتب تاریخ و سیرت

| | | | |
|-----|--------------------------|--|------------------------------------|
| ۱۱۸ | تاریخ کبیر | امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| ۱۱۹ | تاریخ بغداد | حافظ ابو بکر احمد بن علی معروف بہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۱۷ھ |
| ۱۲۰ | ابن عساکر | علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ | دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ |
| ۱۲۱ | تاریخ اصحابان | امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصہبانی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۰ھ |
| ۱۲۲ | تاریخ ائخفاء | امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | کراچی |
| ۱۲۳ | بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب | کمال الدین عمر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ | دارالفکر بیروت |
| ۱۲۴ | التعمیر والتجریح | علامہ ابو ولید سلیمان بن خلف بابجی ماکی رحمۃ اللہ علیہ | مراکش |
| ۱۲۵ | اسد الغابۃ | امام ابوالحسن عزالدین علی بن محمد جزیری رحمۃ اللہ علیہ | داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۷ھ |
| ۱۲۶ | معرفة الصحابة | امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصہبانی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| ۱۲۷ | الاصابة فی تہذیب الصحابة | حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۱۵ھ |
| ۱۲۸ | تہذیب التہذیب | // | دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ |
| ۱۲۹ | معجم الصحابة | امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی رحمۃ اللہ علیہ | مکتبۃ دارالبیان کویت ۲۰۰۰ء |
| ۱۳۰ | الاستیعاب | علامہ ابو عمرو یوسف عبداللہ بن محمد بن عبدالبرقرطبی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| ۱۳۱ | طبقات | علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۹۹۷ء |
| ۱۳۲ | الطبقات الکبری | علامہ عبدالوہاب بن احمد بن علی احمد شمرانی رحمۃ اللہ علیہ | دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ |
| ۱۳۳ | سیر اعلام النبلاء | امام ثمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۱۷ھ |
| ۱۳۴ | اکامل | امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| ۱۳۵ | اکامل فی التاریخ | امام ابوالحسن علی بن ابوالکرم (ابن اثیر) رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۰۷ھ |
| ۱۳۶ | الاکمال فی اسماء الرجال | علامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ | ملتان |
| ۱۳۷ | کتاب الثقات | امام حافظ ابی حاتم محمد بن حبان بسٹی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| ۱۳۸ | الجامع للاخلاق الراوی | امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۳۱۷ھ |
| ۱۳۹ | دلائل النبوة | امام ابو بکر احمد بن حسین بن عینی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۲۳ھ |
| ۱۴۰ | النصائح الکبری | امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | // |
| ۱۴۱ | سیرت ابن ہشام | علامہ ابو محمد عبدالملک بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۲۲ھ |
| ۱۴۲ | زرقاتی علی المواہب | علامہ محمد زرقانی بن عبدالباقی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۱۷ھ |

| | | | |
|-----|-------------------------------------|--|---------------------------------------|
| 143 | شیم الریاض | علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴۲۱ھ // |
| 144 | مدارج النبوۃ | شیخ محقق عبدالرحمن محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ | نوریہ رضویہ لاہور ۱۹۹۷ء |
| 145 | تذکرۃ الاولیاء | شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ علیہ | انتشارات گنجینہ تہران |
| 146 | انوار جمال مصطفیٰ | علامہ مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ | شہیر برادرز ۲۰۱۹ء |
| 147 | سیرت مصطفیٰ | علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ |
| 148 | سیرت عمر بن عبدالعزیز | امام عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ |
| 149 | حضرت عمر بن عبدالعزیز کی 435 حکایات | مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ |
| 150 | خیرات الحسان | علامہ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 151 | المناقب | علامہ موفق بن احمد کی رحمۃ اللہ علیہ | کونو ۱۴۰۷ھ |
| 152 | اولیائے رجال الحدیث | علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ | مصلح الدین پبلی کیشنز کراچی ۱۴۱۹ھ |
| 153 | امیر معاویہ | مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ھ |
| 154 | فیضان صدیق اکبر | مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ و اہل بیت المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ |
| 155 | کرامات عثمان غنی | (علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ) | ۱۴۳۶ھ // |
| 156 | اشکوں کی برسات | // | ۱۴۳۹ھ // |
| 157 | تذکرہ صدر الشریعہ | // | ۱۴۳۰ھ // |
| 158 | حضرت سیدنا ابو سعیدہ بن جراح | مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ و اہل بیت المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // |
| 159 | فیضان امیر معاویہ | // | ۱۴۳۷ھ // |
| 160 | فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی | مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء و علماء المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | ۱۴۳۷ھ // |
| 161 | فیضان اعلیٰ حضرت | حافظ محمد رحمان احمد قادری عطاری | شہیر برادرز ۱۴۳۴ھ |
| 162 | حیات اعلیٰ حضرت | ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ | مکتبہ المدینہ کراچی |
| 163 | سیرت اعلیٰ حضرت | علامہ حسین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ | ادارہ فیضان امام احمد رضا لاہور ۱۴۳۶ھ |
| 164 | حالات زندگی: سوانح عمری | مولانا نذیر احمد نعیمی قادری | نعیمی کتب خانہ گجرات ۲۰۰۴ء |
| 165 | حیات حافظ ممدت | علامہ بدر القادری مصباحی مدظلہ العالی | المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ |
| 166 | فیضان میر میر علی شاہ | مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء و علماء المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ |
| 167 | مفتی دعوت اسلامی | مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | ۱۴۳۷ھ // |

کتب تصوف و اخلاق وغیرہ

| | | | |
|-----|---------------|--|------------------------------|
| 168 | کشف المحجوب | علامہ علی بن عثمان بھوی رحمۃ اللہ علیہ | لاہور |
| 169 | غیبۃ الطالبین | شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 170 | رسالہ قشیریہ | امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴۱۸ھ // |
| 171 | قوت القلوب | شیخ ابوطالب محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴۲۶ھ // |

| | | | |
|-----|--|---|--|
| 173 | قوت القلوب (اردو) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ |
| 174 | تنبیہ المحترین | علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرائی رحمۃ اللہ علیہ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ |
| 175 | احیاء العلوم | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ | دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء |
| 176 | کیسے سعادت | // | انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ |
| 177 | منہاج العابدین | // | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| 178 | لباب الاحیاء | // | دار السیرتی دمشق شام ۱۴۲۴ھ |
| 179 | احیاء العلوم (اردو) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ تا ۱۴۳۶ھ |
| 180 | اتحاف السادة المصنفین | علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| 181 | لوائح الانوار القدسیہ | امام عبدالوہاب بن احمد حنفی شعرائی رحمۃ اللہ علیہ | دار احیاء التراث العربی بیروت |
| 182 | حدیقہ ندیہ | علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ | پشاور |
| 183 | سبع سنابل | علامہ میر عبدالواحد بک کراچی رحمۃ اللہ علیہ | مکتبہ قادریہ لاہور ۱۴۰۲ھ |
| 184 | قرۃ العیون | فقیر ابو الیث نصر بن محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ |
| 185 | تنبیہ الغافلین | // | پشاور ۱۴۲۰ھ |
| 186 | نیکوں کی جزاؤں اور نیکوں کی سزاؤں (ترجمہ ایمن) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ |
| 187 | روض الریاضین | علامہ عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 188 | روض الفائق | علامہ شعیب بن سعید عبدالکافی رحمۃ اللہ علیہ | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ |
| 189 | حکایتیں اور نصیحتیں (ترجمہ روض الفائق) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ |
| 190 | بحر الدموع | امام عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ | ملکتیہ دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ |
| 191 | عیون الحکایات | // | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ |
| 192 | صفیۃ الصغوة | // | // ۱۴۲۳ھ |
| 193 | عیون الحکایات (اردو) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۲۸، ۱۴۳۰، ۱۴۳۰ھ |
| 194 | الیدور السفر فی امور الامرة | امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۲۵ھ |
| 195 | شرح الصدور | // | مرکز البسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ |
| 196 | شرح الصدور (اردو) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ |
| 197 | مشوئی مولوی معنوی | مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ | انتشارات ایران یاران ۱۳۹۰ھ |
| 198 | الزواج من اقرب الکبائر | علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 199 | جنہم میں بیگانے والے اعمال (ترجمہ واجر) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۲۸، ۱۴۳۲، ۱۴۳۲ھ |
| 200 | مکاشفۃ القلوب | منسوب بہ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| 201 | مکاشفۃ القلوب (اردو) | علامہ مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ | ملکتیہ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ |
| 202 | نزہۃ المجالس | علامہ عبدالرحمن بن عبدالسلام صفوری رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |

| | | | |
|-----|---|---|--------------------------------|
| 203 | المدخل | علامہ محمد بن محمد ابن الحاج ورحمة اللہ علیہ | // ۱۴۱۵ھ |
| 204 | الکواکب السائرة باعیان الملائمة العاشرة | امام ثم الدین محمد بن محمد غزالی ورحمة اللہ علیہ | // ۱۴۱۸ھ |
| 205 | بصار ذوی التعمیر فی لطائف الکتاب العزیز | علامہ محمد الدین محمد بن یعقوب شیرازی فیہ وزآبادی ورحمة اللہ علیہ | قاہرہ ۱۴۱۶ھ |
| 206 | اخلاق الصالحین | علامہ مولانا ابوالنور محمد بشیر ورحمة اللہ علیہ | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ |
| 207 | تذکرۃ الواعظین | علامہ محمد جعفر قرظی حنفی ورحمة اللہ علیہ | سعید مکتبہ کراچی ۱۹۷۳ء |
| 208 | جذب القلوب | شیخ عبدالحق محدث دہلوی ورحمة اللہ علیہ | نوریہ رضویہ لاہور ۱۴۳۱ھ |
| 209 | راحت القلوب | خواجہ نظام الدین اولیاء ورحمة اللہ علیہ | دہلی |
| 210 | کتاب الکبائر | امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی ورحمة اللہ علیہ | دار مکتبہ الحیاء بیروت ۱۹۸۵ء |
| 211 | الاشائنة لاشراط الساعة | علامہ محمد برزنجی حنفی ورحمة اللہ علیہ | دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۶ھ |
| 212 | التذکرۃ باحوال الموتی | امام محمد بن احمد قرظی ورحمة اللہ علیہ | دار السلام ۲۰۰۸ء |
| 213 | شکر کے فضائل (ترجمہ انقل اللہ) | مولفین شعبہ تراجم المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ |
| 214 | آداب دین (ترجمہ الادب فی الدین) | // | // ۱۴۳۸ھ |
| 215 | فیضان سنت | (علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ) | // ۱۴۳۵ھ |
| 216 | نیکی کی دعوت | // | // ۱۴۳۷ھ |
| 217 | احترام مسلم | // | // ۱۴۳۸ھ |
| 218 | شجرۃ قادریہ رضویہ | // | // ۱۴۳۹ھ |
| 219 | نجات دلائے والے اعمال | مولفین شعبہ بیانات دعوت اسلامی المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۹ھ |
| 220 | باطنی بیماریوں کی معلومات | // | // ۱۴۳۵ھ |
| 221 | ریا کاری | مولفین شعبہ اصلاحی کتب المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۵ھ |
| 222 | نیکیاں چھپاؤ | مرتبین شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ المدینہ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۸ھ |
| 223 | فوائد النوادر (اردو) | حضرت علاء بخاری ورحمة اللہ علیہ | مدینہ پبلشنگ مکتبہ کراچی ۱۹۷۸ء |
| 224 | مکتوبات امام ربانی | مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ورحمة اللہ علیہ | کوئٹہ |
| 225 | مقالات کاظمی | علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی ورحمة اللہ علیہ | کاظمی پبلی کیشنز ملتان |
| 226 | کشف التباس فی استجاب اللباس | شیخ عبدالحق محدث دہلوی ورحمة اللہ علیہ | دار احیاء العلوم کراچی ۱۴۲۴ھ |

متفرقات

| | | | |
|-----|------------------------------|---|-------------------------------|
| 227 | عجائب القرآن مع غرائب القرآن | علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی ورحمة اللہ علیہ | مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ |
| 228 | مفردات الفاظ القرآن | علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی ورحمة اللہ علیہ | دار القلم دمشق بیروت ۱۴۱۶ھ |
| 229 | القول المبدع | امام حافظ محمد بن عبدالرحمن سخاوی ورحمة اللہ علیہ | مؤسسۃ الریان ۱۴۲۲ھ |
| 230 | کتاب الدعاء | امام سلیمان بن احمد طبرانی ورحمة اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 231 | الخرز الشمین | علامہ علی قاری ورحمة اللہ علیہ | ریاض ۱۴۳۴ھ |

| | | | |
|-----|---|--|---|
| ۲۳۲ | الوظیفۃ الکریمیۃ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ |
| ۲۳۳ | احسن الوعاء لآداب الدعاء | علامہ مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۳۶ھ |
| ۲۳۴ | الایجاب شرح العباب | امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ | مخطوط |
| ۲۳۵ | الزہر الفائح | امام محمد بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ |
| ۲۳۶ | حسن التبیہ | امام نجم الدین محمد بن محمد فری رحمۃ اللہ علیہ | دار النوادر لبنان ۱۴۳۲ھ |
| ۲۳۷ | جوہر البیان فی اسرار الارکان | علامہ مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ | مکتبہ مہر یہ رضویہ ۱۹۹۹ء |
| ۲۳۸ | اسرار الاحکام | مفتی احمد یار خان نسیمی رحمۃ اللہ علیہ | ضیاء القرآن لاہور کراچی |
| ۲۳۹ | شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ | علامہ ابو القاسم حبیب اللہ ابن حسن بن منصور رحمۃ اللہ علیہ | دار البصیرۃ الاسکندریہ |
| ۲۴۰ | مستطرف | علامہ شہاب الدین محمد بن احمد مَحَلّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ |
| ۲۴۱ | دین و دنیا کی اونگھی باتیں (ترجمہ مطرف) | مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۸ھ |
| ۲۴۲ | تمامہ کے فضائل | مولفین شعبہ امیر اہل سنت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۷ھ |
| ۲۴۳ | دولت بی زوال | مفتی سید عبدالفتاح حسینی رحمۃ اللہ علیہ | جامعہ اہلسنت صادق العلوم شانی مسجد ناسک ۱۴۳۴ھ |
| ۲۴۴ | ضیائے صدقات | مولفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ |
| ۲۴۵ | 152 رحمت بھری حکایات | مولفین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۳ھ |
| ۲۴۶ | کرامات صحابہ | علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۳۷ھ |
| ۲۴۷ | کتاب التعریفات | علامہ سید شریف علی بن محمد جرنانی رحمۃ اللہ علیہ | دار المنار لبنان |
| ۲۴۸ | تعلیقات علی العلل المتناہیۃ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | مخطوط |
| ۲۴۹ | ہدی الساری مقدمہ فتح الباری | امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ |
| ۲۵۰ | المفتوح | مفتی اعظم ہند مفتی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ |
| ۲۵۱ | راہ علم | مولانا علی اصغر عطاری مدنی مدظلہ العالی | // ۱۴۳۱ھ |
| ۲۵۲ | جلد بازی کے نقصانات | مولفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۴ھ |
| ۲۵۳ | قبر کل گنی | مولفین شعبہ امیر اہل سنت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) | // ۱۴۳۴ھ |
| ۲۵۴ | حیاۃ الحیوان الکبریٰ | علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیتری رحمۃ اللہ علیہ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ |

منظوم کلام

| | | | |
|-----|----------------------------|--|-------------------------------|
| ۲۵۵ | حدائق بخشش | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۳ھ |
| ۲۵۶ | ذوق نعت | علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ | // ۱۴۳۹ھ |
| ۲۵۷ | دیوان سالک (مع رسائل نجیب) | مفتی احمد یار خان نسیمی رحمۃ اللہ علیہ | ضیاء القرآن لاہور کراچی ۲۰۰۱ء |
| ۲۵۸ | وسائل بخشش (مترجم) | (علامہ مولانا) محمد الیاس عطاردوری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ |

ہر عبادت سے اعلیٰ عبادت نماز

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز
 قلبِ غمگین کا سامانِ فرحت نماز
 نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ
 پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ
 بھائیو! گر خدا کی رضا چاہئے
 آؤ مسجد میں جھک جاؤ رب کے حضور
 اے غریبو! نہ گھبراؤ سجدے کرو
 صبر سے اور نمازوں سے چاہو مدد
 خوب نفلوں کے سجدوں میں مانگو دعا
 کیوں نمازی جہنم میں جائے بھلا!
 جو مسلمان پانچوں نمازیں پڑھیں
 ہوگی دنیا خراب آخرت بھی خراب
 بے نمازی جہنم کا حقدار ہے
 قبر میں سانپ بچھو لپٹ جائیں گے
 سہہ سکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب
 دیکھو! اللہ ناراض ہو جائے گا

یا خدا تجھ سے عطار کی ہے دعا
 مصطفیٰ کی پڑھے پیاری اُمّت نماز



درس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلائیے

خوفِ خدا، عشقِ مصطفیٰ کے حصول کیلئے ہر لمحے کو عشا کی نماز کے بعد امرِ اہل سنت کا منہ فی مذاکرہ دیکھنے
نیٹے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی منہ فی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفت وار سنتوں بھرے
اجتماع میں پہنچتے تو اب ساری رات گزارنے کی التجا ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرما لیجئے اور اللہ پاک
توفیق دے تو فجر بھی ادا کیجئے، ہر ماہ ازم تین دن کے منہ فی قافلے میں سنتیں بھرنا سطر اور روزانہ غور و فکر کے ذریعے
”منہ فی انعامات“ نامی رسالہ پڑھ کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے
کا محمول بنا لیجئے، ان شاء اللہ اس کی بزرگت سے پابند ملت بننے، اُن ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت
کیلئے فکرمند رہنے کا ذہن بنے گا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

پارٹ مصطفیٰ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری امت
کی توفیق فرما، یا اللہ پاک! اوزن کی گنٹیاں اور تمام گناہ معاف فرما، ہمیں عاشقِ رسول، پرہیزگار اور ماں باپ
کا فرماں بردار بنا، یا اللہ پاک! ہمیں ”منہ فی انعامات“ پر عمل کرنے، منہ فی قافلوں میں سفر کرنے اور سگی کی
دعوت کی وجوہ میں چپانے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ پاک! مسلمانوں کو بیادریوں، فحش داریوں، بے روزگاریوں،
بے اولادوں، جھوٹے عقلموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما، یا اللہ پاک! اسلام کو بول بانا
کر۔ یا اللہ پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے منہ فی محمول میں استقامت عطا فرما، یا اللہ پاک! ہمیں زہرِ شکر خضر
جلوہِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں شہادت، جنتِ اُلجج میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں اپنے منہ فی صیب
صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما، یا اللہ پاک! مدینے کی خوشبو دار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا دہلے ہماری
جائزہ خراہوں پر زخمت کی نظر فرما۔



978-969-722-087-8



01082051



فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net